میری سانس سانس کا جواز تم

غانیہ حسن

مکمل ناول

UrduNovels Ghar

"کہاں جارہی ہو؟؟۔۔۔"

گرج دار آواز پر اسکے قدم لڑکھڑائے۔۔۔ مگر اس نے چلنا جاری رکھا

"جاچکا ہے تمہارا باپ۔۔۔۔"

گرج دار آواز پھر سے ابھری

اب کی بار اسکے قدم رکے تھے۔۔ مگر وہ مڑی نہیں۔۔۔

دل ڈر رہا تھا کہ کہیں اسکا خدشہ سچ نہ ہو جائے

اسکے رکنے پر کوئی آواز نا آئی تو اس نے ڈرتے ڈرتے پھر سے قدم آگے بڑھانا چاہا

"کہاں جاؤ گی؟؟؟۔۔۔۔اپنے اس باپ کے پاس؟؟؟۔۔۔"اب کی بار گرج دار آواز میں رعب کے ساتھ ساتھ طنز بھی تھا

اسکا اٹھتا قدم پھر سے ڈھ گیا۔۔۔کانپتی ٹانگوں پر بامشکل وہ خود کو کھڑا کیے ہوئے تھی۔۔۔

"جو تمہیں جوئے میں ہار چکا ہے۔۔۔۔۔"اب کی بار گرج دار آواز میں قہقہہ بھی گونجا تھا

اس نے بے یقینی سے پلٹ کر دیکھا

بڑی سی سفید چادر کے ہالے میں چھپے اسکے نازک وجود میں کپکپاہٹ واضح تھی۔۔۔نقاب سے جھانکتی کانچ سی سیاہ آنکھوں میں بے یقینی کی آنچ تھی۔۔۔

ڈر، خوف، بے یقینی کیا نہیں تھا ان آنکھوں میں۔۔۔

ہار چکا ہے تمہارا باپ تمہیں جوئے میں۔۔۔۔ اب تم میری ملکیت ہو۔۔۔۔ اور مجھے اپنی چیزیں اپنے پاس ہی پسند ہیں۔۔۔ تم چاہ کر بھی یہاں سے نہیں جا سکتی۔۔۔ اور اگر کوئی ایسی کوشش تم نے کبھی کی تو انجام کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔۔۔۔"

اب کی بار وہ اسکے روبرو تھا۔۔۔ اپنی بھوری آنکھیں اسکی سیاہ جانچ سی آنکھوں میں گاڑے اسے موت کا فرمان سنا رہا تھا۔۔۔

"غلام دین۔۔۔۔ اسے اوپر کمرے میں لے جاؤ۔۔۔"

اب کی بار اس دلکش مگر ظالم نے حکم جاری کیا تھا۔۔۔ جلال سے چوکھٹ پار کرتا وہ نظروں سے اوجھل ہو چکا تھا

اسے اپنا دماغ ماؤف ہوتا محسوس ہوا۔۔۔ پل میں وہ بِک چکی تھی۔۔۔

پل میں وہ جیتی جاگتی انسان سے بے جان چیز ہو چکی تھی۔۔۔

ڈھے جانے کو تھی۔۔۔ بامشکل صوفے کا سہارا لے کر خود کو کھڑا کرنے کی کوشش کی

بامشکل خود کو حواس میں رکھنے کی کوشش کی۔۔۔۔

چلیں۔۔۔۔" غلام دین نے سیڑھیوں کی طرف اشارہ کرتے اسے چلنے کو کہا"

مگر وہ تو وہیں پتھر کی ہو چکی تھی۔۔۔

آج شدت سے اسکا دل چاہا تھا کہ اپنی موت کی دعا مانگے۔۔۔پر یہ بھی نا کر پائی۔۔۔

آخر کہاں جاتی۔۔۔اس دنیا میں اسکا اپنا تھا ہی کون؟؟؟۔۔۔۔

ایک نام نہاد باپ کا رشتہ تھا۔۔۔وہ بھی اسے چند نوٹوں کے عوض اسے بیچ چکا تھا۔۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی قدم سیڑھیوں کی طرف بڑھانے پڑے۔۔۔

ہمارے حصے میں۔۔۔۔

عزر آئے، جواز آئے، اصول آئے

کبھی درد ہے تو دوا نہیں، جو دوا ملی تو شفا نہیں

وہ ظلم کرتے ہیں اسطرح، جیسے میرا کوئی خدا نہیں

لا دے پیسے۔۔۔"شہزاد نے بے دردی سے اسے ٹھوکر مارتے ہوئے کہا"

پیسے۔۔۔۔نہیں ہیں۔۔۔"اس نے کمرے میں موجود واحد بلب کی پیلی روشنی میں سلائی مشین کی سوئی"

میں دھاگہ ڈالتے ہوئے ڈرتے ڈرتے کہا

کیا مطلب نہیں ہیں۔۔؟؟۔۔"اب کی بار شہزاد نے سلائی مشین کو ٹھوکر ماری"

آج کوئی پیسہ نہیں ملا۔۔۔"اس نے سہم کر جواب دیا"

جھوٹ مت بول۔۔۔۔۔پیسے نکال۔۔۔"شہزاد نے سر کے پیچھے سے اسکے بالوں کو جکڑتے ہوئے کہا

مم میں۔۔۔۔میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔ آج کوئی پیسہ نہیں ملا۔۔۔۔"اس نے درد سے بلبلاتے ہوئے"

اپنی بال چھڑانے کی کوشش کی

نکال پیسے ورنہ۔۔۔۔۔"شہزاد نے کہتے ساتھ ایک تھپڑ اسکے منہ پر مارا"

وووہ پپ پیسے میں نے۔۔۔۔رر۔۔۔رو۔۔روحا کی فیس کے لیے رکھے ہیں۔۔۔"اس نے اپنے گال پر"

ہاتھ رکھتے ہوئے ڈرتے ڈرتے کہا

تیری بیٹی نے پڑھ لکھ کر کونسا افسر لگ جانا ہے۔۔۔۔نکال پیسے ورنہ جان نکال دوں گا تیری۔۔۔۔""

اس نے ایک مزید تھپڑ اسکے منہ پر مارا

ریحام درد سے بلبلا اٹھی۔۔۔

سلائی مشین کے اندر سے ہزار روپے کے دو نوٹ نکال کر اسے تھمائے۔۔

روحا کی فیس کے لیے رکھے ہیں۔۔۔۔"وہ پیسے تقریباً اسکے ہاتھ سے کھینچتے ہوئے اسکی نکل اتار کر بولا"

لوگوں کی بیویاں جہیز میں بھر بھر کر سونا لاتیں ہیں۔۔۔۔اور ایک میری پھوٹی قسمت۔۔۔۔۔جہیز"

میں بیوی کی بیٹی ملی۔۔۔"اور باہر جاتے ہوئے بڑبڑا رہا تھا

ریحام سر تھامے ہر روز کی طرح اپنی کمائی لٹ جانے کا غم منا رہی تھی۔۔۔

اگر یہ کمائی وہ اپنے لیے کرتی تو شاید اسے اتنا دکھ نا ہوتا۔۔۔

مگر وہ تو اپنی بیٹی کی چھوٹی قسمت پر رو رہی تھی۔۔۔

روحا جو کب سے کھڑکی کی درز سے روز کی طرح اپنی ماں کو مار کھاتا دیکھ رہی تھی، شہزاد کے جانے کے پاس اندر آ کر اس سے لپٹ گئی۔

ریحام نے اسکے گرد بازو پھیلا کر اسے خود میں بھینچ لیا۔۔۔

امی میں کل سے سکول نہیں جاؤں گی۔۔۔ آپ بس روئیں مت۔۔۔"وہ اپنی ماں کے آنسو اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے صاف کرتے بولی

کیوں بیٹا۔۔۔ سکول کیوں نہیں جاؤ گی۔۔؟؟۔۔۔"ریحام نے حیران ہوتے اسے دیکھ کر پوچھا"

اگر میں سکول جاؤں گی تو فیس دینی پڑے گی۔۔۔ اور پھر سے ابو آپ کو ماریں گے۔۔۔"وہ اپنی ماں سے لپٹے ہوئے بولی

ریحام نے بے یقینی سے اپنی چھ سال کی بیٹی کو دیکھا جو اپنی عمر سے نا جانے کتنی بڑی باتیں کر رہی تھی۔۔

دیکھیں غلام دین!!۔۔۔ میں نے سکول میں ٹاپ کیا ہے۔۔۔" آج اس کا نویں کلاس کا رزلٹ آیا تھا۔۔۔

وہ خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا، قصرِ نور کے ہر ہر ملازم کے پاس جا کر اپنا رزلٹ بتا رہا تھا

آخر وہی تو اسکے اپنے تھے۔۔۔

ماشاءاللہ بیٹا، دیکھا بیٹا۔۔۔اللہ نے آپ کو آپکی محنت کا صلہ دیا ہے۔۔۔"غلام دین اسکے سر پر" شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے

کیا ہو رہا ہے یہاں پر؟؟۔۔۔"زرتاج بیگم نزاکت سے اپنی ساڑھی کا پلّو سنبھالتے ہوئے بولیں"

کچھ نہیں بیگم صاحبہ۔۔۔"غلام دین نے فوراً جواب دیا"

جاؤ جا کر اپنا کام کرو۔۔۔"وہ تیز لہجے میں غلام دین سے بولیں"

غلام دین سر ہلاتے باہر کی طرف چل دیے

"ماما۔۔۔"

زرتاج بیگم مڑنے لگی جب حاتم نے انہیں پکارا

کتنی دفعہ کہا ہے کہ مجھے ماما مت بلایا کرو۔۔۔نہیں ہوں تمہاری ماں۔۔۔مگر تمہیں سمجھ نہیں آتی۔۔۔"وہ باقاعدہ اسے بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے بولیں

حاتم جو ہر بار ایک نئی آس کے ساتھ زرتاج بیگم کو پکارتا تھا کہ شاید وہ اسے قبول کر لیں۔۔۔مگر نہیں انکا دل تو شاید پتھر کا تھا۔۔۔بے اولاد ہونے کے باوجود انہوں نے کبھی اسے قبول نا کیا۔۔۔ہر بار کی طرح وہ اسے ٹھکرا گئیں تھیں، وہ اندر ہی اندر تمام شکویں شکایتیں اتار گیا۔۔۔کرتا بھی تو کس سے۔۔۔

ڈھیر باتیں ہیں، ڈھیر شکوے ہیں

خود سے کرتا ہوں، خود سے لڑتا ہوں

روزانہ کی طرح آج بھی شہزاد آدھی رات کو شراب کے نشے میں دھت گھر آیا تو ریحام کو بے دردی سے پیٹنا نا بھولا

ہر رات کا یہ تماشا روحا کے کچے ذہن میں بڑی گہری یادیں چھوڑ رہا تھا

ریحام کی طبیعت دن بادن بگڑتی جا رہی تھی۔۔۔ معمولی سا بخار اب اترنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا، ایک ہفتے سے وہ کپڑے ناسی پائی جسکے نتیجے میں پیسے نا ملنے پر اسے مزید مار کھانی پڑتی۔۔۔ ایک دن ہمت کر ڈاکٹر کے پاس چلی گئی مگر رہی سہی آس، امید بھی کھو آئی

جب سے آئی تھی بس روحا کو تکتی جا رہی تھی۔۔۔ اسکی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو رہی تھی،

مغرب کی آذان سنی تو جیسے دل کا غبار پگھلنے لگا تھا۔۔۔

وہ سسکنے لگی تھی۔۔۔

نماز کے بعد دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے

یا اللہ۔۔۔ میں نے ہر امتحان، ہر آزمائش پر صبر کیا۔۔۔ تیرا شکر ادا کیا کہ ایک دن۔۔۔ ایک دن تو" آخر یہ آزمائش ختم ہو ہی جائے گی۔۔۔ مگر میرے مولا!!۔۔۔ اب مجھ سے مزید برداشت نہیں

ہوتا۔۔۔میرے ساتھ ساتھ میری بیٹی بھی ان آزمائشوں کی زد میں آگئی ہے۔۔۔ابھی تو چھوٹی بچی ہے وہ،ابھی تو اس نے دنیا بھی نہیں دیکھی،اسے دنیا کی اونچ نیچ کا اندازہ بھی نہیں۔۔۔میرے مولا!!۔۔ابھی سے مت آزما اسے۔۔۔ابھی سے اسے ان امتحانوں میں مت ڈال دیا جن سے میں پچھلے چھ سالوں سے گزر رہی ہوں۔۔۔"

وہ بلک بلک رو رہی تھی،اس کی بارگاہ میں۔۔۔جو دلوں کے حال جانتا ہے،جسے بتانے کی ضرورت نہیں ہوتی مگر پھر بھی وہ منتظر رہتا ہے اپنے بندوں کا۔۔۔کہ کب وہ کی طرف رجوع کریں۔۔اس سے اپنے دل کا حال بانٹیں۔۔۔کب اس سے مانگیں۔۔۔وہ بھی اپنے رب کی بارگاہ میں بیٹھی زندگی مانگ رہی تھی۔۔۔اپنی نہیں،اپنی بیٹی کی۔۔۔خوشیاں مانگ رہی تھی تو وہ بھی اپنی بیٹی کے لیے۔۔۔سُکھ مانگ رہی تھی تو وہ بھی اپنی بیٹی کے لیے۔۔۔

ناجانے کس مٹی سے بنایا ہے خدا نے ماں کو،اپنی آخری سانس بھی اپنی اولاد کے نام کر جاتی ہے۔۔۔

کیا ہوا؟؟۔۔۔"وہ جو دنیا و مافیہا سے بے گانہ ہو کر ناجانے موبائل میں کیا تلاش رہا تھا،گاڑی کے ایک جھٹکے سے رکنے پر ناگواری سے بولا

صاحب۔۔۔وہ گاڑی کے آگے کوئی لڑکی آگئی ہے۔۔۔"ڈرائیور نے فرنٹ مرر سے پیچھے اپنے مالک کو دیکھتے ہوئے کہا

لڑکی کے نام سے ہی اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔۔۔

اسی اثنا میں کسی نے ڈرائیور کی ونڈو کا مرر بجایا

کون ہے؟؟۔۔۔"اب کی بار اس نے غصے سے پوچھا"

صاحب!وہی لڑکی ہے۔۔۔۔"ڈرائیور بے چارگی سے بولا

لڑکی کے نام نے کی اسکے غصے کو ہوا دے دی

ایک جھٹکے سے دروازا کھول کر نکلا اور گھوم کر اس لڑکی کی طرف آیا

ڈرائیور بے چارے کو اپنی جان کے لالے پڑ گئے جانتا تھا کہ اگر اسے مالک کو غصہ آگیا تو وہ اپنی روزی روٹی کے ذریعے سے ہاتھ ضرور دھو بیٹھے گا

کیا مسئلہ ہے۔؟؟۔۔۔"وہ شدید غصے کے عالم میں اس سے گویا ہوا جو منہ موڑے کھڑی تھی"

یہ تو مجھے آپ سے پوچھنا چاہیے۔۔۔۔کہ آخر کیا مسئلہ ہے۔۔۔"وہ مڑتے ہوئے اپنی سیاہ کانچ سی"

آنکھیں اسکی بھوری آنکھوں میں ڈالے بولی

مانا کہ یہ انسان نہیں لیکن جاندار تو ہے نا۔۔۔۔زندہ چیز تو ہے نا۔۔۔اور اللہ تعالیٰ نے کس قدر زور دیا"

ہے بے زبان جانداروں کے حقوق پر۔۔۔۔مگر آپ کو خیال ہی نہیں۔۔۔کیسے گاڑی چڑھا دینے لگے

تھے اس بے زبان معصوم پر۔۔۔۔"وہ بلی کی کمر سہلاتے ہوئے بولی، جسکی ایک ٹانگ زخمی تھی اور اسی کو بچانے کے لیے سڑک کے درمیان میں کود پڑی

وہ یک ٹک اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔۔

وہ بس اسکی آنکھیں ہی دیکھ پا رہا تھا۔۔۔

سفید چادر میں خود کو سر تا پا چھپائے ہوئے تھی۔۔۔بامشکل ہی معلوم ہو کہ اسکے لباس کا رنگ کیا تھا۔۔۔

وہ اندازہ ہی نہیں کر پایا کہ نقاب سے چھلکی اسکی سیاہ کانچ سی آنکھیں زیادہ خوبصورت تھیں یا اس پردے کے پیچھے سے آتی اسکی پر سحر آواز۔۔

اگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنی بڑی گاڑی دی ہے تو شکر ادا کریں نا کہ اس طرح سے بے زبانوں پر ظلم۔۔۔۔۔"وہ اسے خاموش پا کر بولی

اسکی بات پر جیسے اسے غصہ آیا تھا

ہو گیا درس ختم۔۔۔۔۔"وہ ہاتھ اٹھا کر مزاق اڑانے والے انداز میں بولا"

جب کہ وہ تو اسے دیکھتی رہ گئی پھر مڑ گئی، جانتی تھی کہ یہاں سر کھپائی کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔۔

اسکے جاتے ہی جیسے وہ اسکے سحر سے آزاد ہوا۔ تھا شاید۔۔۔۔۔ سر جھٹک کر گاڑی میں آ بیٹھا۔۔

"یہ کہاں لے جا رہے ہو؟؟۔۔۔"

زرتاج بیگم نے غلام دین کو جوس اور اسنیکس لے جاتے دیکھا تو سختی سے پوچھا

"بیگم صاحبہ۔۔۔وہ۔۔۔ چھوٹے صاحب کے دوست آئے ہوئے ہیں۔۔۔" غلام دین نے ڈرتے ہوئے جواب دیا

غلام دین کا جواب سن کر زرتاج بیگم کے تن فن میں آگ لگ گئی۔۔۔

"میرے ہوتے ہوئے یہ اپنی من مانیاں کرتا پھر رہا ہے۔۔ آخر کس کی اجازت سے بلایا ہے اس نے اپنے دوستوں کو۔۔۔ ابھی بتاتی ہوں اسے۔۔۔" وہ ساڑھی کا پلو کھینچے ڈرائنگ روم کی طرف چل دیں

جبکہ غلام دین جانتا تھا کہ اب ہنگامہ برپا ہونے کا وقت ہے۔۔۔ لہٰذا سر ہلا کر مایوسی سے واپس کچن کی طرف چل دیا

"دیکھنا تم سب۔۔۔۔ اس بار بھی میرا یار ہی ٹاپ کرے گا اگزیمز میں۔۔۔"۔

یہ دانیال تھا، حاتم کا جگری دوست جِسے حاتم اپنا بھائی مانتا تھا۔۔۔

کل سکول کا آخری دن تھا اسی لیے حاتم نے آج ایک چھوٹا سا گیٹ ٹوگیدر ارینج کیا تھا۔۔۔

"کیا ہو رہا ہے یہ۔۔۔؟؟۔۔" زرتاج بیگم نزاکت سے چلتے ہوئے ڈرائنگ روم میں آئیں اور زہریلی مٹھاس کے ساتھ بولیں

حاتم انہیں دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا اور بامشکل تھوک نِگلا

ماماوہ۔۔۔۔۔"اس کچھ سمجھ نا آیا"

"کیسے ہو سب بچو۔۔؟؟۔۔۔"

وہ حاتم کو مکمل نظر انداز کرتے ہوئے سب سے گویا ہوئیں

گڈ آنٹی۔۔۔ آپ کیسی ہیں۔۔۔؟؟۔۔۔"دانیال بولا"

ایم گڈ آلسو۔۔"وہ زہریلی مسکان کے ساتھ بولیں"

ارے حاتم۔۔۔۔ تم نے اپنے دوستوں کو ابھی تک کچھ سرو نہیں کیا۔۔؟؟۔۔۔"وہ مصنوعی حیرانی سے" بولیں

حاتم انہیں دیکھتا ہی رہ گیا

سوری بچو۔۔۔۔ حاتم کی طرف سے میں ایکسکیوز کرتی ہوں۔۔۔"وہ دنیا جہان کی ہمدردی لہجے میں" سمائے بولیں

حاتم نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا، وہ یقین نہیں کر پا رہا تھا کہ یہ وہی زرتاج بیگم ہیں

اٹس اوکے آنٹی۔۔"روحیل نے کہا"

دراصل بچو۔۔۔ قصور حاتم کا بھی نہیں ہے۔۔۔ کیا کرے بیچارہ۔۔۔ آخر خون کا اثر تو ہوتا ہی ہے" نا۔۔۔"وہ بے چارگی سے کہتی صوفے کر آرام سے بیٹھ گئیں

حاتم کا دل زور سے دھڑکا تھا کہ کہیں وہ سب جو آج تک اسے اکیلے میں سناتی آئیں تھیں کہیں سب کے سامنے نا سنا دیں۔۔۔

کیا مطلب آنٹی۔؟؟۔۔۔"دانیال نے نا سمجھی سے پہلے حاتم کو دیکھا اور پھر زرتاج بیگم کو۔۔"

حاتم کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا تھا

اب دیکھو نا بچو۔۔۔تم سب اچھے خاندان سے ہو شریف ماؤں کی اولاد ہو، دیکھنے میں ہی تمیز تہذیب" والے لگتے ہو۔۔۔اور ایک طرف یہ حاتم ہے۔۔۔ایک طوائف کی ناجائز اولاد۔۔۔"وہ سر ہلا کر بناوٹی لہجے میں افسوس سے بولیں

حاتم کو لگا جیسے کسی نے تیز دھاری تلوار سے اسکے دل کو چیر ڈالا ہے۔۔۔

وہ بے یقینی سے اس سفاک عورت کو دیکھ رہا تھا جسے وہ ماں کا درجہ دیے ہوئے تھا۔۔۔اپنی ماں کو تو اس نے کبھی دیکھا ہی نہیں تھا، نا جانتا تھا کہ کون ہے، کہاں ہے۔۔۔بس جانتا تھا تو یہ کسی کوٹھے پر ناچنے والی مشہور طوائف تھی۔۔۔زرتاج بیگم کو اس نے ہمیشہ ماں کی حیثیت سے جانا تھا۔۔۔ہر بار انہیں ماں کہہ کر پکارتا کہ شاید انکا دل نرم پڑ جائے، شاید اسکے اندر ممتا کے پیار کی پیاس کو ختم کر دیں۔۔۔مگر آج یہ رہی سہی امید بھی ٹوٹ گئی تھی۔۔۔یک دم سے اسے زرتاج بیگم سے نفرت محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔شدید نفرت۔۔۔

سب نے بے یقینی سے حاتم کو دیکھا

یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں آنٹی۔۔۔؟؟"روحیل نے بے یقینی سے پوچھا"

سچ کہہ رہی ہوں بیٹا۔۔۔۔کیوں؟کیا حاتم نے آپ کو نہیں بتایا تھا؟؟۔۔۔"انہوں کی اداکاری عروج پر تھی"

حاتم سر جھکائے مجرموں کی طرح کھڑا تھا

سب نے اٹھ کر بنا کچھ کہے جانا شروع کر دیا۔۔۔جانے والوں میں سب سے آگے دانیال تھا۔۔۔حاتم نے بے یقینی سے اسے دیکھا

چچ چچ۔۔۔"سب کے جانے کے بعد زرتاج بیگم اسکے سامنے آ کھڑی ہوئیں"

کہا تھا نا تم سے۔۔۔۔کہ یہ میرا گھر ہے۔۔۔یہاں میرا حکم چلتا ہے۔۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی اپنے"

جیسے نیچ دوستوں کو یہاں لانے کی۔۔۔۔"اب کی بار وہ سختی سے بولیں

حاتم سر جھکائے آنسو پینے کی کوشش کر رہا تھا

آج جو کچھ ہوا اسکے بعد امید کرتی ہوں کہ آئندہ تم کوئی احمقانہ حرکت نہیں کرو گے۔۔۔"وہ چہرے پر"

آتی لٹ کو نزاکت سے کان کے پیچھے اڑیستے ہوئے چلی گئیں۔۔۔

وہ ابھی تک سر جھکائے اسی جگہ،اسی طرح کھڑا تھا۔۔۔

چاہت، فکر، احترام، سادگی اور وفا

میری انہی عادتوں نے میرا تماشا بنا دیا

اسلام و علیکم چاچا۔۔۔"سکول میں داخل ہوتے ہوئے اس نے چوکیدار کو سلام کیا مگر خلافِ توقع آج" جواب ندارد۔۔

حاتم نے غور سے چوکیدار کا چہرہ دیکھا جو منہ دوسری جانب موڑے کھڑا تھا

کیا ہوا چچا۔۔؟؟۔۔۔"اس نے اپنائیت سے پوچھا"

جبکہ چوکیدار اسے مکمل نظر انداز کیے دوسرے لڑکوں کی جانب متوجہ ہو گیا

آج سکول میں اس کا آخری دن تھا، اس نے سوچا تھا کہ آج وہ اسے گلے لگائیں گے مگر جس حاتم کے نام اور فرمانبرداری کی وہ مالا جھپتے نہیں تھکتے تھے اس کو نظر انداز کیے ہوئے تھے۔۔۔

حاتم الجھ سا گیا۔۔ڈر رہا تھا کیونکہ ابھی اسے سب دوستوں کا سامنا بھی کرنا تھا۔۔

کلاس میں داخل ہوتے ہی اس نے سلام کیا مگر کسی نے جواب نہیں دیا بلکہ سب نے اسے حقارت سے دیکھا۔۔وہ انکی نظروں کا مفہوم سمجھ چکا تھا تبھی ڈر رہا تھا۔۔

وہ ہمیشہ سے دانیال کے ساتھ بیٹھتا آیا تھا مگر آج اسکے ساتھ کوئی اور بیٹھا تھا۔۔اس نے روحیل کے ساتھ بیٹھنا چاہا تو روحیل نے اپنے ساتھ والی جگہ پر اپنا بیگ رکھ دیا تا کہ وہ بیٹھ نا سکے۔۔۔حاتم کے دل کو کچھ ہوا۔۔اتنے سالوں کی دوستی کا یہ صلہ مل رہا تھا اسے۔۔۔آخر لاسٹ ڈیکس پر اسے نغمانہ کے ساتھ جگہ نظر آئی۔۔۔وہ سر جھکائے خاموشی سے وہاں جا کر بیٹھ گیا۔۔۔مگر یہ کیا۔۔جو نغمانہ اسکے آگے پیچھے گھومتی تھی،اسکے ساتھ بیٹھنے کے بہانے تلاشتی تھی۔۔۔آج اسکے ساتھ بیٹھنا اپنی تحقیر سمجھ رہی تھی۔۔۔

اسکا دل کٹ کر رہ گیا۔۔۔

دم سادھے کمرے کے وسط میں اپنی سیاہ کانچ سی آنکھیں کارپٹ پر گاڑے کھڑی تھی۔اسکی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت جواب دے چکی تھی۔۔وہ یقین کرنا چاہ رہی تھی اس پر۔۔۔

جو ہو چکا تھا۔۔۔

جو ہو رہا تھا۔۔۔

جو ہونے والا تھا۔۔۔

دل بے ترتیبی سے دھڑک دھڑک کر تھک چکا تھا تبھی خاموش تھا یا پھر آنے والے طوفان سے پہلے کی سی خاموشی تھی، وہ اندازہ نا کر پائی، شاید کرنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

جب سے اس نے ہوش سنبھالا تھا آزمائشوں میں گھِری تھی مگر اس بار کی آزمائش۔۔۔۔

بے ساختہ اس نے سر اٹھا کر چھت کو دیکھا شاید چھت کے اس پار آسمان سے پرے اپنے رب کو دیکھنا چاہ رہی تھی۔۔۔

اس کے لبوں پر خاموشی کی مہر ثبت تھی

کیوں چھوڑ کر چلی گئیں آپ مجھے امی کیوں؟؟۔۔ایک بار بھی میرے بارے میں نہیں سوچا۔۔۔ایک بار بھی نہیں سوچا کہ آپ کے علاوہ کون تھا میرا جو آپ کے جانے کے بعد میرا سہارا بنتا۔۔۔

میں۔۔۔میں تسلیم کر چکی ہوں کہ میری زندگی آزمائشوں کی پوٹلی ہے، اس میں جتنا ہاتھ ڈالو گے ہاتھ اتنا ہی آزمائشوں کی ڈور سے الجھتا جائے گا۔۔۔مگر۔۔۔مگر کم از کم کوئی کندھا تو ہوتا سر رکھ کر رونے کے لیے، کوئی اپنا تو ہوتا آنسو پونچھنے کے لیے۔۔۔۔"

وہ بے جان سی وہیں کارپٹ پر ڈھ گئی۔۔

"کیوں میری زندگی میں آنے والا ہر مرد میرے لیے آزمائش بن جاتا ہے، کیوں میری زندگی میں آنے والا ہر مرد مجھے بے جان چیز سمجھ کر کبھی دھتکار کر چلا جاتا ہے تو کبھی چند سِکّوں کے عوض مجھے بیچ کھاتا ہے۔۔۔۔"

وہ اپنے رب سے شکوہ نہیں کرتی تھی نا کرنا چاہتی تھی۔۔۔ مگر آج نا جانے کیوں وہ سوالوں پر در آئی تھی، رب کی ہر رضا میں راضی رہنے والی آج شاید اس سے شکوہ کناں تھی۔۔۔

اسکی چادر ڈھل گئی تھی۔۔۔ سیاہ کانچ سی آنکھوں کے ساتھ اب کمان سے ابرو اور تیکھا سا ناک بھی غم سے نڈھال سرخ ہو کر تمتما رہا تھا۔۔۔ ماتھے کا کچھ حصہ جو نظر آ رہا تھا ایمان کے نور سے منور تھا

"اللہ اکبر اللہ اکبر"

فضا میں عشاء کی آذان گونجی

وہ فوراً اٹھ بیٹھی

"اللہ اکبر اللہ اکبر"

اس نے صدقِ دل سے جواب دیا

"اشھد ان لا الہ الا اللہ"

اب کی بار آنسو بند آنکھوں کی پلکوں کی جھالر پر دستک دینے لگے تھے

"اشھد ان لا الہ الا اللہ"

آخر آنسوں نے باڑ توڑ دی

"اشھد ان محمد رسول اللہ"

دل کانپ اٹھا تھا

"اشھد ان محمد رسول اللہ"

سسکیاں گونجیں

"حی علی الصلاۃ"

"یا اللہ مجھے کر رحم کر۔۔۔"

"حی علی الصلاۃ"

"مجھ میں اتنی سکت نہیں رہی کہ اب زندگی سے لڑ سکوں۔۔"

"حی علی الفلاح"

"میرے رب مجھے سیدھا راستہ دکھا ہر بار کی طرح"

"حی علی الفلاح"

"یا اللہ ہر بار کی طرح مجھے ہمت دے"

Urdu Novels Ghar

"اللہ اکبر اللہ اکبر"

"کہ ان آزمائشوں کے سامنے ڈٹ سکوں"

"لا الہ الا اللہ"

"بے شک تو آزمائش میں ڈالنے سے پہلے اس سے نکالنے کی راہ ہموار کرتا ہے۔۔۔"

کمرے میں موجود اٹیچ باتھ سے وضو کر کے آئی۔۔۔ جائے نماز کی تلاش میں کمرے میں نظر دوڑائی مگر ندارد۔۔۔

اس کا دل بھرنے لگا بے بسی سے ایک الماری کھولی تو سامنے ایک بیڈ شیٹ نظر آئی۔۔۔ اسے بچھا کر نماز پڑھنے لگی۔۔

ساری نماز میں اسکا چہرہ آنسوؤں سے تر ہوتا رہا، نماز کے بعد جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو سسک پڑی "یا اللہ۔۔۔ تو نے اس بار بڑی کڑی آزمائش میں ڈالا ہے، آگے آگ کا دریا ہے اور پیچھے اندھا کنواں اور پاؤں کے نیچے کانٹوں کی سیج۔۔۔ جاؤں تو کہاں جاؤں۔۔۔ آگے بڑھوں گی تو راکھ ہو جاؤں گی اور پیچھے ہٹوں گی تو خاک۔۔۔۔"

نا جانے کتنے آنسو اسکی ہتھیلیوں میں گرے تھے

"یا اللہ۔۔۔ مجھے سیدھی راہ دِکھا۔۔۔ میں تیری رحمت کی منتظر ہوں۔۔۔"

وہ اٹھ کر صوفے کے پاس نیچے زمین پر آ بیٹھی اور سر صوفے پر ٹکا دیا

"کوئی کیسے ایک لڑکی کو بیچ سکتا ہے وہ بھی وہ لڑکی جو اسے باپ کہتی ہو۔۔۔اور کوئی کیسے کسی لڑکی کو خرید سکتا ہے جبکہ وہ خود ایک عورت کی ہی اولاد ہو۔۔۔"

اس نے بے بسی سے سوچا

میں یوں تو بھول جاتا ہوں خراشیں تلخ باتوں کی

مگر جو زخم گہرے دیں وہ رویے یاد رکھتا ہوں

عشاء کی نماز کے بعد وہ مسجد سے نکل کر گھر آنے کی بجائے قریبی پارک میں آ گیا اور کونے میں پڑے ایک بینچ پر بیٹھ گیا، جہاں وہ ہمیشہ بیٹھا کرتا تھا

"میں نے انہیں ماں کا درجہ دیا ہی نہیں بلکہ انکی ممتا کی چادر اوڑھنی بھی چاہی مگر انہوں نے کیا کیا میرے ساتھ۔۔۔مجھے میری ہی نظروں میں گرا دیا۔۔۔"

وہ سر جھکائے تلخی سے بولا

جو چند لوگ تھے میری زندگی میں، جو میرے اپنے تھے، انہیں بھی مجھ سے چھین لیا۔۔۔ آج ان سب نے مجھے دھتکارا۔۔۔"

ایک آنسو نکل کر گھاس پر جا گرا

ہر انسان کی زندگی کے اہم دنوں میں ایک دن سکول کا آخری دن بھی ہوتا ہے مگر۔۔۔ میری زندگی کا سب سے بدترین دن آج کا دن تھا۔۔۔ میں نے سب کھو دیا۔۔۔"

اب وہ باقاعدہ رو دیا

میں جتنی شدت سے آپ سے سب ٹھیک کرنے کی دعا کرتا ہوں۔۔۔ آپ اتنا ہی سب کیوں الجھا دیتے ہیں۔۔۔۔۔"

وہ سر اٹھائے آسمان پر تاروں کے پار رب سے مخاطب ہوا

اگر ایسا ہی ہے تو ٹھیک ہے۔۔۔ آج سے میں دعا نہیں مانگا کروں گا۔۔۔ آج سے میں آپ کے آگے جھکوں گا ضرور مگر اب آپ سے کچھ نہیں مانگوں گا۔۔۔"

وہ اپنا فیصلہ کر چکا تھا، گھر کے راستے پر چلتے ہوئے بے دردی سے اس نے آنسو پونچھے تھے

حاتم روزیز علی خان۔۔۔ اوئے میرا شیر۔۔۔ دل خوش کر دیا تو نے۔۔۔ شکر ہے تجھے بھی عقل آئی۔۔""

شرجیل اسکے گلے لگتے ہوئے بولا

جبکہ اس نے کوئی جواب نا دیا اور نا ہی اسکے چہرے کے تاثرات میں تبدیلی آئی

"کب سے کہتا تھا کہ اگر غم مٹانا ہے تو ان لڑکیوں سے کام چلا۔۔۔ان کی زلفوں کا اسیر ہوتے ہی تو اپنے سارے غم بھول جائے گا۔۔۔انہیں بنایا ہی ہم مردوں کا دل بہلانے کے لیے۔۔۔"شکیل اپنی گندی ذہنیت سے پردہ اٹھا رہا تھا

حاتم ابھی تک خاموش تھا،ہاتھ میں پکڑے شراب کے گلاس کو لبوں سے لگایا

"چل دکھا وہ بلبل جسے تو خرید لایا ہے۔۔۔میں بھی تو دیکھوں کہ کون ہے وہ دل رُبا جس نے میرے یار کو پھانس لیا۔۔۔جس نے کسی لڑکی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔"شکیل ہاتھ ملتے ہوئے اپنی ہی دھن میں بولے جا رہا تھا

"وہ ایسی لڑکی نہیں۔۔۔۔"نا جانے حاتم کے منہ سے کیسے یہ الفاظ نکلے تھے

شکیل نے اسے دیکھا

"آئے ہائے ہائے۔۔۔۔یعنی تو اکیلے اکیلے ہی مزے لوٹنا چاہتا ہے۔۔۔"شکیل نے اسکے کندھے کو اپنا کندھا مارتے ہوئے کہا۔۔۔وہ اب بھی خاموش رہا

یہ تو مجھے آپ سے پوچھنا چاہیے کہ آخر کیا مسئلہ ہے۔۔۔"کسی کی سحر کُن آواز اسکے کانوں میں گونجی"
تھی اسے اس دن سڑک والا منظر یاد آیا، پھر کسی کی سیاہ کانچ سی آنکھوں کا عکس اسکی بھوری آنکھوں میں ابھرا تھا۔۔۔وہ بے اختیار ہوا تھا

شرجیل کے جانے کے بعد اوپر اپنے کمرے کی طرف آیا مگر ایک کمرے کے دروازے کے آگے کھڑا ہو کر اسے دیکھنے لگا پھر کچھ سوچتے ہوئے ہنڈل پر ہاتھ رکھ کر اسے گھمایا

کیوں ہم کو سناتے ہو۔۔۔ جہنم کے فسانے
اس دور میں جینے کی۔۔۔ سزا کم تو نہیں

اپنے میٹرک کے فائنل ایگزیمز تک وہ کافی حد تک سنبھل چکا تھا۔۔پوری لگن کے ساتھ پیپر دیے جسکے نتیجے میں اس نے بورڈ ٹاپ کیا۔۔۔
شہر کے سب سے ٹاپ کالج میں اسکا ایڈمیشن ہوا تھا، اسکی خوشی عروج پر تھی مگر اسکے پچھلے زخم ابھی تک بھرے نہیں تھے۔۔۔دانیال کا ایڈمیشن بھی اسی کالج میں ہوا تھا۔۔۔

حاتم جب جب اسے دیکھتا اسکے زخم ادھڑنے لگتے اسکے دل میں آج بھی دانیال کے لیے وہی مقام تھا مگر دانیال۔۔۔ناجانے کیوں اتنی نفرت ہوگئی تھی اسے حاتم سے۔۔

کالج میں سب ٹیچرز اور کلاس فیلو حاتم کی قابلیت کے گُن گاتے تھے جو اس سے برداشت ناہوا تو حاتم کے ماضی سے پردہ اٹھادیا۔۔۔اب حاتم ہر روز ایک نئی ان دیکھی آگ میں جلنے لگا تھا۔۔۔کوئی اسے کچھ نہیں کہتا تھا بلکہ اس سے بات کرتے ہوئے بھی تحقیر محسوس کرتا تھا۔۔۔آخر کیوں؟؟۔۔۔ان سب میں اسکا کیا قصور تھا؟؟۔۔۔اس نے خود تھوڑی چاہا تھا کہ اسکے ساتھ یہ سب ہوتا۔۔۔اسکی ماں ایک طوائف ہوتی اور باپ ایک بدکردار مرد۔۔۔اب اسے اپنے باپ کی بدکرداری کے طعنے بھی ملنے لگے تھے

آج بھی وہ پارک میں اسی جگہ بیٹھا اپنی قسمت پر رونے میں مصروف تھا

آخر کیوں؟؟۔۔۔میرے ساتھ ہی کیوں؟؟۔۔۔یہ سب۔۔۔"وہ ناجانے کب سے اپنے زخم خود ہی کریدرہا تھا

اس نے گردن بائیں جانب موڑ کر دیکھا جب اسے کسی کا ہاتھ اپنے کندھے پر محسوس ہوا۔۔

اوے شیر۔۔۔روتا کیوں ہے؟؟۔۔۔غم تو یہاں سب کی زندگی میں ہیں۔۔بس اسے مٹانا آنا چاہیے۔۔"وہ اسکے ساتھ بیٹھتے ہوئے بولا

کون ہو تم؟؟۔۔۔"حاتم نے کڑے تیوروں کے ساتھ اپنے سے چند سال بڑے اس لڑکے سے پوچھا"

اسے اسکا اس طرح فری ہونا بالکل اچھا نہیں لگا تھا

شرجیل نام ہے میرا۔۔۔ مگر تو مجھے اپنا خیر خواہ سمجھ۔۔۔"وہ حاتم کے کندھوں پر بازو رکھتے بولا"

حاتم نے آگے ہو کر اسکا بازو پیچھے کرنا چاہا

یار میں یہاں تیری مدد کرنے آیا تھا اگر تو نہیں چاہتا تو تیری مرضی۔۔۔"وہ بازو پیچھے کرتے ہوئے بولا"

کیسی مدد؟؟۔۔۔"حاتم کو اسکی بات سمجھ نا آئی تو اس نے نا سمجھی سے پوچھا"

ارے شیر۔۔۔بہت بھولا ہے تو۔۔۔تجھے کچھ نہیں پتا اس دنیا کا۔۔۔ تیرے جیسے معصوموں کے لیے"

یہاں کوئی جگہ نہیں۔۔۔"وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولا

حاتم خاموش تھا

یہ دنیا تیرے سے اس لیے کھیل رہی ہے کیونکہ تو انہیں کھیلنے دے رہا ہے خود سے۔۔۔"وہ مزے سے"

بولا

حاتم نے سر اٹھا کر نا سمجھی سے اسے دیکھا

سہی کہہ رہا ہوں میں۔۔۔"حاتم کو اپنی طرف دیکھتے پایا تو بولا"

یہ دنیا بڑی مطلبی ہے، یہاں ہر کوئی مطلب کا یار ہے، ہر کوئی بس اپنا کام سیدھا کرتا ہے اور پھر یہ جا وہ" جا۔۔۔"اب وہ باقاعدہ تقریر شروع کر چکا تھا

یہ سب تیرے بھولے پن سے فائدہ اٹھاتے ہیں، جلتے ہیں تجھ سے تبھی تیرا مزاق بنا رکھا ہے۔۔۔تو" انہیں اسی طرح نپٹا جیسے یہ تجھے نپٹاتے ہیں۔۔۔"وہ چاشنی بھرے لہجے میں بھرپور اپنایا سے بول رہا تھا جیسے نا جانے کتنی محبت اور ہمدردی تھی اسے حاتم سے۔۔۔

سمجھ رہا ہے نا میری بات؟؟۔۔۔"حاتم کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا"

مگر حاتم نے کوئی جواب نا دیا

چل کوئی نہیں سمجھ جائے گا۔۔۔ سمجھ جائے گا۔۔۔جب زمانے کی چار ٹھوکریں اور کھائے گا۔۔۔"" شر جیل کہہ کر جا چکا تھا

مگر اسکی باتیں حاتم کے دماغ میں گھوم رہی تھیں۔۔۔وہ شکست خوردہ سا بیٹھا فطرتی طور پر وہ اسکی باتوں پر سوچنے لگا۔۔

وہ ٹین ایج میں قدم رکھ چکا تھا، اسکا دماغ کچا تھا لہذا کسی بھی بات کو جذب کرنے کی صلاحیت اس میں کئی گنا زیادہ تھی اور سونے پر سہاگا وہ ڈپریشن کا شکار تھا تبھی شر جیل کی باتوں میں آنے لگا تھا۔۔۔

اب شر جیل روز اس سے بہانے بہانے سے ملنے لگا، اسکی برین واشنگ کرنے لگا تھا۔۔۔

وہ ایک وائین بار میں کام کرتا تھا اور ٹین ایجرز کی برین واشنگ کرنے کے بعد انہیں شراب اور دیگر نشوں پر لگا کر بار کا کسٹمر بناتا تھا، نا جانے کتنے لڑکوں کی زندگیاں وہ برباد کر چکا تھا۔۔۔اب اسکا ٹارگٹ حاتم تھا۔۔۔

دو مہینے گزر چکے تھے، حاتم کو اب وہ اپنا خیر خواہ لگنے لگا تھا۔۔۔وہ اس پر اعتماد کرنے لگا تھا

چل آج تجھے ایک خاص جگہ لے کر چلتا ہوں۔۔۔"شرجیل بولا"

کہاں؟؟۔۔۔"حاتم نے نا سمجھی سے پوچھا"

ایک ایسی جگہ جو جنت سے کم نہیں (نعوذ باللہ)۔۔۔جہاں جا کر تو اپنا ہر غم بھول جائے گا۔۔۔"شرجیل" باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر بولا

ایسی کون سی جگہ ہے۔؟؟۔۔۔"حاتم نے نا سمجھی سے کہا"

چل میرے شیر۔۔۔دیکھاتا ہوں تجھے۔۔۔"وہ اسے لیے آگے بڑھ گیا"

ہر طرف نیم برہنہ تھرکتے ہوئے وجود تھے۔۔۔لڑکیاں نشے میں جھومتی لڑکوں کی باہوں میں مکمل ہوش و حواس کھوئے ناچ رہیں تھیں۔۔۔

ڈسکو لائٹس میں بامشکل ہی وہ کسی کا چہرہ ٹھیک سے دیکھ پایا۔۔۔شراب سے بھرے گلاس چھلکاتے لوگوں کو دیکھ کر بے اختیار اس نے استغفار کا ورد کیا

یہ کہاں لے آئے ہو؟؟۔۔۔"اس نے گھبرا کر شرجیل کا بازو پکڑتے ہوئے کہا"

ارے میرے شیر۔۔۔یہی تو وہ جگہ ہے۔۔۔۔دلگی کی محفل جہاں غم جیسی چیز کا نام و نشان تک "

نہیں۔۔۔۔بس مزہ ہی مزہ ہے۔۔۔۔"وہ جھوم کر بولا

نہیں۔۔۔تم چلو یہاں سے۔۔۔مجھے یہاں کچھ اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔"حاتم پہلی بار ایسی کسی جگہ پر آیا تھا"

تبھی گھبرا رہا تھا

ارے یار۔۔۔شیر بن شیر۔۔۔۔یہ سب بہادری کی نشانیاں ہیں۔۔۔تُو کیوں خود کو گیدڑ بنانے پر تُلا ہوا"

ہے۔۔"شرجیل نے اپنا ایک پتا پھینکا تھا

اسکی بات سن کر حاتم خاموش ہو گیا

مگر یہ سب بہت غلط ہے۔۔۔۔گناہ ہے۔۔۔"اس نے آخری دلیل دی"

غلط تو وہ بھی ہے جو لوگ، دنیا تیرے ساتھ کرتی ہے۔۔۔تجھے حقیر سمجھتی ہے، نیچا دِکھاتی ہے، ذلیل"

کرتی ہے تجھے۔۔۔۔دھتکارتی ہے۔۔۔۔۔کیا یہ سب گناہ نہیں۔۔۔؟؟۔۔۔"اور یہ شرجیل کا آخری

وار تھا جو کامیاب ہو گیا تھا

حاتم مکمل طور پر اب اسکی باتوں میں آ گیا تھا۔۔۔۔۔

پیئے گا۔؟؟۔۔۔"اس نے شراب سے لبالب گلاس اسکے آگے بڑھاتے ہوئے کہا"

حاتم نے فوراً نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔وہ جانتا تھا کہ یہ گناہ ہے۔۔۔۔

امی۔۔۔۔"اس نے معصومیت سے ماں کو پکارا"

جی میری جان۔۔۔۔"ریحام کو اس پر بے ساختہ ڈھیروں پیار آیا"

مجھے بھی ایسے کپڑے چاہئیں۔۔۔"وہ ریحام کے ہاتھ میں موجود سوٹ کی طرف اشارہ کرتے بولی، جس پر ریحام موتی لگا رہی تھی"

میری جان۔۔۔۔آپ اللہ سے مانگو۔۔۔۔دیکھنا وہ آپ کو اس سے بھی پیارا سوٹ دے گا۔۔۔"اس نے پیار سے اسے سمجھایا"

کیا سچی میں اللہ تعالیٰ دیں گے۔۔۔؟؟۔۔۔"اس نے بے یقینی سے پوچھا"

ہاں۔۔"ریحام نے مسکرا کر جواب دیا"

پھر تو میں اللہ تعالیٰ سے ایک اچھے ابو بھی مانگوں گی۔۔۔"وہ معصومیت سے بولی"

ریحام اسکا چہرہ دیکھتی رہ گئی، سوئی اسکے ہاتھ میں چبھ گئی

یہ ابو بالکل اچھے نہیں۔۔۔۔مجھے ڈانٹتے ہیں اور مارتے بھی ہیں۔۔۔۔میں ایک اچھے ابو مانگوں گی جو مجھے پیار کریں گے، گھمائیں گے چاکلیٹ لا کر دیں گے۔۔۔۔"وہ اپنی سمجھ کے مطابق بولی"

ریحام نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی سسکیوں کا گلہ گھونٹا

اسے اس بار میں آتے دو مہینے ہو گئے تھے۔۔۔شروع میں شرجیل اسے زبردستی لاتا تھا، پھر اسے عادت ہو گئی تو خود ہی آنے لگا۔۔۔

شاید اس لیے کہ دنیا سے فرار چاہتا تھا

شاید اس لیے کہ یہاں اسے کوئی دھتکارتا نہیں تھا۔۔۔

شاید اس لیے کہ اس شور شرابے میں اسے اپنے اندر برپا ہنگامہ پسِ پردہ محسوس ہوتا تھا۔۔۔

آکر ایک کونے میں بیٹھ جاتا اور لوگوں کو دیکھتا رہتا۔۔۔نماز وہ ابھی بھی نہیں چھوڑتا تھا، باقاعدگی سے پڑھتا۔۔۔

ان دو مہینوں میں ایک چیز اسے عجیب لگی تھی۔۔۔جس کونے میں وہ بیٹھتا تھا اسکے بالکل مخالف کونے میں ایک لڑکی بیٹھ کر مسلسل اسے ہی دکھا کرتی تھی۔۔۔شاید عمر میں اس سے بڑی تھی مگر لگتی نہیں تھی۔۔۔

حاتم کو اسکی نظروں سے ایک عجیب سی الجھن ہوتی تھی مگر وہ نظر انداز کیے رہتا کیونکہ وہ ذہنی طور پر عورت ذات سے بدظن ہو چکا تھا۔۔۔۔

آج بھی وہ اسے مسلسل نظر انداز کیے تھرکتے موجود دیکھ رہا تھا جب وہ چلتی ہوئی اسکے پاس آئی اسکے مقابل بیٹھ کر اسے دیکھنے لگی مگر بولی کچھ نہیں

حاتم اب بھی مسلسل اسے نظر انداز کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر جتنا محو ہو کر وہ اسے دیکھ رہی تھی حاتم کو سخت کوفت ہو رہی تھی۔۔۔اس نے کڑے تیوروں سے اسے دیکھا

اسے دیکھنے پر وہ مسکرا دی

شکر ہے تم نے مجھے دیکھا تو سہی۔۔۔۔"وہ دلکش سی مسکراہٹ سجائے بولی"

بلاشبہ وہ حسین نہیں تھی۔۔۔بس میک اپ کا کمال تھا

کیا مسئلہ ہے؟؟۔۔۔"حاتم نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا"

مسئلہ ہی تو سمجھ میں نہیں آتا۔۔۔۔"وہ پھر سے اسی انداز میں بولی"

حاتم نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

پتا نہیں کیوں۔؟؟؟۔۔۔تمہاری طرف کھینچی چلی آتی ہوں۔۔۔۔جب تک تمہیں دیکھ نا لوں چین نہیں آتا۔۔۔"وہ نا جانے کس لہجے میں بولی تھی کہ حاتم غور سے اسے دیکھنے پر مجبور ہو گیا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا

کہاں جا رہے ہو؟؟تم پہلے تو اتنی جلدی نہیں جاتے؟؟۔۔۔"وہ جیسے اسے کے جانے سے تڑپی تھی"

مجھے نا تو فضول باتوں میں دلچسپی ہے اور نا ہی فضول لوگوں میں۔۔۔۔"وہ کاٹ دار لہجے میں بولا"

تو پھر کس میں دلچسپی ہے۔۔۔؟؟۔۔"وہ آنکھ دبا کر بولی"

حاتم کو وہ شدید زہر لگی تھی۔۔۔ آج وہ جلدی گھر چلا گیا

گھر میں داخل ہوتے ہی اسکی زندگی میں معمول کی تلخیاں پھر سے گھل گئیں تھیں وہ اس لڑکی کو مکمل بھول چکا تھا

مگر اب راوزانہ اس سے بات کرنے کی کوشش کرتی تھی مگر یہ اسے مکمل نظر انداز کرنے کی کوشش کرتا تھا۔۔۔ وہ اسکے پاس بیٹھی نا جانے کیا کیا ہانکتی رہتی مگر یہ اس پر صرف بظاہر دھیان نا دیتا

وہ روزانہ اس سے اظہارِ محبت کے پل باندھتی، اور یہ محبت کو ترسانا چاہتے ہوئے بھی اس پر یقین کرنے لگا۔ آخر کب تک اسے نظر انداز کرتا۔۔۔ وہ بھی پیچھا چھوڑنے کا نام ہی نہیں لیتے تھی۔۔۔ اب آہستہ آہستہ اسکی باتوں کا ہوں ہاں میں جواب دے دیتا۔۔۔۔

تم اتنا کم کیوں بولتے ہو؟؟۔۔۔ تمہیں بتا ہے تمہاری آواز کتنی خوبصورت ہے۔۔۔ سحر کن۔۔۔" اسکی کسی بات کا جواب حاتم نے ہوں میں دیا تو وہ بولی

مجھے خاموش رہنا پسند ہے۔۔۔" حاتم نے اسے دیکھ بغیر کہا"

واؤ۔۔۔۔۔۔۔" وہ بچوں کی طرح خوش ہوئی"

حاتم نے اسے دیکھا

تمہیں پتا ہے؟؟۔۔۔خاموش لڑکا اور زیادہ بولنے والی کا پرفیکٹ کپل ہوتا ہے۔۔۔"اسی خود کو دیکھتا پا" کر وہ چہک کر بولی

اگر مروّتاً تمہاری کسی بات کا جواب دے دیا ہے تو اسکا مطلب ہر گز یہ نہیں ہے۔۔۔"اسکی بات نے" اسے اضطراب میں ڈال دیا تھا لہٰذا سخت لہجے میں بولا

اچھا بابا سوری۔۔۔پلیز ناراض مت ہو"وہ اس انداز میں بولی جیسے اسے بہت فرق پڑتا ہے اسکی" ناراضگی سے

وہ پھر سے اپنی پٹر پٹر شروع کر چکی تھی۔۔۔مگر حاتم کا دماغ اسی بات پر اٹک گیا تھا،اس نے اپنے ساتھ اسے سوچنا چاہا تھا بے اختیار ہی وہ جھنجھلا گیا۔۔۔

تم اتنا بول بول کر تھکتی نہیں ہو؟؟۔۔۔"اب اسے اسکے بولنے سے الجھن ہو رہی تھی"

زاریہ ایک زندہ دل لڑکی ہے۔۔۔جو لوگوں کو اپنی باتوں سے مائل کرنا اور انکے دلوں میں اترنا خوب" جانتی ہے۔۔۔"وہ اترا کر بولی تھی اور چہرے پر آتی لٹ کو پیچھے کیا

حاتم حیران ہوا۔۔۔اسکے نام پر۔۔۔وہ پچھلے کئی مہینوں سے اسی طرح اس سے چمٹے ہوئے تھی مگر حاتم نے کبھی اسکا نام تک جاننے کی کوشش نا کی کیوں اسے کوئی دلچسپی نہ تھی

کہاں تک پہنچا کام؟؟۔۔۔"حاتم کے جانے کے بعد شرجیل نے آکر زاریہ سے پوچھا"

تقریباًہوا سمجھو۔۔۔"وہ مسکرا کر بولی"

دیکھ۔۔۔بہت بڑی آسامی ہے یہ۔۔۔اور سونے پر سہاگا دکھوں کا مارا بے چارہ بڑی جلدی باتوں میں آ" جاتا ہے۔۔۔"وہ خناس ہنسی کے ساتھ بولا

زار یہ اسکی بات پر غور کرنے لگی۔۔۔اب اسکے دماغ میں حاتم کو پھانسنے کے لیے نیا منصوبہ پک رہا تھا

جتنا زیادہ ہو سکے اتنا مال نکلوا اس سے۔۔۔بہت مال جوڑا ہے اسکے باپ نے۔۔۔خود تو مر گیا،وہ مال" دے گیا اپنی اس کم عقل ناجائز اولاد کو۔۔۔"وہ مزاق اڑانے لگا

یہ فرشتے ہیں،خدا ہیں،کیا ہیں؟؟

ان کے معیار پر کیوں،خود کو اتارا جائے

یہ آج کل تم کہاں آوارہ گردی کرتے پھر رہے ہو؟؟"رات کے گیارہ بجے اسے گھر میں داخل ہوتے" دیکھ کر زرتاج بیگم بولیں

حاتم بنا جواب دیے خاموشی انہیں نظر انداز کیے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا

میں کچھ پوچھ رہی ہوں تم سے"اسکے رویے سے تو انہیں آگ ہی لگ گئی،تقریباً چیخ کر بولیں"

میں آپ کی کسی بھی بات کا جواب دینے کا پابند نہیں۔۔"وہ مڑتے ہوئے سخت لہجے میں بولا"

زرتاج بیگم ہکا بکا اسے دیکھنے لگیں۔۔اس نے پہلے کبھی اس لہجے میں بات نہیں کی تھی بلکہ پچھلے ایک سال سے بات ہی نہیں کی تھی

میں اس گھر کی مالک ہوں اور مجھے پتا ہونا چاہیے کہ میرے گھر میں کیا ہو رہا ہے اور کون کیا کارنامے کرتا پھر رہا ہے۔۔۔"وہ بھی اسے کے لہجے میں جتاتے ہوئے بولیں

مت بھولو کہ تم میرے ٹکڑوں پر پل رہے ہو۔۔۔"انہیں نے مزید اضافہ کیا"

اوہ۔۔۔۔"وہ ہنسا تھا"

آپ شاید کچھ بھول رہی ہیں۔۔"وہ مزے سے بولا"

زرتاج بیگم نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا

میں نہیں بلکہ آپ میرے ٹکڑوں پر پل رہی ہیں۔۔۔میں جانتا ہوں کہ یہ گھر، جائیداد، زمینیں، بزنس۔۔سب میرا ہے۔۔۔۔جس پر آپ بے جا مالکن بنی بیٹھیں ہیں۔۔"اب باری حاتم کی تھی وہ سخت لہجے میں چیخ کر بولا تھا

تمام ملازمین جمع ہو چکے تھے۔۔۔غلام دین حاتم کے بگڑتے تیوروں سے گھبرا گئے تھے

زرتاج بیگم کو اپنی تذلیل محسوس ہوئی

بس ایک سال اور۔۔۔اور پھر یہ سب قانونی طور پر میرا ہو جائے گا۔۔۔"وہ پھر سے بولا"

اور آئندہ مجھ سے کسی بھی قسم کا سوال مت پوچھیے گا۔۔۔ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔۔"وہ انگلی دِکھا کر"

جاتا رہا۔۔۔اس پر بری صحبت کا رنگ چڑھنے لگا تھا۔۔۔۔

جبکہ زرتاج بیگم کو تو جیسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔

اپنی زبان تو اسکی ہے نہیں۔۔۔ضرور یہ کسی اور کی بولی بول رہا ہے۔۔۔"وہ ابرو اچکا کر سوچنے لگیں"

ملازمین جا چکے تھے۔۔۔۔لہذا انہیں سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اپنا غصہ کس پر نکالیں۔

حاتم۔۔۔۔۔"وہ اسکا نام لمبا کر کے بولی"

کیا ہوا؟؟۔۔۔آج دیر کیوں کر دی تم نے؟؟۔۔"حاتم جو کب سے اسکا انتظار کر رہا تھا اسے دیکھ کر بولا"

یعنی۔۔۔تم میرا انتظار کر رہے تھے۔۔۔یعنی۔۔۔مجھے مس کر رہے تھے۔۔۔"وہ اٹھلا کر بولی"

ایسا کچھ نہیں۔۔۔"حاتم کو اپنی جلد بازی پر شرمندگی ہوئی، اسے واقعی ہی میں اسکی باتوں کی عادت"

ہونے لگی تھی

تو پھر کیسا ہے؟؟۔۔"اس نے مسکراہٹ دبا کر دونوں ابرو اچکا کر پوچھا"

حاتم اسکی بات کا جواب دیے بغیر مڑ گیا

ہاں آج وہ ایک ایمرجنسی ہو گئی تھی۔۔۔"وہ موقعے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بولی"

کیا؟؟"حاتم نے پوچھا"

وہ ایکچولی امی کی طبیعت کافی خراب ہوگئی تھی۔۔۔تو انہیں ہاسپٹل لے کر گئی تھی۔۔۔"وہ مصنوعی"

پریشانی سے بولی

کیا ہوا انہیں؟؟۔۔"حاتم نے پریشانی سے پوچھا"

وہ۔۔۔۔انہیں ہارٹ پرابلم ہے۔۔۔ڈاکٹر نے سرجری کا بولا ہے۔۔۔"وہ اسی انداز میں نظریں"

جھکائے بولی

تو کروالو نا سرجری۔۔۔"حاتم نے ناسمجھی سے کہا"

یہ اتنا آسان نہیں۔۔۔۔۔"وہ سر جھکائے آنسو بہاتے بولی"

کیوں؟؟۔۔۔"حاتم ابھی تک نہیں سمجھ پایا"

سرجری کے لیے لاکھوں روپے چاہیے ہیں۔۔۔۔جو میں ساری زندگی بھی جمع نہیں کر پاؤں گی۔۔۔"وہ"

بے بسی سے بولی

تو تمہارے فادر یا کوئی بھائی تو ہو گا۔۔۔"حاتم نے کہا"

زاریہ نے آنسو صاف کرتے سر نفی میں ہلا دیا

کوئی نہیں ہے ہمارا۔۔۔میں اور امی ہی ایک دوسرے کا سہارا ہیں۔۔۔ہماری تو دو وقت کی روٹی بھی" بامشکل پوری ہوتی ہے۔۔۔"وہ مگرمچھ کے آنسو بہاتے بولی

حاتم نے اسکی آخری بات پر اسے سر تا پیر دیکھا۔۔۔اسکی ڈریسنگ،ہیر کلر،شوز کچھ بھی معمولی نہیں تھا اور نا ہی اسکے لائف سٹائل اسکی بات سے میچ کر رہا تھا

میں جانتی ہوں تم کیا سوچ رہے ہو۔۔۔۔"بہت چالاک تھی وہ حاتم کی نظریں دیکھ کر ہی پہچان گئی کہ وہ" کیا سوچ رہا تھا

کیا کروں۔۔۔۔یہ سب میری مجبوری ہے۔۔۔"اپ کپڑوں کی طرف اشارہ کرتے بولی"

غریب انسان کی اوقات ہی کیا ہے اس معاشرے میں۔۔۔۔اگر میں ایسے کپڑے نا پہنتی تو شاید تم بھی" مجھے کبھی نہ دیکھتے۔۔۔۔۔"وہ اسے ایموشنل بلیک میل کر رہی تھی۔۔۔روتے ہوئے بولی

ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔تم دوست ہو میری۔۔۔۔اور تمہاری پریشانی میری بھی ہے۔۔۔۔_حاتم اسکا" دل رکھنے کو بولا

کوئی میری مدد نہیں کرتا۔۔۔۔"وہ اسے شیشے میں اترتا دیکھ کر بولی"

میں کروں گا نا۔۔۔۔بتاؤ کتنے پیسے چاہیں۔۔۔۔میں دوں گا۔۔۔"حاتم ہمدردی سے بولا"

نہیں نہیں۔۔۔۔تم کیوں دو گے۔۔۔۔میں تمہارا احسان نہیں لے سکتی۔۔۔"وہ فوراً بولی"

ارے ایک طرف دوست کہتی ہو اور دوسری طرف احسان کی بات کرتی ہو۔۔۔"حاتم کو واقعی ہی اب اسے دوست سمجھتا تھا۔۔۔شاید وہ زیادہ بولنے والی لڑکی اسے اچھی لگنے لگی تھی

دوست نہیں سمجھتی تمہیں۔۔۔۔محبت کرتی ہوں تم سے شدید محبت۔۔۔"وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے بولی

حاتم کی آنکھوں پر بندھی ہمدردی کی پٹی نے اسے اسکی بات پر یقین کرنے پر مجبور کر دیا

کل تمہیں پیسے مل جائیں گے۔۔۔"وہ اپنے بازو پر دھرے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بولا"

وہ جا چکی تھی۔۔۔اب حاتم کا وہاں دل نہیں لگ رہا تھا تو گھر چلا آیا۔۔

اب روز وہ اسکا انتظار کرتا، اسکی باتوں کا ٹھیک سے جواب دیا۔۔۔اور ہاں اب وہ ہنستا بھی تھا۔۔۔

اسکا دل کافی حد تک زاریہ کی طرف مائل ہو چکا تھا، جیسے بھی جزبات تھے اسکے دل میں اسکے لیے، مگر وہ محبت نہیں تھی۔۔۔

تھینک یو سو مچ۔۔۔۔"آج تو وہ باقاعدہ اسکے لگ گئی تھی"

حاتم تو ہکا بکا رہ گیا

امی بلکل ٹھیک ہیں۔۔۔انکی سرجری کامیاب ہو گئی ہے۔۔"وہ خوشی سے بولی"

حاتم بھی اسے خوش دیکھ کر خوش ہوا تھا۔۔

آج وہ کافی دیر باتیں کرتے رہے تھے۔۔۔۔

ایک نمبر کی فراڈ ہے وہ۔۔۔۔" جیسے ہی وہ گھر میں داخل ہوا زرتاج بیگم کی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی

اس نے مڑ کر سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا

وہی لڑکی جس سے آج کل عشق معشوقی چل۔رہی ہے۔۔۔" وہ دل جلا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ بولیں

حاتم کو انکی بات پر دھچکا لگا، مگر پھر اسے غصہ آنے لگا کہ آخر وہ کیوں اسکی ذاتیات میں مداخلت کر رہی ہیں

بہت لٹا رہے ہو اس پر۔۔۔۔۔ ویسے وہ بھی کھا ہی رہی ہے تمہیں۔۔۔۔" وہ پھر سے بولیں"

آپ اپنے کام سے کام رکھیں۔۔۔۔ میری زندگی میں دخل اندازی کی ضرورت نہیں" وہ کاٹ دار لہجے میں بولا

چچچ۔۔۔۔ سچ کڑوا ہی لگتا ہے۔۔" وہ ہنس کر بولیں"

حاتم نے ضبط سے مٹھیاں بھینچ لیں۔۔۔۔

بہت غصہ آرہا ہے نا۔۔۔۔۔تو جاؤ۔۔۔۔دیکھو اپنی معشوقہ۔۔۔کیسے کسی کی باہوں میں بائیں ڈال کر" جھوم رہی ہے۔۔۔۔"وہ۔ تلخ لہجے میں بولیں

حاتم نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔۔اسکی آنکھیں انگارے اگل رہی تھیں۔۔۔وہ مزید برداشت نا کر سکا تو الٹے قدموں پلٹ گیا۔۔۔۔

زرتاج بیگم نے مسکرا کر نزاکت سے ساڑھی کا پلو ہوا میں لہرایا۔۔۔چنگاری کو ہوا دینے میں وہ کامیاب ہو گئیں تھیں۔۔۔اب دیکھنا یہ تھا کہ آگ بھڑکے گی یا نہیں۔۔۔۔

وہ کب سے سڑکوں پر بے مقصد چل رہا تھا، ذہن بار بار زرتاج بیگم کی باتوں کی نفی کر رہا تھا اور بار جانے کی ہمت وہ نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔۔ڈر تھا کہ اگر انکی بات سچ ہوئی تو۔۔۔۔۔

آخر ہمت کی اور قدم بار کی طرف اٹھا دیے

میں نے جس شاخ کو پھولوں سے سجایا تھا

میرے سینے میں اسی شاخ کا کانٹا اترا

دھڑکتے دل کے ساتھ بار میں داخل ہوا۔۔۔اسے اپنے روم روم میں دھڑکنیں سنائیں دے رہی تھیں۔۔۔لرزتے قدم اٹھاتے وہ اطراف کا جائزہ لینے لگا۔۔۔۔

اسے کہیں نا پا کر اسے کچھ اطمینان ہوا۔۔۔

دل اب زرا سنبھلا تھا۔۔۔

آپ کیا لینا پسند کریں گے سر؟؟۔۔۔"ویٹر نے پوچھا"

ویٹر کی آواز پر چونک کر اسے دیکھا۔۔۔

دھیان دینے پر معلوم ہوا کہ بے دھیانی میں وہ کاونٹر کے پاس کھڑا تھا۔۔۔۔

وہ آج تک یہاں نہیں آیا تھا۔۔۔۔

شراب کی بو سے اسے نفرت تھی۔۔۔۔

مگر آج وہ وہاں کھڑا تھا۔۔۔۔

نو تھینک یو۔۔۔"اس نے جواب دیا۔۔۔"

جانے کے لیے مڑا تو سامنے کے منظر نے اسے منجمد کر دیا

پل میں کچھ دیر پہلے والا اطمینان غارت ہو چکا تھا۔۔۔

اسے لگا اسکی خوش فہمیوں کا آسمان اسکے سر پر آ گرا ہو۔۔۔

وہ واقعی ہی میں کسی اور کی باہوں میں نا صرف جھوم رہی تھی بلکہ اسے چوم بھی رہی تھی۔۔۔

حاتم کو اپنی سانسیں اکھڑتی محسوس ہوئیں۔۔۔

یوں معلوم ہوتا تھا کہ اسکے جسم کا سارا خون آنکھوں میں اتر آیا ہو۔۔۔

اسے کبھی بھی زاریہ سے محبت نہیں تھی۔۔۔

مگر اس نے اس پر اعتبار کیا۔۔۔

اس پر یقین کیا تھا۔۔۔

اور آج۔۔۔۔

وہ اسکا مان، اعتبار، یقین سب توڑ گئی۔۔۔۔

بلکہ وہ تو پہلے دن سے ہی یہ سب کرتی آ رہی تھی۔۔۔

کیوں وہ اسکی باتوں کے جال میں پھنس گیا۔۔۔

کیسے وہ اس پر اعتبار کر بیٹھا۔۔۔

سر۔۔۔۔کیا پسند کریں گے آپ؟؟۔۔۔"ایک ویٹر ٹرے میں چھلکتے گلاس لیے گزرتے ہوئے پوچھنے لگا"

ہر درد کی دوا۔۔۔۔۔"اس نے اسی منظر پر نظریں جمائے بے ساختہ کہا"

اسکی بات سن کر ویٹر مسکرایا اور ایک گلاس اسکی طرف بڑھایا

حاتم نے گلاس تھاما

آج اسکی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ختم ہو چکی تھی

آج پھر سے ہر جانا انجانا زخم ہرا ہوا تھا

آج پھر سے کوئی زخمی دل کے ٹانکے ادھیڑ گیا تھا

بنا سوچے سمجھے اس نے گلاس لبوں سے لگایا اور ایک ہی سانس میں اندر اتار گیا

جیسے جیسے وہ شراب اندر اتار رہا تھا اسے اپنا حلق جلتا ہوا محسوس ہوا

مگر اسکے دل کی جلن، اسکے حلق کی جلن سے کہیں زیادہ تھی۔۔۔۔

نہ فراق ہے ملال اب

نہ ہی آرزوِ وصال اب

میں جو جل رہا تھا زرا زرا

وہ میں جل چکا ہوں تمام تر

کیوں۔۔۔۔کیوں میری زندگی میں موجود ہر شخص مجھے درد دیتا ہے۔۔۔۔تکلیف، اذیت، کرب" "دیتا ہے۔۔۔۔کیوں میری ذات اتنی بے معنی ہے۔۔۔۔کیوں میرا وجود اتنا ناگزیر ہے۔۔۔۔؟؟؟

ایک بج چکا تھا، چودھویں کا چاند پورے آب و تاب سے چمکتا بادلوں سے اٹھیلیاں کر رہا تھا۔۔۔ کبھی انکی آغوش میں چھپ جاتا تو کبھی اپنے نور سے اس ٹوٹے، بکھرے تنہا انسان کا اندھیر چہرہ منور کر دیتا، جہاں سارے جہان کی اذیت رقم تھی۔۔۔

آج پھر وہ اسی پارک میں، اسی بینچ پر بیٹھا تھا۔۔۔

کیوں۔۔۔ میری زندگی میں آنے والی ہر عورت نے مجھے ہمیشہ تکلیفوں میں دھکیلا ہے۔۔۔ کیوں"

میری زندگی میں آنے والی ہر عورت نے مجھے عورت ذات سے نفرت کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔۔۔۔"

وہ تقریباً دھاڑا تھا

کب سے مسلسل چیخ چیخ کر اسکا گلا بیٹھ چکا تھا

نفرت ہے مجھے عورت ذات سے، شدید نفرت۔۔۔"

"یہاں تک کہ نفرت ہے مجھے عورت لفظ سے بھی۔۔۔

ہاتھ میں موجود شراب کی بوتل جو وہ خالی کر چکا تھا، سامنے درخت پر مارتے ہوئے بولا۔۔۔ بلکہ چیخا تھا۔۔۔

میری ماں جس نے مجھے پیدا کرتے ہی کسی گندگی کی طرح خود سے الگ کر پھینکا۔۔۔۔ میرا"

باپ۔۔۔ ہونہہ۔۔۔ ایسے ماں باپ کی اولاد ہونے سے بہتر تھا کہ میں کسی جانور کی اولاد ہوتا۔۔۔۔

جانور بھی ہوش سنبھالنے تک اپنے بچے کی دیکھ بھال کرتا ہے۔۔۔۔"اس نے بے بسی سے اپنے بال نوچے

میرے باپ کی دوسری بیوی۔۔۔۔۔اس نے ہر روز مجھے نئی اذیت میں مبتلا کیا ہے۔۔۔آخر کیا بگاڑا ہے میں نے اس کا۔۔۔کیوں کرتی ہے وہ مجھ سے اتنی نفرت؟؟؟۔۔۔۔"

اب وہ باقاعدہ بنچ پر مکے برسا کر،جسمانی تکلیف کے مقابلے میں دل کی اذیت کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا

"بامشکل اعتبار کیا تھا۔۔۔میں نے اس لڑکی پر۔۔۔۔پر وہ بھی ان جیسی ہی نکلی۔۔۔مطلبی۔۔۔"

اسکے دونوں ہاتھوں کی پشت لہولہان ہو چکی تھی

رات کے آٹھویں پہر۔۔۔

آٹھ دن بعد۔۔۔

اٹھارہ سال کا ہونے والا یہ نوجوان۔۔۔

اگر کوئی دیکھتا تو کہتا کہ۔۔۔

آٹھ ماہ کا بچہ ہے۔۔۔

جو ماہی بے آب کی طرح۔۔۔۔

ماں کی آغوش کو ترس رہا تھا۔۔۔

جو پیار کو ترس رہا تھا۔۔۔

جو محبت کو ترس رہا تھا۔۔۔

مگر۔۔۔۔

قسمت بھی اسے بار بار آزمانے پر درپے تھی۔۔۔

چھوٹی سی عمر سے ہی اس نے ہر وہ آزمائش سہی تھی جس نے اسے گناہوں کی طرف موڑا تھا۔۔۔

اور یہیں وہ ہارا تھا۔۔۔

پانچ وقت کا نمازی۔۔۔

شراب کے نام پر ہی استغفار کا ورد کرنے والا۔۔۔

آج سے نماز چھوڑ بیٹھا تھا۔۔۔

آج سے نماز بھول بیٹھا تھا۔۔۔

اس رب کو بھول بیٹھا تھا۔۔۔

جو اسکے لوٹنے کا انتظار کرنے لگا تھا۔۔۔

جو مسکرا رہا تھا۔۔۔

جو جانتا تھا کہ دس سال بعد اسکی زندگی میں ایک ایسا موڑ آئے گا۔۔۔

جو اسے رب کی طرف موڑ دے گا۔۔۔۔

جو اسے عورت زات سے محبت پر مجبور کر دے گا۔۔۔۔

جو اسے پھر جینا سکھائے گا۔۔۔

ہنسنا سکھائے گا۔۔۔۔

مگر۔۔۔۔

یہ پاگل اسی رب سے ناراض ہو کر بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔

وہ جو تنکا تنکا اڑا گئیں

کوئی درد و غم کی ہوائیں تھیں

میری بندگی میں تھی کیا کمی

میرے واسطے جو سزائیں تھیں

میری زندگی میں جو دکھ لکھے

میرے مولا کیا وہ خطائیں تھیں

بھائی جان!!۔۔۔میں بڑی آس امید کے ساتھ آپ کے پاس ایک درخواست لے کر آئی"
ہوں۔۔۔"اس نے آنسو پونچھتے کہا
ہاں ہاں۔۔۔بولو ریحام کیا بات ہے۔۔۔"زوہیب نے پیار سے پوچھا"
بھائی۔۔۔آپ جانتے تو ہیں۔۔۔کہ میرے پاس۔۔۔بہت کم دن بچے ہیں۔۔۔نا جانے کب"
رب کا بلاوا آجائے۔۔۔"وہ روتے ہوئے بولی
ریحام ایسی باتیں کیوں کر رہی ہو۔۔۔دیکھنا انشا اللہ تم بہت جلد ٹھیک ہو جاؤ گی۔۔۔"آخر وہ بھی بھائی"
تھا اسکی بات پر تڑپ اٹھا
نہیں بھائی۔۔۔اب کوئی جھوٹی امید نہیں باندھوں گی میں۔۔۔سب آپ میری درخواست قبول کر"
لیں۔۔"وہ بھیگی آنکھیں اٹھائے بولی
زوہیب اسے دیکھ کر کٹ کر رہ گیا۔۔۔کیا یہ وہی ریحام تھی۔۔۔جسے کوئی ایک بار دیکھتا تو نگاہ اٹھانا
بھول جاتا۔۔۔آج کنسر نے کس طرح اسے نچوڑ ڈالا تھا کہ اسکے نقش بھی مٹنے لگے تھے
آپ۔۔۔آپ۔۔۔رو۔۔۔روحا کو اپنے پاس رکھ لیں۔۔"اس نے گھبراتے ہوئے کہا"
زوہیب نے پریشانی سے اسے دیکھا

انکار مت کیجیئے گا بھائی۔۔۔میں نہیں جانتی کہ اگلی سانس لے بھی پاؤں گی یا نہیں۔۔۔میں۔۔۔"

میں اپنی بچی کو اس انسان کے ہاتھوں نہیں دے سکتی بھائی۔۔۔وہ بیچ کھائے گا میری بچی کو۔۔۔"وہ

زوہیب کے پاؤں میں بیٹھتے ہوئے گڑگڑا کر بولی

کیا مطلب تمہارا کہ روحا کو اپنے پاس رکھ لیں۔۔"نزہت نے کمرے میں آتے ہوئے سختی سے کہا"

ہم نے کوئی یتیم خانہ کھولا ہوا ہے۔؟؟۔۔"وہ پھر سے بولی"

ریحام نے بے یقینی سے اپنی بھابھی کو دیکھا

خدا کے لیے نزہت۔۔۔کیسی باتیں کر رہی کو۔۔۔"زوہیب ریحام کو اٹھاتے ہوئے بولا"

آپ چپ کریں۔۔۔"وہ غصے سے زوہیب سے بولی"

اور بی بی تم زرا کان کھول کر میری بات سنو۔۔۔"اب کی بار ریحام سے گویا ہوئی"

ہم نے تمہیں شہزاد کے ساتھ بیاہا تھا تو تمہاری اس بیٹی کو بھی ساتھ ہی بھیجا تھا۔۔۔تو اصولاً شہزاد اسکا"

باپ ہوا۔۔۔اب تم چاہے جیو یا مرو۔۔۔روحا ہماری ذمہ داری نہیں۔۔۔اپنے اس شرابی شوہر کو بولو

"کہ پالے تمہاری اس بیٹی کو۔۔۔

ریحام سکتے میں آگئی

اسکے اپنے تو اسکا مان تھے نا۔۔۔

آج انہی اپنوں نے اسے ذلیل کیا تھا۔۔۔

اسکا بھائی آج کچھ نا بولا تھا۔۔۔۔

وہ چند لمحے رکی جب زوہیب کچھ نا بولا تو خاموشی سے چل دی۔۔۔۔ آج وہ زندگی کی ایک اور بساط ہاری تھی

کیا ضرورت تھی وہ سب کہنے کی۔۔۔"ریحام کے جانے کہ بعد زوہیب جنجھلا کر بولا"

کیوں ضرورت نہیں تھی۔۔۔۔۔ارے اگر وہ سیاہ قدم لڑکی اس گھر میں آ گئی تو۔۔۔۔ ہمارا تو جو دو"

وقت کا۔ چولہا جلتا ہے وہ بھی جاتا رہے گا۔۔۔"وہ کمر پر ہاتھ رکھے بولی

کچھ تو خدا کا خوف کرو۔۔۔ معصوم بچی ہے وہ۔۔۔"زوہیب کو اسکی بات پر افسوس ہوا"

ارے کیا غلط کہا میں نے۔۔۔۔جب پیدا ہوئی تو باپ نے ماں کو طلاق دے دی۔۔۔ پھر ہمارے گھر آئی"

تو ہمارا جلتا چولہا بھی بند ہونے ہو تھا۔۔۔۔ اللہ اللہ کر کے ریحام کو بیاہا تو اس منحوس بچی نے اپنی ماں کے

شوہر کو نہیں چھوڑا۔۔۔۔ اور تو اور۔۔۔ اب تو اپنی ماں کو بھی نگل جانے لگی ہے۔۔۔۔۔۔ توبہ توبہ۔۔۔۔

اللہ ایسی سیاہ اولاد سے تو بے اولاد ہی رکھے تو بھلا ہے۔۔۔"نزہت تو چپ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی

زوہیب سر تھام کر بیٹھ گیا، عجیب مشکل کا شکار تھا بے چارہ۔۔۔

بہت گہری تھی رات، لیکن ہم سوئے نہیں

درد بھی بہت تھا دل میں، مگر ہم روئے نہیں

کوئی نہیں ہمارا جو ہم سے بھی پوچھے

جاگ رہے ہو کس لیے، اور کس لیے سوئے نہیں

آج اسکا رزلٹ آیا تھا۔۔۔۔

بورڈ ٹاپر حاتم زوریز علی خان فیل ہو گیا تھا۔۔۔۔

مگر اسے تو کوئی فکر ہی نہیں پڑا تھا جیسے۔۔۔۔

یہ وہ حاتم تو نہیں تھا۔۔۔۔

جسکا ایک نمبر بھی کم آجاتو۔۔۔۔

کھانا، پینا، سونا چھوڑ کر صرف کتابوں میں سر دیے بیٹھا رہتا۔۔۔۔

وہ اٹھارہ سال کا ہو چکا تھا۔۔۔۔

ساری جائیداد اسکے نام ہو چکی تھی۔۔۔۔

مگر اسے ان چیزوں کی ضرورت ہی کہاں تھی۔۔۔۔

اسے تو بس ضرورت تھی۔۔۔۔

پیار کی۔۔۔۔

محبت کی۔۔۔۔

توجہ کی۔۔۔۔

جو اسے نہ مل سکے۔۔۔۔

کیا کرتا وہ ان کروڑوں کی مالیت کا۔۔۔۔

کیا وہ ان سے خوشیاں خرید سکتا تھا؟؟؟

کیا وہ ان سے ماں، باپ خرید سکتا تھا؟؟؟

کیا وہ ان سے ایک پر سکون زندگی خرید سکتا تھا؟؟؟

نہیں نا۔۔۔۔۔

تو کیا کرتا وہ اس روپے کا، پیسے کا۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

جب دنیا کی ہر چیز پیسے سے خریدی جا سکتی ہے تو پھر کیوں خوشیاں نہیں خرید سکتے؟؟۔۔۔کیوں اچھا بخت نہیں خرید سکتے؟؟۔۔۔کیوں پر سکون زندگی کی بولی نہیں لگتی؟؟۔۔۔کیوں محبت، پیار، خلوص کی منڈی نہیں سجتی؟؟۔۔۔کیوں مہنگی مہنگی دکانوں پر کانچ کی نازک مخملی ڈبیوں میں خونی رشتے نہیں ملتے؟؟

اگر یہ سب نہیں مل سکتا تو پھر آخر کیوں پیسہ اتنا اہم ہے؟؟۔۔۔آخر پھر کیا اوقات ہے پیسے کی۔۔۔؟؟؟۔۔۔۔

آج اسکی ماں کا سوئم تھا۔۔۔مگر نا جانے کیوں اسکی آنکھ سے ایک آنسو نا بہا تھا

یہ صبر تو نہیں تھا۔۔۔۔صبر ہوتا اسکی پلکیں بھیگتی ضرور۔۔۔۔

وہ نو سال کی معصوم بچی۔۔۔۔

جس کے پاس ایک ماں ہی تو تھی۔۔۔۔

آج وہ بھی نہیں رہی۔۔۔۔

آج سہی معنوں میں وہ یتیم ہوئی تھی۔۔۔۔

وہ تو شاید یتیمی لفظ سے بھی نا آشنا تھی۔۔۔۔

مگر اب اسے ہر درد سے آشنا ہونا تھا۔۔۔۔

ہر تکلیف سے آشنا ہونا تھا۔۔۔۔

ہر کرب سے آشنا ہونا تھا۔۔۔

عمر کے اس حصے میں۔۔۔

جب لڑکیاں گڑیا سے کھیلتی ہیں۔۔۔

اسکی قسمت اس گڑیا سے۔۔۔

کھیلنے جا رہی تھی۔۔۔

قسمت اسے آزمانے جا رہی تھی۔۔۔

وہ رب جو آسمانوں کے پار۔۔۔

جو دلوں کا ہمراز۔۔۔

اور ان رازوں کا امین۔۔۔

مسکرا رہا تھا۔۔۔

کیونکہ جانتا تھا۔۔۔

کہ دس سال بعد۔۔۔

اسکی آزمائشیں ختم ہونے والی تھیں۔۔۔

نا صرف اسکی بلکہ۔۔۔

Urdu Novels Ghar

اس سے جڑنے والے شخص کی بھی۔۔۔۔

بہت لگا لگا کے دیکھ لیا۔۔۔۔۔

لوگ کہتے تھے، وقت مرہم ہے

کیا وقت سے تیز دھار بھی ہے کچھ؟؟؟

ہے کوئی سنگدل اس وقت سے بڑا؟؟؟

ہے کچھ جو وقت سے تیز بہا کر لے جائے؟؟؟

کہنے کو تو وقت مرہم بھی ہے۔۔۔۔

تو آخر کیوں یہ دل پر لگے زخم نہیں بھرتا؟؟؟

کیوں یہ اپنوں کے دیے دکھ نہیں بھلاتا؟؟؟

کیوں یہ بس ستاتا ہے؟؟؟

کیوں یہ بس رلاتا ہے؟؟؟

دس سال یوں گزرے جیسے۔۔۔

گھڑی کی سوئی ایک ہندسے سے دوسرے تک گئی ہو۔۔۔۔

مگر کوئی اس سے پوچھتا۔۔۔

کہ کیسے گزرے تھے اسکے دس سال۔۔۔

مگر پوچھنے کی کیا ضرورت۔۔۔

کوئی اسکی آنکھیں دیکھتا تو جان جاتا۔۔۔

کیسے گزرے تھے اس کے دس سال۔۔۔

کوئی اسکا لہجہ محسوس کرتا تو جان جاتا۔۔۔

کیسے گزرے تھے اسکے دس سال۔۔۔

کوئی اسکی تنہائی دیکھتا تو جان جاتا۔۔۔

کیسے گزرے تھے اسکے دس سال۔۔۔

جوئی اسکا رت جگا دیکھتا تو جان جاتا۔۔۔

کیسے گزرے تھے اس کے دس سال۔۔۔

ان دس سالوں میں وہ ہر روز جیا تھا، ہر روز مرا تھا۔۔۔

ان دس سالوں میں وہ ہر روز رویا تھا مگر ایک بھی آنسو نہیں گرا تھا۔۔۔

ان دس سالوں میں اس نے ہر اذیت دی تھی خود کو۔۔۔

ہر تکلیف پہنچائی تھی اس نے خود کو۔۔۔

ہر گناہ میں جھونکا تھا خود کو۔۔۔

سب کچھ تھا اسکے پاس۔۔۔

گھر، پیسہ، جائیداد، نام، کامیابی۔۔۔

لوگ رشک کی نگاہ سے دیکھتے تھے اسے۔۔۔

وہ کسی سکندر کی مانند تھا۔۔۔

ہر بازی جیت جانے والا۔۔۔

مگر کوئی اسکے اندر جھانکتا تو جانتا۔۔۔

اس سے بڑھ کر شاید کسی کا نصیب ایسا ہو۔۔۔

شاید ہی کوئی ہو جو سب کچھ جیت کر بھی ایک ہارا ہو جواری ہے۔۔۔

جو زندگی کا جوا ہار گیا۔۔۔

جو قسمت کا جوا ہار گیا

بخت کے تخت سے یک لخت اتارا ہوا شخص

تم نے دیکھا ہے کبھی جیت کے ہارا ہوا شخص

مگر ان دس سالوں میں۔۔۔

ایک چیز بڑھتی ہی گئی تھی۔۔۔

عورت سے نفرت۔۔۔

عورت ذات سے نفرت۔۔۔

یہاں تک کہ۔۔۔

عورت لفظ سے بھی نفرت۔۔۔

اور یہی وجہ تھی کہ اس نے دوسری تو کیا کبھی پہلی نظر بھی نہیں ڈالی تھی کسی لڑکی پر۔۔۔

وہ اپنے نام کا ایک تھا۔۔۔

اپنے مقام کا ایک تھا۔۔۔

اپنی وجاہت میں واحد۔۔۔

تسخیر کر دینے کی حد تک۔۔۔

سحر کُن شخصیت کا مالک۔۔۔

وہ حاتم زوریز علی خان تھا۔۔۔

لڑکیاں مرتی تھیں۔۔۔

اس پر۔۔۔

اس کے نام پر۔۔۔

اسکی شخصیت پر۔۔۔

مگر وہ ایک پل کہ لیے بھی برداشت نا کر پاتا۔۔۔

کسی لڑکی کا ہونا۔۔۔۔

کسی لڑکی کا نام بھی۔۔۔۔

مگر وہ انجان تھا۔۔۔

کہ وقت قریب ہے۔۔۔

اسکی گرفتاری کا۔۔۔

محبت کی سلاخوں میں۔۔۔

کہ وقت قریب تھا۔۔۔

اسکی قید کا۔۔۔

Urdu Novels Ghar

قفسِ عشق میں۔۔۔

کہ وقت قریب تھا۔۔۔

اسکی انا کی پستی کا۔۔۔

ایک لڑکی کے آگے۔۔۔

ہاں۔۔۔

ایک لڑکی کے آگے۔۔۔

ماں کے جانے کے بعد وہ تھی اور اسکا رب تھا۔۔وہ اب سکول نہیں جاتی تھی،اب اسکی ماں نہیں رہی تھی جو چوری چوری اسکی فیس کے لیے پیسے جوڑتی۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔"وہ جونا جانے کس سوچ میں بیٹھی تھی جب ایک نسوانی آواز سنائی دی"

اپنے سامنے ایک انجان عورت کو دیکھ کر وہ تھوڑا گھبرا گئی تھی

ڈرو مت بیٹا۔۔۔میں بھی آپ کی امی جیسی ہوں۔۔"وہ پیار سے اسکے پاس بیٹھتے ہوئے بولیں"

روحا سمٹ سی گئی

ڈرو مت میری جان۔۔۔"انہوں نے پیار سے اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا"

روحا ابھی بھی الجھی بیٹھی تھی

میں آپ کو لینے آئی ہوں بیٹا۔۔۔"وہ پیار سے اسکے سر ہاتھ پھیرتے بولیں"

روحا نے خوفزدہ ہو کر انہیں دیکھا

ڈرو مت میری جان۔۔۔میرا نام ہبا نور ہے۔۔۔لوگ مجھے قاریہ ہبا نور کہتے ہیں۔۔۔آپکی امی بھی مجھے "

قاریہ کہتی تھیں۔۔"وہ ابھی بھی چاشنی بھرے لہجے میں بول رہیں تھیں

روحا نے غور سے اس پر وقار شخصیت کی مالک خاتون کو دیکھا جن کا چہرہ نور کا ہالہ تھا

وہ اپنی ماں کے ذکر پر تھوڑا پر سکون ہوئی تھی

مگر کیوں؟؟۔۔۔"بلآخر اس نے ہمت کر کے پوچھا"

کیونکہ آپ کی امی نے آپ کی ذمہ داری مجھے سونپی ہے۔۔۔۔آج سے آپ میری بیٹی ہو۔۔۔"وہ پیار "

سے بولیں

امی نے مجھے تو نہیں بتایا۔۔۔۔"وہ الجھی تھی"

انہیں زندگی نے مہلت ہی کہاں دی تھی کہ وہ بے چاری کچھ کر پاتیں۔۔۔"وہ کھوئے ہوئے انداز میں "

بولیں

میں آپ کے ساتھ کہاں جاؤں گی۔۔۔؟؟..."اب کی بار اس نے تجسس کے مارے پوچھا"

جامعہ۔۔۔"انہوں نے مختصر جواب دیا"

جامعہ؟؟..."یہ لفظ ہی روحا کے سر پر سے گزر گیا"

آپ چلو کی تو آپ کو معلوم ہو جائے گا۔۔۔آپ چلو گی نا میرے ساتھ؟؟۔۔۔"انہوں نے اسکے معصوم چہرے کو چھوتے ہوئے پوچھا

روحا نے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔۔اب بات اسکی ماں کی تھی۔۔۔اور ویسے بھی۔۔۔۔وہ چاشنی سے بھرپور لہجے والی خاتون اسے اچھی لگی تھی

دن گزرتے گئے اور وہ زندگی میں مگن ہونے کی کوشش کرتی رہی۔۔۔زندگی بھی کیا تھی۔۔۔گھر سے جامعہ اور جامعہ سے گھر۔۔۔

لیکن ایک چیز تھی جس نے اسکی اضطراب بھری زندگی کو پر سکون بنایا تھا اور وہ تھا اللہ سے تعلق۔۔۔

جیسے جیسے وہ اپنے دین کو جانتی گئی اب رب سے اتنا جڑتی گئی۔۔۔

عمر کے ساتھ ساتھ اسکے بڑھنے والے حسن نے شہزاد کو بھی چونکا دیا تھا۔۔۔اب وہ روحا کو اور نظر سے دیکھنے لگا تھا جبکہ وہ بھی اسکی نظروں کا مفہوم سمجھنے لگی تھی، نا صرف اسکی بلکہ اس جیسے اسکے آوارہ دوستوں کی بھی۔۔۔۔

اور اس آزمائش میں بھی اسے اسکے ایمان نے بچالیا۔۔۔وہ پردہ کرنے لگی، ہر اس شخص سے جس سے پردہ کرنا فرض تھا۔۔۔اور شاید اللہ کو اسکی یہی بات پسند آئی کہ اسے بچالیا تھا۔۔۔۔انسانی معاشرے کے درندوں سے، انسانی صورت میں موجود بھیڑیوں سے۔۔۔جو اسے تاک میں لیے بیٹھے تھے۔۔۔

کبھی موسموں کے سراب میں
کبھی بام و در کے عذاب میں
وہاں عمر ہم نے گزار دی
جہاں سانس لینا محال تھا

کتنا خوبصورت ہے نا ہمارا مذہب، ہمارا دین۔۔۔ہر مشکل، ہر پریشانی، ہر مسلئے کا حل موجود ہے اسلام میں۔۔۔۔آپ پریشان ہیں، مشکل میں ہیں یا آزمائش سے دوچار ہیں۔۔۔۔بس نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر اس رب کو صدقِ دل سے پکاریں پھر دیکھیں کہ وہ پریشانی آپکی زندگی سے یوں جائے گی جیسے کبھی آئی ہی نا ہو۔۔۔اگر آپ زندگی کے کسی اہم فیصلے پر مشکل سے دوچار ہیں تو بس قران مجید کھول لیں، مشکل سے مشکل ترین فیصلوں کا آسان سے آسان ترین حل موجود ہے۔۔۔اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں سے محبت

کائنات کی کر چیز سے چھلکتی ہے۔۔۔انسان کو اشرف المخلوقات بنایا، یہاں تک کہ فرشتوں اور جنات سے بھی اسے سجدہ کروایا۔۔۔کائنات کہ ہر شے کو اسے لیے فائدہ مند بنایا اور پھر اسکی راہنمائی کے لیے قرآن اتارہ جو اسے اسکے ماضی کا حال سناتا ہے، جو اسے حال سنوارنے کے طریقے بتاتا ہے، اور مستقبل کی نوید سناتا ہے۔۔۔

اس کی آنکھیں بے مثال تھیں، نہ جھٹک سکا وہ خیال تھی
میرے دل کے اندر اتر گئی، چمٹ گئی وبال تھی

وہ لوٹ تو آیا تھا مگر لوٹا نہیں تھا۔۔۔
ان۔سیاہ کانچ سی آنکھوں کا عکس ابھی بھی اسکی آنکھوں میں موجود تھا۔۔۔
وہ سحر کن آواز ابھی بھی اسکے کونوں میں گونج رہی تھی۔۔۔
یہ تو مجھے آپ سے پوچھنا چاہیے کہ آخر کیا مسئلہ ہے۔۔"وہ آواز پھر سے اسکے کانوں میں گونجی تھی"
حاتم۔نے سختی سے دونوں ہاتھ کانوں پر رکھ لیے۔۔۔

جب سے لوٹا تھا مسلسل یہ آواز اسے سنائی دے رہی تھی

چپ کرو۔۔۔خاموش ہو جاؤ۔۔۔"وہ کانوں پر ہاتھ رکھے آنکھیں بھینچے مسلسل بڑبڑا رہا تھا"

کمرے میں مدہم سی روشنی۔میں بھی اسکے چہرے کا اضطراب واضح تھا۔۔۔

آج سے پہلے تو کبھی ایسا نہ ہوا تھا۔۔۔

آج سے پہلے تو کبھی کسی آواز نے اسے نہیں ستایا۔۔۔

آج سے پہلے تو کبھی سیاہ آنکھوں نے اسے بے چین نہیں کیا۔۔۔۔

تو پھر آج آخر ایسا کیا ہوا تھا۔۔۔

کہ اس آواز کا سحر تھا کہ۔ختم میں نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

کہ وہ سیاہ کانچ سی آنکھیں تھیں کہ بھلائے نہیں بھول رہی تھیں۔۔۔

خاموش ہو جاؤ۔۔۔"وہ دھاڑا تھا۔۔۔"

تب سے مسلسل اس آواز کی نفی کرتے وہ تھک چکا تھا

مگر اب تھک چکا تھا۔۔۔

خود سے لڑتے لڑتے۔۔۔

اس آواز سے لڑتے لڑتے۔۔۔

ان سیاہ کانچ سی آنکھوں سے لڑتے لڑتے۔۔۔

کیوں مجھے وہ آواز بار بار سنائی دے رہی ہے۔؟؟؟۔۔۔کیوں مجھے وہ آنکھیں دکھائی۔دے رہی"

ہیں؟؟۔۔۔کیوں؟؟۔۔۔"وہ اب باقاعدہ اپنے بال نوچنے لگا

جب کچھ سمجھ نا آیا تو ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی چیزیں پھینکنے لگا۔۔۔شاید اپنا اضطراب ختم کرنے کی کوشش کر

رہا تھا۔۔۔شاید دل سے اٹھتی آواز کو دبانا چاہ رہا تھا۔۔۔

مگر وہ نادان یہ نہیں جانتا تھا کہ دل سے یہ آواز دبنے کے لیے نہیں اٹھی تھی۔۔۔

یہ اضطراب اب کسی طور کم ہونے والا نہیں تھا۔۔۔

...ہوتا بھی کیوں؟؟؟

اس کے دل پر محبت نے دستک دی تھی۔۔۔

اسکے دل پر عشق نے دستک دی تھی۔۔۔

اور یہ دستک دنیاوی تھوڑی تھی۔۔۔

عشق کا یہ حکم تو فرمانِ الٰہی تھا۔۔۔

یہ تو عرش سے اتری "کن" کی صدا تھی۔۔۔

جو اسکے دل میں محبت بن کر "فیکون" ہو گئی تھی۔۔۔

اور بے شک اللہ کے حکم تو ہو کر رہتا تھا۔۔

اس نے آئینے میں خود کو دیکھا۔۔۔ مگر وہ آئینے میں خود کو نا دیکھ پایا۔۔۔ اس نے اپنی آنکھوں کو دیکھا۔۔۔ مگر اپنی بھوری آنکھیں نا دیکھ پایا۔۔۔ اسے پھر وہی سیاہ آنکھیں دکھی تھیں۔۔۔ اس نے ہاتھ میں پکڑا ہیر برش غصے سے سامنے آئینے پر دے مارا۔۔۔ آئینہ لمحوں میں کرچیوں میں بٹ گیا۔۔۔

کیا وبالِ جان بن گئی ہے وہ لڑکی۔۔۔ کیا سحر پھونک دیا ہے اس نے مجھ پر۔۔۔ "وہ بڑبڑایا تھا"

نہیں۔۔۔ میرا عکس صرف میرا ہے۔۔۔ میں اپنے عکس پر کسی کو قبضہ کرنے نہیں دوں گا۔۔۔ "ٹوٹے" آئینے میں وہ اپنی بھوری آنکھوں میں سیاہ کانچ سی آنکھوں کا عکس دیکھ کر بولا

اب میں عورت ذات کو اپنا تماشا بنانے نہیں دوں گا۔۔ "ضبط سے اسکے ماتھے کی رگیں ابھر چکی تھیں۔۔۔

ایک دن، دو دن یا زیادہ سے زیادہ تین دن۔۔۔ اس کے بعد میں بھول جاؤں گا اسے۔۔۔ "اس نے" شاید خود جو تسلی دینا چاہی تھی

آج وہ ناشتا کیے بغیر آفس کے لیے نکلا تھا۔۔۔ ناشتا تو وہ پہلے بھی نہیں کرتا تھا مگر ناشتے کو اپنی صورت ضرور دِکھا دیتا تھا۔۔

آفس میں بھی اسکا دھیان بھٹک رہا تھا۔۔۔وہ لڑ رہا تھا خود سے۔۔۔سرزنش کر رہا تھا خود کو۔۔۔کہ کیسے وہ سوچ سکتا تھا۔۔۔کسی لڑکی کو۔۔۔

کہ کیسے وہ کسی لڑکی کو سوچے جا رہا تھا۔۔۔اسے تو نفرت تھی نا۔۔۔تو اس نفرت کے باوجود بھی کیسے۔۔۔۔

اتنے سال۔۔۔۔اتنے سالوں میں تو کبھی ایسا نہیں ہوا تھا پہلے۔۔۔تو اب کیوں؟؟۔۔۔اب ایسی کیا انہونی ہو گئی تھی۔۔۔

مگر اسے کون سمجھاتا۔۔۔انہونی ہی تو ہوئی تھی۔۔۔انہونی ہی تو ہونے جا رہی تھی۔۔۔جس سے وہ انجان تھا۔۔۔مگر جلد ہی جان جانے والا تھا۔۔۔

"اوئے میرے شیر۔۔۔۔کیسا ہے تو؟؟۔۔۔"وہ آنکھیں موندے سر چیئر کی بیک سے لگائے ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پیوست کیے بیٹھا تھا جب اسے شرجیل کی آواز سنائی دی

اس نے آنکھیں کھولیں تو اسے سامنے پایا۔۔

حاتم نے کوئی جواب نا دیا۔۔۔

"کہاں ہوتا ہے شیر تو آج کل۔۔۔۔کلب میں بھی دکھائی نہیں دیتا۔۔۔"وہ گلہ کرنے لگا

"مصروفیت زیادہ ہے آج کل۔۔۔"حاتم نے مصروف انداز میں سامنے رکھی فائل کا جائزہ لیتے ہوئے کہا

ایسی بھی کیا مصروفیت کہ یاروں دوستوں کو بھول جائے تو۔۔۔"وہ بناوٹی انداز سے بولا"

چل اٹھ۔۔۔ آج کلب چلتے ہیں۔۔۔بڑے دن ہو گئے ہیں تو نے گیم نہیں لگائی۔۔۔"وہ اٹھتے بولا"

حاتم کو وبالِ جان سے جان چھڑانے کا یہی راستہ نظر آیا تو اٹھ کھڑا ہوا

ہے کوئی جو۔میرے شیر کو ہرا سکے؟؟...."شر جیل نے بھرے کلب میں ہانک لگائی"

ہے کوئی۔۔۔۔۔جو ہرا سکے اِسے۔۔۔۔"وہ پھر سے بولا"

جبکہ حاتم خاموش بیٹھا تھا

اوئے شہزاد۔۔۔۔جا تو کیوں نہیں کھیلتا اس کے ساتھ۔۔۔"رشید شہزاد کا کندھا ہلاتے بولا"

میں کیسے۔۔۔۔میرے پر تو پہلے اتنا قرضہ چڑھا ہوا ہے۔۔۔"وہ بولا"

بڑا پیسے والا بندہ ہے۔۔۔۔سوچ اگر تو جیت گیا تو۔۔۔۔تیرے اگلے پچھلے سارے قرضے اتر جانے"

ہیں۔۔۔"رشید نے اسے خواب دکھائے

اور ہار گیا تو۔۔۔۔"شہزاد نے اپنا خدشہ ظاہر کیا"

وہ بعد میں دیکھا جائے گا۔۔۔۔تو جا تو سہی۔۔۔"رشید نے اسے زبردستی اٹھایا"

ہے کوئی یہاں۔۔۔۔جو کھیلے میرے شیر کے ساتھ۔۔۔۔ہے کسی کی کوئی اوقات۔۔۔کوئی کھیلے"

گا۔۔؟؟۔۔"شر جیل نے پھر سے ہانک لگائی

کھیلے گانا۔۔۔اپنا شہزاد۔۔۔"رشید شہزاد کو۔اٹھاتا بولا"

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔"شہزاد کو دیکھ کر شرجیل نے قہقہہ لگایا"

یہ۔۔۔یہ کھیلے گا جو شکل سے ہی فقیر لگتا ہے۔۔۔"وہ ہنستے ہوئے بولا"

دیکھو باؤ صاب پہلے کچھ نا کہو۔۔۔ابھی بس کھیل جماؤ۔۔۔بعد میں دیکھیں گے۔۔۔"رشید بولا"

وہ کھیلنے کے لیے بیٹھ چکے تھے۔۔۔۔جوئے کی بازی جمنے کو تیار تھی۔۔

پچاس لاکھ۔۔۔میرے شیر کی طرف سے پچاس لاکھ۔۔۔"شرجیل دونوں ہاتھ اٹھا کر بولا"

تو بتا۔۔۔کیا لگاتا ہے جوئے میں؟؟۔۔۔"شرجیل نے بتیسی نکالتے ہوئے کہا"

میں۔۔۔۔"شہزاد ہکا بکا سوچ میں پڑ گیا"

بیٹی۔۔۔۔"رشید فوراً بولا"

سب نے حیرت سے اسے دیکھا

اپنی بیوی کی بیٹی پر جوا لگائے گا۔۔۔"رشید شہزاد کے کندھوں پر ہاتھ رکھے اطمینان سے بولا"

جبکہ شہزاد کے چہرے پر چمک آگئی

جبکہ لڑکی کا ذکر سن کر ہی حاتم کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔۔۔

شرجیل نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسکا غصہ کم کرنے کی کوشش کی

یار تو کھیل۔۔۔۔دیکھا جائے گا بعد میں۔۔۔"وہ آہستہ سے حاتم کے کان میں بولا"

بازی لگی، پھر کھیل جما اور پھر ختم ہو گیا۔۔۔۔

کھیل ایک جیتا تھا اور دوسرا ہارا تھا

بلکہ نہیں۔۔۔۔

ایک جیتی جاگتی لڑکی ایک جیتا تھا اور دوسرا ہارا تھا۔۔۔۔

جسکا نا جیتنے والے سے کوئی رشتہ تھا اور نا ہارنے والے سے تعلق۔۔۔

وہ تو ان سب سے انجان تھی۔۔۔

بے خبر تھی۔۔۔۔

کہ وہ لٹ چکی تھی۔۔۔۔

ایک طرف ہاری جا چکی تھی اور دوسری طرف جیتی۔۔۔۔

کہ اب تو وہ خود کی بھی نہیں رہی تھی۔۔۔

اس شخص کی ہو چکی تھی۔۔۔

جسے عورت لفظ سے ہی نفرت تھی۔۔۔

مجھے کوئی مطلب نہیں اس لڑکی سے۔۔۔۔مجھے پیسہ چاہئیے۔۔۔۔جتنا میں نے لگایا تھا اتنا۔۔۔۔"حاتم"
اٹھتے ہوئے حتمی انداز میں بولا

اسکے لہجے اور شخصیت میں موجود رعب نے سب کی زبانوں پر تالے ڈال دیے۔۔

مگر صاب۔۔۔"شہزاد نے کچھ کہنا چاہا"

کہاں سے لاتا وہ اتنا پیسہ۔۔۔

کل شام تک کا وقت دیتا ہوں۔۔۔اور اگر اب بولے تو کل صبح تک کا وقت ہے۔۔۔"حاتم انگلی اٹھا کر"
اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا اور کچھ سننے کے لیے رکے بنا چل دی

اوئے شیر۔۔۔اس کل والے بندے کا کیا کرنا ہے۔۔؟؟۔۔۔"شرجیل کا اشارہ شہزاد کی طرف تھا"

کیا مطلب کیا کرنا ہے۔۔۔۔پیسہ وصولنا ہے اپنا۔۔۔"حاتم بولا"

پیسہ بھول جا تو اب۔۔۔۔اسکے پلّے کچھ نہیں۔۔۔"شرجیل ہنستے ہوئے بولا"

حاتم اپنا پیسہ کبھی نہیں بھولتا۔۔۔"وہ کڑے تیوروں کے ساتھ بولا"

تو پھر۔۔۔۔؟؟۔۔۔"شرجیل نے نا سمجھی سے پوچھا"

حاتم مسکرا دیا۔۔۔

گاڑی ایک خستہ حال علاقے میں داخل ہوئی۔۔۔

سر گاڑی آگے نہیں جا سکتی۔۔۔"ڈرائیور نے ایک جگہ گاڑی روکتے ہوئے کہا"

یہ کہاں لے آیا تو۔۔۔"شرجیل نے گاڑی سے نکلتے ہوئے ارد گرد کے کچے مکانوں کا جائزہ لیتے پوچھا"

جبکہ حاتم اسکے برعکس خاموشی سے ایک گلی کے اندر چل دیا

لوگ گھروں سے نکل کر اسے اور اسکی گاڑی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

ایک مکان کے آگے رک کر حاتم نے اسکا جائزہ لیا جبکہ شرجیل اب سمجھ چکا تھا

وہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوئے سامنے موجود شخص کا انہیں دیکھ کر رنگ اڑ گیا

شہزاد نے بامشکل تھوک نگلا۔۔۔

صاب آ۔۔۔آپ لوگ۔۔۔"وہ بامشکل تھوک نگل کر بولا"

کیوں تمہیں کیا لگا تھا کہ تم چوہے کہ طرح اپنے بِل میں گھس کر بیٹھ جاؤ گے اور ہم تمہیں ڈھونڈ نہیں"

پائیں گے۔۔۔"حاتم نے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا

نہیں صاب۔۔۔۔وہ۔۔۔۔میں۔۔"اس سے کوئی بات نا بن پائی"

کہاں ہے میرا پیسہ۔۔۔۔؟؟۔۔۔"حاتم نے آرام سے پوچھا"

صاب وہ۔۔۔"شہزاد بول نا پایا"

تمہارا وقت تو ختم ہو چکا ہے۔۔۔۔جاؤ شاباش پیسہ لے کر آؤ۔۔۔"حاتم اسکے کندھے ہر ہاتھ رکھتے بولا"

جبکہ شرجیل خاموش تھا۔۔۔وہ جانتا تھا کہ حاتم اپنا پیسہ نکالنا خوب جانتا تھا

صاب۔۔۔۔پ۔۔۔پیسہ نہیں ہے۔۔۔۔"شہزاد نے ڈرتے ڈرتے کہا"

کیا مطلب نہیں ہے"اب کی اس نے سختی سے پوچھا"

صاب بس تھ۔۔۔تھوڑا وقت او۔۔۔۔ور دے دو۔۔۔"شہزاد گڑگڑاتے بولا"

حاتم نے آرام سے نفی میں سر ہلا دیا

حاتم زیروز علی خان۔۔۔اپنے اصولوں کا پکا ہے۔۔۔۔جو کہہ دیا سو کہہ دیا۔۔۔"اب کی بار حاتم اسے "

گریبان سے پکڑ کر بولا

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا دروزاہ کھلنے کی آواز آئی

سب نے یک مشت پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔

وہی سفید آنچل۔۔۔

حاتم چونکا۔۔۔

وہی آنکھیں۔۔۔

اسکے دل کی دھڑکن بڑھی۔۔۔

وہی سیاہ کانچ سی آنکھیں۔۔۔

حاتم کی سانسیں تھمیں۔۔۔

وہ ابھی جامعہ سے لوٹی تھی، گھر میں داخل ہوئی تو سامنے دو انجان لوگوں کو دیکھا۔۔۔ یہ کوئی نئی بات نہیں تھی۔۔۔ شہزادے کے آوارہ دوست آتے رہتے تھے۔۔۔ مگر اس طرح کا پہلا کوئی نہیں آیا تھا۔۔۔ اس کے ہر ہر انداز سے اسکی امیری ٹپک رہی تھی۔۔۔ اور سب سے بڑھ کر جس طرح سے اس نے شہزاد کا گریبان پکڑا تھا۔۔۔ وہ چونکی تھی۔۔۔۔

ان کے سامنے سے نظریں جھکائے وہ اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

وہ اسکے سامنے سے گزری تھی ابھی ابھی۔۔۔

اسکی سانسیں تھمیں تھیں ابھی ابھی۔۔۔

اسکی دھڑکنیں بڑھیں تھیں ابھی ابھی۔۔۔

تم جیسے حسین آنکھوں والے آتے ہیں جب ساحل پر

لہریں بھی شور مچاتی ہیں لو آج سمندر ڈوبے گا

اسکے دل کے سمندر میں جزبات کا طوفان اٹھا تھا۔۔۔جسے وہ چند لمحوں کے لیے دبانا پایا۔۔۔

وہ دم سادھے نظروں سے اوجھل ہونے تک اسے دیکھتا رہا۔۔۔

کیا وہ لڑکی میرے حواسوں پر اتنا چھا گئی ہے کہ مجھے یہاں بھی نظر آرہی ہے۔۔۔"اس نے سوچا تھا۔۔۔

وہ غائب دماغی سے شہزاد کو دیکھ رہا تھا جیسے صورتحال سمجھنے کی تگ ودو میں ہو۔۔

پھر اسکے ذہن میں جھماکا ہوا تھا۔۔۔

اسے سمجھ آنے لگا تھا۔۔۔

اسے سمجھ آرہا تھا۔۔۔

اسے سمجھ آگیا تھا۔۔۔

اس نے مزید سختی سے شہزاد کا گریبان پکڑا۔۔۔اب کی بار ضبط سے اسکے ماتھے کی رگیں ابھر چکی تھیں۔۔۔

کل تک۔۔۔۔۔کل تک اگر مجھے میرا پیسہ نا ملا۔۔۔۔۔تو۔۔۔"وہ رکا تھا"

تو۔۔۔اس لڑکی کو تم خود میرے گھر چھوڑ کر جاؤ گے۔۔۔"وہ اسے انگلی دکھاتے بولا اور تیزی سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا

جبکہ شرجیل تو اسکی بات سن کر ہی سکتے میں آ گیا تھا۔۔۔

اوئے خیر۔۔۔۔حاتم اور لڑکی۔۔"وہ صدمے میں بڑبڑایا"

کہیں سورج مغرب سے تو نہیں نکلا آج۔۔۔"اس نے سورج کی طرف دیکھ کر جیسے یقین کرنا چاہا" تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ سب کچھ بھول بھال کر پھر سے اپنے روزمرہ کے کاموں میں مشغول ہو گئی تھی۔۔۔

اس بات سے انجان۔۔۔

کہ باہر موجود لوگ۔۔۔

اسکے کاتبِ تقدیر بنے بیٹھے تھے۔۔۔

اس بات سے انجان۔۔۔

کہ اصل کاتبِ تقدیر تو اللہ ہے۔۔۔

کائنات میں کوئی گرتا پتا بھی اسکے علم سے باہر نہیں۔۔۔

تو پھر کیسے یہ لوگ۔۔۔

کسی کی تقدیر کا فیصلہ کر سکتے تھے۔۔۔

کیسے کسی کی قسمت لکھ سکتے تھے۔۔۔

کہ جو وہ کر رہے تھے۔۔۔

وہ بھی اسے کے حکم سے کر رہے تھے۔۔۔

وہ جب سے لوٹا تھا، مسلسل کمرے میں بند تھا۔۔۔ سوچ کا مرکز وہی تھی۔۔۔ وہ خود کو سرزنش کر رہا تھا۔۔۔ کہ کیسے وہ اسے دیکھتے ہی بے اختیار ہوا تھا۔۔۔ کہ کیوں یہ جاننے پر کہ یہ وہی لڑکی ہے۔۔۔ اسکا دل چاہا تھا کہ اپنی ملکیت میں لے لے۔۔۔ کیوں دل چاہا تھا کہ اب وہ اسکی ہو جائے۔۔۔ کیوں دل نا کہا تھا کہ اب وہ میری ہے۔۔۔ چاہے جوئے میں ہی سہی مگر میں نے جیتا ہے اسے۔۔۔ تو وہ میری ہوئی۔۔۔ وہ میری ہے تو کیوں دور ہے مجھ سے۔۔۔ میری ہے تو میرے پاس کیوں نہیں۔۔۔ میری ہے تو اسے میرے پاس ہونا چاہیئے۔۔۔ مگر وہ میری کیوں ہے؟؟۔۔۔ مگر وہ میری کیسے ہے؟؟۔۔۔ میں کیسے برداشت کروں گا؟؟۔۔۔ میں اسے کیسے برداشت کر رہا ہوں؟؟۔۔۔ میں اسکے بارے میں سوچ رہا ہوں۔۔۔ ہاں میں اسی کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔۔۔ میں کیوں اسکے بارے میں سوچ رہا ہوں؟؟۔۔۔ میں کیوں ایک لڑکی کو سوچ رہا ہوں؟؟۔۔۔ اب میں پھر سے کسی کو اپنا تماشا بنانے نہیں دوں گا۔۔۔

نہیں۔۔۔ہر گز نہیں۔۔۔اب نہیں۔۔۔بہت ہو چکا۔۔۔لیکن اب نہیں۔۔۔اب میں کسی کو خود سے کھیلنے نہیں دوں گا۔۔۔اب میں کسی کو اپنا مزاق بنانے نہیں دوں گا۔۔۔

ساری رات انہی سوچوں میں گزر گئی۔۔۔

دور کہیں تہجد کی آذان شروع ہوئی۔۔۔اسکے دل و دماغ میں ایک عجب سی ہل چل مچی تھی۔۔۔جو پچھلے دس سالوں سے ہر بار آذان کی آواز سننے پر ہوتی تھی۔۔۔

وہ فوراً اٹھا اور نیچے آ گیا۔۔۔لاؤنج کے ایک طرف کونے میں چھوٹی سے بار بنی کوئی تھی۔۔۔جہاں جا بجا شراب کی بوتلیں پڑی تھیں۔۔۔اس نے ایک بوتل کھول کر منہ سے لگائی۔۔۔اب باقی کی رات یونہی کٹنی تھی۔۔۔

اسے صبح کا انتظار تھا۔۔۔جو چاہے خود کی جتنی نفی کرتا مگر کہیں نا کہیں شعور لاشعور میں اسے کل کا انتظار تھا۔۔۔کہ اسے آنا ہے۔۔۔وہ آئے گی۔۔۔کیا وہ آئے گی؟؟۔۔۔سوچوں کے ہجوم نے اسے پھر سے جکڑ لیا تھا۔۔۔وہ حیران تھا، خود کر۔۔۔اپنی کیفیت پر۔۔۔اپنی بے چینی پر۔۔۔اپنے دل کی بے قراری پر۔۔۔آفس میں بھی کسی چیز میں دل نہیں لگ رہا تھا بامشکل بارہ بجے تک وہ وہاں رہا تھا۔۔۔پھر گھر چلا آیا۔۔۔وہ ناچاہتے ہوئے بھی نا جانے کب سے لاؤنج میں ٹہل رہا تھا۔۔۔جیسے انتظار کر رہا ہو۔۔۔ہاں تو وہ انتظار ہی تو کر رہا تھا۔۔۔اسکی حالت قابلِ دید تھی۔۔۔وہ شخص جسے عورت ذات سے نفرت تھی۔۔۔

اسکا دل آج ایک لڑکی کے لیے بے چین ہوئے جا رہا تھا۔۔۔وہ لڑکی جسکا وہ نام تک نہیں جانتا تھا۔۔وہ لڑکی جسے اس نے کبھی دیکھا نہیں تھا۔۔۔

بس وہ اسکی پر سحر آواز میں کھو گیا تھا۔۔۔

بس وہ اسکی سیاہ کانچ سی آنکھوں میں ڈوب گیا تھا۔۔۔

ایک ایک پل صدیوں سا لگ رہا تھا اسے۔۔۔وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اسکے دل کی دھڑکن بھی بڑھ رہی تھی۔۔۔

وہ بے چین سا بیٹھا تھا، جب ایک ملازم نے آکر اسے شہزاد کے آنے کی اطلاع دی۔۔۔

اسکا دل جیسے تھم سا گیا۔۔

کہاں جا رہی ہو؟؟۔۔۔"وہ جامعہ کے لیے تیار کھڑی تھی جب شہزاد نے اس سے پوچھا"

وہ حیران ہوئی کہ آج سے پہلے اس نے کبھی نہیں پوچھا تھا۔۔۔اور ویسے بھی وہ روزانہ اس وقت پر جامعہ جایا کرتی تھی۔۔۔

جامعہ۔۔۔"اس نے مختصر جواب دیا۔۔۔"

نہیں آج تم کہیں نہیں جاؤ گی۔۔۔"شہزاد نے سختی سے کہا"

روحا ہکا بکا رہ گئی

کیوں؟؟۔۔۔"اس نے پوچھا"

آج تم میرے ساتھ جاؤ گی۔۔۔مجھے ملوانا ہے کسی کو تم سے۔۔۔"وہ بولا"

کس سے؟؟۔۔۔"روحا نے بے یقینی سے پوچھا۔۔۔آج سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا"

ہے کوئی۔۔۔۔"شہزاد نے سختی سے کہا"

بلکہ تم ابھی چلو میرے ساتھ۔۔۔"وہ اٹھتے ہوئے بولا"

مگر کہاں؟؟۔۔۔"وہ جھنجھلا گئی تھی"

زبان بند کرو اپنی۔۔۔۔اور جیسا میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔۔۔۔"وہ اسے شہادت کی انگلی دکھاتے سختی سے بولا

روحا تو پہلے ہی اس سے ڈرتی تھی، اسے غصہ آتا دیکھ کر چپ کر گئی۔۔۔

یہ کہاں لائے ہیں آپ مجھے۔۔۔؟؟۔۔۔"ایک عالیشان گھر میں داخل ہوتے ہوئے اس نے شہزاد سے پوچھا"

چپ چاپ آؤ میرے ساتھ۔۔۔زیادہ سوال جواب نا کرو۔۔۔"وہ پھر اسی انداز میں بولا"

روحا کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔۔اسکا دل گھبرا رہا تھا۔۔۔

قصرِ نور"اس نے عالیشان محل کے ماتھے پر چمکتا نام پڑھا"

شہزاد نے ایک ملازم کو اپنا بتایا تو وہ اسے انتظار کا کہہ کر اندر چلا گیا پھر کچھ دیر بعد آیا تو ان دونوں کو بھی اپنے ہمراہ آنے کو کہا

اس نے لرزتا ہوا پہلا قدم اس محل میں رکھا تو سرد ہوا کے جھونکے نے اسکا استقبال کیا۔۔۔ملازم انہیں بڑے سے ہال میں لے آیا۔۔۔روحا نے آج سے پہلے اتنا خوبصورت گھر نہیں دیکھا تھا۔۔۔اسکی آنکھیں ایک ایک چیز پر ٹھہر رہی تھیں۔۔۔اسے صوفے پر بیٹھایا گیا جبکہ شہزاد پاس ہنوز کھڑا تھا۔۔۔ان دونوں کے علاوہ کمرے میں دو لوگ اور تھے ایک وہ ملازم جو انہیں اندر لایا تھا جبکہ دوسرا بڑی عمر کا کوئی بزرگ تھا مگر انداز سے خاص ملازم لگ رہا تھا

قدموں کی چاپ پر روحا نے سر اٹھا کر دیکھا۔۔۔

خوشبو کا ایک جھونکا آیا۔۔

اسکا دل زور سے دھڑکا۔۔۔

مغرور چال چلتے،اس محل کا شہزادہ آیا۔۔۔

روحا نے اسے دیکھا تو پلکیں نا جھپک پائی۔۔۔وہ اسے پہچان گئی تھی۔۔۔یہ وہی کل والا شخص تھا۔۔۔

وہ تمکنت سے سر براہی صوفے پر بیٹھا۔۔۔

شہزاد نے کچھ کہنے کے لیے لب وا کیے مگر اس نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روک دیا

اور پھر انگلی کے اشارے سے جانے کا حکم دیا۔۔۔

شہزاد تو جیسے اسی موقع کی تلاش میں تھا فوراً باہر کی طرف بڑھا۔۔۔اسے جاتا دیکھ کر روحا کو اپنی روح فنا ہوتی محسوس ہوئی۔۔۔

اس نے اس مغرور بادشاہ کو دیکھا جو دم سادھے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔جیسے نظر ہٹانا بھول گیا ہو۔۔۔

اسکو کچھ سمجھ نا آیا تو اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

"کہاں جا رہی ہو؟؟۔۔۔"

گرج دار آواز پر اسکے قدم لڑکھڑائے۔۔۔

۔

اسکی واپسی کی ساری جشتیاں جل چکی تھیں۔۔۔سارے راستے بند ہو چکے تھے۔۔۔اور پھر وہ بھی کسی شہزادی کی طرح اسی محل میں قید ہو کر رہ گئی تھی۔۔

شرجیل کے جانے کے بعد اوپر اپنے کمرے کی طرف آیا مگر ایک کمرے کے دروازے کے آگے کھڑا ہو کر اسے دیکھنے لگا پھر کچھ سوچتے ہوئے ہنڈل پر ہاتھ رکھ کر اسے گھمایا

وہ جو روتے روتے سونے کے قریب تھی دروازہ کھلنے کی آواز پر چونکی اور فوراً اٹھ بیٹھی۔۔۔چہرے سے ڈھلکتی چادر کو درست کیا۔۔۔

وہ اندر آیا تو اسے سامنے صوفے کے قریب بیٹھا پایا۔۔۔وہ دھیرے دھیرے اسکے قریب جانے لگا۔۔ اسے اپنے قریب آتا دیکھ کر روحا کی جان ہوا ہونے لگی۔۔وہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور اسکے ہر بڑھتے قدم کے بدلے میں اس نے الٹے قدم اٹھانے شروع کر دیے حتیٰ کہ الماری سے جا لگی۔۔۔فرار کا ہر رستہ بند پایا۔۔۔وہ اسکے بے حد نزدیک آ گیا تھا۔۔۔

حاتم مسلسل اسکی آنکھوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

آخر کیا تھا ان آنکھوں میں کہ وہ اپنی نظریں ہٹانا نہیں بھول رہا تھا۔۔۔

آخر کیا نہیں تھا ان آنکھوں میں کہ وہ بھول کر بھی اپنی آنکھیں اٹھاتا۔۔۔

سلیقہ تم نے پردے کا بڑا انمول رکھا ہے

یہی نگاہیں ہیں قاتل اور انہیں ہی کھول رکھا ہے

اسے شراب کے نشے سے زیادہ اسکی آنکھیں اسے مدحوش کر رہی تھیں۔۔۔اس نے الماری پر ہاتھ رکھتے روحا کو گھیرا۔۔۔روحا کو لگا کہ اسکی ٹانگوں سے جان ختم ہو گئی ہو۔۔۔

وہ اس پر جھکا مسلسل اسکی آنکھوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

شاید کھوجنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

کہ آخر کیا تھا اسکی آنکھوں میں۔۔۔

جو اسے بے خود کر دیتا تھا۔۔۔

بے چین کر دیتا تھا۔۔۔

بے اختیار کر دیتا تھا۔۔۔

کہ پھر اسکا دل اسکی نہیں سنتا تھا۔۔۔

کہ پھر اسکا دل بس اسے ہی دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

اسے مسلسل اپنی آنکھوں میں دیکھتا پا کر روحا کا حلق سوکھنے لگا۔۔۔

اسکی آنکھوں کا وہی رنگ ہے جھیلوں جیسا

خاص جرگوں میں قبائل کی دلیلوں جیسا

بے رحم آنکھوں والی۔۔۔"وہ نشے میں بڑبڑایا تھا"

مگر روحا نے واضح سنا تھا۔۔۔اس نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔۔اور جان گئی کہ وہ نشے میں ہے۔۔۔

بے رحم آنکھوں والی۔۔۔"اب کی بار وہ واضح بولا تھا"

روحا نے بامشکل تھوک نگلا

تمہیں سنائی نہیں دے رہا۔۔؟؟۔۔۔"اس نے پوچھا"

روحا نے اسے دیکھا۔۔۔

میں تمہیں کہہ رہا ہوں۔۔۔بے رحم آنکھوں والی۔۔۔"وہ دوسرے ہاتھ کی شہادت کی انگلی اسکی"

طرف کرتے تمہیں پر زور دے کر بولا

روحا کو یقین ہو گیا کہ وہ واقعی میں ہی نشے میں تھا۔۔۔

مگر حاتم نے اپنے مکمل حوش نہیں کھوئے تھے وہ حوش میں تھا۔۔بس اسے دیکھ کر،اسکی آنکھوں میں

دیکھ کر مدحوش ہوا تھا۔۔

تم مجھ سے کیوں چہرہ چھپا رہی ہو؟؟۔۔۔"اس نے معصومیت بھرے لہجے میں پوچھا"

جبکہ تم تو اب میری ہو۔۔۔"وہ مسکرایا تھا"

اسکی بات پر روحا کا دل کیا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔۔۔

کیسے کوئی نامحرم اس پر جھک کر کہہ رہا تھا کہ وہ اسکی ہے۔۔۔

آ۔۔۔ آپ پلیز دد۔۔ دور ہٹیں۔۔۔"وہ ہمت کر کے نظریں جھکائے بولی"

کیوں دور ہٹوں؟؟۔۔۔"اس نے پوچھا۔۔ لہجے میں استحقاق واضح تھا"

روحا کو سمجھ نا آیا کہ وہ کیا جواب دے۔۔

اسکی نظروں کے حصار۔ میں ابھی بھی اسکی سیاہ کانچ سی آنکھیں تھیں

مسلسل اسکی آنکھوں میں دیکھنے کے بعد دل نے نئی خواہش کی تھی۔۔۔

اسکی آواز سننے کی خواہش۔۔۔

بے رحم آنکھوں والی۔۔۔"اس نے اسے پکارا"

روحا نے لرزتی پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا۔۔۔

اسکی ان بے رحم آنکھوں نے پھر سے بے رحمی دکھائی۔۔۔ پھر سے اسکا دل گھائل ہوا تھا۔۔

پھر سے اسکی لرزتی اٹھتی پلکوں پر حاتم کے دل کی دنیا میں طوفان آیا تھا۔۔۔

تمہیں پتا ہے۔۔۔ تم اب میری ہو۔۔۔ صرف میری۔۔۔"اس نے جیسے یقین دلایا تھا خود کو۔۔۔"

غلط فہمی ہے آپ کی۔۔۔"وہ سختی سے بولی"

ڈر اب ختم ہو رہا تھا۔۔۔ اسکی جگہ غصہ لے رہا تھا۔۔

حاتم اسکی آواز سن کر مسکرایا تھا

میں کوئی بے جان چیز نہیں تو ایک نے ہاری اور دوسرے نے جیت لی۔۔۔ایک جیتی جاگتی انسان ہوں"

میں۔۔"وہ ماتھے پر بل ڈالے بولی

سوچ بھی کیسے لیا آپ نے کہ آپ مجھ پر اپنی ملکیت جھاڑیں گے اور میں خاموش رہوں گی۔۔۔۔"وہ"

انہی تیوروں کے ساتھ بولی

حاتم کو وہ اس دن والی روحا لگی تھی جب وہ اسکی گاڑی کے آگے آگئی تھی

"آئندہ مجھ پر اپنی ملکیت جھاڑنے کی کوشش مت کیجیئے گا۔۔۔"

وہ بول رہی تھی اور حاتم مسکرا رہا تھا

وہ کیا جانے کہ وہ کیا بول رہی تھی۔۔۔

وہ تو اسکی آواز کے سحر میں کھو سا گیا تھا۔۔۔

وہ اسکی آواز کے سحر سے نکلتا تو جانتا کہ وہ کیا کہہ رہی ہے۔۔۔

وہ خاموش ہوئی تو جیسے وہ بھی ہوش میں آیا۔۔۔

وہ ہوش میں آیا ہی کہاں تھا۔۔۔

وہ تو اسکی خوشبو میں مزید مدحوش ہو رہا تھا۔۔۔

اسکی آواز کے بعد اب دل نے نئی خواہش کی تھی۔۔۔

اب کی خواہش بڑی تھی۔۔۔

اب کی خواہش اسکا چہرہ تھا۔۔۔

دل باضد تھا کہ وہ اب اسکی ہے تو وہ کیوں اسکے دیدار سے محروم رہے۔۔۔

سنو بے رحم آنکھوں والی۔۔۔"وہ ہنوز ویسے ہی کھڑا تھا"

روحا کو اب کوفت ہونے لگی تھی۔۔

تم تو اب میری ہونا۔۔۔تو کیوں چہرہ چھپا رہی ہو مجھ سے۔۔۔"وہ مدحوشی میں بولا تھا"

روحا کا دل کیا اسکا سر پھاڑ دے

میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ جن آنکھوں نے مجھے بے بس کر دیا ہے۔۔۔جس آواز نے مجھے اپنے سحر میں جکڑ لیا ہے۔۔۔آخر ان۔آنکھوں والی،اس آواز والی کیسی دکھتی ہے۔۔۔۔"وہ سرور میں بولا تھا"

روحا نے سائیڈ سے نکلنے کی کوشش کی مگر اسکا گھیرا تنگ تھا

ہٹاؤ اب اس پردے کو۔۔۔۔میرا دل میرے بس میں نہیں۔۔۔کہیں یہ مجھے بھی بے بس نا کر دے۔۔"وہ واقعی ہی میں دل کے ہاتھوں مجبور ہو رہا تھا

حاتم نے روحا کے چہرے کی طرف ہاتھ بڑھایا۔۔۔اسکا بڑھتا ہاتھ دیکھ کر روحا کی جان فنا ہونے لگی۔۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر اسکا ہاتھ جھٹکا

خبر دار۔۔۔اگر دوبارہ یہ کوشش کرنے کی کوشش کی۔۔۔"وہ غصے سے غرائی"

حاتم کے ماتھے پر بل پڑے

اور کیوں نا کروں میں یہ کوشش۔۔۔تم اب میری ملکیت ہو۔۔۔تمہارے اس دو ٹکے کے باپ برائے"

نام نے جوئے میں ہارا ہے تمہیں۔۔۔خود چھوڑ کر گیا ہے وہ تمہیں یہاں۔۔۔اب تم میری پابند

ہوں۔۔۔یا یہ کہنا بہتر یہ کہ اب تم میری غلام ہو۔۔۔۔"وہ بھی کڑے تیور لیے بولا

مگر میں ایسا نہیں کہتا نا کہوں گا۔۔۔۔تم میری غلام تھوڑی ہو۔۔۔بلکہ یہ دل تمہارا غلام ہوتا جا رہا"

ہے۔۔۔"وہ آنکھیں موندے دل پر ہاتھ رکھ مسکرا کر بولا

روحا روہانسی ہونے لگی

بس تم مجھے اپنا چہرہ دکھا دو۔۔۔میں۔۔۔میں پھر چلا جاؤں گا۔۔۔"وہ حتمی انداز میں بولا اور پھر سے"

آگے بڑھا

روحا نے سائیڈ سے بھاگنا چاہا اور حاتم نے ہاتھ بڑھا کر اسے پکڑنا۔۔۔ مگر اسے ہاتھ صرف روحا کی چادر کا پلو آیا۔۔۔ چادر روحا کے چہرے سے سرکی تھی مگر دوسری طرف منہ ہونے کی وجہ سے وہ اسے دیکھ نا پایا۔۔۔

روحا شدید غصے سے مڑی اور ایک زناٹے دار تھپڑ اسکے گال پر مارا۔۔۔ شدید تھپڑ سے حاتم مکمل ہوش میں آیا۔

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی مجھ پر ہاتھ ڈالنے کی۔۔۔ تمہارا تو کام ہی لڑکیوں کی عزتیں اچھالنا ہے میری ایک بات یاد رکھنا روحا ریحام ان۔ لڑکیوں جیسی نہیں۔۔۔" وہ چیختے ہوئے بولی

جبکہ حاتم۔ غصے سے سرخ ہو رہا تھا

"دکھادی نا تم نے اپنی اوقات۔۔۔ رنگ دکھادیا نا تمہارے خون نے۔۔۔ جسا باپ ویسا بیٹا۔۔۔"

روحا کی اس بات نے اسکے تن بدن میں آگ لگادی تھی

"بس۔۔۔ بہت ہو گئی تمہاری بکواس۔۔۔ اب ایک لفظ اور نہیں۔۔۔" حاتم کا اپنے باپ سے موازنہ، اسے راکھ کر گیا تھا۔۔۔ وہ غصے سے بولا

"کیوں۔؟؟۔۔۔ سچ بول۔ رہی ہوں اس لیے خاموش کروا رہے ہو۔؟؟۔۔۔" وہ بھی اسکی بھوری آنکھوں میں اپنی سیاہ کانچ سی آنکھیں ڈالے بولی

سچ کڑوا ہی ہوتا ہے۔۔۔"وہ استہزایہ ہنسی"

اسکی ہنسی حاتم کے پور پور پر چابک کی طرح لگی تھی۔۔۔

وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے نکل گیا۔۔۔

حاتم کے جاتے ہی روحانے بھاگ کر دروازہ لاک کیا اور دروازے کے ساتھ بیٹھ کر گھٹنوں میں سر دیے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی

آج اسے شدت سے اسکی ماں یاد آرہی تھی۔۔۔اگر وہ زندہ ہوتی تو اس طرح سے سر محفل اسکی بیٹی کی بولی نا لگتی۔۔۔

اسکی ہمت کیسے ہوئی۔۔۔۔"ایک اور بوتل سامنے دیوار پر مارتے ہوئے چیخا"

نہیں ہوں میں اپنے باپ جیسا۔۔۔۔نہیں ہوں۔"اس نے اپنے بال جکڑے"

مر کر بھی آپ کو سکون نہیں۔۔۔ہاں۔۔۔۔مر کر بھی میری زندگی کو عذاب بنا رکھا ہے۔۔۔"وہ اپنے باپ سے مخاطب ہوا

نہیں ہوں میں آپ جیسا۔۔۔سمجھے آپ نہیں ہوں میں آپ جیسا گرا ہوا انسان۔۔"اب کی بار ایک گلاس دیوار کی نظر ہوا

کوئی ملازم اسے دیکھنے نہیں آیا تھا، وہ سب ان چیزوں کے عادی ہو چکے تھے۔۔ ایک غلام دین ہی تھے جنہوں نے کبھی غفلت نا برتی تھی اس سے۔

"اگر دل لگی کرنی تھی۔۔۔ حوس پوری کرنی تھی تو۔۔۔۔ کیوں کیوں پیدا کیا مجھے۔۔۔ اگر کر بھی دیا تھا تو گلہ دبا کر مار دیتے یا پھر کہیں پھینک آتے۔۔۔ کوئی جانور ہی نوچ ڈالتا۔۔۔۔ کم از کم وہ اس اذیت سے بہت بہتر تھا۔۔۔۔"

وہ اٹھائیس سال کا نوجوان ہچکیوں کے ساتھ رو رہا تھا۔۔۔

"لوگ۔۔۔۔ لوگ مجھے مارتے ہیں۔۔۔ ہر روز ہر پل مارتے ہیں۔۔۔ اگر۔۔۔ اگر جسمانی اذیت دیتے تو شاید زخم بھر جاتے مگر۔۔۔۔ یہ تو۔۔۔۔ یہ تو قطرہ قطرہ اپنی باتوں کا زہر مجھ میں انڈیلتے ہیں۔۔۔ مجھے تڑپا تڑپا کر مارتے ہیں۔۔۔۔ کیوں؟؟۔۔۔ کیا بگاڑا ہے میں نے کسی کا۔۔۔؟؟۔۔۔" وہ اب دیوار سے ٹیک لگائے زمین پر بیٹھ چکا تھا

"میں نے۔۔ کبھی کسی کی طرف نہیں دیکھا۔۔۔ اس۔۔۔ اس دل نے۔۔۔۔ اس دل نے اسے دیکھنا چاہا۔۔۔۔ تو اس نے بھی دھتکارا۔۔۔ کیوں دھتکارا اس نے اب تو وہ میری ہے نا۔۔۔ وہ اب میری ہے۔۔۔ بس میری ہے۔۔۔ مگر۔۔" وہ چونکا تھا

"مگر۔۔۔ وہ کیسے جانتی ہے؟؟۔۔۔" اس نے خود سے پوچھا

وہ مجھے نہیں جانتی۔۔۔میں نے دیکھا تھا اس کی آنکھوں میں۔۔۔وہاں کہیں بھی شناسائی نہیں"
تھی۔۔۔تو وہ۔۔۔وہ کیسے جانتی ہے۔؟؟۔۔۔"وہ حیران ہوا۔
بامشکل اپنے قدموں ہر کھڑا ہوا۔۔۔
چلنے کی کوشش کی مگر چند قدموں کے بعد لڑکھڑا گیا
آرام سے بیٹا۔۔۔"غلام دین نے فوراً تھاما تھا اسے۔۔۔"
چھوڑ دین غلام دین۔۔۔کچھ نہیں ہو گا مجھے۔۔۔نہیں مروں گا میں۔۔۔"وہ آخر بات پر ہنسا تھا"
زندگی نے بہت تماشا بنایا ہے میرا۔۔۔بلکہ صرف تماشا ہی تو بنایا ہے۔۔۔آج تک تماشا ہی تو بنایا ہے"
میرا اس نے۔۔۔"اب وہ ہنس رہا تھا
مگر دیکھیں نا۔۔۔میں بھی کتنا ڈھیٹ ہوں۔۔۔مرتا ہی نہیں۔۔۔شاید موت بھی مجھ جیسے ناپاک"
پر۔۔۔گناہ پر۔۔۔رحم نہیں کھانا چاہتی۔۔۔"وہ ہنسا تھا

اے گردشِ ایام ہم سے بے سود نا الجھ
ہم نے ہر رنگ میں جینے کی قسم کھائی ہے

غلام دین کے دل کو کچھ ہوا

کیوں ایسی باتیں کرتے ہیں بیٹا۔۔۔اللہ سخت ناپسند کرتا ہے مایوسی کو۔۔۔"وہ اسے صوفے پر بیٹھاتے "
بولے

غلام دین۔۔۔کتنی بار کہا ہے کہ مت ذکر کیا کریں اللہ کا میرے سامنے۔۔۔مت نام لیا کریں اسکا۔۔۔"
نامیں اسکا بندہ ہوں۔۔۔ناوہ میرا رب۔۔۔اگر ہوتا تم مجھے یوں ذلیل ہونے نا دیتا۔۔۔آخر کیا کمی تھی
میری بندگی میں۔۔۔"وہ صدمے سے بولا

بیٹا۔۔۔آزمائش ہے آپ کی۔۔۔دیکھیئے گا۔۔۔جلد ختم ہو جائے گی۔۔۔"انہوں نے اسے تسلی دینا"
چاہی

غلام دین۔۔۔آپ پچھلے دس سالوں سے یہی کہتے آئے ہیں۔۔۔مگر یہ کونسی آزمائش ہے جو ختم ہونے"
کا نام ہی نہیں لے رہی۔۔۔"وہ ہنس کر بولا

غلام دین خاموش ہو گئے

دیکھیں پھر سے بھیج دیا۔۔۔ایک لڑکی کو۔۔۔پھر سے مجھے اذیت کا مزہ چکھانا چاہ رہا ہے آپ کا"
رب۔۔۔"وہ تلخی سے بولا

وہ تو میری ہے نا۔۔۔میں نے جیتا ہے نا اسے۔۔۔تو پھر وہ میری ہے نا۔۔۔تو وہ کیوں مجھے دھتکار رہی "
ہے۔۔۔۔"وہ دکھ سے بولا

غلام دین۔۔۔اس نے کہا میں اپنے باپ جیسا ہوں۔۔۔۔کیا۔میں اپنے باپ جیسا ہوں۔۔۔؟؟۔۔۔""
اس نے کسی۔ معصوم بچے کی طرح اپنے قدموں میں بیٹھت غلام دین سے پوچھا

مگر۔۔۔۔وہ مجھے نہیں جانتی تو۔۔۔۔وہ۔۔۔۔تو اس نے۔مجھے میرے باپ کا طعنہ کیوں دیا۔۔۔"وہ"
غلام دین کے بولنے سے پہلے بول پڑا

اسکی بات پر غلام دین کی نظروں کے سامنے شام کا منظر لہرایا، جب وہ روحا کو اوپر کمرے میں لے جا رہا تھا
تو ملازمین نے سرگوشیاں شروع کر دیں تھیں۔۔۔

آخر خون نے رنگ دکھا دیا نا۔۔۔جیسا باپ ویسا بیٹا۔۔۔"ایک ملازم نے کہا"

اسکی آواز بآسانی ان تک آئی تھی۔۔۔شاید تبھی روحا نے سنا تھا۔۔۔غلام دین نے سوچا

نہیں ہو میں اپنے باپ جیسا۔۔"وہ پھر چیخا تھا۔۔۔صوفے کے ساتھ پڑی ٹیبل پر سے ایش ٹرے اٹھ کر"
لاؤنج مے درمیان میں پھینکا۔۔۔لمحوں میں وہ کرچی کرچی ہو چکا تھا

میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔میں۔۔۔میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ آخر کون ہے جس کی آنکھیں مجھے اپنی طرف کھینچتی ہیں۔۔۔جسکی آواز سنوں تو کچھ اور سنائی نہیں دیتا۔۔۔مگر اس نے بھی دھتکارا۔۔۔یہ ساری عورتیں ایک سی ہیں۔۔۔مطلبی۔۔۔"وہ بے بسی سے بال نوچتے بولا

مگر۔۔۔اب۔۔۔۔اب میں کمزور نہیں پڑوں گا۔۔۔اب میں کسی کو بھی اپنا مزاق نہیں بنانے دوں گا۔۔۔اس نے مجھے دھتکارا۔۔اب میں بھی اسے اسی اذیت سے گزاروں گا۔۔۔جس سے میں گزر رہا ہوں۔۔"وہ ایک عزم۔کے ساتھ سر اٹھا کر بولا

غلام دین نے اسے دیکھا۔۔۔اسکی حالت انہیں ٹھیک نا لگی۔۔۔

اب۔۔۔اب وہ میری ہے۔۔میں اب اسے اپنا بنالوں گا۔۔۔بس اب۔۔۔بہت ہوا۔۔۔"وہ حتمی انداز میں بولا اور اٹھ کھڑا ہوا

غلام دین کو سمجھ نا آیا کہ وہ کیا کرنے والا ہے۔۔۔

فجر کی اذان پر اسکی آنکھ کھلی۔۔۔اس نے اٹھنا چاہا تو جسم میں درد کی لہر دوڑی۔۔۔وہ وہیں بیٹھی بیٹھی سو چکی تھی جسکی وجہ سے اسکا جسم اکڑ چکا تھا۔۔۔

کل والے سارے منظر ایک ایک کر کے اسکی آنکھوں کے سامنے لہرائے۔۔۔بے اختیار اسکی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔۔۔اس نے منہ پر ہاتھ رکھ کر سسکی روکی

بامشکل اٹھی،وضو کیااور نماز پڑھی۔۔۔ناجانے کتنی دیر وہ دعامیں روتی رہی

نماز ادا کرنے کے بعد اٹھ کر بیڈ شیٹ طے لگانے لگی جب دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔اسکی کمت میں سنسنی دوڑی

۔

وہ اوپر اپنے کمرے کی طرف آیاتو اسکے کمرے کی جلتی لائٹ دیکھ تو وہاں چلا آیا۔۔۔

دروازے پر دستک دی مگر جواب ندارد۔۔۔

پھر سے دستک دی مگر جواب ہھر سے ندارد۔۔۔

میں جانتاہوں کہ تم جاگ رہی ہو۔۔۔دروازہ کھولو۔۔"اب کی دستک کے ساتھ وہ بولا تھا"

اسکی بات پر روحا کی جان ہوا ہونے لگی۔۔۔

دروازہ کھولو۔۔ورنہ مجھے اور بھی بہت سے راستے آتے ہیں اسے کھولنے کے۔۔۔"وہ غصے سے بولا"

اسکی بات پر روحا کے ہاتھ پاؤں پھولنے لگے۔۔۔اس نے اپنا چہرہ چھپایااور ڈرتے ڈرتے دروزے تک آئی

کھولو اسے ورنہ۔۔۔۔"حاتم کو غصہ آرہا تھا"

روحا نے ڈرتے ڈرتے دروازہ کھولا

حاتم نے سر اٹھا کر اسے ایک بار بھی نہیں دیکھا۔۔۔وہ کسی بھی نازک لمحے کی زد میں نہیں آنا چاہتا تھا"

"صبح دس بجے نکاح ہے ہمارا تیار رہنا۔۔۔"

وہ کہہ کر جا چکا تھا مگر روحا کو لگا کہ وہ دوبارہ سانس نہیں لے پائے گی

وہ لڑکھڑائی، ٹانگیں بے جان ہو چکی تھیں۔۔۔اس نے دروازے کا سہارا لے کر خود کو بامشکل کھڑا رکھا

"یا اللہ۔۔۔ایک اور آزمائش۔۔"

پھر وہ وہیں ڈھ گئی

یا اللہ۔۔۔تیری اس بندی میں اب کسی امتحان کی سکت باقی نہیں رہی۔۔"آنسو کہیں تھم سے گئے تھے"

بامشکل دروزہ بند کر کے صوفے تک آئی پھر فرش پر بیٹھ کر سر صوفے سے ٹکا دیا

اسکی آنکھوں کے سامنے رات والا منظر لہرایا۔۔۔جب حاتم نے اسکا نقاب ہٹا کر اسکا چہرہ دیکھنا چاہا تھا

"اگر اس نے ایک بار کوشش کی ہے تو پھر کرے گا۔۔۔"

اسکے اندر کہیں سے آواز آئی

تم نے اسکی انا کو ہوا دی روحا۔۔۔اور کسی کی انا پر وار اسے زخمی شیر بنا دیتا ہے۔۔۔"اسکے دماغ نے سمجھانا چاہا

اگر آج اس نے چہرے کی طرف ہاتھ بڑھایا ہے تو کل کو گریبان کی طرف بھی بڑھا سکتا ہے۔۔۔۔اسکی جسارتیں اب بڑھیں گی۔۔"

دماغ کی آواز اپنے جوبن پر تھی

وہ تمہیں جوئے کی بازی میں جیت کر لایا ہے۔۔۔شراب کے نشے میں تم پر وار کتنے کی کوشش کی اس نے۔۔۔نا جانے کتنی لڑکیاں پہلے اسکی شکار بن چکی ہیں۔۔۔تو کیا تم ایک ایسے مرد سے نکاح کر لو گی جس کا کردار داغ دار ہو۔۔۔یا شاید جسکا کردار ہو ہی نا۔۔۔"اب دل کی باری تھی۔۔۔

ابھی بھی وقت ہے روحا۔۔۔بھاگ جاؤ یہاں سے۔۔۔"دل نے تجویز پیش کی"

بھاگ کر کہاں جاؤ گی؟؟۔۔۔کس کے پاس جاؤ گی؟؟ ہے ہی کون تمہارا؟؟۔۔۔"دماغ نے دل پر وار کیا تھا"

ہاں کرے گا وہ کل کو کسی بڑی جسارت کی کوشش۔۔۔ضرور کرے گا۔۔۔تو کیا اپنی عزت کو داغ دار کرنے سے بہتر نہیں کہ تم اسکی تجویز قبول کر لو۔۔۔"دماغ نے نئی راہ دکھائی

کسی بھی ناجائز تعلق کی بجائے اگر وہ ایک جائز اور شرعی تعلق قائم کرنا چاہ رہا ہے تو اس میں کوئی حرج" نہیں۔۔۔وہ تمہیں بیوی کا درجہ دینے جا رہا ہے۔۔۔ہمارے معاشرے میں بغیر نکاح کے کسی لڑکی کا کسی "نامحرم کے گھر میں رہنا کیا کہلاتا ہے یہ تع تم اچھی طرح جانتی ہو۔۔۔کیا بننا چاہو گی رکھیل۔۔۔

دماغ نے اسے خوفزدہ کر دیا

بیوی۔۔۔۔"دل نے قہقہ لگایا"

جوئے میں جیتی لڑکیاں بیویاں نہیں صرف دلگی کا سامان ہوتی ہیں۔۔۔کل اسکا تم سے دل بھر اتو وہ" تمہیں چلتا کرے گا۔۔۔ان جیسے مردوں کا شیوہ ہی یہ ہے۔۔۔"دل نے بھی کچھ غلط نہیں کہا تھا

اسکے دل و دماغ کی جنگ نے اسے ماؤف کر دیا۔۔۔اسکے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت جواب دے گئی۔۔۔۔

ناجانے کتنے گھنٹے وہ یونہی بیٹھی غیر مرئی نقطے کو تکتی رہی۔۔۔

دروازے پر دستک کی آواز سے وہ چونکی۔۔۔ناجانے کب سے دروازے پر دستک ہو رہی تھی۔۔۔

گھڑی نو بجا رہی تھی۔۔۔ایک گھنٹہ باقی تھا۔۔۔وہ اپنا فیصلہ کر چکی تھی۔۔۔اب باری اس پر عمل کی تھی۔۔وہ کوئی بھی جواب دینے کی بجائے اٹھ کر باتھ روم میں گئی اور وضو کر کے آئی۔۔۔اور نوافل کے نیت باندھ لی۔۔۔

ناجانے کتنے نفل پڑھے تھے اس نے۔۔۔اس نے گنے ہی کہاں تھے۔۔

ہاتھ کے لیے اٹھائے تو لبوں کو سسکی سے بھینچا اب اسے رونا نہیں تھا۔۔۔اب اسے ہمت کرنی تھی۔۔۔

حالات کا سامنا کرنے کی۔۔

یا اللہ۔۔۔میں نہیں جانتی کہ کیا سہی ہے اور کیا غلط۔۔۔بے شک تو سب جاننے والا ہے۔۔۔تو غیب کا علم "

بھی تجھے ہی ہے۔۔۔۔یا اللہ میں نہیں جانتی کہ میرا فیصلہ میرے حق میں بہتر ہے یا نہیں۔۔۔میں اپنا

آپ تجھے سونپتی ہوں۔۔۔بے شک ہر فیصلے کا اختیار تجھے ہے۔۔۔میں اپنا ہر قدم تیرے نام پر بڑھاؤں

"گی۔۔۔بس تو میرا ہر قدم اس راہ پر ڈالنا جو مجھے تیرے نزدیک لے جائے۔۔۔

پونے دس ہو چکے تھے۔۔۔دروازے پر پھر سے دستک ہوئی

اس نا ہمت جمع کر کے با مشکل دروازہ کھولا

بیٹا یہ کپڑے۔۔۔۔نکاح کے لیے۔۔۔"غلام دین نے ایک شاپنگ بیگ اسکی طرف بڑھایا"

نا چاہتے ہوئے بھی اس نے اسے تھام لیا۔۔۔

دروازہ بند کر کہ۔لوٹی تو بیگ الماری میں رکھ دیا۔۔۔

"جب دل کا، ارمانوں کا، عزت کا جنازہ نکلے تو سجا سنوارا نہیں کرتے۔۔۔"

اس نے آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا نقاب اتارتے ہوئے تلخی سے سوچا

بے رحم آنکھوں والی۔۔۔کسی نے اسکے کان کے قریب سرگوشی کی۔۔۔بے اختیار اس نے اپنی"
پوروں سے اپنی آنکھوں کا چھوا۔۔۔

اسے نکاح کے لیے بلایا گیا تو وہ اسی حالت میں نیچے آئی۔۔

حاتم نے اسے آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا۔۔

اسکے چہرے پر کہیں بھی انا کے سوا کوئی رنگ نا تھا۔۔۔

ناخوشی کا نا غم کا۔۔۔

نا محبت کا نا نفرت کا۔۔۔

بس ہر طرف سکوت چھایا تھا۔۔۔

انا کا۔۔۔۔

صرف انا رقم تھی اسکے چہرے پر۔۔۔

وہ آج تک اپنی دھتکار نہیں بھولا تھا تو اب کیوں بھولتا۔۔۔

اور یہیں اس نے مار کھائی تھی۔۔۔

اور یہی اسکی خوش فہمی تھی۔۔۔

نکاح خواں نکاح شروع کر چکا تھا۔۔۔

حاتم زوریز علی خان ولد شہوار زیروز علی خان روحاریحام بنتِ ریحام فاروقی کو عوض پچاس لاکھ روپے "حق مہر آپ کے نکاح میں دیا جاتا ہے۔۔۔کیا آپ کو قبول ہے؟؟

(یہ دل تمہاری طرف جھکا۔۔۔غلطی تھی۔۔)

قبول ہے۔۔۔

حاتم زیروز علی خان ولد شہوار زیروز علی خان روحاریحام بنتِ ریحام فاروقی کو آپ کے نکاح میں دیا جاتا ہے۔۔۔آپ کو قبول ہے..؟؟"

(مگر اب تمہاری دھتکار کے بعد نہیں۔۔۔ہرگز نہیں۔۔۔)

قبول ہے۔۔۔

حاتم زیروز علی خان ولد شہوار زیروز علی خان روحاریحام بنتِ ریحام فاروقی آپ کو اپنے نکاح میں قبول ہے؟؟۔۔۔"

(اب تمہیں صرف نفرت ملے گی۔۔۔نفرت۔۔۔حاتم اپنی دھتکار نہیں بھولتا۔۔۔)

قبول ہے۔۔۔

اب باری روحا کی تھی جسے الگ کمرے میں بیٹھایا گیا تھا

کتنی عجیب بات تھی نا کہ جس سے اسکا نکاح ہونے جا رہا تھا اسے اسکا نام تک نہیں معلوم تھا۔۔۔اسے دلچسپی بھی نہیں تھی۔۔۔

وہ تو صفِ ماتم بچھائے بیٹھی تھی۔۔۔

اسکا دھیان ہی کہاں تھا۔۔۔نام پر۔۔۔

وہ تو بس اب خاموشی سے خود کے لُٹ جانے کا تماشا دیکھ رہی تھی۔۔۔

جیسے فرق ہی نا پڑتا ہو کسی چیز سے۔۔۔

مجھے اب ڈر نہیں لگتا مقدر کے صفحیوں سے
جہاں لکھی تھی محرومی وہ کاغذ پھاڑ آئی ہوں

روحاریحام بنتِ ریحام فاروقی آپ کو عوض پچاس لاکھ روپے حق مہر حاتم زیروز علی خان ولد شہوار"
"زیروز علی خان کے نکاح میں دیا جاتا ہے آپ کو قبول ہے۔۔؟؟۔۔۔
(میں یہ نکاح صرف اپنی عزت بچانے کے لیے کر رہی ہوں۔۔)
!قبول ہے۔۔۔

روحاریحام بنتِ ریحام فاروقی آپ کو عوض پچاس لاکھ روپے حق مہر حاتم زیروز علی خان ولد شہوار"

"زیروز علی خان کے نکاح میں دیا جاتا ہے۔۔۔ آپ کو قبول ہے؟؟۔۔۔

(میں خود کو تمہاری حوس کا شکار ہونے نہیں دوں گی۔۔)

!قبول ہے۔۔۔

روحاریحام بنتِ ریحام فاروقی آپ کو حاتم زوریز علی خان ولد شہوار زیروز علی خان کے نکاح میں دیا جاتا"

"ہے۔۔۔ قبول ہے؟؟؟

(تمہیں صرف مجھ سے نفرت ملے گی۔۔۔)

!قبول ہے۔۔۔

آخری اجازت کے ساتھ ایک قطرہ آنکھ سے گرا تھا۔۔۔ جسے اس نے بے دردی سے صاف کیا۔۔۔

سب لوگ جا چکے تھے مگر وہ ابھی تک لاؤنج میں ہی بیٹھا تھا۔۔۔

یہ کیا کیا میں نے؟؟۔۔۔"اس نے خود سے سوال کیا"

میں نے کیسے ایک لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کر لیا۔۔؟؟۔۔"وہ خود پر حیران تھا"

میں نے شادی کر لی؟؟۔۔.."اس نے جیسے خود سے پوچھا تھا"

کہیں میں بہک تو نہیں رہا؟؟۔۔.."دل ڈر گیا"

نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ ایسا کچھ نہیں۔۔۔ یہ شادی نہیں ہے محض ایک ناٹک ہے جو میں اپنا مقصد پورا"

"کرنے کے لیے کیا ہے۔۔۔

"میں اس سے اسکے کہے ایک ایک لفظ کا بدلا لوں گا۔۔۔"

وہ ایک عزم کے ساتھ اٹھا اور اوپری سیڑھیوں کی راہ لی۔۔

وہ بالکل ساکت تھی۔۔۔

بس شاید سانس لے رہی تھی۔۔۔

ہاں بس سانس ہی تو لے رہی تھی۔۔۔

مگر وہ سانس بھی کیوں لے رہی تھی۔۔۔

اسے حیرانی ہوئی خود پر۔۔۔

اگر سانس لے رہی تھی تو۔۔۔

یعنی وہ زندہ تھی۔۔۔

وہ زندہ کیوں تھی؟؟۔۔۔

وہ مر کیوں نہیں گئی۔۔۔

عزت کے جنازے کے بعد۔۔۔

بھلا کون زندہ رہ پاتا ہے؟؟۔۔۔

بھلا کون سہہ پاتا ہے؟؟۔۔۔

مگر ہاں۔۔۔

اسکے ساتھ اسکی عزت کی بھی بولی لگی تھی نا۔۔۔

یعنی اسکی عزت بھی اسکی نہیں تھی۔۔۔

تو پھر کیوں وہ مرتی؟؟۔۔۔

کیوں وہ ماتم کرتی؟؟۔۔۔

اور اب تو اسکی سانسیں۔۔۔ یہاں تک کہ اسکی دھڑکن بھی۔۔۔ اسکی نہیں رہی تھی۔۔۔

پھر اب کس چیز کا ماتم۔۔۔

اب کس چیز کا سوگ۔۔۔

ناجانے کب سے وہ غیر مرئی نقطے پر دیکھتے ہوئے تلخ سوچوں کے طوفان میں غوطہ زن تھی۔۔

اسے تو یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ جس کمرے میں اسے لایا گیا تھا وہ تو اسکے مجازیِ خدا کا تھا۔۔۔

وہ وہاں ہوتی تو دیکھتی نا۔۔۔

وہاں تو بس اسکا جسم تھا۔۔۔

زخمی روح تو نا جانے کہاں پڑی دم توڑ رہی تھی۔۔۔

دروازہ کھلنے پر بھی اسکے جسم میں کوئی حرکت نا ہوئی

وہ کمرے میں آیا تو اسے بیڈ کے کنارے پر ٹِکا دیکھا

اسے دیکھتے ہی اسکے چہرے پر سختی در آئی۔۔۔

انا دل کے مقابلے میں بازی لے رہی تھی۔۔۔

اور بھلا لیتی بھی کیوں نا۔۔۔

اسکی انا نے چوٹ کھائی تھی۔۔۔

ہاں دل نے بھی تو کھائی تھی۔۔۔

مگر دل پر دھیان ہی کس کا تھا۔۔۔

وہ اسکے سامنے جا کھڑا ہوا بازو باندھے، چہرے پر سختی لاتے وہ سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

روحا کی نظروں کے سامنے اسکے جوتے آئے۔۔اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا اور پھر جھکا دیا۔۔۔

مگر اس ایک لمحے میں ہی وہ مقابل کا کام تمام کر چکی تھی۔۔۔

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھ چکی تھی۔۔۔

حاتم کا دل یک دم بہت زور سے دھڑکا۔۔۔

جیسے پہلو چیر کر ابھی باہر آجائے گا۔۔۔

تم میرے بیڈ پر کیا کر رہی ہو؟؟۔۔۔"حاتم نے غصے سے پوچھا"

اسکے پوچھنے کی دیر تھی کہ روحا وہاں سے اٹھ کر تھوڑا دور کھڑی ہو گئی۔۔۔

بنا کچھ کہے، بنا اسے دیکھے۔۔۔

حاتم اسکی خاموشی پر غصہ آیا۔۔۔

تم میرے کمرے میں کیا کر رہی ہو؟؟۔۔"اس نے بیڈ پر آرام سے بیٹھ کر بالوں میں انگلیاں پھیرتے"

ہوئے انجان بن کر پوچھا

روحا کی خاموشی ہنوز قائم رہی۔۔۔

میں کچھ پوچھ رہا ہوں؟؟۔"اب کی بار وہ گردن موڑ کر اسے دیکھتے ہوئے سختی سے بولا"

وہ اسکی دائیں جانب کھڑی تھی

روحا اسکی باتوں کا جواب دینا نہیں چاہتی تھی

اوہاں یاد آیا۔۔"ایک دم سے اسکا بالوں میں چکتا ہاتھ رکا"

تم تو اب میری بیوی ہو نا سچ۔۔۔۔ہے نا؟؟"وہ حیرانی سے گویا ہوا"

روحایونہی بت بنی کھڑی رہی

میری محرم۔۔۔۔۔"حاتم کا لہجہ بہت جتانے والا تھا"

روحانے سر اٹھا کر اسے دیکھا جیسے وہ کچھ غلط کہہ گیا ہو۔۔۔

روحابے یقینی سے اسے دیکھتی رہی۔۔۔کیسے پل میں کوئی اسکا محرم بن بیٹھا تھا۔۔۔

کیسے پل میں کوئی اسے بیوی پکارنے لگا تھا۔۔۔

کیسے پل میں کوئی اس پر حق جتانے لگا تھا۔۔۔

میں نے تو سنا تھا۔۔۔کہ محرم سے پردہ نہیں ہوتا۔۔"حاتم اسکا چہرہ باغور دیکھتے ہوئے سوچنے والے"

انداز میں بولا

تو پھر تم کیوں چہرہ چھپائے کھڑی ہو؟؟۔۔۔"اب وہ اصل مدعے کی طرف آنے لگا تھا"

(بہت اکڑ ہے نا تم میں۔۔۔دیکھنا کیسے اب میں اسے توڑتا)

اس نے سر جھٹکتے سوچا

وہ آرام سے اٹھتا دھیرے دھیرے چلتا اسے مقابل آن کھڑا ہوا

کیا تمہارے دین میں شوہر سے بھی پردہ ہے؟؟۔۔"حاتم نے چہرے پر معصومیت سجائے حیرانی سے"

اس سے پوچھا

روحا نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا

حاتم کا دل دھڑکا تھا۔۔۔

اس نے دیکھا تھا۔۔۔

اسکی آنکھیں ویران تھیں۔۔۔

وہاں کوئی رنگ نہیں تھا۔۔۔

ناخوشی کا نا دکھ کا۔۔۔

نا محبت کا نا نفرت کا۔۔۔

اس نے فوراً اپنے دل کو سرزنش کرتے سنبھالا۔۔

اسے تو جیسے حاتم کی باتوں سے فرق ہی نا پڑ رہا ہو۔۔۔

حاتم کو غصہ آیا۔۔۔

وہ اسے زچ کرنے کی ہر کوشش کر رہا تھا مگر وہ یونہیں بت بنے کھڑی تھی

تمہیں شاید شرم آ رہی ہے۔۔۔"حاتم ایک بازو باندھے دوسرا ہاتھ منہ پر رکھے سوچتے ہوئے بولا"

شاید شرما رہی ہو۔۔۔ تبھی یہ نہیں ہٹا پا رہی۔۔۔"وہ اسکے چہرے پر موجود چادر کی طرف اشارہ کرتے"

بولا

لاؤ میں اسے ہٹا دوں۔۔"اس نے جیسے مسئلے کا حل نکالا ہو۔۔"

حاتم کا ہاتھ اسکے چہرے کی طرف بڑھا تھا

اب کی بار روحا نے اسے روکا نہیں تھا۔۔

اب کی بار اسکا ہاتھ نہیں جھٹکا تھا۔۔۔

اب کی بار اس نے بھاگنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔

اب کی بار وہ ساکت کھڑی تھی۔۔۔

بنا کوئی ردِ عمل ظاہر کیے۔۔۔

وہ اسے روکتی بھی کیوں؟؟۔۔

منع بھی کیسے کرتی؟؟۔۔

اب کی بار وہ اس پر حق رکھتا تھا۔۔۔

اور یہ حق اسے روحا کے رب نے دیا تھا۔۔۔

تو وہ کیسے اپنے رب کی خلاف ورضی کرتی؟؟

اب کی بار وہ صاحبِ اختیار تھا۔۔۔

اور یہ اختیار اسے روحا کے رب نے دیا تھا

چاہے جن حالات میں بھی سہی، وہ اپنے تمام اختیارات اسکے نام چکی تھی۔۔۔اس سے نفرت کے عہد کے ساتھ۔۔۔

حاتم نے اسکے چہرے پر موجود چادر کو پکڑا تھا۔۔۔

دونوں کے دل بہت زور سے دھڑکے۔۔۔

حاتم کا ہاتھ بہت زور سے کانپا۔۔۔

اسکے دل میں ایک شور سا برپا ہوا۔۔۔

اس نے دھیرے سے چادر ہٹانا شروع کی۔۔۔

جیسے جیسے وہ چادر ہٹا رہا تھا روحا کا پوشیدہ نورانی چہرہ عیاں ہونے لگا تھا۔۔۔

چادر مکمل ہٹ چکی تھی، حاتم کا ہاتھ بے جان ہو کر پہلو میں جا گرا۔۔۔

وہ اسے سامنے تھی۔۔۔

اسکا چہرہ اسکی نظروں کے حصار میں تھا۔۔۔

سیاہ کانچ سی آنکھوں پر گھمبیر پلکوں کی جھالر گری ہوئی تھی۔۔۔تیکھا مغرور ناک ایمان کے نور سے چمک رہا تھا۔۔۔روئی جیسے نرم گالوں پر حیا کی لالی بکھری تھی۔۔۔ہونٹ تھے یا سرخ گلاب کی مہرابی پنکھڑیاں۔۔حیا سے ہوئے ہوئے لرز رہے تھے۔۔۔

وہ آٹھ سال بعد کسی کے سامنے بے پردہ کھڑی تھی۔۔۔

حاتم کے لیے نفرت اپنی جگہ۔۔۔ مگر اب وہ اسکا محرم تھا۔۔۔ اسکا محرم اسے پہلی بار دیکھ رہا تھا۔۔۔ اسکا دل ڈر رہا تھا، کانپ رہا تھا۔۔۔

حاتم شاید پلکیں جھپکنا بھول گیا تھا۔۔۔

ہاں وہ واقعی ہی میں بھول چکا تھا۔۔۔

اسے ڈر تھا کہ اگر وہ پلکیں جھپکے گا۔۔۔

تو وہ نور کا ہالہ کہیں کھونا جائے۔۔۔

کہیں اسکی نظروں سے اوجھل نا ہو جائے۔۔۔

کہیں اسکا دل پھر سے اسکے دیدار کا پیاسا نا رہ جائے۔۔۔

مگر یہ کیسی پیاس تھی۔۔۔

جو لمحہ بالمحہ اسکے دیدار کے ساتھ بڑھ رہی تھی۔۔۔

روحا کی جھکی نظریں اسکے ہاتھ پر پڑیں۔۔۔

جس ہاتھ سے اسنے اسکا نقاب ہٹایا تھا وہ بری طرح کانپ رہا تھا۔۔۔

اسکا کانپتا ہاتھ دیکھ کر روحا کو غصہ آیا۔۔۔

پہلے اسکی عزتِ نفس کو کچلا اور اب یہ نیا ڈرامہ۔۔۔اس نے اسکے ہاتھ کو دیکھتے ہوئے تلخی سے سوچتے نظر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

میر اسیدھا سادہ مزاج تھا مجھے عشق ہونے کی کیا خبر
تیرا اک نظر مجھے دیکھنا میرے سارے شوق بدل گیا

حاتم کے پہلو میں درد اٹھنے لگا تھا۔۔۔
اسکا دل بہت بری طرح دھڑک رہا تھا۔۔۔
جیسے ابھی حسنِ ماہ سے کی تاب نالاتے پھٹ جائے گا۔۔۔
مگر نہیں۔۔۔
وہ ماہ نہیں تھی۔۔۔تو بھلا اسکا حُسن حُسنِ ماہ کیسے ہوا۔۔۔
چاند تو داغ دار ہے۔۔۔جبکہ اسکا حُسن بے داغ۔۔۔
بے اختیار حاتم نے اپنا ہاتھ دل پر رکھا۔۔۔

اسکی حاکت غیر ہونے لگی تھی۔۔۔ٹانگیں بے جان ہو چکی تھی۔۔۔مزید کھڑے رہنے سے انکاری تھیں۔۔۔دل بُری طرح مچل رہا تھا۔۔۔مگر آنکھیں تھیں کہ پلکیں جھپکنے کا نام نہیں لے رہیں تھیں تو اسکے چہرے سے ہٹتیں کیسے؟؟

اسے لگا کہ اگر مزید وہ وہاں کھڑا رہا تو شاید اگلا سانس نا لے پائے۔۔۔بامشکل قدم اٹھاتا وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔لڑکھڑاتا وہ لاونج تک آیا۔۔۔جسم پسینے سے بھیگ رہا تھا۔۔۔حلق سوکھ چکا تھا۔۔۔

اسکی غیر ہوتی حالت دیکھ کر غلام دین دوڑے، اسے صوفے کر بیٹھایا اور پانی کا گلاس اسکے لبوں سے لگایا جِسے وہ ایک ہی سانس میں پی گیا۔۔۔

غلام دین ڈاکٹر کو بلانے کے لیے فون کی طرف بڑھے مگر حاتم نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں روک دیا اس کی حالت ابھی سنبھلنے لگی تھی۔۔۔

حاتم کے جانے کے بعد اسکی سسکی کمرے میں ابھری تھی۔۔آج وہ زندگی کی ایک اور بساط ہاری تھی۔۔۔آج وہ اسکی انا پر وار کر کے گیا تھا۔۔۔وہ صرف رو رہی تھی شکوہ کناں نہیں تھی۔۔۔ہوتی بھی کیسے؟؟۔۔اب اسکے پاس یہ اختیار ہی کہاں رہا تھا۔۔۔

اس کی آنکھ کھلی تو سر میں شدید درد تھا۔۔ سر تھامتے بامشکل اٹھا۔۔۔ وہ وہیں لاونج میں صوفے پر بیٹھے بیٹھے سو گیا تھا۔۔۔ سر درد کی شدت سے پھٹے جا رہا تھا البتہ پہلو میں اب کچھ سکون تھا۔۔۔ دل پھر سے اپنی معمول کی رفتار پر دھڑک رہا تھا۔۔۔

گھڑی رات کے بارہ بجا رہی تھی۔۔۔ سب ملازم جا چکے تھے

وہ بامشکل سر تھامتا اٹھا سر درد کی گولی کھانے کی نیت سے کچن کی طرف بڑھا۔۔۔ کچن میں داخل ہوا تھا پیٹ میں بھی بھوک کا احساس جاگا۔۔۔ اس نے کل صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔ فریج سے بریانی نکالی اور پلیٹ میں چند نوالے نکالے اور انہیں اوون میں گرم کیا۔۔۔ گرم گرم بریانی کی خوشبو نے اسکے اندر بھوک کو ہوا دی تھی۔۔۔ ٹیبل پر کھانا لگانے کے بعد وہ بیٹھا اور کھانا کھانا شروع کیا

جیسے ہی اس نے پہلا نوالہ اپنے منہ کی طرف بڑھایا کسی کا چہرہ اسکی نظروں کے سامنے لہرایا۔۔۔ اسے یاد آیا کہ جب سے وہ اسکے گھر آئی تھی اس نے کھانا نہیں کھایا تھا۔۔۔

وہ بھوکی تھی تو وہ کیوں کھانے بیٹھ گیا تھا؟؟۔۔۔

اس نے خود سے سوال کیا۔۔۔

ایک دم اسکا دم کھانے سے اچاٹ ہو گیا۔۔۔

اس نے چمچ واپس پلیٹ میں رکھا۔۔۔

بھوکی ہے تو رہے بھوکی مجھے کیوں اسکی پرواہ ہو رہی ہے؟؟۔۔۔"ایک دم اس نے اپنی حالت پر غور" کرتے ہوئے سوچا۔۔۔

میں کیوں اسکی وجہ سے بھوکا رہوں؟؟۔۔۔"اناکا احتجاج شروع ہوا۔۔۔"

اس نے چمچ کی طرف ہاتھ بڑھایا مگر اب دل انکاری تھی۔۔۔

وہ بے دلی سے کھانا وہیں چھوڑ کر اٹھا گیا۔۔۔اور قدم اوپری سیڑھیوں کی طرف بڑھا دیے۔۔

جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا اسکی پہلی نظر زمین پر پڑے اس وجود پر پڑی۔۔۔

بیڈ شیٹ زمین پر نماز کی ادائیگی کے مقصد سے بچھائی گئی تھی اور پھر شاید وہ نماز پڑھنے کے بعد وہیں سو گئی تھی۔۔۔

اسکا پورا وجود سفید چادر میں چھپا ہوا تھا۔۔چہرہ پر بھی چادر موجود تھی مگر پردے کی نیت سے نہیں بلکہ شاید سائیڈ سے ڈھلک کر اسکے چہرے پر آ گری تھی۔۔۔

اس کے دل نے پھر سے نئی لو پر دھڑکنا شروع کیا تو وہ ڈر گیا۔۔۔

فوراً اسے مکمل نظر انداز کرتے وہ بیڈ کی طرف بڑھا اور سونے کی طرف لیٹ گیا۔۔۔اسے دائیں کروٹ پر سونے کی عادت تھی۔۔۔جسے ہی وہ سونے کے لیے لیٹا نظر سیدھی زمین پر پڑے وجود پر پڑی۔۔اس

نے فوراً کروٹ بدلی۔۔۔بائیں طرف منہ کر کے لیٹا تو سامنے الماری کے دروازے پر لگے آئینے میں پھر سے زمین پر سویا وہ وجود نظر آیا۔۔۔

وہ فوراً جھنجھلا کر اٹھ بیٹھا اور سر تھام لیا۔۔۔پہلے ہی سر درد سے پھٹے جا رہا تھا اور اوپر سے رہا سہا سکون وہ برباد کرنے پر تُلی ہوئی تھی۔۔۔ آخر کار تھک ہار کر وہ سیدھا لیٹ گیا اور آنکھوں پر بازو رکھ دیا۔۔۔ مگر بند آنکھوں میں بھی بار بار اسی کا چہرہ نظر آ رہا تھا۔۔۔حاتم نے ضبط سے مٹھیاں بھینچتے ہوئے گہرا سانس لیا۔۔ نتھنوں سے خوشبو ٹکرائی۔۔۔

کوئی مقدس خوشبو تھی۔۔۔جو آج سے پہلے کبھی اسکے کمرے سے نہیں آئی تھی۔۔۔اور وہ جان گا تھا کی یہ خوشبو اسی وجود سے اٹھ رہی تھی

آخر کار اسکا رہا سہا ضبط بھی ٹوٹ گیا

میری نیندیں حرام کر کے خود کیسے مزے سے سو رہی ہے۔۔۔"اسے دیکھتے حاتم نے غصے سے کہا"

انا پھر سے جاگی تھی۔۔۔

وہ فوراً اٹھا اور اسکے قریب جا کھڑا ہوا۔۔۔

او ہیلو۔۔۔۔اٹھو۔۔۔"وہ اونچ آواز میں بولا"

روحا کو نیند میں کوئی آواز سنائی دی مگر وہ سمجھ نا پائی۔۔

تمہیں سنائی نہیں دے رہا اٹھو۔۔۔"وہ پھر سے بولا"

روحا نیند میں ہڑبڑا کر اٹھی اور نا سمجھی سے اسے دیکھا

اسکی خمار آلود سیاہ کانچ سی آنکھوں نے حاتم کو جزبز کیا

بے رحم آنکھوں والی۔۔۔"وہ اپنے دل کی حالت پر غصے میں بڑبڑایا"

مگر اتنی آہستہ آواز بھی نا تھی اسکی کہ روحا سن ناپاتی۔۔۔اسکی بات سنتے ہی وہ نظریں جھکا گئی۔

تمہیں کیا سونے کے لیے پورے گھر میں یہی جگہ ملی تھی۔؟؟..."وہ غصہ سے بولا"

وہ غل۔۔۔غلطی سے آنکھ لگ گئی تھی۔۔۔"وہ سہمتے ہوئے بولی"

پوری دن میں اب حاتم نے اسکی آواز سنی تھی۔۔۔اسکی آواز بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔شاید وہ بہت دیر روتی رہی تھی۔۔حاتم نے سوچا۔۔

اٹھو یہاں سے۔۔۔۔کہیں اور جا کر سو۔۔"حاتم نے دروازے کی طرف اشارہ کرتے کہا"

روحا نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا جیسے پوچھ رہی ہو کہاں جاؤں؟؟

کہیں بھی چلی جاؤ۔۔۔کاریڈور میں،لاؤنج میں یا باہر لان میں۔۔۔بس میرے کمرے سے نکلو۔۔۔"وہ جھنجھلا کر بولا"

اسکی بات سن کر روحا سکتے میں آگئی۔۔۔

تو یہ حثیت تھی اسکی اس گھر میں۔۔۔

تو یہ حثیت تھی اسکی اس کی زندگی میں۔۔۔

تو یہ حثیت تھی اسکی اس کے دل میں۔۔۔

اس نے جیسے خود پر طنز کیا تھا۔۔۔

میری طرف سے بھاڑ میں جاؤ۔۔۔"وہ اسے وہیں بت بنے دیکھ کر شدید غصہ میں بولا اور بیڈ کی طرف "

بڑھ گیا۔۔۔

وہ اٹھی ایک نگاہ اس پر ڈالی اور باہر نکل گئی۔۔۔سیڑھیاں اترتی وہ نیچے آئی۔۔۔لاونج کا دروزہ کھول کر باہر نکل گئی۔۔۔لان میں چلتے ہوئے اسکی گھٹی گھٹی سسکیاں نکل رہی تھی۔۔۔ہر قدم پر آنسو گھاس پر گر رہے تھے۔۔۔بے دھیانی میں چلتے ہوئے وہ گھر کی پچھلی طرف نکل آئی۔۔۔وہ سیڑھیاں دیکھ کر اسکی ٹانگیں جواب دے گئی تو ان پر آ بیٹھی۔۔۔۔

سر گھٹنوں میں دیے وہ اب آواز کے ساتھ رو رہی تھی۔۔۔بے دھیانی میں بھی اسکے رونے کی آواز اس قدر اونچی نا تھی کہ کسی نا محرم کے کانوں میں پڑتی۔۔۔

روتے روتے نا جانے کب اسکی آنکھ لگ گئی۔۔۔

وہ اسے کمرے سے نکال تو چکا تھا مگر سکون اب بھی نہیں تھا۔۔۔

وہ اپنی خوشبو چھوڑ گئی تھی۔۔۔

وہ اپنا احساس چھوڑ گئی تھی۔۔۔

وہ اپنا عکس چھوڑ گئی تھی۔۔۔

وہ دل کی آواز کو سراسر نظر انداز کرتا رہا۔۔۔ آنکھوں کے سامنے ابھی بھی اسی کا چہرہ تھا۔۔۔ دھیرے دھیرے نیند اسے اپنی آغوش میں لینے لگی۔۔۔

اسکی آنکھ کھلی تو فجر کی آذانیں ہو رہی تھی۔۔۔ اس نے وہی بیٹھ کر مکمل آذان سنی پھر وضو کے لیے اٹھ کھڑی ہو۔۔۔ وہ گھر کے اندر نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ اسکا سامنا حاتم سے ہو جس نے کل رات بے دردی سے اسے نا صرف اپنے کمرے سے نکالا تھا بلکہ شاید زندگی سے نکالنے کا اشارہ بھی دیا تھا۔۔۔

خوش قسمتی سے اسکی نظر سامنے لان میں لگے نل پر پڑی تو وہ فوراً وضو کے لیے بڑھی۔۔۔ وضو کے بعد اس نے وہیں گھاس پر نماز پڑھی۔۔۔

اسکا پور پور دکھ رہا تھا۔۔۔ دو دن سے نا اس نے کچھ کھایا تھا اور نا ہی ٹھیک سے سو پائی تھی بس تھوڑی تھوڑی دیر بعد رونے کا شغل فرما رہی تھی۔۔۔

آنکھ کھلی تو ذہن میں پہلا خیال اسکا آیا۔۔کمرے میں نظریں ڈورائیں جیسے وہ یہیں کہیں ہو گی۔۔۔پھر یاد آیا کہ اس نے تو خود اسے کمرے سے نکالا تھا۔۔۔

"ناجانے ساری رات کہاں سوئی ہو گی۔۔۔"

یک دم اسے اپنے رات والے رویے پر افسوس ہوا۔۔

فوراً بیڈ سے اٹھا اور باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔کوریڈور میں کہیں نظر نا آئی تو باری باری اوپر والے پورشن کے سارے کمرے دیکھ ڈالے۔۔۔وہ نا ملی تو نیچے اتر آیا۔۔لاؤنج، کچن، سب کمرے یہاں تک کہ ڈرائینگ روم بھی دیکھ ڈالا مگر اسکی چھلک تک نا دکھی۔۔۔

ایک دم اسے کہیں ناپاکر دل ڈرنے لگا تھا۔۔۔ہاتھ پاؤں پھولنے لگے تھے۔۔۔پریشانی کے عالم میں لان میں آکر دیکھا مگر وہ وہاں بھی نا تھی۔۔۔اس نے لان میں کھڑے کھڑے سر ہاتھوں میں تھام لیا۔۔۔دل گھبرا رہا تھا۔۔۔اچانک اسے چھت کا خیال آیا تو فوراً واپس اوپر گیا۔۔۔پوری چھت دیکھ ڈالی میں وہ کہیں نہیں تھی۔۔۔اب ٹانگیں کانپنے لگیں تھیں۔۔۔اس نے فوراً دیوار کا سہارا لیا کیونکہ ٹانگیں اپنی سکت کھونے لگیں تھیں۔۔۔دونوں ہاتھ ڈیڑھ فٹ کی دیوار پر رکھے اور آنکھیں موندے چہرہ جھکا دیا۔۔۔

یہ کیا کیا میں نے؟؟...کیا ہو گیا تھا مجھے رات کو۔؟؟...ناجانے کہاں چلی گئی ہے وہ اب۔۔۔کہاں ڈھونڈھوں اب اسے؟؟؟..."وہ بے بس ہونے لگا تھا

اگر اسکی آنکھیں بند نا ہوتیں تو یقیناً اسکی آنکھوں میں تیرتی نمی دکھ جاتی۔۔

ہاں تو کیا غلط کیا میں نے۔۔۔ میں نے تو اسے صرف کمرے سے نکالا تھا نا۔۔۔ گھر سے تو نہیں نکالا"

تھا۔۔۔ کمرے سے نکالنے میں اور دھتکارنے میں بہت فرق ہوتا ہے۔۔۔۔ دھتکارا تھا اس نے مجھے۔۔۔

"اس نے بھی مجھے ایک ناکردہ گناہ کی سزا دینا چاہی۔۔۔

انا پھر شان سے سر اٹھائے کھڑی تھی۔۔۔

اسکے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔ آنکھیں کھولیں۔۔۔ سامنے کا منظر دیکھ کر اسکا دل دھک سے رہ گیا۔۔۔

نیچے اسے سفید آنچل دِکھا تھا۔۔۔

اور پھر اسکے دل کی آواز نے انا کو پسِ پشت ڈالا تھا۔۔۔

مجھے وہ لاکھ تڑپائے مگر اس شخص کی خاطر

میرے دل کے اندھیروں میں دعائیں رقص کرتی ہیں

وہ دیوانہ وار بھاگا تھا نیچے کی طرف۔۔۔ اسے ایسے بھاگتا دیکھ کر غلام دین کو تعجب ہوا۔۔۔ لاؤنج کا دروازہ

دھکیلتے وہ گھر کی پچھلی طرف بھاگا۔۔۔ سب ملازم اسے آنکھیں پھاڑے دیکھ رہے تھے۔۔۔ آج سے پہلے

یہ منظر نا آنکھوں نے دیکھا تو کانوں نے سنا۔۔۔ جیسے ہی اسکے قریب پہنچا اسکی ٹانگوں کو بریک لگی۔۔۔وہ اسے سے چند فٹ دور کھڑا تھا۔۔۔وہ گھٹنوں میں سر دیے شاید سو رہی تھی۔۔۔اسے دیکھ کر حاتم کی جان میں جان آئی۔۔۔ٹانگیں مسلسل کانپ رہیں تھی۔۔۔وہ وہیں گھاس پر بیٹھ گیا۔۔۔

دل کی دھڑکن غیر معمولی تھی۔۔۔

اسے آنکھوں کے سامنے ناپا کر۔۔۔

پھر اسے آنکھوں کے سامنے پا کر۔۔۔

مگر وہ دل میں اٹھتے جزبات کو سراسر نظر انداز کرتے سر جھٹک کر اٹھا وہ واپس اندر کی طرف چل دیا۔۔۔

وہ باہر کب سے ہے؟؟..."اس نے کچن میں کام کرتے غلام دین کے سر پر سوار ہوتے پوچھا"

رات سے۔۔۔"انہوں نے مختصر جواب دیا"

رات سے۔۔۔"وہ حیرت سے بڑبڑایا"

جی بیٹا۔۔۔رات کو لاؤنج کا دروازہ کھلنے کی آواز پر میں نے اٹھ کر دیکھا تو وہ گھر کی پچھلی طرف جا رہیں" تھی۔۔۔مجھے لگا شاید کوئی کام ہو گا۔۔۔ مگر وہ واپس ہی نہیں آئیں۔۔۔"غلام دین نے پوری رپورٹ دی

وہ انکی بات سن کر سر ہلاتا اوپر آ گیا۔۔۔

پہلے اسکا پریشانی سے پورے گھر کا چکر کاٹنا۔۔۔پھر باہر کی طرف دوڑنا۔۔۔پھر روحا کے متعلق پوچھا۔۔۔
اسکے لہجے میں اسکے لیے پریشانی۔۔۔اسکی آنکھوں میں اسکے لیے محبت۔۔۔۔کچھ بھی غلام دین سے چھپا
نہیں تھا۔۔۔اس کے جانے کے بعد وہ مسکرا دیے۔۔۔

آخر میرا بگڑا بچہ بھی سدھرنے جارہا ہے۔۔۔"انہوں نے محبت سے سوچا"

اس نے ساری رات ان سیڑھیوں پر بیٹھ کر گزاری ہے۔۔۔"اس نے جیسے خود کو بتایا تھا۔۔۔"

آفس کے لیے تیار نیچے آیا۔۔۔

بیٹا ناشتا کرلیں۔۔۔"غلام دین نے آج پھر اسے بھوکا جاتے دیکھا تو پریشانی سے بولے"

بھوک نہیں غلام دین۔۔۔"اس نے مختصر جواب دیا اور باہر کی طرف چل دیا"

کمال ہے دو دن سے کچھ نہیں کھایا اور کہتے ہیں بھوک نہیں۔۔۔"وہ تاسف سے سر جھٹکتے بولے"

کمر میں اٹھنے والے شدید درد سے اسکی آنکھ کھلی۔۔۔اسکا پور پور درد کی زد میں تھا۔۔۔بامشکل اٹھ کر نل
تک گئی۔۔۔منہ پر پانی کے چھنٹے مارے۔۔۔پانی کے چند گھونٹ سے پیاس بجھائی۔۔۔۔اب بھوک ستانے
لگی تھی۔۔۔آخر ہمت کر کے اندر کی طرف چل دی۔۔۔روحا کو گھر کی پچھلی طرف سے آتے دیکھا تو
باہر موجود ملازمین کو حاتم کے بھاگنے کی وجہ سمجھ میں آئی۔۔۔سب نے مسکرا کر آپس میں نظروں کا

تبادلہ کیا۔۔۔ہمت کر کے وہ کچن کی طرف بڑھی۔۔۔اسے کچن کی طرف آتا دیکھ کر غلام دین فوراً باہر آئے۔۔

اسلام و علیکم بیٹا۔۔۔"انہوں نے بہت پیار سے آگے بڑھ کر سلام کیا"

ان کے منہ سے بیٹا کا لفظ سن کا جزبات کی رو میں اسکی آنکھیں بھیگ گئیں

وع۔۔۔وعلیکم سلام۔۔۔۔"ان سے جواب دیا"

ناشتا لگاؤں بیٹا۔؟؟...،"انہوں نے پیار سے پوچھا"

روحا کو سمجھ نا آیا کہ کیا جواب دے۔۔اس گھر میں اسے آج تیسرا روز ہونے کو آیا تھا۔۔۔اس نے ابھی تک کسی ملازم سے بات نہیں کی تھی۔۔۔یوں ہاں کہہ دینا اسے شرمندہ کر رہا تھا۔۔۔

اچھا آپ آئیں ناشتا تقریباً تیار ہے۔۔۔"اسے خاموش دیکھ کر غلام دین کہتے اندر بڑھ گئے"

وہ کچن میں جا کر اُس کا جائزہ لینے لگی۔۔۔غلام دین نے ناشتا تیار کرنے کے بعد ٹرے میں رکھا

"میں نقاب میں ناشتا کیسے کروں گی۔۔۔"

ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ غلام دین ٹرے اٹھاتے بولے

چلیں بیٹا۔۔۔آپکا ناشتا میں آپکے کمرے میں رکھ آتا ہوں۔۔۔"وہ محبت سے کہتے آگے بڑھ گئے"

جبکہ روحا کا ذہن تو"آپکے کمرے"پر ہی اٹک گیا تھا۔۔۔

تو کیا اس گھر میں اسکا کمرہ بھی تھا۔۔۔

تو کیا اس گھر میں اسکی بھی حثیت تھی۔۔۔

تو کیا وہ بھی اس گھر پر حق رکھتی تھی۔۔۔

سوچوں کے ہجوم میں لپٹے وہ غلام دین کے پیچھے چل دی۔۔

کچھ چاہیے ہو تو مجھے بتا دیجئیے گا۔۔"وہ کہتے واپس مڑ گئے۔۔"

مگر وہ ساکن کھڑی رہ گئی

وہ تو اسے اسکے کمرے میں لائے تھے نا۔۔

تو پھر وہ حاتم کے کمرے میں کیوں لائے۔۔۔

وہ تو اپنے کمرے میں آئی تھی نا۔۔۔

تو پھر وہ حاتم کمرے میں کیوں آئی تھی۔۔۔

تو کیا یہ کمرا اسکا تھا۔۔؟؟

تو حاتم کا کمرہ اسکا تھا۔۔؟؟

اس نے لمبا سانس لے کر خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کی۔۔۔

مگر یہ کیا۔۔۔اسکا دل اور زور سے دھڑکا تھا۔۔۔

ایک دل فریب سی مہک اسکے اندر بھر گئی تھی۔۔۔

اپنی دھڑکنوں کے شور سے گھبراتے وہ فوراًناشتے کی طرف بڑھی۔۔

ناشتا کرتے ہوئے بھی مسلسل اسکا دھیان بھٹک بھٹک کر اسی خوشبو کی طرف جارہا تھا۔۔۔دھڑکنوں کی رفتار اپنے جوبن پر تھی۔۔ناشتا مکمل کرتے ہی اسے نے ٹرے اٹھائی اور نیچے آئی گئی۔۔وہ مزید وہاں نہیں بیٹھ سکتی۔۔۔اسکی خوشبو اسکی دھڑکنوں میں اشتعار پیدا کر رہی تھی۔۔۔

آپ کیوں لائیں بیٹا۔۔۔مجھے بلا لیا ہوتا۔۔۔"اسے ٹرے لاتے دیکھ کر غلام دین بولے"

نہیں کوئی بات ہے۔۔"اس نے انکی شفقت کا مختصراً جواب دیا"

غلام دین واپس کچن میں اپنے کام میں مشغول ہوگئے۔۔۔

اسے سمجھ نا آئے کہ وہ کیا کرے، کہاں جائے۔۔

میں۔۔۔۔آپ کی کچھ مدد کروادوں؟؟..."آخر اس نے ہمت کرتے غلام دین سے کہا"

ارے نہیں بیٹا۔۔۔آپ کیوں کوئی کام کریں گی۔۔۔ابھی دن ہی کتنے ہوئے ہیں آپ کو آئے۔۔۔""

انہوں نے معمولی سے انداز میں کہا

آپ دنوں کی بات کرتے ہیں اور مجھے لگتا ہے نا جانے کتنی صدیوں سے اس محل میں قید ہوں۔۔۔"اس نے سر جھٹکتے تلخ مسکراہٹ کے ساتھ سوچا

آپ چاہیں تو یہاں بیٹھ جائیں۔۔"اسے ہنوز کھڑا دیکھ کر وہ چیئر کی طرف اشارہ کرتے بولے"

ٹیبل کے گرد پڑی چار کرسیوں میں سے ایک پر وہ خاموش سے بیٹھ گئی

شکر ہے بیٹا۔۔۔کم از کم آپ نے تو ناشتا کیا۔۔۔"وہ برتن دھوتے عام سے انداز میں بولے"

روحا نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا

ورنہ حاتم بیٹا تو تین دن سے بھوکے ہیں۔۔۔کھانے کے قریب بھی نہیں آئے۔۔۔"وہ اپنی بات مکمل کرنے لگے"

روحا کو انکی بات پر حیرت ہوئی۔۔۔بھلا اسے ایسا کیا غم کہ تین دن سے کھانا نہیں کھایا۔۔

کیوں؟؟۔۔"اسکی زبان پسلی۔۔۔اس نے فوراً اب زبان دانتوں تلے دبائے۔۔۔اسے کیا غرض اس سے۔۔۔چاہے کھائے یا نا کھائے۔۔۔پھر بھی وہ متجسس ہوئی

پتا نہیں بیٹا۔۔جب بھی کھانے کے لیے پوچھوں کہتے ہیں ہیں بھوک نہیں۔۔۔"انہوں نے پریشانی سے کہا

پہلے کھانا پینا چھوڑتے تھے تو زیادہ سے زیادہ دو دن تک۔۔۔ مگر اب تو تیسرا دن بھی گزرنے کو ہے۔۔۔"

مگر انہوں نے اس بار شاید کچھ نا کھانے کی قسم کھالی ہے۔۔۔"وہ اپنی ہی دھن میں بول رہے تھے۔۔۔

یہ پہلے بھی کھانا پینا چھوڑ دیتے تھے۔۔۔میرا مطلب ہے چھوڑ دیتا تھا۔۔"اس نے فوراً اپنی تصحیح کی۔۔۔"

خالصتاً بیویوں والے انداز میں سوچا تھا اس نے۔۔۔

مگر کیوں؟؟۔۔۔ایسے کونسے روگ لگے ہیں اس کو۔۔۔"اس نے طنزاً سوچا"

خیر مجھے کیا۔۔۔"پھر سر جھٹکا۔۔۔مگر ابھی بھی اسکا ذہن وہیں الجھا ہوا تھا۔۔۔"

ٹھہر ٹھہر کر آج اسے حاتم کا خیال آرہا تھا۔۔۔وہ ہر خیال پر خود کو ملامت کرتے سر جھٹکتی مگر تھوڑی دیر

بھی پھر اسی کا خیال۔۔۔اور سونے پر سہاگا غلام دین کی بھی زیادہ تر باتیں حاتم سے متعلق تھیں۔۔۔وہ

چاہ کر بھی اسے اپنے ذہن سے نہیں جھٹک پا رہی تھی۔۔۔

ظہر کی نماز کے بعد دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو پہلا خیال پھر اسی کا آیا۔۔۔جو اسکا محرم تھا۔۔۔جو اسکا

مجازیِ خدا تھا۔۔۔جو اسکی محبت ہونے جارہا تھا۔۔۔جو اسکا عشق ہونے جارہا تھا۔۔۔جو اسکا سب کچھ

ہونے والا تھا۔۔۔یہاں تک کہ اسکی سانس سانس کا جواز بھی۔۔۔

یااللہ۔۔۔یہ کیاہوارہاہے آج مجھے۔۔۔پہلے اسکی خوشبو۔۔۔پھر اسکاخیال۔۔۔پھر اسکی باتیں۔۔۔۔"

یہ۔۔۔یہ سب کیاہورہاہے میرے ساتھ؟؟؟۔۔۔میں یہ کیوں بھول رہی ہوں کہ۔۔۔کہ اس نے میری عزتِ نفس کو کچل ڈالا۔۔۔اپنی انا کی تسکین کے لیے مجھ سے نکاح کیا۔۔۔پھر مجھے آدھی رات کمرے سے نکال دیا۔۔۔میں۔۔۔میں یہ سب ہر گز نہیں بھولنا چاہتی۔۔۔میں کیوں بھولوں وہ سب۔۔۔جو اس نے میرے ساتھ کیا۔۔۔یااللہ۔۔۔ہاں میں مانتی ہوں کہ میں نے اپنے تمام اختیارات اسکے نام کیے ہیں۔۔۔مگر مجھے نفرت ہے اس سے۔۔۔۔"اسکی آخری بات پر اسکے دل نے اسکاساتھ نادیا

یااللہ۔۔۔مجھے کمزور ناپڑنے دینا۔۔۔یارب۔۔۔مجھے ہمت عطا فرما کہ۔۔۔کہ دل میں اٹھتے ان جزبات کو دباسکون۔۔۔"آخری بات اس نے بہت ہولے سے زیرِلب کہی تھی کہ کہیں وہ خود ہی ناسن لے۔۔۔۔

توجناب دیکھا آپ نے ان میڈم دل پر تو محبت دستک دینے آن پہنچی ہے اب بس دستک کا انتظار ہے۔۔۔دیکھتے ہیں کب دیتی ہے محبت اسکے دل پر دستک اور کب وہ اسکی سانس سانس کا جواز بنے گا۔۔۔مگر اس سے پہلے دیکھتے ہیں ان جناب کا حال۔۔۔جن کے دل پر محبت ناجانے کتنے دنوں سے دستک دے رہی ہے۔۔۔مگر کبھی وہ دستک سے انجان بن جاتے ہیں تو کبھی اس دستک کی آواز سے

کانوں پر ہاتھ رکھ لیتے ہیں۔۔۔اور اگر آخر ہمت کر کے دروازے کی طرف بڑھیں تو بیچ راہ انکی انا کھڑی ہے جسے کچلنا انہیں منظور نہیں۔۔۔اب انہیں کون سمجھائے کہ جہاں انا ہو وہاں محبت نہیں ہوتی۔۔۔اور اگر محبت ہو جائے تو انا کی جڑیں کمزور کر کے جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے۔۔۔مگر یہ جناب سمجھیں تو تب نا۔۔۔انہیں تو بس اپنی انا پیاری ہے۔۔۔جانے کب یہ انا کو کچل کر محبت کی دستک پر دل کا دروازہ کھولیں۔۔۔اور کب انکی منکوحہ انکی سانس سانس کا جواز بنے۔۔۔

وہ آنکھیں موندے سر کرسی کی ٹیک سے لگائے بیٹھا تھا۔۔۔وہ تھک چکا تھا۔۔۔

اسے دیکھ دیکھ کر۔۔۔

اسکی آواز سنتے سنتے۔۔۔

اسکا لمحس محسوس کرتے۔۔۔

اسکی خوشبو سونگھتے سونگھتے۔۔۔

نظر سے دور ہو کر بھی وہ تیر ا روبرو ہونا

کسی کے پاس ہونے کا سلیقہ ہو تو ایسا ہو

اسکے ذہن میں کل رات کے مناظر گردش کر رہے تھے۔۔۔

وہ غل۔۔۔ غلطی سے آنکھ لگ گئی تھی۔۔۔"اسکی سہمی آواز اسکے کانوں میں رس گھول گئی"

اسکا معصوم، پر نور، بے داغ چہرہ نظروں کے سامنے تھا۔۔۔

اسکے لب دھیما سا مسکرائے۔۔۔

خدا نے کتنی فرصت سے بنایا ہے اسے۔۔۔ حوش ربا، تسخیر کر دینے والا حُسن۔۔۔ایک بار دیکھو تو ہزار" بار دیکھنے کا دل چاہے۔۔۔"وہ ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں پھنسائے ہاتھ سر کے نیچے رکھتے دھیرے سے بولا

دل کی آواز پر انا جاگی۔۔۔

اس نے یک دم آنکھیں کھولیں۔۔۔اپنی حالت پر حیرانی ہوئی۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے مجھے۔۔۔ کیوں وہ میری آنکھوں سے دور جانے کا نام نہیں لے رہی۔۔۔کیوں وہ میری" سماعتوں سے دور جانے کا نام نہیں لے رہی۔۔۔ کیوں میرا دل اسے ہی سوچے جا رہا ہے۔۔۔ کیوں میری آنکھیں اسے ہی دیکھے جا رہی ہیں۔۔۔ کیوں میری سماعتوں میں صرف اسی کی آواز گونج رہی ہے۔۔۔" وہ سر ہاتھوں میں تھامے بولا

میرا دل کیوں پہل کرنے لگا ہے۔۔۔؟؟۔۔یہ جانتے بوجھتے کہ۔۔۔اس نے۔۔اس نے بھی۔۔۔ہاں" اس نے بھی دھتکارا تھا مجھے۔۔۔"وہ بے بسی سے بولا

نفرت ہے مجھے عورت ذات سے۔۔"بے بسی غصے میں ڈھلنے لگی تھی۔۔۔اس نے غصے میں پیپر ویٹ" اٹھا کر سامنے دیوار پر دے مارا۔۔۔

تھک چکا تھا وہ۔۔۔اسکی یادوں سے باتوں سے۔۔۔آفس میں بھی کچھ خاص کام نا تھا کہ مصروف رہتا۔۔۔گھر وہ جانا نہیں چاہ رہا تھا۔۔۔یہاں تو بس اسکی یادیں تھیں۔۔۔گھر پر تو وہ خود تھی۔۔۔اسکی یادوں سے جان چھڑا کر کیسے وہ اسکے پاس چلا جاتا۔۔۔نا جانے کتنی دیر بلاوجہ سڑکوں پر بے مقصد گاڑی گھماتا رہا۔۔۔آخر تھک ہار کر گاڑی ساحل کے کنارے روک دی۔۔۔

مغرب ہو چکی تھی۔۔۔آسماں پر ملگجی سا اندھیرا چھانے لگا تھا۔۔۔سورج مکمل ڈوب چکا تھا۔۔۔پرندے گھروں کا لوٹ رہے تھے۔۔۔سمندر کی لہریں اپنے جوبن پر اٹھلا رہی تھیں۔۔۔مگر اسکے اندر ان لہروں سے کہیں زیادہ طوفان برپا تھا۔۔۔

وہ کسی ہارے جواری کی طرح گاڑی سے ٹیک لگائے سامنے سمندر کی لہروں پر نظر جمائے کھڑا تھا۔۔۔وہ ان لہروں کی موجوں میں سکون تلاشنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا

جب کسی انا پرست شخص کو پہلی نظر میں محبت ہوتی ہے نا جو دھیرے دھیرے عشق کے درجات پانے لگ جائے تو اس شخص سے زیادہ قابلِ ترس اور قابلِ رحم شاید ہی کوئی ہو۔۔۔

وہ بھی انا پرست تھا۔۔۔

وہ بھی محبت کر بیٹھا۔۔۔

اور پہلی نظر میں کر بیٹھا۔۔۔

وہ بھی عشق کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔

وہ بھی قابلِ ترس ہو گیا۔۔۔

وہ بھی قابلِ رحم ہو گیا۔۔۔

اسے وہاں کھڑے نا جانے کتنی دیر بیت گئی۔۔۔

اسے کیا معلوم کے کتنی دیر بیتی۔۔۔

وہ معلوم بھی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

وہ تو دوہری اذیت کا شکار تھا۔۔۔

ایک طرف اسکی مغرور انا۔۔۔

تو دوسری طرف پہلو میں دھڑکتا دل۔۔۔

وہ کس کی سنتا؟؟۔۔۔

وہ کسے چنتا؟؟۔۔۔

انا کو کیسے چھوڑ دیتا جو اسکی ذات کا حصہ بن گئی تھی۔۔۔

دل کیسے نکال پھینکتا جبکہ وہ اسی کی وجہ سے زندہ تھا۔۔۔

اسے یوں لگ رہا تھا جیسے اسکے چاروں طرف آگ کا دریا تھا جبکہ اسکے پاؤں دلدل میں۔۔۔وہ آگے جاتا یا پیچھے یا دائیں یا بائیں۔۔۔ہر صورت میں ہی بھسم ہو جاتا۔۔۔لیکن اگر وہیں کھڑا رہتا تو دلدل اسے نِگل جاتی۔۔۔

ہم دوہری اذیت میں گرفتار مسافر
پاؤں بھی ہیں شل شوقِ سفر بھی نہیں جاتا

۔

گھر میں داخل ہوتے اسکی نظر وال کلاک پر پڑی۔۔۔رات کے دس بج چکے تھے۔۔۔وہ سر جھکائے خاموشی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

کھانا لگاؤں بیٹا؟؟..."ابھی وہ سیڑھیوں کے قریب پہنچا تھا کہ غلام دین نے آگے بڑھ کر امید سے پوچھا"

وہ رک کر انہیں دیکھنے لگا۔۔۔

اس سے پہلے وہ کچھ بولتا غلام دین بول پڑے۔۔۔

چلیں آپ فریش ہو جائیں میں کھانا لگاتا ہوں۔۔۔بہو بیٹی نے بھی ناشتے کے بعد سے کچھ نہیں"

"کھایا۔۔۔

وہ کہتے آگے بڑھ گئے جبکہ وہ وہیں کھڑا رہ گیا

ذہن اسکے ذکر پر اٹک گیا۔۔۔

اسکے ناشتے کا سن کر دل کو کچھ تسلی ہوئی اور انا دل کو مطمئن دیکھ کر کلس کر رہ گئی

بہت تھک چکا تھا وہ۔۔۔

ان تین دنوں میں ہر لمحہ وہ خود سے لڑا تھا۔۔۔اب ہمت نہیں رہی تھی۔۔۔وہ خاموشی سے سر جھکائے

غلام دین کے پیچھے کچن کی طرف چل دیا۔۔۔

کچن میں داخل ہوتے اسکی نظر سامنے بیٹھی روحا پر پڑی۔۔۔

وہ اسکی آمد کی اطلاع سنتے ہی کچن میں آگئی تھی کہ کہیں اس سے سامنا نا ہو جائے۔۔۔

دونوں کی نظریں ملیں۔۔۔

دونوں کی آنکھیں شکوہ کناں تھیں۔۔۔

دونوں کے دل بہت زور سے دھڑکے تھے۔۔۔

دونوں کے دلوں نے نئی لو پر دھڑکنا شروع کیا۔۔۔

وہ خاموشی سے آکر چیئر پر بیٹھ گیا۔۔۔ویسے بھی اس میں اتنی ہمت نا تھی کی کسی سے کچھ کہتا۔۔۔

وہ اسے اپنے عین سامنے والی کرسی ہر بیٹھا دیکھ کر جز بز ہونے لگی۔۔

غلام دین کھانا لگا کر جا چکے تھے۔۔۔

وہ جھولی میں ہاتھ رکھے مسلسل مسل رہی تھی۔۔۔ڈر رہی تھی کہ کہیں کھانے سے ہی نا اٹھا دے اسے۔۔۔

وہ اسے نظر انداز نہیں کر رہا تھا۔۔۔بس اسکی طرف دیکھ نہیں رہا تھا۔۔۔حاتم نے پلیٹ میں چاول نکالے اور کھانا شروع کیا۔۔۔

اسے آرام سے کھانا کھاتے دیکھ کر روحا کو حیرت ہوئی۔۔۔اس نے غور سے اسکے چہرے کو دیکھا۔۔۔

اس نے اسکے چہرے پر درد کو پایا۔۔۔

اس نے اسکے چہرے پر اذیت کو پایا۔۔۔

اس نے اسکے چہرے پر تھکان کو پایا۔۔۔

اس نے اسے چہرے پر کرب کو پایا۔۔۔

اس نے اسکے چہرے پر اور کچھ نا پایا۔۔۔

اگر تمہارا تھیسیس مکمل ہو گیا کو تو کھانا شروع کر سکتی ہو۔۔۔" اسے اپنی طرف غور سے دیکھتے پا کر اسے نے بنا کسی تاثر کے بظاہر مکمل توجہ کھانے پر مرکوز کرتے کہا۔۔۔

روحا پر تو حیرت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔۔۔ کیسے آرام سے بات کر رہا تھا وہ اس سے۔۔۔ اسے اپنی سماعتوں پر یقین نا آیا۔۔۔

کچھ لمحے یونہیں سِرکے۔۔۔ وہ اسے تعجب سے دیکھتی رہی۔۔۔ آخر کیا چیز ہے یہ شخص؟؟۔۔۔ اس نے سوچا

ڈرتے ڈرتے پلیٹ میں چاول نکالے۔۔۔ پانی کے لیے نظر دوڑائی تو ٹیبل پر صرف ایک گلاس موجود تھا۔۔۔ شیلفز پر دیکھا تو وہاں بھی کوئی نظر نا آیا۔۔۔ اس نے سوچا کہ وہ گلاس وہی لے لیتی ہے۔۔۔ مگر وہ سوچتی رہ گئی اور حاتم نے ہاتھ بڑھا کر گلاس پکڑا۔۔۔ جگ سے پانی ڈالا۔۔۔ روحا نے منہ بنا کر خاموشی سے پہلا نوالہ منہ میں رکھا۔۔۔ مگر چاول گلے میں جا لگے۔۔۔ وہ اس نے زور سے کھانسنا شروع کیا۔۔۔ حلق میں نوالہ اٹکنے پر اس نے گلاس لبوں سے لگایا۔۔۔ ابھی چند قطرے ہی اسکے حلق تک پہنچے تھے کہ مقابل نے کھانسنا شروع کر دیا۔۔۔ حاتم نے گلاس ٹیبل پر اسکے آگے رکھ دیا۔۔۔ روحا نے گلے میں تکلیف کی شدت سے فوراً گلاس اٹھایا اور لبوں سے لگایا۔۔۔ جب اسے کچھ سکون ملا تو اس نے گلاس واپس

Urdu Novels Ghar

ٹیبل کر رکھا۔۔۔اسے تو آرام مل گیا۔۔۔مگر حاتم کے حلق میں ابھی تک نوالہ اٹکا ہوا تھا۔۔۔جیسے ہی روحا نے گلاس رکھا۔۔۔حاتم نے اسے اٹھا کر لبوں سے لگایا۔۔۔یہ سب اتنا غیر متوقع تھا کہ وہ دونوں ایک ہی گلاس سے پانی پینے پر دھیان نا دے پائے۔۔۔

پانی پینے کے بعد حاتم نے جیسے ہی گلاس ٹیبل پر رکھا۔۔۔دونوں نے چونک کر ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔۔۔وہ دونوں چند لمحوں پہلے والا منظر اب سمجھے تھے۔۔۔

دونوں کی نظریں ملیں اور پھر جھکیں۔۔۔مگر دلوں نے چیخ و پکار شروع کر دی۔۔۔

ان کے دلوں پر محبت تو پہلے ہی دستک دے چکی تھی۔۔۔اب کی بار محبت نے انکے دلوں میں داخل ہونا تھا۔۔۔اور محبت کے داخلے کی ابتدا ابھی اس پانی کے گلاس سے ہو چکی تھی۔۔۔

کیا اسلام سے زیادہ خوبصورت دین بھی کوئی ہو سکتا ہے؟؟؟۔۔۔کیا اللہ سے زیادہ رحمان بھی کوئی ہو سکتا ہے؟؟۔۔۔بے شک نہیں۔۔۔جو ایک برتن میں کھانے پینے سے میاں بیوی میں پیار اور محبت پیدا کر دیتا ہے۔۔۔

وہ دونوں کھانا کھا چکے تھے۔۔۔حاتم اٹھ کر اپنے کمرے میں جا چکا تھا۔۔۔اسکے جانے کے بعد روحا نے سکون کا سانس دیا۔۔۔دوبارہ نقاب کیے اس نے برتن سمیٹنے شروع کر دیے۔۔۔برتن سمیٹ کر وہ لاؤنج میں آ گئی۔۔

بیٹا چائے بناؤں آپ کے لیے۔؟؟۔۔۔"اسے لاؤنج میں بیٹھا دیکھ کر غلام دین نے پوچھا"

نہیں شکریہ۔۔۔"اس نے مختصر جواب دیا"

وہ بیٹھی سوچ رہی تھی کہ آج رات وہ یہیں لاؤنج میں سو جائے گی۔۔۔

جی۔۔۔۔"غلام دین کے پکارنے پر انہیں دیکھتے بولی"

"مجھے ابھی کچن میں کچھ کام ہے تو آپ یہ چائے اوپر حاتم بیٹا کو دے آئیں۔۔۔"

ان کی بات پر روحا گھبرا گئی

میں۔۔۔۔؟؟۔.."اس نے جیسے تصدیق کرنا چاہی"

جی بیٹا۔۔۔آپ لے جائیں۔۔۔"انہوں نے چائے کی ٹرے اسی تھمائی اور کچن میں چل دیے۔۔۔"

وہ کھڑی چائے کو دیکھتی رہی۔۔۔اسکا دل کیا اپنا سر دیوار میں مار لے۔۔۔وہ جتنا اسکے سامنے جانے سے ڈر رہی تھی۔۔۔اتنا ہی انکا سامنا ہونے لگا تھا۔۔۔لرزتے قدموں سے وہ سیڑھیاں چڑھنے لگی۔۔

دھڑکتے دل کے ساتھ ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر اسے گھمایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔۔وہ سامنے بیڈ پر کراؤن سے ٹیک لگا کر ٹانگیں پھیلائے بیٹھا تھا۔۔۔آنکھیں موندے، چہرے پر زمانے بھر کی تھکن رقم تھی۔۔۔

اسکی بند آنکھیں دیکھ کر روحا کو کچھ تسلی ہوئی۔۔۔وہ دھیرے سے چلتے اس تک آئی اور ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھی۔۔۔

دروازہ کھلنے پر وہ جان گیا تھا کہ آنے والا کون ہے۔۔۔مگر تعجب ہوا تھا اسکی غیر متوقع آمد پر۔۔۔پھر آہستہ آہستہ اسکی خوشبو قریب آنے لگی اور پھر دور جانے لگی۔۔۔

روحا نے دروازے تک پہنچ کر شکر ادا کیا کہ اس نے اسے دیکھا نہیں یا کچھ کہا نہیں۔۔۔

..وہ جانا چاہ رہی تھی مگر وہ اسے روکنا چاہ رہا تھا

"کہاں جا رہی ہو۔۔۔"تھکن زدہ آواز روحا کی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔وہی ہوا جسکا ڈر تھا۔۔اس نے ڈرتے ڈرتے مڑ کر دیکھا۔۔۔وہ ابھی بھی ہنوز آنکھیں موندے ہوئے تھا۔۔۔

روحا اسے دیکھتی رہی۔۔۔

حاتم نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا جو سہمے انداز سے اسے دیکھ رہی تھی

"کہاں جا رہی ہو۔۔؟؟۔۔۔"۔۔۔پھر سے وہی سوال۔۔۔"

"و۔۔و۔وہ۔مم۔۔میں نیچے۔۔۔"وہ اسکی نظریں سے جزبز ہو کر سر جھکا گئی

"نیچے کیوں جا رہی ہو۔۔؟؟۔۔۔"بہت نرم لہجے میں سوال آیا۔۔۔

روحا تو آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔کیا تھا یہ شخص۔۔۔پل میں تولا، پل میں ماشا۔۔۔

تم بیوی ہو میری۔۔۔تو یہیں رہو گی۔۔۔"وہ آرام سے چائے کا کپ اٹھاتے بولا "

تو کیا وہ اسے بیوی سمجھتا تھا۔۔۔اس نے بے اختیار سوچا

نیچے جا کر۔۔۔لان میں رات گزار کر۔۔۔اب لاؤنج میں سو کر۔۔۔تم کیا ثابت کرنا چاہ رہی ہو کہ بہت" ظلم کرتا ہوں میں تم پر۔۔۔کمرے سے نکال دیتا ہوں۔۔۔مارتا پیٹتا ہوں۔۔۔ہوں۔۔۔"وہ چائے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا

اسکے الفاظ بہت تلخ تھے،انداز پر سکون جبکہ لہجہ نرم ترین۔۔

روحا کو سمجھ نا آیا کہ اسے الفاظ پر یقین کرے یا اسکے لہجے پر۔۔۔مگر اتنا تو وہ سمجھ گئی تھی کہ آج وہ اسے کمرے سے باہر قدم بھی نہیں رکھنے دے گا۔۔۔

دروازہ بند کرو۔۔۔"ادائے بے نیازی سے صادر کیا گیا حکم۔۔۔"

اس نے بامشکل تھوک نگلتے دروازہ بند کیا۔۔

وہ سامنے صوفہ ہے۔۔۔تم اس پر بہت آرام سے سو سکتی ہو۔۔۔"وہ بہت عام سے انداز میں اسے مکمل" بظاہر نظر انداز کیے چائے کہ چسکی لگاتے بولا

روحا نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔۔کیسے وہ ایک کہ بعد ایک حکم صادر کر رہا تھا۔۔۔

اگر کوئی پرابلم ہے تو۔۔۔۔"اس نے تو کو لمبا کیا جیسے سوچ رہا کو۔۔۔"

تو تم یہاں بیڈ پر بھی سو سکتی ہو۔۔۔"وہ اپنے پہلو کی طرف اشارہ کرتے اسکی آنکھوں میں دیکھتے" بولا۔۔۔اس بات کا مقصد صرف اسے زِچ کرنا تھا۔۔۔

بھوری آنکھیں سیاہ کانچ سی آنکھوں سے ٹکرائیں۔۔۔

روحا ششدر رہ گئی۔۔۔

ناجانے کن جزبوں کے شدت تھی اسکی آنکھوں میں۔۔۔۔وہ مزید دیکھ نا پائی اور اپنی نظریں جھکا گئی۔۔۔

اسکی ساری بہادری جھاگ کی طرح بیٹھ چکی تھی۔۔۔ناجانے کیوں وہ اس سے کترا رہی تھی۔۔۔دھیرے دھیرے چلتے وہ صوفے پر آئی بیٹھی۔۔۔یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ اس نے پہلا آپشن چُنا ہے۔۔۔حاتم اسے دیکھ کر مسکرا اٹھا۔۔۔

صوفہ بیڈ کے بالکل عین سامنے تھا۔۔۔یعنی وہ حاتم کے عین سامنے بیٹھی تھی۔۔۔حاتم کی نظریں اسی پر مرکوز تھیں۔۔۔وہ بغور اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا۔۔۔اسے مسلسل خود کو دیکھتا پا کر وہ جزبز ہونے لگی۔۔۔ہتھیلیاں پسینے سے تر ہو گئیں۔۔۔ناچاہتے ہوئے بھی اسکے چہرے پر حیا کی لالی بکھر گئی۔۔۔

اسکے ایمان کے نور سے منور چہرے پر بکھرے حیا کے رنگوں نے اسے مہبوت کر دیا۔۔۔دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔۔۔اسکے تسخیر کر دینے والے حسن کی تاب نالاتے پھر سے اسکی حالت غیر ہونے لگی تھی۔۔۔دل شدت سے دھڑک رہا تھا۔۔۔اسکا جسم ہلکے سے لرزنا شروع ہوا۔۔۔دل تھا کہ ابھی پہلو چیر کر مقابل کے قدموں میں آگرے۔۔۔وہ اپنی حالت کے پیشِ نظر اٹھ کر فوراً باتھ روم کی طرف بڑھا۔۔۔نل کھول کر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے منہ پر مارے تو کچھ افاقہ ہوا۔۔۔اس نے بھیگا چہرہ اٹھا کر دیکھا تو آنکھیں سرخ انگارا بن چکیں تھیں۔۔۔

بے رحم آنکھوں والی۔۔۔"وہ اپنی حالت دیکھتے بڑبڑایا"

جمالِ یار کو دیکھا پھر اپنے حال کو دیکھا

جب اپنے حال کو دیکھا بہت بے حال سا دیکھا

۔

اسے ایک دم سے اٹھ کر جاتے دیکھ کر روحا تو تعجب ہوا۔۔۔اس نے سر اٹھا کر باتھ روم کی طرف دیکھا مگر جیسے ہی وہ باہر آنے لگا تو فوراً نظریں جھکا گئی۔۔۔حاتم باہر آیا تو فوراً کمرے سے نکل گیا۔۔۔روحا تو آج اسکے پل پل بدلتے رنگ دیکھ کر حیران تھی۔۔۔

وہ کمرے سے نکل کر سیدھا ٹیرس پر آ گیا۔۔۔ ٹھنڈی ہوا کہ جھونکے اسکے جسم سے ٹکرائے تو اسے کچھ سکون ملا۔۔۔ من میں لگی آتشِ عشق اسے جلانے لگی تھی۔۔۔

"کیوں اتنا بے خود ہو جاتا ہوں میں اسکے سامنے۔؟؟۔۔۔ کیوں جب وہ ہوتی ہے تو کچھ دکھائی نہیں دیتا؟؟۔۔۔ کیوں اسے دیکھنے سے خود کو روک نہیں پاتا۔۔۔؟؟۔۔" وہ ریلنگ پر ہاتھ رکھے آنکھیں موندے چہرے آسمان کی طرف اٹھائے کھڑا تھا۔۔۔

"یا اللہ میں کیا کروں۔۔۔" بے اختیار اس نے اپنے رب کو پکارا

اس نے ایک دم سے آنکھیں کھولیں۔۔۔

کیا ہوا تھا ابھی ابھی۔۔۔

اس نے اپنے رب کو پکارا تھا۔۔۔

خود ساختہ پکار تھی۔۔۔۔

"مم۔۔۔ میں۔۔۔ میں نے۔۔۔ میں پکارا۔۔۔ اسے؟؟؟۔۔۔" اس نے صدمے میں خود سے پوچھا

وہ ساکن کھڑا رہ گیا۔۔۔۔

دس سال بعد۔۔۔

دس سال بعد پکارا تھا اس نے اسے۔۔۔۔

حاتم کے کمرے سے جاتے ساتھ ہی صوفے پر دراز ہوئی۔۔۔اسے نیند آنے لگی تھی۔۔۔مگر وہ ڈر بھی رہی تھی وہاں سونے سے۔۔۔اس نے ساری دعائیں اور سورتیں پڑھ کر خود پر پھونکیں اور اپنا آپ اللہ کے سپرد کر گیا۔۔۔دو نیند سے وہ ٹھیک سے سوئی نہیں تھی تو اب مزید نیند کو روکنا ناممکن تھا۔۔۔وہ جلد ہی گہری نیند میں چلی گئی۔۔۔

وہ کمرے میں آیا تو اسے سویا پایا۔۔۔اسے سوتا دیکھ کر دل کچھ مطمئن ہوا۔۔۔صبح اسے کہیں ناپا کر جو دل کی حالت ہوئی تھی اسکے بعد دل ہر گز اسے نظروں سے دور کرنے کی اجازت نہیں دے رہا تھا۔۔۔

حالِ دل تو دیکھو۔۔۔

وہ نظروں سے اوجھل۔۔۔

دل بے چین۔۔۔

وہ نظروں کے سامنے۔۔۔

دل بے اختیار۔۔۔

اسے دیکھوں تو۔۔۔

تاب نالا سکے۔۔۔

نا دیکھوں تو۔۔۔

بیٹھتا چلا جائے۔۔۔

اب دل بتائے۔۔۔

آخر یہ کیا چاہے؟؟۔۔

مجھے یوں اتنا تڑپائے۔۔۔

وہ تھک چکا تھا۔۔۔بہت زیادہ۔۔۔خاموشی سے لیٹ گیا۔۔۔

دو دن یونہی گزر گئے۔۔۔ان دونوں میں میں کوئی بات نا ہوئی۔۔۔بس خاموشی اسے اپنی ادھوری آنکھوں سے ایک دوجے کو تکتے رہے۔۔۔دل میں اٹھتے جزبات سے دونوں واقف تھے شاید تبھی ہونٹوں پر مہر ثبت تھی۔۔۔اس بار دونوں ہی ان جزبات سے انکار نہیں کر پا رہے تھے۔۔۔۔

آج وہ مکمل بلیک تھری پیس سوٹ پہنے اپنی پوری مردانہ وجاہت اور وقار کے ساتھ موجود تھا۔۔۔روحا نے پہلی بار اسے اسے تھری پیس سوٹ پہنے دیکھا تھا۔۔۔کچن سے نکل کر ڈائننگ تک آتے اسے ساتا پا اسکا مکمل جائزہ لیا۔۔۔

آج وہ ہیڈ تو ٹو کسی چارمنگ پرنس سے کم نہیں لگ رہا تھا۔۔۔وہ سربراہی کسی پر بیٹھا تھا۔۔۔جبکہ پہلے روحا اس سے ایک کرسی چھوڑ کر بیٹھتی تھی مگر آج انجانے میں وہ اسکے ساتھ آ بیٹھی۔۔۔اسکی سوچوں کا مرکز صرف حاتم زیروز علی خان تھا۔۔۔اخبار میں گُم حاتم نے آج اس تبدیلی کو محسوس کیا تھا۔۔۔

روحانے آج بے اختیار اسے غور سے دیکھا تھا۔۔۔خمار آلود بھوری آنکھیں۔۔۔دنیا جیت لینے کی امنگ سے روشن پیشانی۔۔۔مغرور کھڑا ناک۔۔۔سلیقے سے سیٹ کیے گئے بال۔۔۔ہلکی داڑھی۔۔۔روحانے آج نوٹ کیا تھا۔۔۔وہ شیو نہیں بناتا تھا۔۔۔اسکی ہلکی بڑھی داڑھی۔۔۔ناجانے کیوں یہ بات اسے اچھی لگی تھی۔۔وہ ناچاہتے ہوئے بھی مسکرادی۔۔۔اسے اپنی طرف مسکراتا دیکھ کر حاتم نے حیران ہوتے اسے دیکھا۔۔۔

روحانے اسے اپنی طرف دیکھتا پاکر شرمندگی سے سر جھکا دیا۔۔۔اور اپنی بے اختیاری پر خود کو سرزنش کرنے لگی۔۔۔

اسنے اسے پہلی بار مسکراتے دیکھا تھا۔۔۔

اسکا دل چاہا تھا کہ وہ پھر سے مسکرائے۔۔۔

اسکا دل چاہا تھا کہ وہ پھر سے اسے دیکھے۔۔۔

اسکا دل چاہا تھا کہ وہ مسکراتی جائے۔۔۔

اسکا دل چاہا تھا کہ وہ دیکھتا جائے۔۔۔

حاتم کے دل نے پھر سے بیٹ مس کی تھی۔۔۔

اسکا دل بھی اسے دیکھ کر مسکرا اٹھا تھا۔۔۔

اسے اپنی روح تک میں اطمینان اترتا محسوس ہوا۔۔۔

وہ خاموشی سے ناشتا کرنے لگا۔۔۔روحا کی نظریں بھٹک بھٹک کر اس پر اٹھ رہیں تھیں۔۔۔وہ چاہ کر بھی اپنی نظروں کو اختیار میں نالا پا رہی تھی۔۔۔وہ بظاہر خاموشی سے ناشتا کر رہا تھا مگر دھیان مکمل روحا پر تھا۔۔۔وہ اسکی اٹھتیں نظروں کا مفہوم سمجھ کر بھی انجان بننے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔کیونکہ وہ اپنے دل کو کسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔

اب کی بار روحا نے اسے دیکھا تو وہ خود کو روک نا پایا۔۔۔

مانا کہ بہت ہنڈسم لگ رہا ہوں۔۔۔مگر اسکا یہ مطلب بھی نہیں کہ تم مجھے نظر ہی لگا دو۔۔"وہ اسکا حسین چہرہ نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے بولا۔۔۔

اللہ نا کرے کے آپ کو کسی کی نظر لگے۔۔۔"اس کی بات سن کر دل تڑپا تو بے اختیار اسکے منہ سے پھسلا۔۔اس نے زبان دانتوں تلے دبائی۔۔۔

اسکی بات سن کر حاتم کا دل تھم سا گیا۔۔۔چند لمحوں کے لیے وہ اپنی نظریں اسکے چہرے سے ہٹانا بھول گیا۔۔اسکی نظروں کی تاب نالاتے اس نے چہرہ جھکا دیا۔۔۔اسکے گال گرم ہو گئے۔۔۔وہ بلش کر رہی تھی۔۔۔حاتم نے فوراً نظروں کا زاویہ بدلا۔۔۔جیسے ڈر ہو کہیں پھر سے دل کی حالت غیر نا ہو جائے۔۔۔اس نے جلدی سے آخری نوالہ منہ میں رکھا اور آفس کے لیے چل دیا۔۔۔

مگر اسے روکنا چاہتی تھی۔۔۔بتانا چاہتی تھی کہ وہ اپنی فائل یہیں چھوڑے جا رہا ہے۔۔۔مگر شاید اسکی پر کشش شخصیت نے روحا کی زبان پر قفل ڈال دیے تھے۔۔۔

روحا کچھ دیر پہلے اسکا کہا جانے والا جملہ زیرِ لب دھرا کر مسکرائی۔۔چاہے اس نے جو بھی کہا تھا۔۔۔یہ اہم نا تھا۔۔۔اہم تھا کہ۔۔۔آخر وہ دن بعد وہ اس مخاطب ہوا تھا۔۔۔روحا کے ہونٹوں سے مسکراہٹ جدا ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔

اسے آفس گئے کافی ٹائم ہو چکا تھا۔۔۔وہ بے چینی سے اوپر کوریڈور کے چکر کاٹ رہی تھی۔۔۔مسلسل شش و پنج کا شکار تھی۔۔۔پچھلے دو دن سے وہ سوچ رہی تھی کہ گھر جا کر اپنے کپڑے اور ضروری سامان لے آئی۔۔۔جب سے آئی تھی ایک ہی سوٹ پہنے تھی۔۔۔اب تو اسے انہی کپڑوں کے ساتھ نماز پڑھنا بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔قاریہ ہبانور سے بھی تو ملنا تھا۔۔۔ایک ہفتے سے اسے ناپا کر وہ یقیناً پریشان ہوئی ہوں گی۔۔۔اس نے سوچا۔۔۔

کیا کروں جاؤں یا نا جاؤں۔۔۔"وہ فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی۔۔"

اگر گئی اور حاتم کو برا لگ گیا تو۔۔۔"اسکے دل نے پوچھا"

نہیں نہیں۔۔۔انہیں ناراض نہیں کر سکتی۔۔۔پہلے وہ مجھ سے بد ظن رہتے ہیں۔۔۔"اس نے سوچا"

پھر اپنی سوچ پر مسکرا دی۔۔

تو آخر کار حاتم زیروز علی خان۔۔۔۔"

تم میرے دل میں داخل ہونے میں کامیاب ہو ہی گئے۔۔۔

آخر اس دل میں تم نے اپنی جگہ بنا ہی لی۔۔۔

آخر اس دل کے گوشے گوشے میں تمہارا نام چسپاں ہو ہی گیا۔۔۔

آخر اس دل کی ہر دھڑکن تمہارے دل کی دھڑکن سے جڑ ہی گئی۔۔۔

آخر تم میرا دل فاتح ٹھہر ہی گئے۔۔۔

آخر میرے سانسوں میں سما گئے۔۔۔

"آخر میری سانس سانس کا جواز بن ہی گئے۔۔۔

وہ مسکرا کر تصور میں اسے سے مخاطب ہوئی۔۔۔

حیران ہوتی تھی کہ کیسے کوئی لڑکی کسی لڑکے کو جانے بغیر اس سے ملے بغیر ہمیشہ کے لیے اسکی ہو جاتی ہے۔۔۔کیسے وہ اپنا گھر بار ماں باپ سارے رشتے ناتے چھوڑ کر کسی ایک کے سنگ زندگی کی راہ پر چل دیتی ہے۔۔۔کیسے وہ جسے جانتی بھی نہیں، عمر بھر کے لیے اسکی محبت میں قید ہو جاتی ہے۔۔۔ سنتی آئی تھی کہ نکاح کے تین بول میں بہت طاقت ہوتی ہے۔۔۔ مگر کبھی سمجھ نا پائی۔۔۔ مگر اب سب سمجھ آنے لگا ہے۔۔۔کائنات کے خوبصورت ترین رشتوں میں سے ایک رشتہ میاں بیوی کا ہے۔۔۔جب ایک لڑکا

اور لڑکی اللہ اور اسکے رسول کو حاضر ناظر جان کر گواہوں کی موجودگی میں ایک دوسرے کو قبول کرتے ہیں۔۔۔ایک دوسرے کو جانے بغیر بس اللہ توکل اپنے تمام اختیارات ایک دوسرے کے نام کرتے ہیں۔۔۔تو ان میں محبت پیدا کرنے کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ خود لیتے ہیں۔۔۔اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ ایک دوسرے سے طوفانی محبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔۔۔"وہ جیسے خود کو بتا رہی تھی۔۔۔جیسے خود کو سمجھا رہی تھی۔۔۔

اور ہاں مجھے یہ تسلیم کرنے میں کوئی عار نہیں کہ۔۔۔کہ مجھے حاتم زیروز علی خان سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔مجھے اپنے محرم سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔ہاں مجھے اپنے شوہر سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔"کوریڈور میں لگے آئینے میں اپنا عکس دیکھتے، اپنی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اس نے اپنی محبت کا اعتراف کیا تھا۔۔۔

اور پھر خود سے ہی شرما کر چہرہ جھکا گئی۔۔۔

مگر وہ تو مجھ سے محبت نہیں کرتے۔۔۔انہیں تو میں اچھی بھی نہیں لگتی۔۔۔"اس کا دھک سے رہ گیا۔۔۔

انہوں نے تو اپنی انا کی تسکین کے کیے مجھ سے شادی کی ہے۔۔۔۔"وہ مایوس ہوئی۔۔۔"وہ میرے کبھی نہیں ہوں گے۔۔۔"بے بسی سے اسکی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔"

ابھی تو اس نے محبت کی سیڑھی پر قدم رکھے تھے۔۔۔ابھی سے آزمائشیں۔۔۔ محبوب کی بے رُخی سے دل دکھنے لگا تھا

!!مجھے معلوم تھا محسن، وہ میرا ہو نہیں سکتا۔۔

مگر دیکھو، مجھے پھر بھی محبت ہو گئی اس سے۔۔۔

۔

آج اسکی بہت امپارٹنٹ میٹنگ تھی۔۔۔فارن ڈیلیگیشن آیا تھا۔۔۔اس ڈیل کو حاصل کرنے کے لیے وہ پچھلے چار سال سے محنت کر رہا تھا مگر جانے کیوں کہیں نا کہیں کوئی کسر رہ جاتی۔۔۔اور وہ ڈیل اسے ملتے ملتے رہ جاتی۔۔۔ مگر اس بار وہ بہت پر امید تھا۔۔۔ آفس پہنچ کر اس نے سوچا کیوں نا ایک بار پریزنٹیشن دوبار دیکھ لے۔۔۔فائل ڈھونڈنے پر نا ملی تو ذہن کر زور ڈالنے پر یاد آیا۔۔۔

صبح جب وہ دشمنِ جاں کو مقابل پا کر دھڑکنوں کے شور سے بھاگا تھا تو فائل ٹیبل پر ہی بھول آیا تھا۔۔۔

بے اختیار افسوس سے اس بے چہرے پر ہاتھ پھیرے۔۔۔پھر گاڑی کی چابی اُٹھائے آفس نے نکل گیا۔۔۔

جیسے ہی حاتم گیٹ سے گھر میں داخل ہوا۔۔۔اچانک سامنے سے کسی کو آتا پا کر رکا۔۔۔بڑی مشکل سے تصادم ہونے سے بچا۔۔۔روحا کو سامنے دیکھ کر اسکے ماتھے پر بل پڑے۔۔۔

وہ جو سوچ رہی تھی کہ جلدی سے جائے گی اور اسکے آفس سے آنے سے پہلے واپس آجائے گی اور اسے کانوں کان خبر بھی نا ہو گئی۔۔۔اسے سامنے دیکھ کر اسکا رنگ اڑ گیا۔۔۔

ہائے روحا تُو تو گئی۔۔۔"اس نے خود کلامی کی"

کہاں جا رہی ہو۔۔۔؟؟۔۔۔"اس نے تیوری چڑھاتے پوچھا"

وہ۔۔۔۔۔میں۔۔۔میں۔۔۔۔"روحا نے خشک ہونوں ہر زبان پھیری"

کیا میں۔؟۔۔"حاتم نے انہیں تیوروں کے ساتھ پوچھا"

مم۔۔۔میں گھر جا۔۔۔رہی۔۔۔تھی۔۔۔"روحا نے ڈرتے ڈرتے کہا"

جبکہ اسکی بات سن کر حاتم کا دماغ بھک سے اڑا۔۔

کیوں؟؟؟۔۔۔"وہ شدید غصے کے عالم میں دھاڑا۔۔۔"

دل ڈر گیا تھا اسکے جانے کا سن کر۔۔

اسکی دھاڑ سن کر وہ لرز اٹھی۔۔۔

وہ کچھ ضروری سامان لانا تھا۔۔۔"اس نے جلدی سے بتایا"

کونساسامان۔؟؟۔۔۔"اس نے مشکوک انداز سے پوچھا"

کپڑے وغیرہ۔۔۔۔۔کپڑے نہیں میرے پاس۔۔۔"وہ بے بسی سے آنکھوں میں آنسو لیے بولی"

حاتم نے دیکھا۔۔۔وہ ابھی تک انہیں کپڑوں میں ملبوس تھی جن میں وہ آئی تھی۔۔۔اسکے پاس روزمرہ کی ضروریاتِ زندگی ناہونے کے برابر تھیں۔۔۔حاتم کو احساس ہوا کہ یہ کام تو اسکے کرنے کا تھا نا... کہ اسکی ضرورتوں کا خیال رکھتا۔۔۔اسکی آنکھوں میں موجود آنسو دیکھ کر وہ مزید شرمندہ ہوا۔۔۔

اچھا چلو اندر۔۔۔۔۔"وہ نرم شیریں لہجے میں بولا"

روحا نے جھٹ سے سر اٹھا کر دیکھا

کیا تھا وہ شخص۔۔۔

پل میں تولا پل میں ماشہ۔۔۔

کبھی اتنا نرم لہجہ کے دل ایمان لے آئے۔۔۔

اور کبھی اتنا کرفت کہ دل پھٹا جائے۔۔۔

وہ اسکی نظروں کے انداز سے سمجھ گیا تھا کہ وہ کیا سوچ رہی ہے۔۔۔

آج تک میں خود کو نا سمجھ سکا تو کوئی کیا سمجھے گا۔۔۔"وہ زیرِ لب بڑبڑایا"

نہ قریب ہوں نہ بعید ہوں

نہ کسی کی دید و شنید ہوں

بے کیف اِک سرور ہوں

کہ سمجھ میں آنا محال ہے

وہ سر جھکائے خاموشی سے اسکے پیچھے ہولی۔۔۔اس نے ٹیبل سے فائل اٹھائی اور جانے کے لیے مڑا تو اسے دیکھ کر رُکا۔۔۔

"تم کہیں نہیں جا رہی۔۔۔گھر پر ہی رہو گی۔۔۔"وہ عام سے انداز میں تنبیہ کرتا آگے بڑھ گیا۔۔۔خالصتاً شوہروں والا انداز تھا اسکا۔۔۔

روحا کو اچھا لگا تھا اسکا یوں حکم دینا اور دبا دبا سا حق جتانا۔۔۔وہ اسکی چوڑی پشت کو دیکھتے رہ گئی۔۔۔

غلام دین حاتم کی آواز سن کر آگئے۔۔۔

"غلام دین آج ضروری میٹنگ ہے۔۔۔"اسکا انداز ایسا تھا جیسے کہہ رہا کو دعا کیجئیے گا۔۔۔مگر وہ تو دعا پر ایمان کھو چکا تھا نا۔۔۔پھر؟؟؟۔۔۔

دعا پر ایمان کھویا ہوتا تو آذان کی آواز اسے بے چین نا کرتی۔۔۔

دعا پر ایمان کھویا ہوتا تو بے اختیار اسکا دل رب سے مدد نا پکارتا۔۔۔

دعا پر ایمان کھویا ہوتا تو نکاح جیسے مقدس رشتے میں نا بندھتا۔۔۔

یہ سب اسکی دس سال پرانی دعاؤں کا ہی تو نتیجہ تھا کہ آج بھی اسے وہ رب یاد تھا۔۔۔اور بے شک اسے اسکی واحدانیت پر کوئی شک نہیں تھا۔۔

اور ہاں۔۔۔ آج شام میں دیر ہو جائے گی۔۔خیال رکھیے گا۔۔۔" جاتے جاتے مڑ کر غلام دین سے" بولا۔۔۔ جیسے کہہ رہا ہو کہ لیٹ ہو جاؤں گا مگر ان میڈم پر نظر رکھیے گا کہیں پھر سے تفریح کے لیے نا نکل جائیں۔۔

(You know.... Possessive freak husband)

وہ نہیں چاہتا تھا کہ جس دلدل سے وہ نکل آئی ہے واپس اسی میں جائے۔۔۔لہٰذا وہ نہیں چاہتا تھا وہ دوبارہ اسی گھر میں جائے اور اسی شخص کا سامنا کرے۔۔۔ جس نے انسانیت لفظ بھی بلائے طاق رکھ کر چند روپوں کے عوض اسے جوئے میں جھونک ڈالا۔۔۔ جانے انجانے میں وہ نہیں چاہتا تھا کہ روحا کے زخم ہرے ہوں۔۔۔جو ابھی ٹھیک طرح سے بھرے بھی نہیں تھے۔۔۔

اللہ حاتم بیٹا کو کامیاب کرے۔۔۔"اسکے جانے کے بعد وہ اونچی آواز میں بولے۔"پچھلے چار سال سے کوشش کر رہے ہیں کہ یہ ڈیل انہیں ملے۔۔۔مگر شاید قسمت کو منظور نا تھا۔۔۔یا اللہ اس بار بچے کی محنت رائیگاں نا جانے دینا۔۔۔"

وہ خود کلامی کر رہے تھے۔۔۔جبکہ روحا کی توجہ ان پر ہی مرکوز تھی۔۔۔ان کی بات سن کر وہ کمرے میں آگئی۔۔۔وضو کیا اور نوافل کی نیت باندھ لی۔۔۔نا جانے کتنی دیر وہ اسکی کامیابی کی دعا کرتی رہی۔۔۔

"Well done Mr. Haatim... We are impressed... Finally, after the hardworking of four years you nailed yourself... Now we are going to give this contract to you not only for this year but for coming five years... Congratulations..."

میٹنگ ختم ہو چکی تھی۔۔۔اب سب لوگ باری باری حاتم کو مبارکباد دے رہے تھے۔۔۔مگر وہ تو ابھی تک شاکڈ کھڑا تھا۔۔۔اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا۔۔۔کہ واقعی ہی میں وہ ایک انٹرنیشنل کانٹریکٹ حاصل کر چکا تھا۔۔۔اسکی خوشی عروج پر تھی۔۔۔

"Congratulations sir.."

ولید نے حاتم کو مبارکباد دی۔۔۔

"تھینک یو ولید۔۔۔ آج میری ہی نہیں تمہاری بھی جیت ہوئی ہے۔۔۔ ہمیشہ میرے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلے ہو۔۔۔ بلکہ مجھ سے زیادہ محنت تو تم نے کی ہے اس کانٹریکٹ کے لیے۔۔۔ تو اصل مبارکباد تو تمہیں دینا بنتی ہے۔۔۔" حاتم نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھے نرم لہجے میں کہا

ولید اسکا پرسنل سیکرٹری تھا۔۔۔ حاتم کے تمام کاروباری معاملات وہی سنبھالتا تھا۔۔

"سر یہ تو آپ کی محبت ہے۔۔۔" وہ سینے پر ہاتھ رکھے سر کو خم دیتے بولا۔۔۔ ان دونوں کے مابین باس اور سیکرٹری سے بھر کر احترام کا رشتہ تھا۔۔۔ باقی سٹاف تو حاتم سے ڈرتا تھا مگر ولید اسکی نیچر سے واقف تھا لہذا وہ ہر معاملے میں اسکا ساتھ دیتا تھا۔۔۔ دونوں کے درمیان ہلکی پھلکی سی دوستی بھی تھی۔۔۔ اتنی سی کہ حاتم اس سے کوئی مزاق کر لیتا ورنہ باقی سٹاف کے لیے تو وہ ایک سخت گیر باس تھا۔۔

"سر اگر آپ برا نا مانیں تو ایک بات کہوں..؟؟۔۔" اس نے ڈرتے ڈرتے اجازت مانگی

کانفرنس روم میں اب صرف وہ دونوں رہ گئے تھے

"ہاں ہاں بالکل کہو۔۔۔ بلکہ آج تم مجھے کچھ بھی کہہ لو۔۔۔ بالکل برا نہیں مناؤں گا۔۔۔" وہ راکنگ چیئر پر بیٹھ کر اسے گھماتے ہوئے مسکرا کر بولا

"سر۔۔۔ چھوٹا منہ بڑی بات۔۔۔" وہ اتنا سا کہہ کر رک گیا۔۔۔

ارے تمہیں کب سے تمہید باندھنے کی ضرورت پڑھ گئی۔۔۔"وہ موبائل فون آن کرتے بولا"

سر۔۔۔سچ پوچھیں تو آج جو آپ کو یہ کانٹریکٹ مِلا ہے نا۔۔۔مجھے لگتا ہے یہ آپ کی وائف کی قسمت "سے مِلا ہے۔۔۔"

اسکی بات پر میل ٹائپ کرتے حاتم کے ہاتھ تھمے۔۔۔

اس نے سر اٹھا کر تنے نقوش کے ساتھ اسے دیکھا۔۔۔

وائف۔۔۔۔"حاتم نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے یہ لفظ دھرایا۔۔۔مقصد یہ پوچھنا تھا کہ تمہیں" کیسے پتا چلا۔۔۔

سر آپ کے نکاح سے اگلے روز ہی آفس میں چہ مگوئیاں شروع ہو گئی تھیں۔۔۔مگر میں نے سب ہنڈل" کر لیا ہے۔۔۔کسی کو آپ کے نکاح کے بارے میں نہیں معلوم۔۔۔"اس نے ایک سانس میں ساری روداد سنا ڈالی۔۔۔جبکہ حاتم کے تاثرات ابھی بھی ویسے ہی تھے۔۔۔مگر وہ خاموش تھا۔۔۔

سر دیکھیں نا۔۔۔جب سے آپ کا نکاح ہوا ہے۔۔۔ہمارا پچھلے تین ماہ سے گھاٹے میں جاتا بزنس ایک" دم سے پروان چڑھنے لگا ہے۔۔۔۔بلکہ پہلے ہمارا منتھلی پرافٹ سب کمپنیز سے زیادہ تھا مگر اس بار ایک ہفتے میں ہی اتنا پرافٹ کما چکے ہیں۔۔۔اور جو کانٹریکٹ پچھلے تین سال ہمیں نہیں مِلا وہ پانچ سال کے لیے

ہمیں مل گیا۔۔۔اگر یہی سپیڈ رہی نا سر تو انشاللہ پہلے ہماری کمپنی اپنے ملک کی بڑی کمپنیوں میں شمار ہوتی تھی۔۔۔دنیا کی بڑی کمپنیوں میں شمار ہونے لگے گی۔۔۔"

اس نے ایک ایک ڈیٹیل اسے بتائی

"اور جانتے ہیں سر یہ سب کیسے ہوا۔؟؟۔۔۔آپ کی مسز کی بدولت۔۔۔جانتے ہیں سر میری امی کہتی ہیں۔۔۔بلکہ نہیں امی بتاتی ہیں کہ۔۔۔ہمارا مذہب کہتا ہے کہ گھر میں رزق عورت کی قسمت سے آتا ہے۔۔۔چاہے وہ ماں، بہن، بیوی، بیٹی کسی بھی روپ میں موجود ہو۔۔۔اور ماشاءاللہ سے آپ بھی قسمت والے ہیں کہ آپ کو اتنی قسمت والی بیوی ملی۔۔۔"وہ مسکرا کر بات مکمل کرتا اسے خدا حافظ کہتا چل دیا۔۔۔آفس ٹائمنگ ختم ہو چکی تھی۔۔۔

وہ خود تو چلا گیا مگر حاتم کو سوچ کی نئی راہ پر ڈال گیا۔۔۔

بے اختیار اسے ٹیبل کے اس پار سفید آنچل دِکھا۔۔۔وہ سامنے بیٹھی مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟؟۔۔۔مانا کے بہت ہنڈسم لگ رہے ہو۔۔۔پر بے فکر رہو۔۔۔نظر نہیں لگاؤں گی تمہیں۔۔۔"

اسے اپنی طرف دیکھتا پا کر وہ بولی اور پھر کھلکھلا کر ہنس دی۔۔۔

"یہ لڑکی مجھے پاگل کر کے ہی دم بھرے گی۔۔۔"

پچھلے تین دِنوں سے وہ اسے یونہی کر جگہ دِکھائی دینے لگی تھی۔۔

میری آنکھوں کو رہائی دے
مجھے ہر جگہ ناد کھائی دے

نو بجنے کو تھے مگر ابھی تک وہ گھر نہیں آیا تھا۔۔۔روحا پریشانی سے لاؤنج کے چکر کاٹ رہی تھی۔۔اسے اس طرح مضطرب دیکھ کر غلام دین مسکرائے تھے۔۔ گاڑی کے ہارن کی آواز پر وہ تیزی سے پلٹی اور دروازے میں جا کھڑی ہوئی۔۔۔۔

وہ گاڑی سے اترا تو سامنے دروازے میں اسے کھڑا پا کر ٹھٹھکا۔۔۔اسے ایسے کھڑا دیکھ کر دل میں سو وسوسوں نے سر اٹھایا۔۔۔

علی۔۔۔ گاڑی سے سامان نکال کر اندر لے آؤ۔۔"ملازم کو ہدایت دیتا وہ بے چینی سے اسکی طرف بڑھا"

اسلام وعلیکم۔۔۔"روایتی بیویوں والا لہجہ"

وعلیکم السلام۔۔۔"اچنبھے سے دیا گیا جواب۔۔"

روحا نے اسے راستہ دیا تو وہ اندر چل دیا۔۔وہ بھی اسکے پیچھے پیچھے چل دی۔۔۔

آج کل اسکا ہر ہر انداز حاتم کو چونکا رہا تھا۔۔۔اس میں آتی تبدیلیاں اسکی نظروں سے چھپنی کہاں تھیں۔۔۔جبکہ اسکی نظروں میں تھی ہی وہ۔۔۔

"سلام بیٹا۔۔۔کیسی رہی آپ کی میٹنگ۔؟؟۔۔۔"غلام دین نے آگے بڑھ کر سلام کیا۔۔۔وہ صبح سے اسکے لیے دعا گو تھے۔۔۔

روحا نے بے چینی سے اسے دیکھا۔۔۔

حاتم کے چہرے ہر مسکراہٹ پھیلی۔۔۔

روحا کا دل تھم سا گیا۔۔۔

ایک تو آج ویسے ہی اس مسٹر ہنڈسم سے نگاہ ہٹانا مشکل ہو رہا تھا اوپر سے اسکا مسکرانا۔۔۔اُف۔۔۔کنٹرول روحا کنٹرول۔۔۔"اس نے اپنے دل پر ہاتھ رکھے خود سے سرگوشی میں کہا۔۔۔دل تھا کہ پھر سے بیٹ مِس کرنے لگا تھا۔۔۔

"غلام دین میں آپ کو کیا بتاؤں۔۔۔کی آج میں کتنا خوش ہوں۔۔۔"وہ کوٹ اتارتے بولا۔۔۔خوشی اسکے انگ انگ سے ٹپک رہی تھی۔۔

روحا نے اسے دیکھا۔۔۔اور۔۔۔پھر سے دل کو سنبھالنے کی کوشش کی۔۔

آپ کو پتا ہے وہ۔(پوری طرح غلام دین کی طرف گھوما۔۔)۔۔وہ کانٹریکٹ ہمیں مل گیا۔۔۔وہ بھی"
پورے پانچ سال کے لیے۔۔"ایک ہاتھ کمر پر رکھے دوسرے سے پانچ کا اشارہ کرتے بولا۔۔
مبارک ہو بیٹا۔۔۔بہت بہت مبارک ہو۔۔۔"غلام دین نے دل سے مبارک باد دی۔۔"
ایسی سوکھی مبارک باد سے کام نہیں چلے گا۔۔۔"وہ مصنوعی ناراضی سے بولا"
تو پھر۔۔۔"غلام دین نے اسے نا سمجھی سے دیکھا"
گلے نہیں لگائیں گے آج۔۔؟؟۔۔۔"وہ باہیں کھولے بولا تو غلام دین نم آنکھوں سے اسکے گلے لگ"
گئے۔۔۔

روحا نے اسکا یہ روپ پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔وہ تو اسے دیکھتی ہی رہ گئی۔۔۔وہ واقعی ہی میں آج بہت خوش تھا۔۔۔اس نے فوراً نظروں کا زاویہ بدلا۔۔۔اس ڈر سے کہ کہیں اسکی نظر نا لگ جائے اسے۔۔۔وہ دبے قدموں سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔۔۔اسے شکرانے کے نوافل ادا کرنے تھے۔۔۔

اسکی غیر موجودگی محسوس کر کے وہ مڑا تو وہ واقعی ہی میں وہاں نہیں تھی۔۔۔

بیٹا آج آپ کو کامیاب ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا تھا۔۔"غلام دین اسے روحا کو تلاش کرتا دیکھ کر"
بولے۔۔اس نے پلٹ کر انہیں نا سمجھی سے دیکھا

کیونکہ آج آپ کی بیوی کی دعائیں آپ کے ساتھ تھیں۔۔"وہ مسکرا کر بولے جبکہ حاتم انہیں دیکھتا رہ گیا"

"جانتے ہیں۔۔۔جب سے آپ گئے ہیں۔۔۔جائے نماز بچھائے بیٹھی رہیں۔۔۔نا جانے کتنی دعائیں مانگی ہیں انہوں نے آپ کی کامیابی کی۔۔۔تو آپ کیسے ناکامیاب ہوتے۔۔۔"وہ اسکا سپاٹ چہرہ دیکھتے بولے

یہ کیا ہو رہا تھا ہے۔۔۔صبح آفس میں ولید نے یہی بات کی تھی اور اب غلام دین بھی یہی کہہ رہے تھے۔۔۔تو واقعی ہی میں وہ۔۔۔اس نے۔۔۔اس کی وجہ سے۔۔۔"اس سے آگے وہ سوچ نا سکا

"بیٹا۔۔۔آپ پہلے دن کے تھے جب سے آپ کو جانتا ہوں۔۔۔بلکہ انہیں ہاتھوں میں آپ بڑے ہوئے(انہوں نے اپنے ہاتھوں کو پھیلا کر دیکھا)۔۔۔آپ کے ہر رنگ سے واقف ہوں مگر۔۔۔اتنا ضرور کہوں گا کہ بہت خوش قسمت ہیں آپ کہ آپ کو روحا بیٹی جیسی بیوی ملی۔۔۔اسکی قدر کیجیئے گا۔۔۔"وہ پیار سے کہتے آخر میں اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چل دیے۔۔۔انہیں کھانا لگانا اب۔۔

وہ بوجھل قدموں کے ساتھ کمرے میں آیا تو وہ جائے نماز پر بیٹھی دعا مانگ رہی تھی۔۔۔وہ صوفے پر جا بیٹھا اسکی پشت کو دیکھنے لگا۔۔۔

وہ اسکے لیے دعا گو تھی"۔۔۔"

اس سوچ نہیں اسکے اندر مہک بھر دی۔۔۔ ہلکی سی مسکراہٹ نے اسکے لبوں چھوا۔۔۔اس نے چہرا موڑ کا ڈیسنگ روم کے دروازے کے ساتھ لگی الماری (جو لمبائی میں پوری دیوار جتنی تھی مگر چوڑائی میں بامشکل تین فٹ ہو گی) کے دروازے پر لگے شیشے میں اسے دیکھا۔۔۔

شیشہ لگایا تو ڈیزائینگ کے لیے گیا تھا مگر یہ جناب اسے کسی اور مقصد کے لیے استعمال کر رہے تھے۔۔۔ شیشے میں اس سیاہ کانچ سی بے رحم آنکھوں والی حسینہ کا آدھا پُر نور رُخ دکھائی دے رہا تھا۔۔۔جب تک وہ جائے نماز سے اٹھ نا گئی وہ بنا پلکیں جھپکائے اسے دیکھتا رہا۔۔۔وہ اٹھ کر جائے نماز طے لگانے لگی تو اچانک نظر سامنے شیشے پر پڑی۔۔۔وہ شیشے میں اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

دونوں کے لیے یہ بہت غیر متوقع لمحہ تھا۔۔دل بہت زور سے دھڑکے۔۔۔فوراً دونوں نے نظریں جھکائیں۔۔۔ہولے سے مسکراہٹ نے دونوں کے لبوں کو چھوا۔۔دروازے پر دستک نے دونوں کو توجہ کیا

آجائیں غلام دین۔۔"وہ سنبھل کر بولا۔۔۔روحا نے فوراً چہرہ ڈھانپا۔۔۔"

بیٹا کھانا لگا دیا ہے آجائیں۔۔۔"وہ اطلاع دینے آئے تھے۔۔۔"

نہیں غلام دین مجھے بھوک نہیں۔۔۔۔"وہ بے زاری سے بولا"

بھوک تو اسے تھی مگر ذہن میں اٹھتے سوالوں اور دل میں اٹھتے جزبات نے اسکی بھوک کو پسِ پشت ڈال دیا تھا۔۔۔

روحا نے ناراضی سے اسے دیکھا۔۔شام سے اسے بھوک لگ رہی تھی مگر وہ اسکے انتظار میں بھوکی رہی کہ وہ آئے گا تو اسکے ساتھ کھانا کھائے گی اسکے بغیر نہیں۔۔۔

اور یہ جناب ہیں کہ ادائے بے نیازی سے بولتے ہیں۔۔۔مجھے بھوک نہیں۔۔۔ہونہہ۔۔"اس نے " سوچتے ہوئے منہ بنایا۔۔۔

حاتم نے اسے دیکھا تو اسکی سیاہ کانچ سی بے رحم آنکھیں ناراض تھیں۔۔

دیدہِ دل کی تباہی مجھے منظور مگر

انکا اترا ہوا چہرہ دیکھا نہیں جاتا

اچھا رکیں۔۔۔(وہ اٹھ کھڑا ہوا)۔۔۔آپ لگا دیں کھانا۔(روحا کو دیکھا جو کارپٹ پر نظریں گاڑے " کھڑی تھی)۔۔۔میں فرش ہو کر آتا ہوں۔۔"وہ ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کرتے ڈریسنگ روم کی طرف چل دیا۔۔۔غلام دین جا چکے تھے۔۔۔

روحا بے یقینی سے اسکی چوڑی پشت کو دیکھا۔۔۔کیا تھا وہ شخص؟؟۔۔۔ہاں سچ یاد آیا۔۔۔وہ تو ایسے تھا۔۔۔جیسے۔۔۔پل میں تولا پل میں ماشہ۔۔۔۔

ایک تو اِن جناب کے موڈ سونگز کا کچھ پتا نہیں چلتا۔۔"وہی روایتی بیویوں والا انداز۔۔۔"

۔

بیٹا۔۔۔علی سامان لے آیا ہے۔۔۔کہاں رکھواؤں؟؟۔۔۔"کھانے کے دوران غلام دین نے پوچھا"

ایسا کریں۔۔(پانی کا گھونٹ بھرا)۔میرے کمرے میں رکھوا دیں۔۔"پھر سے کھانے پر متوجہ ہوتے"

بولا

غلام دین سر ہلاتے چلے گئے۔۔

کونسا سامان؟؟۔۔۔"وہ خاموشی سے کھانا کھاتے متجسس ہوئی"

ہو گا کوئی۔۔مجھے کیا۔۔"اس نے کندھے اچکائے"

کیوں مجھے کیوں نہیں؟؟۔۔(چمچ پلیٹ میں رکھے سوچنے لگی)۔۔۔مجھے پتا ہونا چاہیے۔۔۔آخر بیوی"

ہوں اسکی۔۔۔"اس نے اتراتے ہوئے سوچا

اسے رکتے دیکھ کر وہ بھی رکا تھا

پتا نہیں مجھے اپنی بیوی سمجھتے بھی ہیں یا نہیں۔۔۔"وہ اداس ہوئی تھی۔۔"

اسکا اداس اُترا چہرہ دیکھ کر وہ بے چین ہوا تھا۔۔۔

ایک دم روحا کو کچھ یاد آیا

"مجھے۔۔۔ آپ۔۔۔سے۔۔۔" وہ کہتے کہتے رکی۔۔۔ نظروں کے سامنے اسکا صبح والا غصیلہ چہرہ لہرایا۔۔۔

وہ اسے رکتے دیکھ کر پوری طرح اسکی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

بولو۔۔۔ "لہجہ نارمل مگر تفتیشی تھا"

"کچھ نہیں رہنے دیں۔۔۔" وہ پھر سے چمچ اٹھاتے بولی۔۔۔

اسکے بیویوں والے انداز حاتم کو ہضم نہیں ہو رہے تھے۔۔۔

"...بولو بھی اب۔۔۔" وہ سخت لہجے میں بولا۔۔۔ جانتا تھا کہ آرام سے پوچھے گا تو نہیں بتانے والی

اسکے سخت لہجے پر وہ سہمی۔۔

"وہ مجھے کہیں جانا ہے۔۔۔" وہ جلدی سے بولی کہ کہیں اسے غصہ ہی نا آجائے۔۔۔

"کہاں۔۔۔؟؟۔۔۔" وہ ابرو اچکائے بولے نظروں کا زاویہ اسکے خوبصورت نقوش پر تھا

"وہ۔۔۔۔ زرارُکی"

"وہ۔۔؟۔۔ وہی انداز"

وہ مجھے۔۔۔ قاریہ ہبانور سے ملنے جانا ہے۔۔"وہ دھیرے سے بولی"

ڈر رہی تھی کہ کہیں غصہ نہ ہو جائے وہ ہنڈسم۔۔

وہ کون ہیں؟۔۔"وہ پوری طرح اسکی طرف متوجہ تھا"

میری محسن۔۔۔"دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ کھوئے ہوئے لہجے میں بولی"

حاتم اسے دیکھتا رہا جان گیا تھا کہ اب اسے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں۔۔۔وہ خود ہی بتا دے گی۔۔۔

گھر کے پاس ہی مدرسہ ہے۔۔۔ قاریہ ہبانور کا۔۔۔وہیں پڑھتی تھی میں۔۔۔پہلے قرآن مجید پڑھا، پھر" حفظ کیا۔۔۔(حاتم نے چونک کر اسے دیکھا۔۔۔یہ حافظِ قران تھی۔۔۔وہ اِسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔) حلانکہ ڈرتی تھی کہ پتا نہیں کر پاؤں گی بھی یا نہیں۔۔۔اور کر بھی لیا تو رکھ بھی پاؤں گی یا نہیں۔۔۔ مگر کیا اللہ سے زیادہ مہربان بھلا کوئی ہے۔۔۔۔مجھے جیسی ناچیز کو بھی حفظ نا صرف کروایا بلکہ رکھا بھی۔۔۔جب سوچتی ہوں کہ اس سینے میں، دل میں اس رب کا معجزہ موجود ہے تو۔۔۔اپنا آپ مقدس لگنے لگتا ہے۔۔۔ حلانکہ مجھ جیسی گناہ گار کہاں۔۔۔"وہ مسکرائی تھی

حاتم نے دیکھا اسکی آنکھیں نم تھیں۔۔

پھر تفسیر پڑھی۔۔۔ پچھلے مہینے ہی مکمل کی تھی۔۔۔پتا ہے۔۔(وہ کچھ یاد آنے پر بولی۔۔۔انداز ایسا" جیسے کسی بہت قریبی سے بات کر رہی ہو)۔۔۔ساری کلاس میں سے پہلے تفسیر میں نے مکمل کی تھی۔۔۔

اس دن میں بہت خوش تھی،۔امی بھی رات خواب میں آئیں بہت خوش تھیں وہ(آنکھ سے ایک آنسو ڈائینگ ٹیبل پر گرا)۔۔۔اس دن مجھے سرٹیفکیٹ جاری ہونا تھا۔۔۔مگر۔۔۔(وہ خاموش ہو گئی۔۔۔آواز بھرا چکی تھی۔۔۔پھر بولی)۔۔شاید قسمت میں نہیں تھا تبھی نا جا سکی۔۔"ایک اور موتی ٹوٹ کر گرا۔۔۔

کیوں؟؟۔۔۔"وہ جو ہونقوں کی طرح اسے دیکھ رہا تھا،کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولا"

اسکی بات پر روحا نے اپنی سیاہ کانچ سی زخمی آنکھیں اٹھا کر دیکھا۔۔۔

وہ کچھ نہیں بولی تھی۔۔۔

مگر اسکی آنکھیں سب کہہ گئیں تھیں۔۔۔

پھر وہ اٹھی اور تیزی سے اوپر کی طرف چل دی۔

اسکی نظروں نے حاتم کو فریز کر دیا تھا۔۔۔

اسے لگا وہ سانس نہیں لے پائے گا۔۔۔۔

وہ کیا کہہ گئی تھی اِسے۔۔۔

ہاں اسکی نظروں نے سب کہہ دیا تھا۔۔۔

اس نے کہا اس دن وہ بہت خوش تھی۔۔۔

پھر اسکی خوشی غارت ہو گئی۔۔۔

اسکی خوشی غارت کرنے والا وہ تھا۔۔۔

حاتم کا دل بند ہونے لگا۔۔۔

آج اسکی آنکھوں میں جو آنسو تھے۔۔۔

اسکی وجہ وہ تھا۔۔۔وہ۔۔۔ہاں وہی تو تھا۔۔۔

حاتم کا سر شرمندگی سے جھک گیا

یہ کیا کیا میں نے۔۔۔"اس نے اپنا سر تھام لیا"

آج پہلے ہی دل بار بار اسکے معاملے میں حساس ہو رہا تھا۔۔۔اور اب یہ سب۔۔۔۔

آخر کیوں آئی اُس دن وہ میری گاڑی کے سامنے۔۔۔۔؟؟۔۔۔"اس نے بے بسی سے گزرے لمحوں کو" دوشی ٹھہرایا

بامشکل ہمت کر کے وہ اوپر آیا۔۔۔کمرے میں ڈرتے ڈرتے داخل ہوا مگر اسے کہیں نا پایا۔۔۔باقی کمروں کو بھی چیک کیا وہ کہیں نا ملی۔۔۔مگر وہ تو اوپر آئی تھی۔۔۔اس نے سوچا

اسی دوران گھٹی گھٹی سسکیوں کی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔۔ آواز ٹیرس سے آرہی تھی۔۔۔وہ بامشکل ہمت کر کے اس طرف چل دیا۔۔۔وہ ٹیرس کے کونے میں ریلنگ کے ساتھ زمین پر بیٹھی گھٹنوں میں سر دیے رو رہی تھی۔۔۔

قدموں کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

اسکا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔۔۔ آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔۔۔حاتم کو لگا اسکے دل کو کسی نے تیز دھاری تلوار سے کاٹ ڈالا ہو۔۔۔اسکے آنسو اسکی شرمندگی کو مزید بڑھا رہے تھے۔۔۔وہ سر جھکائے خاموشی سے اسکے سامنے بیٹھ گیا۔۔۔روحا نے فوراً آنکھیں صاف کیں۔۔۔

کل ڈرائیور کو بھیجوا کر بلا لینا قاریہ ہبانور کو۔۔۔"وہ شیریں لہجے میں بولا"

روحا نے حیرت سے اسے دیکھا

تمہیں جانے کی اجازت نہیں دوں گا۔۔۔تو بہتر ہے انہیں ہی بُلا لو۔۔"وہ سر جھکائے اپنے ہاتھ کی" لکیروں پر دوسرے ہاتھ کی انگلی پھیرتے بولا

بہت کوئی احسان کر رہے ہیں۔۔۔۔"اس نے تپ کر صرف سوچا ہی۔۔۔"

نہیں احسان نہیں کر رہا۔۔۔"وہ سر جھکائے مسکراتے ہوئے بولا"

روحا نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا

تمہارے اور میرے مابین جو تعلق ہے۔۔۔اس میں احسان کی گنجائش نہیں پائی جاتی۔۔"وہ کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا

روحا نے ایک جھٹکے سے اسے دیکھا

تو کیا وہ اس تعلق کو اس رشتے کو تسلیم کرتا تھا۔۔۔

کمرے میں آؤ۔۔ذرا۔۔۔"نرم لہجے میں حکم صادر کرتا وہ چل دیا"

اس کا یوں روحا کو ڈھونڈ کر اسکے پاس آنا،اس سے بات کرنا،ان کے درمیان موجود تعلق کو تسلیم کرنا۔۔۔ان سب نے کسی مرہم کی طرح اسکے زخموں پر کام کیا تھا۔۔وہ فوراً چہرہ صاف کر کے اٹھی، چادر درست کی اور کمرے کی طرف چل دی۔۔۔

اس نے خود بلایا تھا اسے۔۔۔بھلا وہ کیسے نا جاتی۔۔۔

جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوئی حیرانی نے اسے آگھیرا۔۔۔

کمرے میں بہت سارے شاپنگ بیگز پڑے تھے۔۔۔کم سے کم پچیس تو ہوں گے۔۔۔کچھ بیڈ پر کچھ صوفے پر کچھ کارپٹ پر۔۔جبکہ وہ وہاں نہیں تھا۔۔۔شاید واش روم میں تھا۔۔۔وہ اندر آ کر حیرانی سے دیکھنے لگی اسے معلوم ہو چکا تھا کہ یہ وہی سامان ہے جسکا نیچے ذکر ہوا تھا۔۔۔تبھی حاتم واشروم سے

نکل۔۔۔روحا نے اسے غور سے دیکھا۔۔۔وہ ڈارک براؤن شلوار سوٹ پہنے ہوئے تھا۔۔۔اسکے دمکتے رنگ پر سوٹ کر رنگ خوب جچا تھا۔۔۔

اسکے محرم کی مقناطیسی وجاہت اسے کھینچنے لگی تھی۔۔۔

"""یہ تو شلوار قمیض میں زیادہ پیارے لگ رہے ہیں۔۔۔اُف۔۔۔۔یہ مجھے پاگل کر کے چھوڑیں گے۔۔۔"

سوچتے ہوئے اس نے بے اختیار آنکھیں میچ کر منہ بسورا۔۔۔

چیک کر لو۔۔۔اگر کچھ رہ گیا ہو تو بتا دینا۔۔۔"وہ بیگز کی طرف اشارہ کرتے بولا"

کیا ہے۔۔۔یہ؟۔۔"اس نے پہلے بیگز کو دیکھا پھر ناسمجھی سے پوچھا"

تمہارے کپڑے وغیرہ۔۔۔"وہ مختصر کہتا بیڈ کی طرف بڑھا"

تو کیا وہ یہ سب اسکے لیے لایا تھا۔۔۔

اتنا سب کچھ۔۔۔۔

اس نے ہمت کرتے باری باری بیگز چیک کرنے شروع کیے۔۔۔

کپڑے، جوتے، بیگز، جیولری۔۔۔۔اور کچھ کاسمیٹکس۔۔۔

وہ ایک ایک چیز دیکھتے ہوئے مزید حیران ہو رہی تھی۔۔۔

"مجھے کچھ تجربہ نہیں تھا شاپنگ کا۔۔۔وہ بھی خاص کر لیڈیز۔۔۔تو جو سمجھ میں آیا لے لیا۔۔۔"

جہاں وہ سویا کرتا تھا وہاں سے سارے بیگز اٹھا کر نیچے رکھ کر وہ بیڈ پر دراز ہوتے بولا۔۔۔

روحا نے حیرانی سے ان سب چیزوں کو دیکھا اور پھر حاتم کو۔۔۔ ہر ہر چیز اسکے عمدہ ذوق کا منہ بولتا ثبوت تھی۔۔۔

"کیا ضرورت تھی یہ سب لانے کی۔۔۔" روحا نے سوچا کہ خواہ مخواہ اس نے اتنے پیسے ضائع کیے۔۔۔

"کیوں۔۔۔ صبح تمہی نے تو کہا تھا۔۔۔" وہ اسکا چہرہ آنکھوں میں سماتے بولا

"پر میں نے۔۔۔۔" وہ کچھ کہنا چاہتی تھی مگر چپ کر گئی۔۔۔۔ اس نے ان چیزوں میں موجود چھپی حاتم کی محبت کو محسوس کیا تھا۔۔۔

"آج کے دن کے بعد اگر یہ خود بھی کہیں گے کہ انہیں میرا خیال نہیں تو میں کبھی یہ بات تسلیم نہیں کروں گی۔۔۔" اس نے بیگز ڈریسنگ روم میں رکھتے مسکرا کر سوچا

تجھے معلوم ہے میرے چارہ گر، یہ ظرف ہے میرے عشق کا
کہ میرے دل نے تجھ کو چن لیا، تیری بے تحاشا انا کے ساتھ

-

وہ واپس آئی تو حاتم آنکھوں پر بازو رکھ لیٹا تھا۔۔۔اس نے سوچا شاید اسے لائٹ تنگ کر رہی ہے۔۔ حلانکہ وہ خود آج تک لائٹ آف کر کے نہیں سوئی تھی۔۔۔اسے ڈر لگتا تھا اندھیرے سے۔۔۔تب سے جب سے اسکی ماں گئی تھی۔۔۔

آخر ہمت کر کے اس نے لائٹ آفس کی اور آکر صوفے پر لیٹ گئی۔۔۔پہلے وہ سیدھی ہو کر لیٹی۔۔۔پھر آہستہ آہستہ خوف سے اکھٹی ہونے لگی۔۔۔اسے لگا شاید کوئی اسکے سر پر کھڑا ہے اور ابھی اسکا گلا دبا دی گا۔۔۔وہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور لائٹ آن کی۔۔لائٹ آن ہونے پر حاتم نے بازو ہٹا کر اسے دیکھا جسکے چہرے کا رنگ اڑ چکا تھا۔۔۔ماتھے پر پسینے کی ننھی بوندیں چمک رہی تھیں۔۔۔

کیا ہوا؟؟۔۔۔"اسکی حالت دیکھ کر وہ اٹھ بیٹھا اور تفتیش سے پوچھا"

ووہ۔۔وہ مجھے ڈر لگتا ہے اندھیرے سے۔۔۔"اس نے خود کو نارمل کرتے ہوئے کہا"

اچھا۔۔۔"وہ دھیما سا مسکرایا۔۔۔"

مگر مجھے تو بند لائٹ میں نیند آتی ہے۔۔۔"وہ سارے جہان کی معصومیت چہرے پر سجائے شرارت سے" بولا

اچھا۔۔۔"وہ دھیما سا بولی جیسے کہہ رہی ہو اب کیا کریں۔۔"

مگر چلو تم چاہو تو لائٹ آن رہنے دو۔۔۔"وہ دوبارہ لیٹ کر ہاتھ سر کے نیچے رکھتے بولا"

نہیں۔۔نہیں اس طرح آپ ڈسٹرب ہوں گے۔۔۔"وہ فوراً بولی اور پھر کچھ سوچنے لگی جیسے کوئی بڑا سنگین مسئلہ ہو۔۔۔جب کہ اسکے برعکس حاتم اب یہ سچویشن انجوائے کرنے لگا تھا۔۔۔

تو ایسا کرتے ہیں۔۔۔"وہ چھت پر دیکھتے ہوئے بولنے لگا۔۔۔لہجے کی شرارت واضح تھی"

لائٹ آف کر دو اور تم بھی بیڈ پر آجاؤ۔۔۔(کروٹ بدل کر منہ اسکی طرف کیا اور سر کی نیچے ہاتھ رکھ کر اسے انچا کیا۔۔)اس طرح جب بھی تمہیں ڈر لگے گا تم میرا ہاتھ پکڑ لینا۔۔۔"وہ شرارت سے اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھتے ہوئے بولا"

اسکی بات سن کر روحا کا تو منہ ہی کُھل گیا۔۔۔وہ ایسی کسی بھی بات کی اس سے ہرگز توقع نہیں رکھتی تھی۔۔۔وہ بلش کرنے لگی۔۔۔اسے دیکھ کر ہی اسکا دل مچلنے لگتا تھا۔۔۔اس کی قربت کی بات پر تو دل تھمنے لگا تھا۔۔۔

نہیں لا۔۔لائٹ آفس کر دیتے ہیں۔۔۔میں صوفے پر ہی ٹھیک ہوں۔۔۔"وہ بامشکل خود کو سنبھالتے ہوئے بولی"

اسکی بات پر حاتم کا جاندار قہقہہ بلند ہوا

روحا نے پہلی بار اسے ہنستے دیکھا تھا۔۔۔بورڈ کی طرف جاتا اسکا ہاتھ ہوا میں ہی لہرا گیا جبکہ نظریں اسکی شفاف ہنسی کا طواف کر رہی ہیں۔۔۔

مزاق کر رہا تھا یار۔۔۔رہنے دو لائٹ آن اور سو جاؤ صوفے پر ہی۔۔۔"وہ سیدھا ہو کر لیٹتے ہوئے بولا"

جبکہ روحا نے موقعے کو غنیمت جانا اور جلدی سے صوفے پر جا کر لیٹ گئی۔۔ آنکھ بند کیے بھی وہ انداز کر۔ سکتی تھی کہ وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔اسکی نظروں سے گھبرا کر اس نے چادر کا کونا اپنے منہ پر ڈال دیا۔۔۔اسکی اس حرکت پر حاتم کو ہنسی آئی۔۔۔ آج حاتم بار بار اسے چونکانے پر تُلا ہوا تھا۔۔۔اس نے سوچا۔۔

وہ کراؤن سے ٹیک لگائے اسے دیکھتا رہا۔۔۔یہاں تک کہ جب اسے یقین ہو گیا کہ وہ سو چکی ہے۔۔۔

وہ اٹھ کر اس تک آیا۔۔۔بہت آرام سے چادر اسکے چہرے سے ہٹائی اور صوفے سے کچھ فاصلے پر عین اسکے چہرے کے سامنے فرش پر بیٹھ گیا۔۔۔

اس نے روحا کے چہرے پر ایک اطمینان اور سکون دیکھا۔۔۔یعنی اب وہ اسکی موجودگی سے ڈرتی نہیں تھی۔۔۔ان سکیور فیل نہیں کرتی تھی۔۔۔اس نے اسے مطمئن کر دیا۔۔۔وہ دھیما سا مسکرایا۔۔

کیا ہو تم۔۔؟؟۔۔۔"اس نے اسکے چہرے کو آنکھوں میں سماتے ہوئے پوچھا"

"کیسے ایک دم سے میری زندگی میں آئی اور میری زندگی ہلا ڈالی۔۔"

"ایسی کونسی مقناطیسی طاقت ہے تمہارے اندر جو لمحہ بالمحہ مجھے تمہاری اور کھینچتی ہے۔۔۔"

"تم سے نفرت کرنا چاہی۔۔۔تم سے اس تھپڑ کا بدلا لینے کے لیے نکاح کیا مگر تم نے کیا کیا۔۔۔"

کیسے آرام سے تم میرے دل و دماغ پر سالوں سے چڑھے خول کو طور کر اندر داخل ہوئی اور پھر ہر "
"طرف چھا گئی۔۔۔

مجھ جیسا شخص۔۔۔(اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا)۔۔۔جو نفرت کرتا تھا عورت ذات سے۔۔۔ایک "
"چھٹانک بھر لڑکی سے محبت پر مجبور ہو گیا۔۔۔

وہ چونکا تھا۔۔۔

محبت۔۔؟؟۔۔"اس نے یہ لفظ دھرایا۔۔خود سے پوچھا"

ہاں محبت ہی تو ہے یہ۔۔۔"پھر اپنی حالت کر غور کرتے مسکرا کر بولا"

تب سے نظریں مسلسل اس سلیپنگ بیوٹی کے چہرے کا طوائف کر رہی تھیں۔۔۔

میں نے نا ہنسنے کی قسم کھائی تھی۔۔۔وہ بھی تڑوادی جنابہ نے۔۔۔"وہ دل کھول کر مسکرایا"

اسکا دل چاہا کہ ہاتھ بڑھا کر اسکے ایک ایک نقش کو چوئے۔۔۔مگر نہیں۔۔۔

اس نے اپنا اٹھتا ہاتھ فوراً واپس کھینچا

پہلے زبردستی۔۔تمہیں لایا۔۔۔پھر تمہیں زبردستی دیکھنا چاہا تو بدلے میں تم نے انعام سے نوازہ(ہنستے "
ہوئے ہاتھ گال پر رکھا جہاں روحانے اسے تھپڑ مارا تھا)۔۔تمہارے نا چاہتے ہوئے بھی تمہیں اپنی
زندگی میں شامل کیا۔۔۔۔مگر اب نہیں۔۔۔میں نے جو کیا غلط تھا۔۔۔مگر مجھے اس پر پچھتاوا نہیں۔۔۔

اگر نا کرتا تو نہیں کیسے پاتا۔۔۔"دل پھر چاہا کہ اسکے نقوش کو چھوئے۔۔۔ہاتھ اٹھا بھی مگر اس نے فوراً دل کو قابو کرتے ہاتھ واپس کھینچ لیا

"مگر اب۔۔۔اب نہیں۔۔۔اب تمہیں تمہاری مرضی کے بغیر چھوؤں گا بھی نہیں۔۔۔"

پھر اسکی آنکھوں میں شرارت چمکی۔۔۔آلتی پالتی مار کر سیدھا ہو کر بیٹھا

اب پتا کیا دل کرتا ہے۔۔۔(انداز ایسا جیسے وہ واقعی ہی میں سن رہی ہو۔۔)۔۔۔دل کرتا ہے جو انعام" اس دن تم نے مجھے دیا تھا۔۔۔اب روز دو۔۔۔بلکہ دن میں دو تین بار دو۔۔۔اسی بہانے تم مجھے ہاتھ لگا کر معتبر تو کر دو گی نا۔۔۔"وہ ہنستے ہوئے بولا

اسکے ہنسنے کی آواز پر تھوڑا کسمسائی۔۔۔حاتم نے فوراً لبوں پر انگلی رکھی۔۔۔وہ بالکل کوئی معصوم ننھا سا بچہ لگا رہا تھا۔۔۔

ویسے شکر ہے روحا سو رہی تھی۔۔۔اگر جاگ رہی ہوتی اور اسکی یہ ساری باتیں سن لیتی تو اس نے تو پکا بے حوش ہو جانا تھا۔۔۔

پھر وہ ایک دم سنجیدہ ہوا۔۔۔

کیا واقعی ہی محبت انسان کے سارے احساسات ختم کر ڈالتی ہے۔۔؟؟۔۔۔"اس نے شاید خود سے سوال کیا تھا

اگر کوئی مجھ سے پوچھے تو میں کہوں گا ہاں۔۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولا"

چلو ہم مان لیتے ہیں

محبت اور سیاست میں

سبھی اطوار جائز ہیں

انا کی جنگ میں جاناں

غلط بھی ٹھیک ہوتا ہے

مگر یہ جنگ کیسی ہے؟؟

تم ہی میرے مقابل ہو

چلو یہ جیت کی خواہش

تم پہ وار دیتے ہیں

دھنک کے پل پہ چل کے

گگن کے پار جاتے ہیں

چلو ہم ہار جاتے ہیں

Urdu Novels Ghar

چلو ہم ہار جاتے ہیں

۔

مجھ جیسا انا پرست شخص۔۔۔ جسکے لیے اسکی انا ہی سب کچھ تھی۔۔۔۔کیسے محبت نے اسکی انا کو مار"
"ڈالا۔۔۔کیسے نا صرف میری انا بلکہ ضد، غصہ یہاں تک کے میری میں بھی ختم کر ڈالی۔۔۔
یہ کیا کیا تم نے روحا۔۔۔۔"اس نے پہلی بار اسکا نام لیا تھا۔۔۔"
(اگر پہلی باتوں سے روحا بے حوش نا ہوتی تو کم از کم اسکے منہ سے اپنا نام سن کر ضرور ہو جاتی)
مجھے تھوڑا سا تو مجھے رہنے دو یار۔۔۔۔۔کیوں تم ہی تم ہوتی جا رہی ہو۔۔۔"وہ شاید گلہ کر بھی رہا تھا اور"
نہیں بھی۔۔۔
نیند اسکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔۔آتی بھی کیسے اسکی آنکھوں کے سامنے اسکی پہلی نظر کی
محبت موجود تھی۔۔۔
وہ ساری رات یونہی بیٹھ کر اسے دیکھتا گیا اس سے اپنے دل کی کہتا گیا۔۔۔وہ بار بار اسکی نظروں سے
کسمساتی تھی۔۔۔ مگر وہ چاہ کر بھی ہٹا نہیں پا رہا تھا۔۔۔
بہت تھکا دیا یار تم نے مجھے۔۔۔"گردن پر ہاتھ رکھے سر گھماتے ہوئے بولا"

چلو اب تھوڑا سا آرام کرنے کی اجازت دے دو۔۔۔تاکہ صبح آفس جا سکوں۔۔۔"وہ کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔بیڈ پر لیٹا ہی تھا کہ اسے نیند آ گئی۔۔

فجر کی آذان نے روحا کو جگا دیا۔۔۔وہ بامشکل منہ پر ہاتھ رکھ کر جمائی روکتے اٹھی۔۔۔آدھی آذان رہ گئی تھی۔۔۔اسے سن کر جواب دیا۔۔۔وضو کے لیے اٹھی تو نظر حاتم کے چہرے پر پڑی۔۔۔اسکے چہرے پر پھیلے اطمینان کو دیکھ کر روحا کو اپنی روح تک میں سکون اترا تا محسوس ہوا۔

ڈائینگ ٹیبل پر ناشتا لگاتے بے اختیار روحا کی نظر سیڑھیوں پر پڑی جہاں سے وہ آفس کے لیے تیار نیچے آ رہا تھا۔۔بلیک جینز پر ایش گرے کلر کی شرٹ میں وہ چارمنگ لگ رہا تھا۔۔۔

مصروف سے انداز میں شرٹ کے کف کہنیوں تک موڑتے وہ ڈائینگ ٹیبل تک آیا۔

اُفففف۔۔۔(ہاتھ دل پر جا پہنچا)۔۔پہلے کیا کم ڈیشنگ لے رہے ہیں کہ اب جہان سکندر والا" سٹائل۔۔۔"روحا کے دل نے دھائی دی

کف فولڈ کر کے وہ چیئر کی طرف بڑھا تو اسے دیکھ کر ٹھٹھکا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔روحا نے فوراً کچن کی طرف دوڑ لگائی۔۔اسے یوں تیزی سے جاتا دیکھ کر پہلے حیران ہوا پھر مسکرایا۔۔۔وہ اسکے لائے ہوئے کپڑوں میں سے ایک میں ملبوس تھی۔۔۔ڈسٹ پنک کلر کی ایمبرائیڈیڈ شرٹ کے ساتھ ہم رنگ

پاجامہ پہنے ہوئے۔۔۔ڈسٹ پنک دوپٹے سے کیے گیے ویل میں اسکی آنکھیں اسے اور اٹریکٹیو لگی تھی۔۔۔ایک لمحے میں وہ اسکا کام تمام کر کے جاتی رہی۔۔۔

بے رحم آنکھوں والی۔۔۔"وہ بڑبڑاتے ہوئے مسکرا کر چیئر پر بیٹھا۔۔۔"

امم۔۔۔"جب وہ ناشتا کر چکا تو روحا نے اسکی توجہ حاصل کرنا چاہی"

حاتم نے نیپکن سے منہ صاف کرتے اسے دیکھا

وہ۔۔۔مجھے آپ سے کچھ پوچھنا تھا۔۔۔"ڈرتے ڈرتے بولی"

جی بولیں۔۔۔"وہ نیپکن رکھتے بولا"

ہائے میں مر جاؤں۔۔۔اتنی عزت۔۔(صرف سوچ ہی سکی)۔"روحا کی تو آنکھیں باہر آگیں۔۔۔"

پھر سنبھل کر بولی جو اسکا منتظر تھا۔۔

آپ مجھے خو۔۔۔دجانے سے کیوں منع کر رہے ہیں۔۔۔؟۔۔"سر جھکا ہوا تھا"

حاتم اسے دیکھ کر مسکرا اٹھا۔۔۔پھر چیئر سے اٹھ کر گاڑی کی چابی اٹھائی۔۔۔اسے اٹھتا دیکھ کر وہ بھی اٹھی۔۔۔

کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ جانے انجانے میں جس دلدل سے میں آپ کو نکال کر لایا ہوں۔۔۔آپ اب" اسکے قریب بھی جائیں۔۔۔"وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا

جبکہ روحا تو اسکی بات سن کر ساکن رہ گئی۔۔۔اسے وہیں ساکن چھوڑ کر چل دیا۔۔۔

میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہی نا۔۔۔؟؟۔۔۔"اس نے اسے جاتے دیکھ کر ہم کلامی کی۔۔۔۔پھر جیسے "

ہوش آنے پر اسکے پیچھے لپکی۔۔۔

وہ گاڑی میں بیٹھ رہا تھا۔۔۔

اللہ حافظ۔۔۔"اسے گاڑی میں بیٹھتا دیکھ کر روحا جلدی سے اسکے قریب آکر بولی۔۔۔"

حاتم نے حیرانی سے اسے دیکھا پھر مسکرا کر اللہ حافظ کہتا گاڑی سٹارٹ کرنے لگا۔۔۔ہونٹوں پر

مسکراہٹ رقصاں تھی۔۔۔

پھر جب تک گاڑی نظروں سے اوجھل نا ہو گئی وہ وہیں کھڑی رہی۔۔۔

(یونو۔۔۔اچھی بیوی شوہر کو دروازے تک چھوڑنے جاتی ہے۔۔۔)

دھیان بار بار بھٹک بھٹک کر اس پری پیکر پر جا رہا تھا۔۔۔دل تھا کہ اسکے بغیر لگنے کو تیار ہی نہیں تھا۔۔۔

نگاہوں کے سامنے وہ، سماعتوں میں اسکی آواز۔۔۔دل کی دھڑکن بھی اسکا نام پکار رہی تھی

ہر دم خیالِ یار

کرے غافل، کرے کافر

آخر بامشکل بارہ بجے تک خود کو روکا مگر جیسے ہی بارہ بجے فوراً گاڑی کی چابی اُٹھاتا آفس کو گڈ بائے کہہ گیا۔۔۔ جیسے ہی لاؤنج میں داخل ہوا، ڈرائینگ روم سے نسوانی آواز پر چونک کر متوجہ ہوا۔۔ پھر اُدھر کو چل دیا۔۔ اندر داخل ہوتے ہی روحا کے ساتھ کسی سوبر سی خاتون کو دیکھ کر تھوڑا شرمندہ ہوا کہ ایسے ہی منہ اٹھا کر چلا آیا۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔ "پھر آخر شرمندگی کو بالائے طاق رکھ کر سلام جھاڑا"

وعلیکم السلام۔۔۔ "قاریہ ہبانور مسکرائیں تھیں۔۔"

حاتم نے روحا کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا کہ یہ کون ہیں؟؟۔۔۔

یہ قاریہ ہبانور ہیں۔۔۔ "بولتے ہوئے اس نے آنکھیں دکھائیں کہ صبح خود ہی کہہ کر گئے تھے"

قاریہ آپی۔۔۔۔ یہ حاتم ہیں میرے ہسبنڈ۔۔۔ "روحا نے مسکرا کر انہیں بتایا"

جب کہ حاتم پہلے اسکی زبان سے اپنا نام سن کر پھر ہسبنڈ کے خطاب پر سُن ہو گیا۔۔۔ وہ ہنوز کھڑا روحا کو دیکھ رہا تھا کہ روحا نے پھر اسے آنکھیں دِکھائیں۔۔۔ کہ کیوں میری ریپو بگاڑنے پر تُلے ہوئے یہ فضول حرکتیں بعد میں کر لینا۔۔۔

بیٹا بیٹھیں نا آپ بھی۔۔۔"جب وہ روحا کی نظروں کا مطلب سمجھ کر نظریں جھکا گیا تو قاریہ ہبانور اس" سے مخاطب ہوئیں۔۔۔

حاتم نے روحا کی طرف دیکھا کہ بتاؤ بیٹھوں یا نا بیٹھوں۔۔۔

روحا نے نظروں سے جتا دیا کہ جیسے پہلے تو مجھ سے ہی پوچھ کر آئیں ہیں نا۔۔۔

ماشاءاللہ بیٹا۔۔۔ جتنا آپ کے بارے میں سُنا اس سے بڑھ کر پایا۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولیں"

سچ پوچھیے تو جب سے روحا کی شادی کا سنا تھا دل کو ایک دھڑکا سا لگا ہوا تھا مگر۔۔۔۔ آپ کو دیکھا تو" الحمدللہ اطمینان ہو گیا ہے۔۔۔ماشاءاللہ روحا بہت خوش قسمت ہے جِسے آپ مِلے۔۔۔(حاتم نے فخریہ مسکراہٹ روحا کی طرف اچھالی۔۔)...تو حاتم بیٹا آپ اس سے زیادہ خوشی قسمت ہیں کہ آپ کو روحا جیسی لڑکی ملی۔۔۔۔لاکھوں میں بلکہ کروڑوں میں ایک۔۔۔(وہ پیار سے روحا کا چہرے چھوتے (بولیں۔۔۔روحا نے ابرو اچکا کر حاتم کو دیکھا کہ اب بتاؤ۔۔۔

قاریہ ہبانور مسکرائی کی انکی آنکھوں کے تبادلے سے کی جانے والی گفتگو دیکھ رہی تھی۔۔جب سے انہوں نے روحا کے زبردستی نکاح کی اڑتی اڑتی خبر سنی تھی انکا تو دل دہل کر رہ گیا تھا مگر اب انہیں تسلی ہو گئی تھی۔۔حاتم انہیں پہلی نظر میں ہی بھا گیا تھا۔۔۔

تو روحا بچے۔۔۔کب سے آپ اپنی ڈیوٹی سنبھال رہی ہیں؟؟۔۔۔ آپکی بچیوں نے بہت شور مچا رکھا ہے کہ ہمیں روحا آپی ہی چاہیں۔۔۔چند دن میں ہی سب آپ سے بہت مانوس ہو گئیں ہیں۔۔۔" انکی بات پر روحا نے گھبرا کر دیکھا وہ جانتی تھی وہ اسے گھر سے جانے کی اجازت نہیں دے گا۔۔۔

آپی۔۔۔ابھی چند دن۔۔۔شاید نا آسکوں۔۔۔" وہ رُک رُک کر آہستہ آواز میں ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے بولی

چلو بچے۔۔۔ جیسے آپ کی مرضی۔۔۔ مگر بچیوں کا حرج بہت ہو گا۔۔۔ آپ کے علاوہ وہ کسی سے پڑھنا ہی نہیں چاہتیں۔" انہوں نے نرم لہجے میں کہا

روحا اب خاموش تھی وہ ایک دم سے بہت باؤنڈ فیل کرنے لگی تھی۔۔۔ناوہ حاتم سے اختلاف کر سکتی تھی اور ناہی اپنی قاریہ آپی کو انکار کر سکتی تھی۔۔۔حاتم اسکی الجھن سمجھ گیا

قاریہ آپی۔۔۔روحا شاید چند دن جامعہ نا آسکے مگر آپ چاہیں تو بچیوں کو یہاں بھیج سکتی ہیں۔۔۔اگر آپ کو مناسب لگے۔۔۔" حاتم زرا سنبھل کر بولا

روحا نے جھٹ سے سر اٹھا کر دیکھا کہ آپ سے کِسی نے مشورہ مانگا؟؟

بیٹا۔۔۔ مشکل ہو گا۔۔۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ بہت سی بچیاں پردہ کرتی ہیں، یوں با آسانی نہیں آئیں گی اور سب سے بڑھ کر شاید انکے گھر والے اجازت نا دیں۔۔۔" وہ سہولت سے بولیں

حاتم کو اپنا پلان اب خود ہی فلاپ لگنے لگا

قاریہ ہبانور جا چکی تھیں وہ کھانے کے برتن سمیٹ رہی تھی جب اسے اپنے پیچھے کسی کو موجودگی کا احساس ہوا۔۔۔جانتی تھی کہ کون ہے۔۔۔اسکے علاوہ ہو بھی کون سکتا تھا؟؟۔۔۔

اسکی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں تھیں۔۔۔بامشکل خود کو کمپوز کرتے اسے نے باقی برتن سمیٹے مگر غلطی سے بھی اسے نہیں دیکھا۔۔۔ہاں جی وہی۔۔چارمنگ بہت لگ رہا تھا نا۔۔۔مگر روحا میڈم۔۔۔۔انہیں لگ رہا تھا کہ اپنے مسٹر چارمنگ کو دیکھے گی تو نظر ہٹانا بھول جائے گی اور واقعی ہی میں ایسا ہی ہونا تھا۔۔۔

"آپ کیوں کام کر رہی ہیں؟؟۔۔۔غلام دین کہاں ہیں؟؟۔۔۔" مسلسل خود کو اگنور ہوتا دیکھ کر اسے رہا نہیں گیا۔۔۔اسکے لیے وہ کیسے دوڑا دوڑا آفس سے آیا، پھر قاریہ آ گئیں اور اب یہ میڈم منہ نہیں لگا رہی تھیں۔۔

"انہیں میں نے انیکسی بھیج دیا ہے۔۔۔صبح سے وہی کام کر رہے تھے۔۔۔مجھے تھکے ہوئے لگے تو بھیج دیا۔۔۔" وہ اپنا کام جاری رکھتے ہوئے بولی

"اچھا۔۔۔" وہ منہ بنا کر بولا۔۔۔اُس نے تو اسے متوجہ کرنے کے لیے پوچھا تھا مگر وہ میڈم نو لفٹ کا بورڈ لگائے بیٹھی تھیں۔۔۔

آپ کو کچھ چاہئیے۔۔۔؟؟"روحا نے سرسری سے انداز میں پوچھا"

نہیں۔۔۔"وہ منہ بنا کر بولا اور پھر جانے لگا مگر جاتے جاتے رُکا۔۔۔"

ایک کپ چائے ہی بنادو اسٹرونگ سی۔۔۔"وہ مسکرا کر اسکی پشت کو دیکھتے ہوئے بولا"

چائے؟؟۔۔۔اس ٹائم؟؟۔۔۔"وہ حیرانی سے بولی"

کیوں نہیں پی سکتا کیا؟؟۔۔۔"اسکی معصوم سی آواز روحا کے چہرے پر مسکان لے آئی"

نہیں میں نے ایسا کب کہا۔۔۔"وہ مسکرا کر بولی"

اچھا۔۔۔ تمہیں بنانی تو آتی ہے نا؟؟۔۔۔"وہ مسکراہٹ دبائے تفتیشی لہجے میں بولا"

روحا نے فوراً گھوم کر اسے دیکھا۔۔۔تو یہ بندہ اسے اتنا نکمہ سمجھتا تھا۔۔۔لائک سیریسلی۔۔۔

جی الحمدللہ۔۔۔"وہ تحمل سے بولی"

مجھے لگا شاید نہیں آتی۔۔۔"تمسخر اُڑاتا لہجہ"

روحا نے اسے گھورا تو وہ اسکی آنکھوں میں دیکھا مسمرائز ہو گیا۔۔۔جبکہ اسکا رف ٹف سا لُک روحا کے دل میں ہل چل مچا رہا تھا۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر ایک دم چونکے تھے۔۔۔آج وہ دونوں کچھ زیادہ ہی فری نہیں ہو رہے تھے۔۔۔پہلے تو بامشکل رات کو چند فکروں کا تبادلہ ہوتا تھا مگر آج صبح سے وہ دونوں مکمل ہسبنڈ وائف

والی فارم میں تھے۔۔۔دونوں کا اپنی ان حرکتوں پر دھچکا لگا۔۔۔یہ وہی تھے نا؟؟۔۔۔دونوں نے خود سے پوچھا۔۔۔

پہلے روبس سنا تھا۔کہ۔۔محبت کہیں کا نہیں چھوڑتی۔۔۔آج دیکھ بھی لیا۔۔۔"دونوں اپنے آپ سے" گویا ہوتے ہوئے مڑ گئے۔۔۔کہاں ایک ہفتے پہلے تک نکاح نامے پر سائن کرتے ایک دوسرے سے نفرت کی قسمیں کھا رہے تھے۔۔۔اور اب کیسے ایک دوسرے کے اٹینشن سیکر بنے ہوئے تھے۔۔۔

حاتم گدی سہلاتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔آفس کا کام پینڈنگ تھا۔۔۔اسے نمٹانا تھا ورنہ برڈن زیادہ ہو جانا تھا اور اسے کئی راتوں کی نیند برباد کرنی پڑتی۔۔۔

اسکے جاتے ہی روحا نے سکون کا سانس لیا۔۔۔اسکا دن بادن محبت بھرا لہجہ روحا کے سارے پرانے زخموں پر مرحم محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔

اسکی زندگی میں آنے والا ہر مرد اسکے لیے آزمائش بنا تھا۔۔۔یہاں تک کہ حاتم بھی ایک آزمائش کی ہی صورت میں اسکی زندگی میں آندھی ہو فان کی طرف آیا مگر۔۔۔اب اسے لگنے لگا تھا کہ اللہ نے اسکی ساری دعائیں سن لیں ہیں۔۔۔اسکا صبر رائیگاں نہیں گیا۔۔۔

چائے بنا کر کمرے میں آئی تو وہ صوفے پر ٹانگیں لمبی کر کے بیٹھا،لیپ ٹاپ جھولی میں رکھے تیزی سے کچھ ٹائپ کرنے میں بزی تھا۔۔۔روحا نے احتیاط سے چائے صوفے کے پاس چھوٹی ٹیبل پر رکھ دی۔۔۔

حاتم نے چائے کو دیکھا تو صرف ایک کپ چائے تھی۔۔۔

آپ نے اپنے لیے چائے نہیں بنائی؟؟۔۔۔"اس نے حیرانی سے پوچھا"

میں چائے نہیں پیتی۔۔۔"معلومات میں اضافہ کیا گیا"

کیوں؟؟؟۔۔۔"حیرانی سے بھرپور تفتیشی لہجہ"

کیونکہ مجھے اپنا خون جلانے کا کوئی شوق نہیں۔۔۔۔"نا جانے کیوں طنز سے بھرپور"

جواب۔۔وجہ؟؟۔۔۔وہ خود بھی نا جانے پائی

تو ہو جائے گا۔۔۔۔"وہ چائے کا کپ اُٹھاتے ہوئے مسکرا کر بولا"

روحا نے ایک لمحے کے لیے اُسے دیکھا اور پھر وضو کے لیے چلی گئی

آج حاتم کو چہرہ موڑنے کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔کیونکہ آج وہ صوفے کی سائیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا جس کی وجہ سے روحا اسکے پیچھے جبکہ آئینہ اسکے آگے تھے۔۔۔۔وہ آئینے میں اس دلکش حسن کا نیم وا رُخ دلچسپی سے دیکھتے ہوئے چائے کی چسکیاں لگا رہا تھا۔۔حاتم نے نوٹ کیا تھا اس نے لمبی دعا مانگی تھی۔۔۔تقریباً بیس منٹ۔۔۔۔جب اُٹھی تو آنکھیں ہلکی ہلکی سرخ تھیں جبکہ پلکیں نم۔۔۔۔یعنی وہ دعا میں روئی تھی۔۔۔ایسا کیا دعا مانگی اُس نے کہ رو پڑی۔۔۔۔وہ متجسس ہوا۔۔

وہ نماز پڑھ چکی تھی کرنے کو کوئی کام بھی نہیں تھا۔۔۔ سمجھ نہ آئے کہ کیا کرے پھر کچھ سوچتے ہوئے کمرے سے نکلی۔۔۔۔ سارا گھر گھومنے کے بعد بلآخر اسے ایک کمرے سے قرآن پاک مل ہی گیا۔۔۔ وہ قرآن پاک لے کر فرسٹ فلور کے لاؤنج میں بیٹھ گئی۔۔۔ وہ حافظِ قران تھی۔۔۔ اسکے سینے میں قرآن وجود تھا۔۔۔ مگر پھر بھی وہ قرآن پاک لیے بیٹھی تھی۔۔۔ قرآن مجید کی جلد پر ہاتھ پھیرا جیسے اس مقدس کتاب سے پھوٹنے والی روشنی سے خود کو بھرنا چاہتی تھی۔۔۔ اس نے آہستی گی قرآن پاک کو چوما۔۔۔۔ پھر کھولا۔۔۔ پھر مدھم سا مسکرا کر سورۃ الرحمٰن کھولی۔۔۔ آج واقعی ہی میں اپنے رب کی عطا کردہ نعمتیں اسکی آنکھیں بھیگا رہی تھی۔۔۔ اس نے مدھم آواز میں تلاوت شروع کی۔۔۔

لیپ ٹاپ کے کیبورڈ پر تیزی سے چلتی اسکی انگلیاں کوئی میل ٹائپ کرنے میں مصروف تھیں۔۔۔

اچانک اس نے اپنی انگلیوں کو حرکت کرنے سے روکا۔۔۔ کوئی بہت پُر سحر آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔۔ آواز بہت مدھم تھی۔۔۔ وہ اندازہ نا لگا پایا کہ کس چیز کی آواز ہے۔۔۔ تیزی سے میل مکمل سینڈ کی۔۔۔ اور تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر دیکھنے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

جیسے ہی اُس نے کمرے کا دروازہ کھولا وہ آواز کچھ واضع سنائی دینے لگی۔۔۔ باہر نکلا ہی تھا کہ اس آواز میں موجود الفاظ سن کر فریز ہو گیا۔۔۔

قرآن مجید کی تلاوت۔۔۔۔

اس کا دل بے اختیار بہت زور سے دھڑکا۔۔۔

فَبِاَیِّ آلاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ

(اور تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے)

روحا کی پُر سحر آواز میں پڑھی گئی اس آیت نے بے اختیار اسے کانپنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔

وہ خالی آنکھوں سے روحا کی پشت کو دیکھ رہا تھا مگر دل میں ہل چل مچ چکی تھی۔۔ آج کتنے سالوں بعد اس نے یہ الفاظ سنے تھے۔۔۔ سنے تو پہلے بھی تھے مگر نظر انداز کر جاتا تھا مگر آج۔۔۔ آج وہ نظر انداز نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔ شاید کرنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔

فَبِاَیِّ آلاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ

(اور تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے)

چند آیات پڑھنے کے بعد روحا نے پھر سے یہ آیت پڑھی۔۔۔

وہ اس آیت کے ترجمے سے باخود بھی واقف تھا۔۔۔ اب کی بار اس آیت نے اسے روحا کی طرف متوجہ کیا تھا۔۔۔

روحا کا اسکی زندگی میں آنا کسی معجزے سے کم نہیں تھا اسکے لیے۔۔۔ ہاں وہ بھی تو ایک نعمت ہے نا۔۔۔

کہاں میں گناہوں کی دھول میں اٹا ہوا۔۔۔اور کہاں وہ ایمان کے نور سے منور، شفاف پانی کی طرح۔۔۔ میں تو اسکے قدموں کی دھول بھی نہیں۔۔۔

فَبِاَیِّ آلاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ

(اور تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے)

دو آیات کے بعد پھر سے وہی آیت

اب کی بار وہ پھر سے کانپ اٹھا تھا۔۔۔اس نے پچھلے دس سالوں میں ہر روز ہر لمحہ اس رب کی ہر ہر نعمت کو جھٹلایا تھا۔۔۔ مگر۔

۔مگر جو نعمت اس وقت اسکے سامنے تھی۔۔۔وہ اسے کیسے جھٹلا پاتا۔۔۔وہ کیسے روحا کو جھٹلا دیتا۔۔۔وہ تو ہر سانس اسکے نام کر چکا تھا نا۔۔۔وہ تو اسکی سانس سانس کا جواز تھی نا۔۔۔تو پھر کیسے وہ سانس دینے والے رب کی اس نعمت کو جھٹلا پاتا جو اسکی سانس سانس کا جواز بنی تھی۔۔۔

وہ تلاوت ختم کر چکی تھی۔۔قرآن مجید کو عقیدت سے چومتے اس نے سینے سے لگایا۔۔۔جب مڑی تو اسے کھڑا پایا۔۔۔وہ ٹھٹھکی تھی۔۔۔لٹھے کی طرح سفید چہرہ دیکھ کر۔۔۔ مگر آنکھیں ایسے تھیں جیسے سارے جسم کا خون ان میں منجمد ہو گیا ہو۔۔۔وہ بالکل ساکن کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ صرف اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ صرف اسے دیکھ ہی رہا تھا۔۔۔سوچنے سمجھنے کی صلاحیت تو جواب دے گئی تھی۔۔۔

آپ ٹھیک ہیں۔۔؟؟۔۔۔"وہ اسکے قریب آتی فکر مندی سے پوچھنے لگی"

وہ بس خالی خالی آنکھوں سے اُسے تکتا رہا۔۔۔

حاتم میں کچھ پوچھ رہی ہوں۔۔۔ آپ ٹھیک ہیں؟؟۔۔۔"وہ۔اسے ٹھیک نالگا۔۔۔وہ سمجھ بھی نہیں پا"

رہی تھی کہ آخر ہوا کیا ہے۔۔۔

حاتم۔۔۔"اب کی بار اس نے بہت دھیمے نرم لہجے میں اسے پکارا۔۔۔"

ہوں۔۔۔"وہ بس اتنا ہی کہہ پایا"

آ۔۔آپ ٹھیک تو ہیں نا۔؟؟۔۔۔"اس نے پریشانی سے پوچھا"

پتا نہیں۔۔۔"وہ زیرِ لب بڑبڑایا۔۔۔روحا ٹھیک سے سُن نا پائی۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی وہ اپنی بے جان ٹانگیں گھسیٹتا نچے کی اوڑ بڑھ گیا۔۔۔

اس وقت وہ تنہائی چاہتا تھا۔۔۔مکمل تنہائی۔۔۔بغیر کسی کی مداخلت کے۔۔

"اوئے میرا شیر۔۔۔۔"

اس نے شراب کی بوتل کو منہ لگایا ہی تھا کہ اپنے پیچھے شرجیل کہ آواز سنائی دی۔۔۔اس نے ہاتھ وہی

روک دیا۔۔۔

میرا شیر کیسا ہے تُو۔۔؟؟۔۔۔"شرجیل نے اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھتے بتیسی نکالے پوچھا"

حاتم نے کوئی جواب نا دیا

خیر ہے آج۔۔۔بڑے موڈ میں لگ رہا تھا۔۔چل دونوں مل کے پیتے ہیں۔۔۔"وہ کاؤنٹر کے ساتھ "
ریوالونگ چیئر پر بیٹھتا ہوا بولا اور حاتم کے ساتھ سے بوتل پکڑی۔۔۔

وہ دونوں سے وقت لاؤنج کے کونے میں بنی چھوٹی سی بار میں موجود تھے۔۔۔

تیرے آفس گیا تھا مگر تو ملا نہیں۔۔۔تو سوچا رات کو تیرے گھر پر چھاپا ماروں گا۔۔۔"وہ اپنے پیلے "
دانتوں کی نمائش کرتے بولا حاتم ہنوز خاموش کاونٹر پر نظریں جمائے بیٹھا تھا۔۔۔

ہاں ہاں۔۔۔اب تُو بھلا کیوں مجھ سے بات کرنے لگا۔۔۔اب تُو اور بہت بڑا بزنس مین بننے جا رہا"
ہے۔۔۔ہم جیسے نکمے ناکارہ لوگوں کو بھلا کیوں منہ لگائے گا۔۔۔"وہ چالاکی سے حاتم کو مسکا لگانے لگا۔۔۔
حاتم یوں بیٹھا تھا جیسے اُسے شر جیل کے ہونے نا ہونے سے کوئی فکر ہی نہیں پڑتا۔۔۔وہ دیکھ تو کاؤنٹر کو رہا
تھا مگر سوچ ابھی بھی سپہر والے واقعے پر تھی۔۔۔اسکے دل میں نا جانے کہاں سالوں سے چھپا احساسِ
ندامت سر اُٹھانے لگا تھا۔۔۔اُسے ستانے لگا تھا۔۔۔اُسے رُلانے لگا تھا۔۔۔بے بس کرنے لگا تھا۔۔۔
دل درد کرنے لگا تھا۔۔۔

چل کوئی نہیں۔۔۔۔لیکن اپنے نکاح کی مٹھائی تو کھلا ہی سکتا ہے نا۔۔۔۔"وہ حاتم کے بازو پر ہاتھ مارتے "
ہوئے آنکھ دباتے بولا

ناجانے کیوں حاتم کو اس سے کراہت سی محسوس ہوئی۔۔۔

"تجھے کیا لگے گا مجھے پتا نہیں چلنا بھلا۔۔۔اپنے بھی سورسیز ہیں شیر۔۔۔۔دشمنوں سے زیادہ دوستوں پر نظر رکھتے ہیں۔۔۔سالوں کا کوئی بھروسہ نہیں کہ کب کہاں پیٹھ میں چھرا گھونپ دیں۔۔۔۔"وہ شراب کے گھونٹ بھرتے بولا

"دیکھ شیر اب یہ زیادہ ہو رہا ہے۔۔۔۔میں یہاں تجھ سے ملنے آیا ہوں اور تو ہے کہ گونگا بنا بیٹھا ہے۔۔۔"شرجیل مسلسل اپنے نظر انداز کیے جانے پر اندر ہی اندر کُڑھ رہا تھا۔۔۔پیسے کی بو کھ اسے ہر بار حاتم تک کھینچ لاتی تھی۔۔آج بھی وہ اپنی عیاشی کے لیے ٹسوے بہا کر اُسے لوٹنے آیا تھا۔۔۔

"اس نے پھر سے اپنے لگتا ہے جادو کر دیا ہے اُس لڑکی نے تجھ پر۔۔۔تبھی حوش وحوس کھو بیٹھا ہے۔۔دانتوں کی نمائش کی۔۔

اب کی بار حاتم نے نظر اُٹھا کر اُسے دیکھ۔۔۔اُسکی نظروں کی سختی نے شرجیل کو اپنے دانت واپس منہ میں رکھنے پر مجبور کر دیا۔۔۔

"اوئے شیر غصہ کیوں کرتا ہے۔۔۔۔چل اِسے پی اور بھلا دے سارے غم۔۔۔"وہ شراب کی بوتل واپس حاتم کو تھماتے بولا

حاتم نے بوتل کو بڑے عجیب انداز سے دیکھا۔۔۔ نفس امارہ پھر سے جاگا تھا۔۔۔ مگر اس نے ابھی تک شراب کا ایک قطرہ بھی حلق سے نیچے نہیں اُتارہ تھا شاید نفسِ لوامہ بھی جاگ چکا تھا۔۔۔

ویسے نظر نہیں آرہی تیری بیوی۔۔۔۔ کہاں چھپا کر رکھا ہے۔۔۔ زرا ہم بھی تو دیکھیں ایسی کون سی" حور پری اتر آئی اس دنیا میں جس نے میرے یار کو اپنے سحر میں ایسا جکڑا کہ۔۔۔۔" حاتم کی اسکی طرح اُٹھتی نظروں نے اسکی بولتی بند کر دی۔۔۔ شرجیل اسکی آنکھوں میں جلتے انگارے دیکھ کر لمحے بھر کو کانپ اُٹھا۔۔۔

۔

یا اللہ۔۔۔ کیا کروں جاؤں نیچے یا نا جاؤں؟؟۔۔۔" عشاء کی نماز پڑھ کر وہ کمرے میں ٹہلنے لگی۔۔۔" پریشانی سے اب اسکے ہاتھ پیر پھولنے لگے تھے۔۔۔ جب سے حاتم نیچے گیا تھا وہ اسکے پیچھے نہیں گئی۔۔۔ وہ سمجھ چکی تھی کہ وہ تنہائی چاہتا ہے۔۔۔ مگر ایسی کونسی بات ہو گئی کہ انکی حالت اتنی ابتر ہو گئی تھی۔۔۔ ایسی نا جانے کتنی سوچوں نے اسے جکڑ رکھا تھا۔۔۔ مگر اب اسکی برداشت سے باہر ہونے لگا تھا۔۔۔۔ اتنے گھنٹے گزر چکے تھے۔۔۔ مگر نا حاتم اوپر آیا نا ہی غلام دین کھانے کے لیے بُلانے آئے وہ مزید پریشان ہونے لگی تھی۔۔۔ آخر دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر سیڑھیوں کی طرف بڑھی۔۔۔

نیچے آکر پورے لاؤنج میں نظر دوڑائی مگر اسے کہیں نا پا کر وہ مزید بے چین ہوئی۔۔۔

یہیں ہونا چاہیے تھا انہیں۔۔۔ کہاں چلے گئے؟؟۔۔۔ غلام دین چچا سے پوچھتی ہوں شاید کہیں باہر نا نکلے" ہوں۔۔۔"ہمکلامی کے بعد وہ کچن کی طرف بڑھی کہ کسی مردانہ آواز نے اسکو متوجہ کیا۔۔۔ آواز لاؤنج کے پیچھلے کونے سے آرہی تھی۔۔۔ وہ کونا باقی لاؤنج سے زرا ہٹ کر تھا کہ باقی لاؤنج میں کھڑے ہو کر نظر نہیں آتا تھا۔۔۔ روحا نے ایک بار سرسری سا اس کونے کو دور سے دیکھا تھا مگر وہاں اندھیرا ہونے کے باعث کچھ دیکھ نا پائی۔۔۔

اُس نے دوپٹے کے کنارے سے اپنا منہ اچھی طرح ڈھانپا اور قدم اُس جانب بڑھا دیے۔۔۔ جیسے ہی وہ داخل ہوئی حاتم کے ساتھ بیٹھا شخص اسے جانا پہچانا لگا۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ اُسے پہچانتی حاتم کی نظر روحا پر پڑی۔۔۔

تُو تو بُرا ہی منا گیا۔۔۔ کہیں پیار ویار تو نہیں ہو گیا اس سے۔۔" وہ پھر سے آنکھ دباتے بولا"

اس سے پہلے حاتم اسے کوئی جواب دیتا اُسکی نظر سامنے کھڑی روحا پر پڑی۔۔۔ شرجیل نے اُسی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔۔

روحا کی نظر حاتم کے چہرے سے پھسل کر اسکے ہاتھ میں موجود شراب کی بوتل پر پڑی جو آدھی سے زیادہ خالی ہو چکی تھی۔۔۔ روحا نے بے یقینی حاتم کو دیکھا۔۔۔ حاتم اسکی آنکھوں کے بدلتے رنگ دیکھ کر سمجھ گیا کہ وہ کیا سوچ رہی ہے۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ روحا سے کچھ کہتا۔۔۔صفائی پیش کرتا۔۔۔اسکی غلط فہمی دور کرتا۔۔۔شرجیل بول اُٹھا

لے شیر ابھی بھابھی کو یاد کیا اور بھابھی آگئیں۔۔۔۔"وہ اپنی غلیظ نظریں روحا پر ڈالتے ہوئے بولا"

روحا کو یاد آیا کہ یہ وہی شخص تھا جو اُس دن حاتم کے ساتھ گھر آیا تھا۔۔۔

آیئے بھابھی ماں آیئے۔۔۔"شرجیل باقاعدہ اُٹھ کر روحا کے نزدیک آیا۔۔۔روحا کو اس سے شراب"

کی بُو نے دو قدم پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔۔۔

حاتم نے فوراً اُٹھ کر بوتل ڈسٹ بین میں پھینکی۔۔۔

ارے آپ ڈر کیوں رہی ہیں۔۔۔آیئے نا۔۔۔ہماری کمپنی جوائن کیجیئے۔۔۔"وہ دانت نکالتے وحشی"

نظروں سے اسے دیکھتے بولا

روحا کو اسکی نظروں سے خوف آیا۔۔۔وہ جانے کے لیے مڑی کہ اچانک اسکی نازک مخملی کلائی کسی بھاری

مردانہ ہاتھ کی زد میں تھی۔۔۔

روحا کی ٹانگوں سے جان نکل گئی۔۔

ارے کہاں چل دیں۔۔۔"شرجیل نے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا"

شرجیل ہاتھ چھوڑو میری بیوی کا۔۔۔"حاتم جیسے ہی بوتل پھینک کر سیدھا ہوا سامنے کے منظر نے اُسے"

دھاڑنے پر مجبور کر دیا

ارے یار میں تو۔۔۔"شر جیل ابھی بھی روحا کی کلائی تھامے بلکہ دبوچے بولا کہ حاتم نے اسکی بات کاٹی

گاڈ ڈیم اٹ۔۔۔ہاتھ چھوڑ میری بیوی کا۔۔۔"حاتم غصے سے دیوانہ وار شر جیل کی طرف بڑھا۔۔۔"

شر جیل نے اسے دیوانہ وار آتے دیکھ کر روحا کا ہاتھ چھوڑا تو روحا فوراً پیچھے ہٹی۔۔۔

تیری ہمت کیسی ہوئی میری بیوی پر اپنی گندی نظر ڈالنے کی یا اُسے چھونے کی۔۔۔"حاتم نے اسکا گریبان پکڑ کر اسے دیوار سے لگایا اور ایک مکا اسکے ناک پر جھاڑتے ہوئے بولا

شر جیل نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا مگر حاتم اس کے منہ پر مکّوں کی بوچھاڑ شروع کر چکا تھا۔۔۔

گندی نالی کے کیڑے۔۔۔۔دِکھا دی نا تو نے اپنی اوقات۔۔۔"وہ مسلسل اسے پیٹتے دھاڑ رہا تھا۔۔روحا نے حاتم کا یہ جنونی روپ پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔اسکی کنپٹی کی رگیں ابھری ہوئیں تھیں۔۔۔وہ منہ پر ہاتھ رکھے اسے دیوانہ وار پیٹتا دیکھ رہی تھی۔۔۔شر جیل کے ناک اور منہ سے خون بہہ کر اب فرش پر گرنے لگا تھا مگر حاتم کا غصہ کسی طور کم ہونے کو آ رہا تھا۔۔۔شر جیل بے حوش ہو کر گر چکا تھا۔۔۔مگر حاتم اب پر لاتوں کی بوچھاڑ کرنے لگا تھا۔۔۔روحا کو جیسے ہوش آیا تو حاتم کی طرف لپکی

حا۔۔۔حاتم بس کریں۔۔۔چھوڑ دیں اِسے۔۔۔"روحا نے حاتم کا بازو تھامتے اسے ہٹانا چاہا"

پیچھے ہٹو۔۔۔"وہ بغیر اسے دیکھے اسکا ہاتھ جھٹکتے بولا"

حاتم پلیز بس کریں۔۔۔مر جائے گا یہ۔۔۔"وہ پھر سے ہمت کر کے بولی"

مرتا ہے تو مرے۔۔۔تم جاؤ اپنے کمرے میں۔۔۔۔کس سے پوچھ کر نیچے آئی تم ہاں۔۔۔کس سے" پوچھ کر آئی ہو۔۔۔"اب کی بار حاتم شر جیل کے بے سُدبڑے جسم کو چھوڑ کر روحا پر دھاڑا۔۔۔اسکی انگارے اگلتی شعلہ بار نظروں نے روحا کو کانپنے پر مجبور کر دیا۔۔۔وہ بے اختیار دو قدم پیچھے ہٹی۔۔۔

سنائی نہیں دیا جاؤ۔۔۔"وہ پھر سے دھاڑا"

روحا نے منہ پر ہاتھ رکھے بامشکل ہچکی روکی اور دوڑتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف بڑھی

حاتم کی دھاڑ سن کر غلام دین اور باقی ملازم آ چکے تھے۔۔۔

روحا کو یوں بھاگنا اور شر جیل کے بے سُد جسم کو دیکھ کر غلام دین کو بات سمجھنے میں لمحا نا لگا۔۔۔انہوں نے آگے بڑھ کر حاتم کو تھاما اور علی اور اشرف کو شر جیل کو لے جانے کا اشارہ کیا

حاتم اب اپنے بال نوچنے لگا تھا۔۔۔

لے جاؤ اِسے۔۔۔اور کسی کچرے کے ڈبے میں پھینک آؤ۔۔"وہ شر جیل کو لات مارتے بولا"

ذلیل انسان۔۔۔۔اسکی ہمت بھی کیسے ہوئی۔۔۔میرے سامنے۔۔۔۔میرے سامنے میری بیوی کو" چھوا۔۔۔۔جسے۔۔۔جسے میں نے ابھی تک نہیں چھوا۔۔۔۔کہ۔۔۔کہ کہیں وہ میلی نا ہو جائے۔۔۔اور اس (گالی) نے اسے بھی اپنی عیاشی کا سامان سمجھا۔۔۔"وہ چیخ کر بات کرتا پھر سے شر جیل کی طرف

بڑھا۔۔۔ مگر غلام دین نے بامشکل اُسے تھام کر لاؤنج میں صوفے پر بیٹھایا۔۔۔ پانی کا گلاس اسکی طرف بڑھایا۔۔۔ حاتم نے غصے سے کانپتے ہاتھوں کے ساتھ گلاس تھاما اور منہ سے لگایا۔۔۔۔ مگر دو گھونٹ ہی پینے کے بعد پھر سے غصہ اس پر حاوی ہونے لگا۔۔۔ اس نے گلاس غصے سے لاؤنج کے درمیان میں دے مارا۔۔۔ غصہ تھا کہ کم ہونے کا نام ہی نہیں کے رہا تھا۔۔۔

وہ منہ پر ہاتھ رکھے وہ سیڑھیوں پر دوڑتے ہوئے گری

یا اللہ۔۔۔۔ "اس کے پاؤں سے درد کی لہر نکل کر پوری ٹانگ میں دوڑی۔۔۔ بامشکل اٹھی مگر درد سے چلنا دشوار ہو گیا تھا۔۔۔ اسکا دائیاں پاؤں مڑ چکا تھا۔۔۔ بامشکل خود کو گھسیٹتے ہوئے وہ کمرے میں آئی اور صوفے کے پاس نیچے زمین پر گرنے کے انداز میں بیٹھی۔۔۔

آنسو آنکھوں سے اُبل رہے تھے۔۔۔۔ پہلے حاتم کے ہاتھ میں شراب دیکھنا۔۔۔ پھر شرجیل کا اسکا ہاتھ پکڑنا۔۔۔۔ پھر حاتم کا اس پر دھاڑنا۔۔۔۔ ان سب کی تکلیف پاؤں میں آئی موچ سے کہیں زیادہ تھی۔۔۔۔ اسکا دل پھٹنے کے قریب تھا۔۔۔

یا اللہ۔۔۔۔ یا اللہ۔۔۔ "دل کی تکلیف سے وہ بِلبلا رہی تھی۔۔"

اپنی کلائی کو دیکھا جہاں ابھی تک اسے جلن محسوس ہو رہی تھی۔۔۔پھر ایک جھٹکے سے اٹھی مگر درد کی شدت سے پھر گر گئی۔۔۔بامشکل خود کو گھسیٹتے ہوئے وہ باتھ روم میں آئی۔۔۔ٹیب کھول کر اپنی کلائی پانے کے نیچے کر کے ملنے لگی۔۔۔بار بار کلمے پڑھ کر وہ اپنے بازو پر پھونکنے لگی۔۔۔

یا اللہ۔۔۔تُو۔۔تُو جانتا ہے۔۔۔میں۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔میرا۔۔۔میرا کوئی ق۔۔قصور" نہیں۔۔۔میں نے ہمیشہ خود کو ہر نامحرم کی نظر سے بچا کر رکھا۔۔۔تو جانتا ہے۔۔۔تو گواہ ہے میری پاکیزگی کا میرے مولا۔۔۔مجھ پر رحم فرما۔۔۔"واپس صوفے کے پاس نیچے بیٹھ کر صوفے ہر سر رکھے وہ بلکنے لگی تھی۔۔۔

میرے ہی گھر میں میرے سامنے میری پاکیزہ بیوی کو کوئی میلا کرنے کی کوشش کر گیا۔۔۔اور میں کچھ نا" کر سکا۔۔۔میں کہاں جاؤں۔؟؟۔۔۔میں تو اُسے منہ دِکھانے کے قابل نہیں رہا۔۔۔میں کیسے اسکا سامنا "کروں گا۔۔۔میں۔۔۔میں اسکی حفاظت نا کر سکا۔۔۔میں اسکے قابل ہی نہیں۔۔۔

جیسے ہی اسکا غصہ کچھ کم ہوا غلام دین نے اسے اکیلا چھوڑ دیا۔۔۔وہ جانتے تھے کہ غصے میں وہ پاگل ہو جایا کرتا تھا، مرنے مارنے پر اتر آتا تھا۔۔۔مگر جیسے ہی اسکا غصہ کم ہوتا وہ خود کو کمرے میں بند کر دیتا۔۔۔ اب بھی غلام دین جا چکے تھے۔۔۔وہ بے بسی سے زمین پر بیٹھا بول رہا تھا۔۔۔

پھر وہ ہنسنے لگا۔۔۔قہقہے لگانے لگا۔۔۔ پھر نا جانے کیا ہوا۔۔۔اسکے قہقہے چیخوں میں بدل گئے۔۔۔

"وہ تکلیف میں ہے میری وجہ سے۔۔۔ہاں میری وجہ سے۔۔۔وہ جب سے میری زندگی میں آئی ہے میں اسے تکلیفوں کے سوا کچھ نہیں دے سکا۔۔۔اب بھی بلاوجہ اسے ڈانٹ دیا۔۔۔ حلانکہ اس بیچاری کا "کیا قصور تھا۔۔۔

وہ اپنے بالوں میں انگلیاں پھنسائے بے بسی سے بولا

"چلو۔۔۔مان لیا کہ۔۔۔خوشیاں مجھ سے روٹھ چکی ہیں۔۔۔مجھے راس نہیں آتیں۔۔۔ مگر ان سب میں "اسکا کیا قصور ہے۔۔۔

"میں نے اسے اپنی خوشی سمجھا۔۔۔ مگر۔۔۔۔ مگر اسکی خوشیوں کو نہیں سمجھا۔۔۔یہ نہیں سمجھا کہ وہ کیا چاہتی ہے۔۔۔بس اپنے فیصلے اس پر مسلط کیے۔۔۔" بے بسی ہی بے بسی

"وہ کتنی تکلیف میں ہو گی نا۔۔۔۔مجھے۔۔۔مجھے جانا چاہیے اسکے پاس۔۔۔اسے بتانا ہے کہ میں۔۔۔میں نے۔۔۔میں نے شراب نہیں پی۔۔۔ مگر۔۔۔" وہ رُکا

"مگر میں کِس منہ سے جاؤں اسکے سامنے۔۔۔" وہ منہ ہاتھوں میں گِرا کر رونے لگا۔۔۔اسکی آنکھیں درد کی شدت سے سرخ ہو چکی تھیں۔۔۔

آخر ہمت کر کے وہ اُٹھا اور سر جکائے اوپر کی طرف قدم بڑھا دیے۔۔۔

وہ صوفے میں منہ دیے رو رہی تھی کہ دروازہ کھلنے کی آواز پر اسکی سانس تھمی۔۔۔اس نے بامشکل تھوک نِگلا۔۔۔حاتم کا اس پر غصے سے دھاڑنا اسکی آنکھوں کے سامنے لہرایا

اس نے نا جانے کہاں سے ہمت جمع کر کے دروازہ کھولا۔۔۔وہ اُسے سامنے صوفے پر سر گرائے بیٹھی نظر آئی۔۔۔بامشکل قدم بڑھاتے وہ اسکے قریب آیا۔۔۔

روحا نے قدموں کی چاپ سنی تو سر اٹھا کر دیکھا وہ اسکے نزدیک کھڑا تھا۔۔۔وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر پیچھے الماری سے جا لگی۔۔۔پاؤں میں شدید درد کی لہر اٹھی مگر وہ نظر انداز کر گئی۔۔۔

حاتم نے اسکاری ایکشن دیکھا تو اسکا دل پھٹنے لگا۔۔۔بامشکل وہ اسکی موجودگی میں محفوظ محسوس کرنے لگی تھی۔۔۔مگر پھر سے وہی خوف۔۔۔حاتم نے قدم بڑھایا۔۔۔وہ اس سے معافی مانگنا چاہتا تھا۔۔۔اسکی غلط فہمی دور کرنا چاہتا تھا۔۔۔اسکا اعتماد بحال کرنا چاہتا تھا۔۔۔سب سے بڑھ کر اسکے آنسو صاف کرنا چاہتا تھا۔۔۔جو اسکی تکلیف کو مزید بڑھا رہے تھے۔۔۔

د۔۔دور۔۔دور رہیں مجھ سے۔۔۔میرے۔۔۔میرے قریب۔۔۔مت۔۔مت آئیں۔۔۔"اسکی" سرخ آنکھوں کو دیکھتے ہوئے روحا کو بے اختیار اس گھر میں اپنی پہلی رات یاد آئی جب حاتم نشے کی حالت میں اسکے کمرے میں آیا تھا۔۔۔بے ساختہ روحا کو وہ رات اپنا آپ دہراتی نظر آئی۔۔۔

اسکی بات سن کر حاتم کی رگ رگ میں شدید تکلیف کی لہر دوڑی۔۔۔

میری بات سنو۔۔۔"وہ بے حد نرم لہجے میں پیار سے بولا۔۔۔وہ اسکی کیفیت سمجھ رہا تھا۔۔۔"

کک کچھ نہیں سننا۔۔(ہچکی)۔۔مجھے۔۔"وہ سہمے انداز میں بولی۔۔۔اس سے کھڑا ہونا مشکل ہو رہا تھا"

بامشکل وہ ایک پاؤں پر وزن ڈالے کھڑی تھی۔۔ڈر کے مارے وہ حاتم سے نظریں نہیں ملا پا رہی تھی۔۔۔

اسکی حالت دیکھ کر حاتم کا دل کیا دھاڑیں مار مار کر روئے۔۔۔

دیکھو میں جانتا ہوں میری سے وجہ سے سب ہوا۔۔۔میں تم سے سوری کرنے آیا ہوں۔۔۔"وہ بے"

بسی سے لب کاٹتے بولا

روحا کو اسکا لہجہ بکھرا ہوا ٹوٹا ہوا لگا۔۔۔ایک لمحے کے لیے اس نے نظریں اٹھا کر اسکے چہرے کو دیکھا

جہاں دنیا جہان کی تکلیفیں رقم تھیں۔۔۔مگر حاتم کے بڑھتے قدموں نے اسے پھر سے ڈرا دیا۔۔۔

وقت اور حالات کی نزاکت نے اُسے حاتم سے ڈرنے پر مجبور کر دیا تھا۔۔۔اور ساتھ میں وہ یہ سمجھ رہی تھی کہ وہ نشے میں ہے۔۔۔

روحا تم۔۔۔تم مجھ سے کیوں ڈر رہی ہو۔؟؟.."حاتم کو روحا کا اس سے ڈرنا کوڑے کی طرح لگ رہا"

تھا۔۔۔اس نے تڑپ کر پوچھا۔۔۔

وہ اسکی بیوی تھی۔۔۔انکے مابین اللہ اور اسکے رسول کو حاضر ناظر جان کر نکاح کا مقدس رشتہ موجود تھا۔۔۔جو رشتہ انکے دلوں سے ایک دوسرے کے لیے نفرت نکال کر محبت بھر گیا۔۔۔جس رشتے نے ایک دوسری کی رگ وجان بنادیا۔۔۔ایک دوسرے کی سانس سانس کا جواز بنادیا۔۔۔اس مقدس رشتے کے ہوتے ہوئے بھی وہ اس سے ڈر رہی تھی۔۔۔اسکے ہر بڑھتے قدم پر روحا کا دل تھمتا جارہا تھا۔۔۔وہ اسکی حالت دیکھ کر تڑپ رہا تھا۔۔۔وہ کیسے اسے تکلیف میں دیکھ سکتا تھا۔۔۔ابھی تو انہوں نے ایک دوسرے کو دیکھنا شروع کیا تھا،ابھی تو انہوں نے ایک دوسرے کو چاہنا شروع کیا تھا،ابھی تو انکی محبت نے پروان چڑھنا شروع کیا تھا۔۔۔ابھی سے یہ تلخیاں،یہ دوریاں،یہ رنجشیں کیوں گھلنے لگ گئیں تھیں۔۔۔ابھی تو قریب آئے بھی نہیں تھے کہ انکے درمیان دوریاں آگئی تھیں۔۔

روحا نے اسکی تڑپ اسکے لہجے میں محسوس کی۔۔۔

اور کیوں ناڈروں آپ سے۔۔؟؟۔۔۔"الٹا وہ اس سے سوال کر گئی۔۔۔"

کیونکہ۔۔۔کیونکہ میں شوہر ہوں تمہارا۔۔۔"وہ لہجے میں اسکے لیے محبت سمائے بولا جس پر روحا نے "دھیان نا دیا۔۔۔

کم از کم ایک شرابی میرا شوہر نہیں ہو سکتا۔۔۔"روحا غصے سے بولی"

حاتم کو لگا کسی نے اسکی سانس روک دی ہو۔۔۔اگر کوئی اور یہ بات کہتا تو وہ ہنس کر ٹال دیتا۔۔۔مگر۔۔ مگر اس کی سانس تو اس نے چھینی تھی جو اسکی سانس سانس کا جواز تھی۔۔۔اسکی رگ و جان تھی۔۔۔اس نے بے یقینی سے روحا کو دیکھا۔۔۔وہ بولنا چاہتا تھا۔۔۔اسے بتانا چاہتا تھا کہ وہ نشے میں نہیں۔۔۔اس نے شراب پکڑی ضرور مگر پی نہیں۔۔۔مگر وہ وہیں ساکن ہو چکا تھا۔۔۔اسکا دل اسے ملامت کرنے لگا۔۔۔ اسے یک دم خود سے گھِن آئی۔۔۔اسے اپنا آپ ناپاک لگا۔۔۔وہ ہنوز ساکن خاموش کھڑا رہا مگر دل چیخ اُٹھا۔۔۔کہ آج خاموش رہے تو پچھتاوگے۔۔۔وہ ساری زندگی پچھتاوے میں گزارتا آیا تھا۔۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ جو زندگی اسے حسین لگنے لگی تھی وہ بھی صرف پچھتاوے کی نظر ہو جائے۔۔۔

میں نشے میں نہیں ہوں۔۔۔"آخر کار ہمت کرتے ہوئے وہ سر جھکائے بہت دھیمے لہجے میں بولا۔۔۔"

اسے لگا آج وہ کسی کٹہرے میں کھڑا تھا۔۔۔وہ واقعی ہی میں کٹہرے میں کھڑا تھا۔۔۔محبت کے کٹہرے میں۔۔۔

ہونہہ۔۔۔۔میں نے تو جیسے دیکھا ہی نہیں نا۔۔۔"وہ غصے سے منہ جھٹک کر بولی"

(ہائے غصے میں بھی بیوی والا انداز۔۔۔)

تم نے جو دیکھا۔۔۔ٹھیک دیکھا مگر ادھورا دیکھا۔۔۔"وہ سر اٹھائے اسکی سیاہ کانچ سی آنکھوں میں" دیکھتے ہوئے بولا

ہاں ہاں بنا دیں اب کہانی۔۔۔"وہ پھر سے سر جھٹکے بولی۔۔۔اسے اب بس حاتم پر غصہ آ رہا تھا۔۔۔"

خدا کی قسم میں نے شراب نہیں پی۔۔۔"وہ ٹرانس کی کیفیت میں اسے دیکھتے بولا"

اسکی بات پر روحا فریز ہو گئی۔۔۔

اللہ کی قسم میں نے ابھی شراب نہیں پی۔۔۔تمہاری قسم میں نشے میں نہیں ہوں۔۔۔"وہ اسکی"

آنکھوں میں دیکھتا بالکل اسکے سامنے آ کھڑا ہوا یہاں تک کہ انکے درمیان فاصلہ تھا ہی نہیں۔۔۔

روحا اسکی گرم سانسیں اپنے چہرے ہر محسوس کر رہی تھی۔۔

آپ سچی بتائیں نا۔۔۔آپ نے شراب نہیں پی نا۔۔؟؟۔۔۔"وہ بے انتہا معصومیت سے اسکی"

آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھ بیٹھی۔۔۔

اسکی آنکھوں میں دیکھتے اسکی معصومیت پر حاتم کے دل نے پھر سے بیٹ مِس کی پھر سے اسکا دل تھمنے لگا

تھا۔۔۔

کوئی شام مجھ میں قیام کر

میرے رنگ وروپ کو نکھار دے

جو گزر گئی سو گزر گئی

میری باقی عمر سنوار دے

اُوں ہوں۔۔۔"وہ ہونٹ دبائے نفی میں سر ہلاتے بولا"

روحا نے اسکی سچائی اسکے لہجے میں محسوس کی تھی۔۔۔اب اس کو سمجھ نا آیا کہ اب کیا بار کرے۔۔۔یک دم وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کنفیوژ ہوئی اور نظریں جھکا لیں۔۔۔اسکی اِس ادا پر حاتم کو ٹوٹ کر پیار آیا۔۔۔

آنسوؤں کے مِٹے مِٹے نشان روحا کے گالوں پر

موجود تھے۔۔۔اب وہ اپنے پیر کا درد بھکائے بیٹھی، دل میں اُٹھتے میٹھے میٹھے سے درد کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔

آئیم سوری۔۔۔رئیلی سوری۔۔۔"حاتم اسکے حیا سے گلابی گالوں کو دیکھتے ہوئے بولا"

ہوں۔۔؟؟۔۔"روحا کو اپنی سماعتوں پر یقین نا آیا"

حاتم کو لگا شاید اتنی سی بھی انگلش نہیں آتی

مجھے معاف کر دو۔۔۔میں شرمندہ ہوں۔۔۔بہت زیادہ۔۔۔میرے ہوتے ہوئے بھی۔۔۔۔"اس" سے آگے وہ نا بول پایا۔۔۔بے بسی سے اس نے لب دبا کر ضبط کرنے کی کوشش کی۔۔۔

روحا اُسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔

کیا تھا یہ شخص۔۔۔

پل میں تولا پل میں ماشہ۔۔۔

ابھی نیچے کیسے اس پر دھاڑ رہا تھا اور اب کیسے بھیگی بلی بن کر اس سے معافی مانگ رہا تھا جیسے سارا قصور اسی کا ہو۔۔۔روحا جانتی تھی کہ اسکا کوئی قصور نہیں تھا۔۔۔

حاتم کوئی جواب نا پا کر اسے دیکھنے لگا جو اسکے جھکے چہرے کو دیکھ کر سارا ڈر ساری پریشانی بھلا بیٹھی تھی۔۔۔اسکے دیکھنے پر وہ جیسے ہوش میں آئی۔۔

غلطی تو میری بھی ہے۔۔۔مجھے یوں منہ اٹھا کر نہیں آنا چاہیے تھا۔۔۔"وہ اسکی شرمندگی کم کرنے کے" کیے بولی۔۔۔اور وہ واقعی ہی میں خود کو بھی ذمہ دار سمجھ رہی تھی۔۔۔چاہے انجانے میں ہی سہی۔۔۔ تھوڑی بہت غلطی اس سے بھی ہوئی تھی۔۔۔

ویسے تم وہاں کرنے کیا گئی تھی۔؟؟۔۔"حاتم نے ابرو اچکا کر پوچھا۔۔"

وہ میں آپ کو دیکھنے گئی تھی۔۔۔"وہ فوراً بولی"

وہ کیوں؟؟۔۔۔"ابرو ہنوز تھا۔۔"

آپ سپہر سے پریشان حال نیچے گئے تھے۔۔۔پھر اوپر نہیں آئے۔۔۔میں نے سوچا شاید آپ کچھ دیر" اکیلے رہنا چاہتے ہیں اس لیے پہلے نہیں گئی۔۔۔مگر جب اتنے گھنٹے گزر گئے اور آپ نا آئے تو مجھے پریشانی ہونے لگی۔۔۔فکر ہونے لگی کہ آپ کہاں ہیں؟؟۔۔ٹھیک تو ہیں نا؟؟۔۔۔اسی لیے نیچے گئی تھی۔۔۔مگر مجھے کیا پتا تھا کہ نیچے تماشا ہو جائے گا۔۔۔"وہ اپنی پرانی فارم میں آچکی تھی۔۔۔اور پورے جوبن پر روداد سنا رہی تھی۔۔۔مگر اسے کیا معلوم اسکی باتوں پر مقابل کے دل کی دھڑکن کیسے رُکی تھی۔۔۔

مجھے پریشانی ہونے لگی۔۔۔فکر ہونے لگی کہ آپ کہاں ہیں؟؟۔۔۔ٹھیک تو ہیں نا؟؟۔۔"یہ الفاظ بار بار" حاتم کی سماعتوں میں گونج رہے تھے۔۔۔

بے اختیار اسکا دل چاہا کہ اس پری پیکر کا نفش نقش چوم لے جہاں صرف اور صرف اسکے لیے فکر اور اسکا ہی خیال رقم تھا۔۔۔اس نے خود کو بامشکل روکا۔۔۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ اس نازک سی مومی گڑیا کو چھو کر میلا کر دے۔۔۔مگر ہائے رے یہ دل۔۔۔کمبخت سنتا ہی کِس کی ہے۔؟۔۔وہ بے اختیار روحا پر جھکا اور دھیرے سے اسکے چادر میں لپٹے دائیں کندھے کو چوما۔۔۔پھر اپنے بے اختیاری کو قابو کرنے کے لیے لمبے لمبے ڈگ بھرتا فوراً کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔

روحا ششدر رہ گئی۔۔۔یہ کیا ہوا تھا ابھی ابھی.؟؟۔۔کہیں وہ کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہی تھی؟؟۔۔۔

..یہ حاتم کی تھا نا؟؟؟

بے دھیانی میں چل کر آگے آنے لگی تو پاؤں پر لگی چوٹ نے اسے منہ کہ بل گرایا۔۔۔

روحا کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی۔۔۔حاتم جو کمرے سے نکل کر ٹیرس کی طرف جا رہا تھا۔۔۔اسکی چیخ پر جیسے اسکا دل رُک سا گیا۔۔۔وہ فوراً کمرے کی طرف بھاگا۔۔۔

یا اللہ۔۔۔"بے ساختہ اس نے اپنے رب کو پکارا"

گرنے پر یاد آیا کہ اسکے پاؤں میں تو موچ آئی ہے۔۔۔

حاتم بھاگتا ہوا کمرے میں آیا تو وہ وہیں زمین پر گری ہوئی تھی۔۔۔اُسے گرا دیکھ کر اسکی جان ہوا ہونے لگی

کیا ہوا۔۔؟؟۔۔۔"وہ پریشانی سے اسکی طرف بڑھا"

کچھ نہیں۔۔۔"وہ ہاتھ اٹھا کر بولی۔۔۔مطلب صاف تھا کہ پاس آنے کی ضرورت نہیں۔۔۔اُسے"

پاؤں کی درد کی وجہ سے بے اختیار حاتم پر غصہ آیا۔۔۔

حاتم اسکا ہاتھ دیکھ کر رُک گیا۔۔۔اسے تکلیف میں دیکھ کر اسکا دل ڈوبے جا رہا تھا۔۔۔ذہن میں تھوڑی دیر والا منظر گھوما۔۔۔

شاید میری بے اختیاری میں کی گئی جسارت سے غصہ کر گئی ہیں۔۔۔"وہ سر کھجاتے ہوئے سوچنے"

لگا۔۔۔مگر دل اسے تکلیف میں دیکھ کر دھڑکنا بھول گیا تھا

وہ منہ پھلائے بامشکل اُٹھی اور ہاتھ بڑھا کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔۔پاؤں اٹھا کر بیڈ پر رکھ کر دیکھا تو پوری طرح سے سوجھ چکا تھا۔۔۔

اسکا سوجھا پاؤں دیکھ کر حاتم کے حوش اڑ گئے ہوا۔۔

یہ کیا ہوا۔۔؟؟۔۔۔"اس نے پریشانی سے اسکی طرف بڑھتے پوچھا"

حاتم کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر اس نے فوراً پاؤں اپنی طرف کھینچا

کچھ نہیں ہوا۔۔۔"وہ منہ پھلائے بولی"

مشکل سے مانی تھیں۔۔۔میں نے پھر سے ناراض کر دیا۔۔۔"وہ سوچتے ہوئے بیڈ کے کنارے پر ٹک گیا۔۔۔دل چاہ رہا تھا کہ اسکے پاؤں پر ہاتھ پھیر کر اسے تکلیف سے بچا لے۔۔۔"

انہی کی وجہ سے لگی ہے مجھے چوٹ۔۔۔ناڈانٹتے نا میں گرتی۔۔۔"وہ سر جھٹکتے بڑبڑائی"

کچھ کہا کیا۔۔؟؟۔۔"اسکے ہلتے ہونٹ دیکھ کر حاتم نے پوچھا"

کچھ نہیں۔۔۔"وہ اسے آنکھیں نکالتے بولی"

اچھا یار سوری۔۔۔۔ناراض تو نا ہوں۔۔۔"وہ سر کھجاتے ہوئے پریشانی سے بولا"

نظروں کے حصار میں اسکے پھولے پھولے گلابی گال تھے۔۔۔

ناہو بر ہم جو بوسہ بے اجازت لے لیا ہم نے

چلو جانے دو بیتابی میں ایسا ہو ہی جاتا ہے

واہ۔۔۔پہلے غلطی کرتے ہیں پھر معافی مانگنے آجاتے ہیں۔۔۔"وہ دوبدو بولی"

اچھا نا اب معاف کر بھی دیں۔۔۔آئندہ نہیں کروں گا۔۔۔"وہ تھوڑا سا بے اختیار اسکے نزدیک کِھسکتے" ہوئے بولا

دور رہیں۔۔۔چلیں پیچھے ہوں۔۔"وہ کراؤن کے ساتھ ٹیک لگاتے انگلے سے اُسے پیچھے ہونے کا اشارہ" کرتے بولی

یہ تو اتنی سی بات پر ناراض ہو گئیں۔۔۔شکر کر حاتم تو نے کوئی بڑا کارنامہ نہیں کیا۔۔۔ورنہ یاد" کر۔۔۔پہلے دن بھی تو نے تھپڑ کھالیا تھا۔۔۔"وہ خود کلامی کرتے بولا

روحا کو پاؤں میں شدید درد کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔اس نے دو انگلیوں سے دبانا چاہا تو درد کی شدت سے منہ سے سسکی نِکلی

دِکھایں زیادہ درد ہو رہا ہے کیا؟؟۔۔۔"اسے تکلیف میں دیکھ کر اس سے رہا نہیں جا رہا تھا۔۔"

میں نے کہانا کہ پیچھے ہٹیں۔۔۔پہلے گراتے ہیں پھر معافی مانگنے آجاتے ہیں۔۔۔"وہ غصے سے سر جھٹکتے"

بولی۔۔۔یار روحاڈرامے بند کر درد زیادہ ہو رہا ہے۔۔۔اگر پوچھ رہا ہے تو بتادونا۔۔۔دل میں خود سے ہم

کلام ہوئی۔۔۔مگر حاتم پر غصہ بھی آرہا تھا

میں نے کب گرایا۔؟؟۔۔۔"اسکی بات تو حاتم کے سر سے گزری۔۔۔فوراً حیرانی سے پوچھا"

ہاں تو آپ ناڈانٹتے نامیں بھاگتی اور نا گرتی۔۔۔"وہ ناراضگی سے گویا ہوئی"

تو آپ اس لیے ناراض ہیں؟؟۔۔"اس نے بے یقینی سے پوچھا"

ہاں تو کیا نہیں ہونا چاہیے۔۔۔"درد سے وہ بے حال ہو رہی تھی"

شکر ہے۔۔۔"حاتم بے اختیار منہ ہر ہاتھ پھیر کر کہا۔۔۔"

مجھے چوٹ لگی ہے اور آپ شکر ادا کر رہے ہیں۔۔"اسے صدمہ لگا"

نہیں۔۔نہیں۔۔۔"وہ فوراً بولا کہ کہیں آج ساری رات اِسے منانے میں نا گزر جائے"

روحانے اسے دیکھتے ہوئے منہ بنایا

دِکھایں ادھر۔۔۔دیکھ کر تو لگ رہا ہے موچ آئی ہے۔۔۔"وہ پریشانی سے ہاتھ اسکے پاؤں کی طرف"

بڑھاتے بولا

نہیں نہیں۔۔۔"اس نے فوراًہاتھ بڑھا کر اسے روکا۔۔۔اسے بلکل اچھا نہیں لگ رہا تھا کہ حاتم اسکے "

پاؤں کو ہاتھ لگائے۔۔۔حاتم نے اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھا

مجھے اچھا نہیں لگے لگا کہ آپ میرے پاؤں کو ہاتھ لگائیں۔۔۔"وہ سر جھکائے سچائی سے گویا ہوئی"

حاتم نے اسکی معصوم سیاہ کانچ سی آنکھوں میں دیکھا جہاں اسے اپنے لیے صرف محبت نظر آئی۔۔۔بے

اختیار اسکا دل زور سے دھڑکا

کیا کوئی اس سے بھی محبت کر سکتا ہے بھلا؟؟۔۔۔

کیا کوئی اسے بھی چاہ سکتا ہے بھلا؟؟۔۔

کیا کوئی اسکا بھی خیال کر سکتا ہے بھلا؟؟۔۔۔

کیا وہ بھی کسی کے لیے اہم ہو سکتا ہے بھلا؟؟۔۔۔

اچھا میں ڈاکٹر کو کال کرتا ہوں۔۔۔"وہ سر جھکائے دھڑکتے دل کے ساتھ اٹھتے ہوئے بولا"

کیا مطلب۔؟؟۔۔۔"اس نے فوراًبے یقینی سے حاتم کو دیکھا"

مطلب یہ کہ میں تو اب پاؤں مڑوڑ کر ٹھیک کرنے سے رہا۔۔۔اسی لیے ڈاکٹر کو کال کرنے لگا"

ہوں۔۔۔"وہ فون پر ڈاکٹر کا نمبر ملاتے ہوئے بولا

یار روحا۔۔۔یہ کیا؟؟۔۔۔تیرا ہیرو کہاں کا ہیرو ہوا بھلا۔۔؟؟۔۔جِسے پاؤں مڑوڑ کر ٹھیک نہیں کرنا"
آتا۔۔۔"وہ صدمے سے گویا ہوئی

یا اللہ۔۔۔ایک تو اِن ناولز نے میرا دماغ خراب کر دیا ہے۔۔۔"پھر اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی"

"ارے کہاں جا رہی ہیں۔۔؟؟۔۔۔"
وہ واشروم سے نکل رہا تھا کہ اسے بیڈ سے اٹھتا دیکھ کر بولا
ڈاکٹر اسکے پاؤں پر بینڈیج لگا کر جا چکا تھا۔۔۔اور سختی سے چلنے پھرنے سے منع کیا تھا۔۔۔
صوفے پر۔۔۔"وہ معصومیت سے بھرا جواب"
کیوں؟؟۔۔"حیرانی سے پوچھا گیا"
سونے کے لیے۔۔۔"وہی عام سے انداز"
نہیں نہیں۔۔۔آپ یہیں سوئیں گی۔۔"واشروم کا دروازہ بند کرتے بولا"
روحا نے بے یقینی سے اُسی دیکھا پھر حیا کی لالی اسے چہرے پر پھیل گئی
میں صوفے پر سو جاتا ہوں۔۔۔"وہ صوفے کر بیٹھتے ہوئے بولا"
آپ کیسے سوئیں گے؟؟؟۔۔"وہ پریشانی سے بولی"

جیسے آپ سوتی تھیں۔۔۔"وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا"

نہیں میرا مطلب ہے کہ۔۔۔آپ ٹھیک سے سو نہیں پائیں گے۔۔۔"وہ اسکی نظروں سے جزبز ہوتے" چہرہ جھکائے بولی

یہ تو آپ نے ٹھیک کہا۔۔۔"وہ اٹھ کر بیڈ کی طرف آتے بولا...ویسے بھی اسی موقع کی تلاش میں تھا" اسے بیڈ کی طرف آتا دیکھ کر روحا کے تو ہوش ہی اڑ گئے۔۔

ارے آپ سو کیوں نہیں رہیں۔۔۔"وہ بیڈ پر آرام سے لیٹ کر بولا"

روحا کو سمجھ نا آیا کہ کیا بولے کیا کرے۔۔۔اسکے انداز دیکھ کر تو سمجھ گئی تھی کہ وہ اسے یہاں سے اٹھنے نہیں دے گا

لیٹ جائیں یار۔۔۔سارا دن کام کرتے تھک گئی ہو گیں۔۔۔"وہ آنکھیں بند کرتے بولا۔۔۔اسکی" کیفیت اور جھجھک وہ باخوبی سمجھ رہا تھا۔۔

روحا کا تو دل منہ میں آنے کو بے تاب تھا

بے فکر رہیں۔۔۔کوئی جسارت نہیں کروں گا۔۔۔مگر آج جو ہوا۔۔۔اسکے بعد آپ کو خود سے دور" نہیں کر سکتا۔۔۔"وہ آنکھیں بند کیے چہرہ اسکی طرف موڑے بے حد سنجیدگی سے بولا

روحا نے جھٹکے سے سر اٹھا کر دیکھا۔۔۔اسے اپنی سماعتوں پر یقین نا آیا۔۔۔

کیا کوئی اسکی بھی پروا کر سکتا تھا؟؟۔۔

کیا کوئی اسکا بھی خیال کر سکتا تھا؟؟۔۔۔

کیا کوئی اس سے بھی محبت کر سکتا تھا؟؟۔۔

کیا کسی کے لیے وہ بھی اہم ہو سکتی تھی؟؟۔۔

بے اختیار نا جانے کتنی دیر وہ یونہی اسے دیکھتی رہی

مانا کہ بہت ہنڈسم لگ رہا ہوں۔۔۔ مگر اسکا یہ مطلب بھی نہیں کہ تم مجھے نظر ہی لگا دو۔۔۔ "اسکی" نظروں کی تپش اپنے چہرے پر محسوس کرتے وہ بند آنکھوں سے بولا۔۔۔ شوخی میں اُسے تم کہہ گیا۔۔۔

پھر یاد آیا کہ جب اس سے بد تمیزی کی تھی تب بھی تم ہی کہا تھا۔۔۔ پھر خود پر غصہ آیا۔۔۔

اسکی بات پر روحا پہلے تو ہڑبڑا گئی اور پھیر دھیما سا مسکرائی

دونوں آنکھیں بند کیے لیٹے تھے۔۔۔ مگر آج نیند کیسے آنی تھی۔۔۔ دل تھے کہ زوروں شوروں سے دھڑک رہے تھے۔۔۔ وہ دونوں اپنے دل میں موجود ایک دوسرے کے لیے مقدس جزبات پا کر بے اختیار مسکرا اٹھے۔۔۔ پھر ایک دوسرے کو دیکھنے کا دل کیا تو آنکھیں کھول کر دیکھا۔۔۔ مگر یہ کیا؟؟۔۔۔ دونوں نے بیک وقت ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔۔۔ نظریں ملیں۔۔۔ دل اور زور سے

دھڑکے۔۔۔ایک دوسرے کی چوری پکڑی گئی۔۔۔جھٹ سے دونوں نے آنکھیں بند کیں۔۔۔پھر اپنی بے تابی پر خوب ہنسی آئی

چھپانے سے نہیں چھپتا
کبھی یہ رازِ الفت ہے
پڑھی جائے جو آنکھوں سے
محبت وہ کہانی ہے

آج تو اٹھنے دیں۔۔۔تھک گئی ہوں میں ایک جگہ بیٹھ بیٹھ کر۔۔۔اب تو لگتا ہے کہ ہڈیاں بھی جم گئی ہیں۔۔۔"وہ اٹھنے لگی تھی کہ حاتم نے اُسے سختی سے منع کیا

دو دن گزر چکے تھے مگر مجال تھی کہ حاتم نے اُسے پاؤں بھی بیڈ سے اتارنے دیا ہو سوائے نماز کے لیے۔۔۔صبح اسکے لیے کمرے میں ناشتا لاتا۔۔آفس سے جلدی آکر لنچ کرواتا پھر رات کا کھانا بھی کمرے میں لاتا۔۔۔اگر وہ زرا سا بھی اٹھنے کی کوشش کرتی تو فوراً ڈانٹ کر بٹھا دیتا۔۔۔حاتم نے سہی معنوں میں اُسے پلکوں پر بیٹھایا ہوا تھا۔۔۔

دوسری طرف اسکی عنایتیں اسکا خلوص اسکی محبت دیکھ کر روحا کی پلکیں بار بار بھیگ جاتی تھیں۔۔۔اسے کہاں عادت تھی اِن سب کی۔۔۔اسے تو سخت سے سخت طبیعت خراب ہونے پر بھی خود ہی پکا کر کھانا پڑتا تھا۔۔۔کہاں عادت تھی اُسے محبت کی۔۔۔وہ جو ہر بار دھتکاری جاتی تھی۔۔۔۔اتنی محبت پا کر وہ اُسے اپنا آپ انمول محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

مگر ابھی اُس نے محبت پائی ہی کہاں تھی۔۔۔

ابھی حاتم کی شدتیں اُس نے دیکھی ہی کہاں تھیں۔۔۔

ابھی اسکی دیوانگی اس نے دیکھی ہی کہاں تھی۔۔۔

ابھی تو یہ سب دیکھنا باقی تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔۔منع کیا نا میں نے۔۔۔کیوں بار بار ضد کرتی ہیں؟؟۔۔۔"وہ آفس جانے کے لیے تیار آئینے کے سامنے کھڑا بولا

اچھا بس ایک چکر باہر کا لگا آنے ہیں؟؟۔۔"وہ بچوں کی سی فرمائش کرنے لگی۔۔"

تو نہیں مانیں گی آپ میری بات؟؟۔۔۔"اس نے دونوں بازو سینے پر باندھے سنجیدگی سے اُسے دیکھتے بولا

آپ مت کہا کریں مجھے۔۔۔۔اتنی عزت کی عادت نہیں۔۔۔"وہ سر جھکائی آہستہ سا بولی"

مگر اب ڈال لیں عادت۔۔۔"وہ ہنوز اسی طرف اسے دیکھتے بولا"

روحا نے اسے سر اٹھا کر دیکھا۔۔اپنی سیاہ کانچ سی آنکھیں اسکی بھوری آنکھوں میں ڈالے وہاں اپنے لیے موجود محبت کو دیکھنے لگی۔۔۔اسکے دیکھنے کر وہ دھیما سا مسکرا گیا۔۔۔دل کیا ساری عمر یونہی ٹکٹی باندھے اسکی ان آنکھوں میں دیکھتا رہے جہاں اب وہ اپنے لیے محبت کو پہچاننے لگا تھا۔۔۔مگر اسکی اُس شفاف آنکھوں کی تاب نالا سکا

مرے مشتاق تیری آنکھوں کے صدقے جاؤں
ٹکٹکی باندھ کے تکنے سے نظر گھٹتی ہے

بے رحم آنکھوں والی۔۔۔"وہ باہر نکلتے ہوئے بڑبڑایا تھا مگر اتنا واضح کہ روحا نے سنا تھا۔۔۔"

اسلام وعلیکم۔۔"وہ جیسے ہی کچن میں داخل ہوا روحا کی کھنکھناتی آواز اسکی سماعتوں سے ٹکرائی"

وعلیکم السلام۔۔۔آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟؟۔۔۔"ان نے مصنوعی غصے سے ابرو اچکا کر پوچھا۔۔وہ ابھی آفس سے لوٹا تھا۔۔۔آج ایک میٹنگ کی وجہ سے لیٹ ہو گیا تھا

ویسے ہی تھک گئی تھی کمرے میں بیٹھ بیٹھ کر۔۔۔"وہ مزے سے بولی۔۔۔۔حلانکہ دل نے کہا تھا۔۔۔آپ کا انتظار۔۔۔

چلیں اٹھیں فوراً۔۔۔کمرے میں چلیں۔۔۔یہاں پاؤں لٹکا کر بیٹھیں گی تو پھر سے سوجھن ہو جائے گی۔۔۔پہلے بہت مشکل سے اُتری ہے۔۔۔"وہ حکمانہ لہجے میں بولا

چار دن ہو گئے ہیں کمرے میں قید رہتے۔۔۔اب تو بیٹھ بیٹھ کر سوجھن ہونے لگ گئی ہے۔۔۔"وہ اسکی بات کو نظر انداز کیے منہ بناتے بولی

ویسے بھی اتنی کوئی خاص چوٹ نہیں آئی جو آپ ایسے پریشان ہو رہے ہیں۔۔۔"وہ کٹنگ بورڈ پر کھیرے کاٹتے ہوئے بولی

کیوں پریشان نا ہوں۔۔۔اُس دن جب چیخ سُنی آپ کی تو جان ہی نکل گئی میری۔۔۔"وہ اسکے سامنے والی چیئر پر بیٹھتے ہوئے منہ پر ہاتھ پھیرتے تھکے لہجے میں بولا

روحا نے اسے غور سے دیکھا وہ واقعی ہی میں تھک گیا تھا۔۔۔

آہ۔۔۔"انگلی پر درد کے احساس سے روحا کہ منہ سے چیخ نکلی۔۔۔اسے دیکھنے کے چکر میں میڈم اپنی انگلی پر کٹ لگا بیٹھی تھیں۔۔۔

کیا کرتی ہیں آپ؟؟؟۔۔۔ منع کیا تھا میں نے۔۔۔ مگر نہیں میری تو سننی ہی نہیں۔۔۔ پھر سے چوٹ لگا"
لی۔۔۔"وہ پُھرتی سے اسکی طرف آتے بولا اور اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا
اپنے ہاتھ پر اسکے ہاتھ کا گرم لمحس محسوس کرتے روحا کے دل نے ایک بیٹ مِس کی۔۔۔
یا اللہ۔۔۔ اتنا خون نکل رہا ہے۔۔۔"اسکی ہاتھ سے نکلتا خون دیکھ کر وہ پاگل ہونے کو تھا۔۔۔ فوراً"
کیبنیٹ سے فرسٹ ایڈ باکس نکالا
گھٹنوں کے بل اسکے قدموں میں بیٹھ کر کاٹن سے خون صاف کرنے کے بعد وہ اس پر سنی پلاسٹ لگا رہا
تھا۔۔۔ مگر روحا تو ہاتھ کا درد بھلائے نظریں اسکے چہرے پر جمائے وہاں موجود اپنے لیے پریشانی اور محبت
دیکھنے میں مشغول تھی۔۔۔
کیا ضرورت تھی یہ سب کرنے کی۔۔؟؟۔۔ اتنے ملازم کس لیے ہیں.؟؟۔۔۔"وہ کام ختم کرنے کے"
بعد اسکا ہاتھ ہنوز تھامے بولا۔۔۔ روحا نے اسکی بات کا جواب دینے کی بجائے اپنے ہاتھ کو دیکھا جو بے
اختیاری میں وہ اپنے دل سے لگا چکا تھا۔۔۔
وہ پہلی بار اُسے چھو رہا تھا۔۔۔
پہلی بار وہ اسکا لمحس محسوس کر رہی تھی۔۔۔
پہلی بار اسکے دل کی دھڑکن محسوس کر رہی تھی۔۔۔

پہلی بار اسکے ہاتھوں کی نرمی، اسکے ہاتھوں کی گرمی محسوس کر رہی تھی۔۔۔

پہلی بار اسے لگا تھا کہ اگر وہ مزید اسکی قربت میں رہی تو اسکا دل رُک جائے گا۔۔۔

حاتم نے کوئی جواب نا پا کر اسے دیکھا جو ہونقوں کی طرح اسکے دل کے قریب اسکے ہاتھ میں موجود اپنے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

اسکی نظروں کے تعاقب میں ہاتھ نے اسکے ہاتھ کو دیکھا تو فوراً چھوڑ دیا۔۔۔

یہ کیسا احساس تھا۔۔۔؟؟۔۔

جیسا بھی تھا دونوں کو اچھا لگا تھا۔۔

یہ کیسی بے اختیاری تھی اُسکی۔؟؟۔۔۔

جیسی بھی تھی دونوں کو اچھی لگی تھی۔۔۔

وہ جو نرم گرم سا لمحس تھا۔۔۔

ہاں!!۔۔دونوں کو اچھا لگا تھا۔۔۔

وہ جو زرا سی قربت تھی۔۔۔

ہاں!!۔۔دل بدلنے لگے تھے۔۔۔

ہاں!!۔۔دل پگھلنے لگے تھے۔۔۔

حاتم فوراً اٹھ گیا۔۔۔ ہونٹ دبائے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔ بہت آکورڈ سی سچیوشن بن گئی تھی۔۔۔ حلانکہ ہونی نہیں چاہیے تھی۔۔۔ مگر کیا ہے نا!!۔۔ پہلی بار ہوا تھا ایسا۔۔۔۔ تو پہلی پہلی بار تو ایسا ہو ہی جاتا ہے۔۔۔

روحا نے اپنے سرخ ہوتے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔۔۔ پھر ماحول کو زرا بہتر کرنے کی غرض سے بولی آ۔۔ آپ فریش ہو جائیں۔۔۔ میں کھانا لگاتی ہوں۔۔ "وہ اٹھنے لگی"

کوئی ضرورت نہیں۔۔۔ "اسے اٹھتا دیکھ کر وہ فوراً بولا"

پہلے مشکل سے پاؤں ٹھیک ہوا تھا۔۔۔ اب ہاتھ پر چوٹ لگوالی۔۔۔ "وہ ناراضی سے بولا"

میں دو منٹ میں آرہا ہوں (ہاتھ کی دو انگلیاں دِکھائیں)۔۔۔ خبر دار جو آپ یہاں سے ایک انچ بھی ہلیں۔۔۔ یہیں بیٹھیے گا۔۔۔ "وہ کچن سے نکل گیا

اسکے جانے کے بعد روحا کو بے اختیار ہنسی آئی اور حاتم پر ڈھیر سارا پیار۔۔۔ اور پھر آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔

کتنا خیال رکھتا تھا وہ اسکا۔۔۔

کتنی پرواہ کرتا تھا اسکی۔۔۔

کتنا احساس کرتا تھا اسکا۔۔۔

اور کتنا پیار کرتا تھا اس سے۔۔۔

وہ براؤن شلوار سوٹ پہنے بازو کہنویوں تک موڑتے ہوئے کچن میں داخل ہوئے۔۔۔اسے دیکھ کر روحا نے فوراً آنکھیں صاف کیں۔۔۔ مگر وہ اسے ایسا کرتے دیکھ چکا تھا۔۔۔وہ پریشانی سے اسکی طرف لپکا

کیا ہوا؟؟۔۔۔درد ہو رہا ہے.؟؟۔۔"وہ پریشانی سے پوچھنے لگا۔۔۔"

روحا کوئی بھی جواب دینے کی بجائے خاموشی سے اپنے اُس مسٹر ہنڈسم کو دیکھنے لگی۔۔۔جس کے لیے اگر وہ ساری زندگی بھی اللہ کا شکر ادا کرتی تو کم تھا۔۔۔

مانا کہ بہت ہنڈسم لگ رہا ہوں۔۔ مگر اسکا یہ مطلب بھی نہیں کہ تم مجھے نظر ہی لگا دو۔۔۔"وہ اسے خود کو دیکھتا پا کر اسکی سیاہ کانچ سی آنکھوں میں اپ۔ی بھوتی آنکھیں ڈالے اسے ہنسانے کی غرض سے شرارت سے گویا ہوا۔۔۔

اسکی بات پر وہ نم آنکھوں سے مسکرا دی۔۔حاتم نے دیکھا اسکی نم سیاہ کانچ سی آنکھیں بھی مسکرا اٹھی تھیں۔۔۔

اسے یوں لگا جیسے سیاہ گہری جھیل میں پورے چاند کا عکس جھلملایا ہو۔۔۔

بے ساختہ اس نے اپنا ہاتھ دل پر رکھا۔۔۔دل پھر سے اسکے شفاف حسن کی تاب نا لاتے بند ہونے لگا تھا۔۔۔

دراز پلکیں وصال آنکھیں

مصوری کا کمال آنکھیں

شراب رب نے حرام رکھ دی

پھر کیوں رکھی حلال آنکھیں

ہزاروں ان سے قتل ہوئے ہیں

خدا کی بندی سنبھال آنکھیں

بامشکل خود کو سنبھالتے وہ کھانا لگانے لگا۔۔۔پھر اسکی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ کر پہلے اسکی پلیٹ میں چاول نکالے اور پھر اپنی میں۔۔۔روحانے کھانے کے لیے چمچ اٹھایا مگر کھایا نہیں۔۔۔وہ حاتم کے کھانے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔جیسے ہی حاتم نے پہلا نوالا منہ میں ڈالا تو روحانے بھی نوالا ڈالا۔۔۔اب اسے عادت سی ہونے لگی تھی۔۔۔جب تک حاتم پہلا نوالا منہ میں نا ڈالتا وہ بھی نا ڈالتی۔۔۔اور یہ انکی محبت۔۔۔خالص اور مقدس محبت۔۔۔نزولِ الٰہی۔۔۔دنیاوی خواہشات سے پاک۔۔۔عقیدت و احترام کے ساتھ۔۔۔

روحا باجی۔!!...کب آئیں گے آپ کے شوہر۔؟؟۔۔۔"حاتم جیسے ہی لاؤنج میں داخل ہوا کوئی شرارتی" آواز اسکے کانوں میں پڑی

شرم کرو حلیمہ۔۔۔"وجیہہ نے اسے گھڑکا۔۔۔"

جبکہ روحا ہنسی روکے انکی چٹ پٹی باتیں سننے میں مصروف تھی۔۔۔

اس میں شرم کی کیا بات۔۔۔قاریہ باجی سے اتنی تعریفیں سن چکے ہیں انکی کہ اب ان سے ملنے کا" اشتیاق ہو گیا ہے۔۔۔ویسے بھی آخر کو جیجا جی ہیں ہمارے۔۔۔"شرارتی سی حلیمہ پٹر پٹر بولنے میں مصروف تھی۔۔۔

روحا نے دروازے کی طرف دیکھا جہاں حاتم کھڑا تھا تو بے اختیار اٹھ کھڑی کوئی۔۔۔اسے دیکھ کر مسکراتے اسکے پاس آئی۔۔حاتم نے دیکھا وہ بالکل ٹھیک چل رہی تھی۔۔۔یعنی اسکا پاؤں ٹھیک ہو گیا تھا۔۔۔اس نے شکر ادا کیا

اسلام وعلیکم۔۔۔"روحا نے اسکے ہاتھ سے کوٹ لیتے سلام کیا"

وعلیکم السلام۔۔۔"حاتم نے جواب کے ساتھ سوالیہ نظروں سے سولہ سترہ سالہ چھ لڑکیوں کی پلٹون کی" طرف اشارہ کیا

میری شاگردہ ہیں سب۔۔۔"اس نے مسکرا کر بتایا۔۔۔"

او۔۔۔"حاتم کو یاد آیا۔۔۔"

حلیمہ۔۔۔روحا باجی تو جو پیاری ہیں۔۔۔اور انکے شوہر تو ماشاءاللہ ہیں۔۔"رمشاء نے حلیمہ کے کندھے پر ہاتھ مارتے کہا"

شرم کرو تم دونوں۔۔۔"وجیہہ زرا تمیز والی بچی تھی"

حاتم اور روحا ساتھ ساتھ چلتے ان کے پاس آئے

اسلام و علیکم۔۔۔"ان چھ نے جھٹ سے سلام کیا"

وعلیکم السلام۔۔۔"حاتم نے مسکراہٹ دباتے جواب دیا وہ انکی باتیں سُن چکا تھا۔۔۔"

وہ سب نقاب میں موجود تھیں۔۔۔

کیسے ہیں آپ؟؟۔۔"ایمان جو تب سے خاموش تھی۔۔۔مزید نارہ کسی"

الحمدللہ۔۔۔آپ کیسی ہیں؟؟۔۔۔"حاتم نے مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا"

ہم آج بالخصوص آپ سے اور روحا باجی سے ملنے آئی ہیں۔۔۔"حلیمہ جھٹ سے بولی"

نوازش۔۔۔"حاتم نے سر کو خم دیا"

روحا باجی نے تو ہمیں بھنک بھی نہیں پڑنے دی۔۔۔چوری چوری شادی کر لی۔۔۔تو ہم نے سوچا ہم ہی مل آئیں۔۔۔باجی تو بلانے سے رہیں۔۔"ایمان نے آنکھیں ٹیڑھی کر کے روحا سے شکوہ کیا۔۔۔روحا انہیں کم از کم ایک سخت ٹیچر کی طرح ہر گز ٹریٹ نہیں کرتی تھی

چلیں کوئی بات نہیں۔۔۔روحا نے نہیں بلایا تو کوئی بات نہیں۔۔۔آپ لوگوں کو میری طرف سے ہمارے ولیمے کی دعوت۔۔۔۔قبول کیجیئے۔۔۔"حاتم مسکرا کر بولا

اسکی بات پر روحا نے حیرانی سے اسے دیکھا

ویسے ناراض تو ہم بہت ہیں مگر اب آپ اتنے خلوص سے کہہ رہے ہیں تو چلیں اپنے بھائی کی بات مان ہی لیتے ہیں۔۔"نور بھی پیچھے نا رہی

تم چپ کرو۔۔۔اتنی جلدی نہیں ماننا ہم نے۔۔"حلیمہ نے فوراً اسکے بازو پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا"

نور نے منہ بنا کر اپنا بازو سہلایا

تو پھر کیسے ماننا ہے آپ نے؟؟۔۔۔"حاتم آرام سے صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگا"

اسی وہ شرارتی لڑکیاں اچھی لگی تھیں۔۔۔یہ روحا کا ہی کمال تھا کہ اب حاتم کسی بھی لڑکی کی موجودگی سے چڑھتا نہیں تھا۔۔۔

جبکہ روحا ان سب باتوں سے بے نیاز ابھی تک ولیمے والی بات پر ہی اٹکی ہوئی تھی

اُس کے لیے آپ کو ہماری ایک شرط ماننی پڑے گی۔۔۔"مدیحہ جھٹ سے بولی۔۔۔باقی پانچوں نے فوراًاسے دیکھا

کونسی شرط؟؟۔۔۔"رمشاء نے رازداری سے پوچھا"

تم نے ہمیں کیوں نہیں بتایا پہلے؟؟۔۔۔"ایمان نے بھی تیوری چڑھائی"

اب بتاؤ بھی جلدی۔۔۔"اب کی بار وجیہہ کے پیٹ میں بھی درد ہوا تھا"

یہی کہ ہم تبھی مانیں گی جب روحا آپی واپس جامعہ آنا شروع کریں گی۔۔۔"مدیحہ میڈم گردن اکڑا کر بولیں

باقی بانچوں جو باغور اسکی بات سن رہی تھیں کہ جانے کیا کہنے والی ہے۔۔۔بات مکمل ہونے پر انکے چہرے چمک اٹھے

شکر ہے تم نے بھی کوئی کام کی بات کی۔۔"ایمان نے اسکے کندھے کو باقاعدہ جھنجھورتے ہوئے کہا۔۔"

مدیحہ نے غصے سے اسکا بازو جھٹکا

مدیحہ کی بات سن کر حاتم کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی اس نے فوراًپاس کھڑی روحا کو دیکھا۔۔۔

روحا بھی حیرانی سے اسے ہی دیکھ رہی تھی

بچو۔۔۔یہ زرا مشکل ہے۔۔۔"وہ سیدھا ہوتے ہوئے سنجیدگی سے بولا"

کیوں۔۔۔؟؟۔۔"حلیمہ اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھیں حیرانی سے کھولے پوچھنے لگی"

آپ کی آپی کی طبیعت ٹھیک نہیں نا۔۔۔ابھی بھی پاؤں پر چوٹ لگی ہے انکے۔۔۔"وہ بات بدلتے"

ہوئے بولا

مگر آپی تو بالکل ٹھیک کھڑی ہیں۔۔"رمشاء نے کہا"

وہ بھی پوچھتا ہوں ابھی۔۔۔"وہ تقریباً روحا کو گھورتے ہوئے بولا"

روحا سمجھ گئی کہ اسکی شامت پکی ہے۔۔

مگر بھائی۔۔۔ہماری پڑھائی کا حرج کو رہا ہے۔۔۔"فرح منہ بنائے بولی۔۔۔اسے قرآن مجید کا ترجمہ"

مکمل کرنے کی سب سے زیادہ جلدی تھی۔۔۔

تو آپ لوگ یہیں آجایا کریں۔۔پڑھنے کے لیے۔۔"حاتم نے حل پیش کیا"

ان سب نے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔

یہ مشکل ہے۔۔۔"وجیہہ بے چارہ سا منہ بنائے بولی"

روحا بے بس سی سائیڈ پر کھڑی کاروائی دیکھ رہی تھی۔۔۔

آپ نہیں مانیں گے؟؟۔۔۔"فرح نے حتمی انداز میں پوچھا"

حاتم نے لب دبائے نفی میں سر ہلا دیا

وہ پانچوں منہ بنائے اٹھ کھڑی ہوئیں

اللہ حافظ۔۔۔"سب نے ایک دوسرے کو آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کرتے اونچی آواز میں حاتم کو" سنانے کے لیے کہا

ارے رُکیں۔۔۔کھانا کھا کر جایئے گا۔۔۔"حاتم سے پہلے روحا بول پڑی۔۔۔"

اُف ایک تو ہماری آپی سمجھتی ہی نہیں۔۔۔"حلیمہ غصے سے بڑبڑائی جبکہ حاتم نے بے ساختہ امڈتی ہنسی کو" قابو کیا

چائے۔۔۔"روحا نے سائیڈ ٹیبل پر ٹرے رکھتے ہوئے کہا"

جبکہ حاتم اسے مکمل نظر انداز کیے لیپ ٹاپ پر مصروف تھا

روحا نے پریشانی سے اسے دیکھا۔۔جب سے وہ سب گئیں تھیں حاتم اس سے بات کرنے کی بجائے مکمل نظر انداز کر رہا تھا۔۔۔پھر نماز پڑھنے چلی گئی

جیسے ہی روحا نے نماز شروع کی۔۔۔حاتم چائے کا کپ اٹھائے صوفے پر آ بیٹھا۔۔۔منہ الماری پر لگے شیشے کی طرف تھا۔۔۔چائے کی چسکیوں کے ساتھ رُگ و جان کے نیم رُخ کا نظارہ۔۔۔ہائے گیا کام سے حاتم بے چارہ۔۔۔

حاتم نے آج پھر نوٹ کیا تھا وہ دعا بہت دیر تک مانگتی تھی۔۔۔

ناجانے کیا مانگتی تھی۔۔۔

اسے کیا معلوم۔۔۔

پل پل اسکا ساتھ مانگتی تھی۔۔۔

اسکی لبوں کی ہنسی مانگتی تھی۔۔۔

اسکے چہرے کا نور مانگتی تھی۔۔۔

اسکے دل کا سکون مانگتی تھی۔۔۔

اسکے آنکھوں کی چمک مانگتی تھی۔۔۔

اسکی زندگی میں اطمینان مانگتی تھی۔۔۔

جو اسکا تھا اسی کو مانگتی تھی۔۔۔

اسے مانگتی تھی اور بس اسے مانگتی تھی۔۔۔

ہر پل ہر لمحہ ہر گھڑی مانگتی تھی۔۔۔

اس دنیا میں تو مانگتی تھی۔۔۔

مگر اُس جہان میں بھی مانگتی تھی۔۔۔

ہاں جنت میں اسے ہی مانگتی تھی۔۔۔

ہاں جنت میں بھی اسی کا ساتھ مانگتی تھی۔۔۔

اسے مانگتی تھی اور بس اسے ہی مانگتی تھی۔۔۔

یہ منزلیں۔۔۔۔یہ راستے۔۔۔۔۔

میری ہر دعا۔۔۔۔تیرے واسطے۔۔۔۔۔

یہ سکون۔۔۔۔اور یہ قرار بھی۔۔۔۔۔

میرا مان۔۔۔۔تیرے واسطے۔۔۔۔۔

کبھی غم نا تیرے قریب ہو۔۔۔۔۔

تجھے ہر خوشی نصیب ہو۔۔۔۔۔

میری التجا تیرے واسطے۔۔۔۔۔

میری ہر دعا۔۔۔۔تیرے واسطے۔۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

جیسے ہی روحا نے دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرے وہ واپس بیڈ پر آ کر بیٹھ گیا۔۔۔روحا نے جائے نماز سمیٹنے کے بعد اسے پریشانی سے دیکھا جو ابھی بھی اسے اگنور کر رہا تھا۔۔۔پھر اسے ایک ترکیب سوجھی اور فوراً صوفے پر جا کر سونے کی تیاری کرنے لگی۔۔۔حاتم نے لیپ ٹاپ کی سکرین سے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا تو ماتھے پر بل پڑے۔۔۔

یہ کیا کر رہی ہیں؟؟۔۔۔"اس نے تیوری چڑھاتے پوچھا"

سونے کی تیاری۔۔۔"وہ معصومیت سے آنکھوں میں شرارت سجائے بولی"

پہلے کیا آپ وہاں سوتی ہیں۔؟؟۔۔"اس نے لیپ ٹاپ بند کرتے سختی سے پوچھا"

مگر اب تو میرا پاؤں ٹھیک ہے نا۔۔۔"بلا کی معصومیت"

حاتم کا دل کیا کچھ اٹھا کر اپنے سر میں مارے

ادھر آئیں۔۔"تحکمانہ انداز"

روحا نے جان بوجھ کر نا سمجھی سے اسے دیکھا

سمجھ نہیں آ رہا۔۔۔"وہ چبا چبا کر بولا"

روحا فوراً بیڈ کی طرف آئی کہ کہیں اسکی شامت نا آ جائے اب۔۔۔

پاؤں دکھایئے اپنا۔۔۔"روحا بیڈ پر بیٹھ گئی تو حاتم نے روعب سے کہا"

روحا نے پہلے اسکے چہرے پر چمکتا غصہ دیکھا جو دراصل اسکا خیال اور اس کے لیے پریشانی تھی۔۔۔پھر سُستی سے اپنا پاؤں آگے کیا

اسکا پاؤں دیکھ کر حاتم کو مزید غصہ آیا کیونکہ پھر سے سوجھنا شروع ہو گیا تھا

کتنی بار منع کیا تھا میں نے کہ ابھی مت چلیں پھریں پہلے پاؤں پوری طرح ٹھیک ہو لینے دیں۔۔۔پر" نہیں۔۔۔میری بات کی تو کوئی اہمیت ہی نہیں۔۔۔"وہ غصے سے کہتا اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کے دراز سے ٹیوب نکالنے لگا جبکہ روحا نے اپنی مسکراہٹ دبائی

میں لگالوں گی۔۔۔"جیسے ہی حاتم نے اسکے پاؤں کے قریب بیٹھتے ٹیوب کھولی وہ فوراً بول اٹھی"

چُپ۔۔۔ایک لفظ نہیں۔۔۔خاموش رہیں۔۔"وہ سختی سے اپنے ہونٹوں پر شہادت کی انگلی رکھ کر" اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیے بولا

دو انگلیوں پر ٹیوب نکال کر اس نے دھیرے دھیرے روحا کے پاؤں پر لگانا شروع کی۔۔۔اسکی نرم گرم سی انگلیوں کا لمحس اپنے پاؤں پر محسوس کرتے روحا کا سارا درد اُڑن چھو ہو گیا۔۔۔

حاتم کا اسکا خیال کرنا۔۔۔اسکے لیے پریشان ہونا۔۔۔اسکی چھوٹی سے چھوٹی چیز کا بھی خیال رکھنا۔۔۔روحا کی پلکیں پھر سے بھیگنے لگیں۔۔

ٹیوب لگانے کے بعد اُسے ایک دو اور سنانے کی نیت سے دیکھا مگر اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر فریز ہو گیا۔۔۔

معافی چاہتا ہوں مگر آپ کو ڈانٹنا مقصد ہر گز نہیں تھا۔" وہ شرمندہ ہوا۔۔۔اسے لگا روحا اسکے ڈانٹنے " پر رونے لگی ہے۔۔۔

روحا نے دھیرے سے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔اور پھیر دھیرے سے مسکرائی۔۔۔

سیاہ دوپٹے کے حالے میں موجود پُر نور چہرے پر جھیل سے بھی گہری سیاہ کانچ سی آنکھیں یوں جھلملائی تھیں جیسے پُر سحر رات میں چودھویں کے چاند کا عکس جھیل میں اترا ہو۔۔۔حاتم کا دل پھر سے بغاوت پر اترنے لگا۔۔۔

وہ دھیرے سے پر جھکا اور اپنے لب سیاہ دوپٹے میں لپٹے اسکے دائیں کندھے پر رکھ دیے۔۔۔۔روحا کی سانسیں تھم سی گئیں۔۔۔اسے لگا اگر وہ مزید کوئی جسارت کرے گا تو پکا وہ بے ہوش ہو جائے گی۔۔۔ مگر اسے کمرے سے نکلتے دیکھ کر اس نے اٹکا ہوا سانس لیا۔۔۔پھر نا جانے کس احساس کے تحت اپنے کندھے کو دیکھا اور پھر اپنے لب بھی اسی جگہ پر رکھ دیے جہاں کچھ دیر پہلے اسکے مجازیِ خدا نے رکھے تھے۔۔

میرا سوچنا تیری ذات تک۔۔۔۔

میری گفتگو تیری بات تک۔۔۔۔

نہ تم ملو جو مجھے کبھی۔۔۔۔

میرا ڈھونڈنا تجھے پار تک۔۔۔۔

کبھی فرصتیں جو ملیں تو آ۔۔۔۔

میری زندگی کے حصار تک۔۔۔۔

میں نے جانا کہ میں تو کچھ نہیں۔۔۔۔

تیرے پہلے سے تیرے بعد تک۔۔۔

غلام دین۔۔۔۔"وہ جیسے ہی نیچے آیا کچھ سوچتے ہوئے باہر کی طرف چل دیا۔۔۔غلام دین اسے لان میں ہی مل گئے"

جی بیٹا۔۔۔کوئی کام تھا کیا؟؟۔۔۔"وہ شفقت سے بولے"

جی وہ ایک بات کہنی تھی آپ سے۔۔۔"اسے سمجھ نا آیا کہ کیسے شروع کرے"

جی جی حکم کریں بیٹا۔۔"انہوں نے ادب سے کہا"

وہ۔۔۔ آپ ایک کام والی کا بندوست کر سکتے ہیں۔۔۔"وہ سر کھجاتے بولا"

غلام دین پہلے تو حیران ہوئے پھر مسکرا دیے

انکی مسکراہٹ دیکھ کر حاتم خجل ہوا پھر صفائی دینے لگا

"نہیں اصل میں وہ۔۔۔روحا کے پاؤں میں چوٹ ہے تو انکی دیکھ بھال کے لیے۔۔۔"

جی بیٹا سمجھ گیا۔۔۔"انہوں نے گہری مسکراہٹ کے ساتھ کہا"

بلکہ کسی کو کیوں۔۔۔میں اپنی بیٹی کو ہی بُلوالیتا ہوں۔۔۔وہ گھر کے کام بھی کرے گی اور روحا بیٹی کا"

بھی خیال رکھے گی۔۔۔اور اس طرح مجھے بھی اطمینان رہے گا گھر کا"انہوں نے آسان حل نکالتے کہا

جیسے آپ کو مناسب لگے۔۔۔"وہ انہیں شب بخیر کہتا واپس مڑ گیا"

سوجھ تو اتر گئی ہے مگر آپ نے بالکل بھی نہیں اٹھنا۔۔۔ سمجھیں آپ۔۔۔"وہ آفس کے لیے تیار روحا"

کے پاؤں کا جائزہ لیتے بولا

وائٹ شرٹ کے ساتھ بلیک پینٹ پہنے۔۔۔کف کہنیوں تک موڑے۔۔۔دائیں ہاتھ میں گھڑی پہنے وہ

بہت ڈیشنگ لگ رہا تھا۔۔۔روحا اسکی باتوں کو مکمل نظر انداز کیے اس پر چاروں قل پڑھ کر پھونکنے میں

مصروف تھی۔۔۔

سن رہی ہیں؟؟۔۔۔"اسکی طرف سے کوئی جواب نا پا کر حاتم نے اسے دیکھا"

روحا نے سورۃ الناس پڑھتے ہوئے ہاں میں سر ہلا دیا اور پھر بہت احتیاط کے ساتھ اس کر پھونک دیا کہ کہیں اسے پتا نا چلے۔۔۔۔

وہ اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل پر گیا اور اپنا فائنل لُک دیکھا۔۔۔پھر مڑا تو روحا کی نظریں ہنوز اس پر تھیں۔۔

اس نے کچھ سوچ کر شرارت سے کہنے کے کیے لب کھولے کہ روحا بول اُٹھی

مانا کہ آپ بہت ہنڈسم لگ رہے ہیں۔۔۔مگر میں آپ کو ہرگز بھی نظر نہیں لگاؤں گی۔۔۔"روحا نے"

باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر کہا

جبکہ حاتم کا قہقہ بلند ہوا۔۔۔جانے سے پہلے وہ پھر سے اسے سختی سے ہدایات کرنا نا بھولا

حاتم کو گئے دو گھنٹے ہو چکے تھے۔۔۔وہ اکیلی کمرے میں بیٹھ بیٹھ کر تھک گئی تھی۔۔۔سوچا قرآن مجید کی تلاوت کر لے۔۔۔ابھی اٹھنے کا سوچ ہی رہی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی

جی آجائیں۔۔۔"اس نے منہ ڈھانپتے ہوئے جواب دیا"

اسی کی ہم عمر سانولی سی تیکھے نقوش والی لڑکی کمرے میں داخل ہوئی

اسلام وعلیکم۔۔"اس نے اندر آتے جھٹ سے سلام کیا"

وعلیکم السلام۔۔۔"روحا نے تعجب سے جواب دیا۔۔۔آج پہلی بار وہ کسی لڑکی کو اس گھر میں دیکھ رہی تھی"

جی میں نمرہ ہوں۔۔۔غلام دین کی بیٹی۔۔۔"اس نے فوراً اپنا تعارف کروایا"

اچھا اچھا۔۔"روحا کو تسلی ہوئی"

بیٹھو۔۔۔"روحا نے صوفے کی طرف اشارہ کرتے کہا"

نہیں شکریہ بی بی جی۔۔۔"اسنے فوراً انکار کیا"

ارے اس میں شکریہ والی کیا بات بیٹھو۔۔"روحا نے پیار سے کہا تو وہ تھوڑا جھجھکتے ہوئے بیٹھ گئی"

اور ہاں میرا نام روحا ہے۔۔۔آپ مجھے روحا ہی بُلاؤ۔۔"روحا مسکرا کر بولی"

جبکہ وہ اسے دیکھتی ہی رہ گئی۔۔۔اس نے ہمیشہ سنا تھا کہ بڑے بڑے گھروں میں رہنے والی عورتیں بہت سفاک ہوتی ہیں۔۔۔کسی پر نظرِ ثانی تو کیا اوّل بھی نا کریں۔۔۔مگر روحا کی نرمی دلی نے اسے چونکا دیا تھا۔۔۔اسے لگا ہی نہیں کہ وہ اس گھر میں الگ حثیت سے آئی ہے۔۔۔

اچھا بتاؤ۔۔۔ناشتا کیا آپ نے۔؟۔۔"روحا نے اسی نرمی اور خلوص سے پوچھا"

جی باجی۔۔۔"وہ فوراً بولی۔۔۔اسے اپنی وہ سیاہ کانچ سی آنکھوں والی مالکن اچھی لگی تھی"

آپ کے کیے کچھ لاؤں۔۔۔"اس نے فوراً پوچھا"

نہیں نہیں مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔۔۔ویسے بھی ابھی تو آپ آئی ہو آرام کرو کوئی ضرورت" نہیں کوئی کام کرنے کی۔۔۔"روحا اٹھتے ہوئے بولی

جبکہ وہ بے چاری بس سر ہی ہلا سکی۔۔۔اسے روحا کی اتنی نرمی اور رحم دلی ہضم نہیں ہوئی

آپ کہاں جا رہی ہیں۔۔۔؟؟۔۔۔"اس نے روحا کو اٹھتے دیکھ کر پوچھا کیونکہ اسے یہی پتا تھا کہ اسے" چوٹ لگی ہے

روحا نے اسے دیکھا

نہیں نہیں۔۔۔میرا مطلب ہے کہ آپ کو چوٹ لگی ہے تو۔۔"روحا کے دیکھنے پر اس نے فوراً گھبرا کر" صفائی دینے کی کوشش کی۔۔۔جبکہ روحا مسکرا دی۔۔۔

آپ کب آئے؟؟۔۔۔"حاتم آفس سے سیدھا کمرے میں آیا تھا۔۔۔روحا کو سوتے ہوئے پا کر چینج" کرنے چلا گیا جب آیا تو روحا جاگ چکی تھی۔۔۔اسے ڈریسنگ روم سے نکلتے دیکھ کر روحا نے پوچھا

جب آپ میرے خوابوں میں گُم تھیں۔۔۔"حاتم نے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے بال بناتے" شوخی سے کہا جبکہ روحا کا چہرہ سرخ ہو گیا

تو جناب کیا کیا سارا دن۔؟؟۔۔"اب وہ بیڈ پر اسکے پاس آ کر بیٹھ چکا تھا۔۔۔"

یہ لڑکی دن بادن اسے پاگل کیے جا رہی تھی۔۔۔یہ وہ حاتم تو نہیں تھا جو سال بعد مسکراتا تھا وہ بھی تلخی سے۔۔۔اب مسکراہٹ اسکے ہونٹوں کا بسیرا کرنے لگی تھی۔۔۔یہ وہ حاتم تو نہیں تھا جسے کسی دوسرے کی شوخی بھی ایک آنکھ نا بھاتی۔۔۔اب ہر وقت شوخ رہنے لگا تھا۔۔۔

کچھ بھی نہیں۔۔۔بس بیٹھ بیٹھ کر تھک گئی ہوں۔۔۔"وہ منہ پھلائے بولی انداز سے واضح تھا کہ آپ" کے حکم کی تعمیل کے چکر میں میری ہڈیوں کا کباڑا ہو گیا ہے۔۔۔

لنچ کیا۔۔۔؟؟۔۔"حاتم نے پوچھا"

روحا نے اسے دیکھتے نفی میں سر ہلا دیا

کیوں؟؟۔۔"اسکی کشادہ پیشانی پر سلوٹیں پڑیں"

آپ نے کیا۔۔؟؟۔"کاؤنٹر کو یسچن"

میرا ذکر کہاں سے آیا۔۔؟؟۔۔"حاتم نے بات بدلنے کی کوشش کی کیونکہ اس بھی لنچ نہیں کیا تھا"

جہاں سے میرا آیا۔۔۔"وہی ازلی بلا کی معصومیت"

حاتم کو بے ساختہ اس پر ڈھیروں پیار آیا۔۔۔ویسے وہ تو ہر وقت آتا رہتا تھا۔۔۔مگر اب تھوڑا زیادہ آیا۔۔۔

اچھا میں کھانا منگواتا ہوں۔۔۔"وہ اٹھتے ہوئے بولا"

نہیں۔۔۔"وہ بُرا سا منہ بنا کر نہیں کو کھینچ کر بولی۔"

کیوں؟؟۔۔بھوک نہیں کیا؟؟۔۔۔"حاتم نے واپس بیٹھتے پوچھا"

نہیں بھوک تو ہے مگر مجھے نیچے جا کر کھانا ہے۔۔۔"وہ فٹ سے بولی"

پھر وہی بات۔۔"حاتم نے تیوری چڑھائی"

ہاں تو سارا دن کمرے میں بند رہی ہوں۔۔۔اب تو دم گھٹنے لگا ہے۔۔۔"وہ منہ بنا کر بولی"

اچھا۔۔۔چلو۔۔۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔"وہ اسکا اترا منہ دیکھ کر بولا"

روحا کا چہرہ ایک دم کِھل اٹھا وہ ایک جھٹکے سے بیڈ سے اٹھی۔۔۔

ارے ارے آرام سے۔۔۔"حاتم فوراً بولا"

کچھ نہیں ہوتا فکر نا کریں۔۔۔"وہ سلیپرز پہنتے چہکتے ہوئے بولی"

جبکہ حاتم بس سر ہی جھٹک سکا

سر اس پراجیکٹ کی پوسٹس کے لیے انٹرویو سٹارٹ ہو رہے ہیں تو میں سوچ رہا ہوں کہ کیوں نا اس بار"

لیڈیز کا کوٹا بھی رکھا جائے۔۔۔"ولید نے ڈرتے ڈرتے کہا

آفس میں ایک بھی لڑکی یا عورت نہیں تھی۔۔۔ولید اچھی طرح حاتم کے مزاج سے واقف تھا مگر اسکی شادی کے بعد سے حاتم میں آنے والی تبدیلیوں نے اسے یہ بات کہنے پر مجبور کر دیا تھا

حاتم نے ایک سخت نظر اس پر ڈالی اور پھر فائل بند کرتے سیدھا ہو کر بیٹھا پھر سوچنے لگا

ولید بے چارہ بھی کشمکش میں پڑ گیا

ٹھیک ہے رکھ دو۔۔۔"حاتم دوبارہ فائل کھولتے ہوئے سرسری انداز میں بولا"

ولید کو خوشگوار حیرت کا جھٹکا لگا۔۔۔

سر ایک ریکوسٹ بھی ہے۔۔۔"وہ پھر سے بولا"

حاتم نے سر اٹھا کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

سر آپ تو جانتے ہیں کہ نیکسٹ ویک اینڈ پر میری شادی ہے تو۔۔۔اگر آپ اپنی مسز کے ساتھ آئیں" گے تو مجھے بہت خوشی ہو گی سر۔۔۔"اس نے امید سے کہا

جبکہ حاتم لفظ مسز پر مسکرا اٹھا

اسکے لیے تو اوپر سے پرمیشن لینی پڑے گی۔۔۔"حاتم۔شوخی سے بولا"

جبکہ ولید اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔یہ حاتم سر کی ہیں نا۔۔۔اس نے سوچا

سر آپ کہتے ہیں تو میں اور میری مسز ٹو بھی خود آپ کے گھر آکر آپ کو اور آپکی مسز کو انوٹیشن دے"
دیں گے۔۔۔"وہ بھی اسی کے انداز میں بولا
ارے نہیں یار۔۔۔کیوں تم بھابھی کو پریشان کروگے۔۔۔بے فکر رہو ہم یونہی آجائیں گے۔۔۔"حاتم"
ہنستے ہوئے بولا
تھینک یو سو مچ سر۔۔۔"ولید کی خوشی دوگنی کو گئی۔۔۔"

وہ مجھے کچھ کہنا تھا۔۔۔"کھانا کھانے کے بعد ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھے روحا نے کہا"
جی کہیں۔۔۔"حاتم نیپکن سے منہ صاف کرتے اسکی طرف متوجہ ہو گیا"
آپ پلیز مجھے جامعہ جانے کی پرمیشن دے دیں۔۔۔"وہ سر جھکائے ڈرتے ڈرتے بولی کہ کہیں ڈانٹ ہی"
ناپڑ جائے
اسکی بات پر حاتم نے گہرا سانس لیا۔۔وہ جانتا تھا روحا کبھی نا کبھی یہ بات ضرور کرے گی۔۔۔وہ کوئی بھی
جواب دیے بغیر اٹھ کر لان کی طرف چل دیا
روحا بھی اسکے پیچھے آئی۔۔۔حاتم نے اشارے سے سب ملازم کو جانے کا اشارہ کر دیا

رات کے وقت دھیمی ہلکی خنکی کے ساتھ ہوا روح کو سکون بخش رہی تھی۔۔۔حاتم بے اختیار گہرا سانس لیا اور چیئر پر بیٹھ گیا۔۔۔روحا بھی اسکے نزدیک چیئر پر بیٹھ گئی

کوئی جواب تو دیں۔۔۔"اسکی خاموشی سے روحا کو الجھن ہونے لگی"

آپ جانتی ہیں کہ یہ میرے بس کی بات نہیں۔۔۔"حاتم دونوں ہاتھ منہ پر پھیرتے بولا"

روحا اسے دیکھتی رہ گئی

میرا دل نہیں مانتا آپ کو ان گلیوں میں واپس بھیجنے کو۔۔۔میں نہیں چاہتا کہ آپ ان راستوں کو دیکھ کر" کسی پرانی اذیت میں مبتلا۔ہوں۔۔۔اور سب سے بڑھ کر۔۔۔۔میں۔۔۔۔میں۔۔۔"وہ رُوکا تھا

میں نہیں چاہتا کہ آپ مجھ سے دور جائیں۔۔۔گھر پر ہوتی ہیں تو تسلی بندھی رہتی ہے۔۔۔باہر جائیں گی" تو مجھے مسلسل پریشانی میں ڈال دیں گی۔۔۔ہر وقت دھیان آپ پر ہی لگا رہی گا۔۔۔"وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا

روحا پر تو سکتا طاری ہو گیا۔۔۔تو کیا اس نے ڈھکے چھپے الفاظ میں اپنے جزبات کا، اپنی شدتوں کا، اپنی۔محبت کا اظہار کیا تھا۔۔۔اسکے دل۔میں ہل چل مچ گئی۔۔۔

کہہ جانے کے بعد حاتم کو احساس ہو کہ کیا کہہ گیا۔۔۔پھر آکورڈ فیل کرتے اٹھ کر کچھ دور کھڑے ہو کر چاند کو دیکھنے لگا

بے فکر رہیں۔۔۔میں کبھی چاہ کر بھی آپ سے دور نہیں جاؤں گی۔۔۔بلکہ میں ایسا کبھی چاہوں گی ہی نہیں۔۔۔"

اسے اپنے پیچھے روحا کی آواز اور الفاظ نے ساکن ہونے پر مجبور کر دیا

تو کیا اس نے بھی ڈھکے چھپے الفاظ میں اپنے جزبات کا، اپنی شدتوں کا، اپنی محبت کا اظہار کر دیا تھا۔۔۔

حاتم۔نے مڑ کر اسے دیکھا جو اسکے مڑنے کی منتظر تھی

میں نہیں جانتی کہ میرے متعلق آپ کے دل میں کیا خوف ہے کیا ڈر ہے۔۔۔۔مگر میں یہ ہر گز نہیں چاہتی کہ آپ اس خوف کے زرِ سایہ ساری زندگی گزار دیں۔۔۔"وہ ہنوز جھکی پلکوں کے ساتھ اسے مخاطب کیے تھی۔

وہ اسے کیا بتاتا کہ اسے جو ڈر ہے جو خوف ہے وہ اسکا اُس سے دور جانا ہے، اسکے ہجر کا تصور ہی اُسے کاٹ کھانے کو دوڑتا تھا۔۔۔وہ اسکی زندگی میں روزمرہ کی دھیمی میٹھی ہوا کی طرح شامل ہوئی تھی۔۔۔صحرا کی مانند تپتی جھلستی اسکی زندگی، چھاجوں مینہ برسنے کے بعد ہلکی میٹھی خنکی اور اجلے منظر کی عادی ہونے لگی تھی۔۔۔۔وہ سب کچھ کھو چکا تھا یا شاید اسکے پاس کچھ کھونے کو تھا ہی نہیں بس حسرتیں تھیں مگر اب۔۔۔۔اب اسکے پاس اسکی سب سے قیمتی متاع تھی جسے کھونے کے ڈر اسکی سانسیں رکنے لگتی تھیں۔۔۔اسکا دل بند ہونے لگتا تھا۔۔۔وہ کیسے کھو دیتا اسے جو اسکے جینے کی وجہ تھی۔۔۔وہ کیسے کھو دیتا

اسے جو اسکی زندگی میں آس کا جگنو بن کر آئی تھی۔۔۔وہ کیسے کھو دیتا اسے جسکے دم سے اسکی سانسوں کو جینے کا جواز مِلا تھا۔۔۔

"آج نہیں تو کل۔۔۔یا پھر پرسوں یا کبھی نا کبھی تو میں باہر جاؤں گی نا۔۔۔ کبھی نا کبھی تو مجھے قدم باہر بڑھانا پڑیں گے نا۔۔۔مجھے جانا ہو گا اس لیے نہیں کہ مجھے باہر کی رونقیں باہر کی رنگین دنیا پُرکشش لگتی ہے بلکہ اس لیے کہ میں حصولِ علم کی طالب ہوں۔۔۔تو کیا آپ تب بھی یونہی ڈرتے رہیں گے۔۔۔؟؟۔۔۔ڈر ہمیشہ انسان کو کمزور اور زندگی کو کٹھن اور دشوار بنا دیتا ہے، میں نہیں چاہتی کہ آپ مجھے اپنی کمزوری بنا دیں اور اپنی زندگی کو کٹھن یا دشوار۔۔۔"وہ اسے تھوڑا بہت سمجھانے کی کوشش کرنے لگی

"کمزوری؟؟۔۔تو کیا وہ اسکی کمزوری بن چکی تھی۔۔؟؟۔۔ہاں وہ اسکی کمزوری ہی تو بن چکی تھی۔۔۔""

حاتم کے دل نے اعتراف کیا

اسے خاموش پا کر روحا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا شاید جواب کی منتظر تھی۔۔۔

"میں آپ کو یقین دلاتی ہوں۔۔۔میں آپ کو کبھی چھوڑ کر نہیں جاؤں گی۔۔۔ کبھی بھی نہیں۔۔۔"

جانتے ہیں کیوں کیونکہ اللہ نے آپ کو میرے لیے منتخب کیا، میرا محرم بنایا۔۔اللہ کے بعد آپ ہی تو میرا سہارا ہیں۔۔ بھلا کیوں میں ایک محفوظ اور پُرسکون حصار سے نکل کر اِس ظالم دنیا کے دھارے کو ترجیح

دوں گی۔۔؟۔"روحا اپنے تئیں اسے سمجھانے کی کوشش کرنا لازمی سمجھا۔۔جانتی تھی ایک کمزور سے کوشش کی تھی اُس نے۔۔

حاتم کو لگا وہ سانس نہیں لے پائے گا۔۔۔یہ کہا تھا اُس نے۔۔۔ محفوظ اور پُر سکون حصار۔۔۔وہ بھی اُسکا۔۔۔وہ جو ہر بار دھتکارا جاتا تھا۔۔۔ جس کا وجود ناگزیر بن چکا تھا۔۔ جسکی موجودگی لوگوں کے لیے باعثِ شرمندگی بن جاتی۔۔۔وہ بھلا کیسے کسی کے لیے تحفظ کا احساس بن سکتا تھا۔۔۔ بھلا کیسے کسی کے لیے تحفظ کا احساس بن گیا تھا۔۔۔وہ بھی اس کے لیے جس کو وہ اپنی زندگی کا محور گرانتے لگا تھا۔۔۔وہ جس کے ہونے سے وہ زندہ تھا۔۔۔ کیا وہ اتنا اہم ہو چکا تھا؟؟۔۔۔ اسکا دل رُکا تھا۔۔۔دل میں اٹھتے درد پر اس نے دل پر ہاتھ رکھا۔۔۔

اسکی غیر ہوتی حالت دیکھ کر روحا گھبرا گئی

حاتم۔۔۔ آپ ٹھیک ہیں.؟؟۔۔"روحا نے فکر مندی سے پوچھا"

حاتم نے بامشکل لمبا سانس کھینچا

حاتم۔۔۔ آپ۔۔۔ آپ ٹھیک ہیں۔۔؟؟۔۔"روحا کے ہاتھ پاؤں پھولنے لگے"

اس نے اپنا ہاتھ حاتم کے ہاتھ پر عین دل کے اوپر رکھا۔۔۔ مگر کوئی جواب نا پا کر وہ تیزی سے پانی لینے کے لیے مڑی۔۔۔ مگر اسکا ہاتھ نا اٹھ سکا۔۔۔

اس نے مڑ کر دیکھا تو حاتم اپنا دوسرا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھ چکا تھا۔۔۔اسے خود کو دیکھتے پا کر حاتم نے ہولے سے ہاں میں سر ہلا دیا گویا کہا تھا کہ وہ ٹھیک ہے۔۔۔روحا کی جان میں جان آئی۔۔۔

مگر حاتم کے ہاتھوں میں مقید اپنا ہاتھ دیکھ کر اسکے چہرے پر حیا کے رنگ بکھرے۔۔۔حاتم اسکو اپنے لیے فکر مند دیکھ کر مسکرا اٹھا۔۔۔پھر اسکا ہاتھ ہنوز تھامے دھیرے سے جھک کر لب اسکے دائیں کندھے پر رکھ دیے۔۔۔وہ اِس وقت خود کو بہت خوش نصیب انسان سمجھ رہا تھا۔۔

روحا نے اسکی خوشبو کو خود میں اترتا محسوس کیا تو جانا کہ کوئی خاص کشش رکھی تھی اللہ نے ایک محرم کے وجود میں، لمحس میں، خوشبو میں، حصار میں۔۔۔پاکیزہ، مقدس، نفسانی خواہشات سے پاک کشش جو صرف اللہ کے وعدے کے عین مطابق اسکے کُن کے اشارے پر نکاح میں بندھے دو لوگوں کے مابین ایک ان دیکھی سی مضبوط ڈور کی مانند حائل ہو جاتی اور مرتے دم تک ہمیشہ اسکی مضبوطی میں اضافہ ہی پایا گیا۔۔

لاؤنج کا دروازہ کھلنے کی آواز پر دونوں فوراً سنبھلے۔۔۔اور ان رومانٹک مومنٹس میں ولن بنی تھی نمرہ۔۔۔حاتم کو اس پر ڈھیروں غصہ آیا مگر ضبط کر گیا جبکہ روحا نے سکون کا سانس لیا۔۔۔نمرہ نے چائے کی ٹرے لا کر ٹیبل پر رکھ دی۔۔

روحا نے دیکھا چائے دو کپ تھی۔۔۔

دو کپ چائے کیوں بنائی؟؟۔۔۔روحا نے پوچھا حلانکہ وہ اسے بتا چکی تھی کہ وہ چائے نہیں پیتی۔۔۔"

نمرہ نے گھبرا کر حاتم کو دیکھا جس نے اسے جانے کا اشارہ کیا تو وہ فوراً واپس پلٹ گئی

کیونکہ میں نے کہا تھا۔۔۔"حاتم مزے سے چیئر پر بیٹھتے ہوئے بولا"

روحا نے حیرت سے اُسے دیکھا

کیوں آپ دو کپ چائے پئیں گے؟؟۔۔۔"روحا کو تو یہی سمجھ آئی۔۔۔حلانکہ اتنے ناولز پڑھے تھے"

اس نے، پھر بھی حاتم کے رومانٹک موڈ کو سمجھ نا سکی۔۔۔

اسکی بات پر حاتم کو ہنسی آگئی۔۔۔۔اسے ہنستا دیکھ کر روحا کو پہلے تو حیرانی ہوئی پھر جب سمجھ آئی تو اپنی

عقل پر ماتم کیا۔۔۔تف ہے تجھ پر روحا۔۔۔۔

اکیلے چائے پیتے پیتے تھک سا گیا ہوں۔۔۔اب دل چاہتا ہے کوئی ہو جو میرا ساتھ دے۔۔۔میرا ٹی پارٹنر"

بنے۔۔"وہ اسکا چہرہ نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے چائے کا کی چسکی لگاتے بولا

اسکی بات پر روحا کی آنکھیں چمکیں۔۔۔وہ واپس اپنی فارم میں آئی۔۔۔اسکی چیئر کے عین سامنے والی

چیئر کی پشت پر بازو رکھتے وہ مزے سے گویا ہوئی

بس اتنی سی بات۔۔۔پہلے کہتے میں غلام دین چچا کو بلا لیتی۔۔۔"چہرے پر جہان بھر کی معصومیت"

چائے کا گھونٹ اتنا کڑوا نہیں تھا جتنا حاتم کا حلق کڑوا کر دیا۔۔۔

یہ سچ میں اتنی معصوم ہیں یا جان بوجھ کر بنتی ہیں۔۔۔"وہ چائے کا کپ واپس ٹیبل پر رکھتے بڑبڑایا۔۔۔"

کچھ کہا آپ نے؟؟۔۔۔"وہ ازلی معصومیت"

نہیں۔۔۔"حاتم نے اسے آنکھیں دکھائیں"

روحا نے ہونٹ بھینچے بامشکل اپنی ہنسی ضبط کرنے کے لیے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔اسکی یہ حرکت حاتم کی آنکھوں سے ڈھک نا سکی تو سمجھ گیا کہ وہ اسے تنگ کر رہی ہے۔۔۔

اب کی بار حاتم کی آنکھیں اسی انداز میں چمکیں۔۔۔

ہاں ہاں بالکل بُلالیں غلام دین کو۔(چائے کا کپ واپس میز سے اٹھایا)۔۔۔بلکہ ایسا کریں کہ کیا نام ہے" انکی بیٹی کا(سوچتے ہوئے کنپٹی پر انگلی رکھی)۔۔۔نمرہ۔(یاد آگیا)۔۔۔ہاں نمرہ۔۔۔اسے بلالیں ویسے بھی بیچاری سارا دن کام کرتے تھک گئی ہو گی۔۔۔"وہ چائے کی چسکی لگاتے مزے سے بولا

اب کی بار بازی اسکے ہاتھ میں تھی۔۔۔

روحا کو پہلے تو اسکی بات پر جھٹکا لگا پھر جی بھر کر غصہ آیا

جی بہتر۔۔۔"وہ غصے سے جاتے ہوئے پاؤں پٹخ کر بولی"

حاتم کا فلک شگاف قہقہہ بلند ہوا۔۔۔اس نے ہاتھ بڑھا کر پاس سے گزرتی روحا کا ہاتھ تھام کر اسے جانے سے رُکا۔۔۔اسکی اس حرکت پر روحا پر تو حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔۔۔۔آج کیسے وہ بار بار دھڑلے سے اسکا ہاتھ پکڑ رہا تھا۔۔۔

روحا نے نروٹھے پن سے اسے دیکھا۔۔۔

حاتم کپ واپس رکھتے اٹھ کر اسکے مقابل آ کھڑا ہوا۔۔۔اسکا نازک مخملی ہاتھ ہنوز محبت اور توجہ سے تھاما ہوا تھا۔۔۔

میڈم مزاق آپ نے ہی شروع کیا تھا اب آپ سے ہی برداشت نہیں ہوا۔۔۔تتتتت۔۔۔جیلسی وہ" بھی بے چاری نمرہ سے۔۔۔ابھی تو اسے آئے ایک دن بھی نہیں ہوا۔۔۔"حاتم اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اسے چڑانے والے انداز میں بولا

لفظ جیلسی پر تو مانو روحا کو آگ ہی لگ گئی۔۔۔۔آخر لگتی بھی کیوں نا۔۔۔اسکے شوہر کا معاملہ تھا۔۔۔کیسے وہ کسی اور کا نام لے رہا تھا۔۔۔

ہاتھ چھوڑیں میرا۔۔۔"جب اور کچھ سمجھ نا آیا تو نروٹھے پن سے بولی"

ایک بات اپنے اس دماغ میں بیٹھالیں۔(دوسرے ہاتھ کی انگلی اسکے ماتھے پر رکھی)۔۔۔آپ نہیں" تھیں تو کوئی بھی نہیں تھی۔۔۔آپ ہیں تو، کوئی نہیں۔۔۔آپ نہیں تو، کوئی بھی نہیں۔۔۔"وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اپنے جزبات اس پر عیاں کرنے لگا۔۔۔

روحا نے اسکی جزبے لٹاتی نظروں میں اپنا عکس دیکھا بالکل چاندنی رات کے کسی کونے میں گہری جھیل پر چھائے سکوت میں پانی پر جھلملاتی چاند کا عکس۔۔اسکا دل اپنے رب کی رحمتوں پر سرشاری سے سجدے میں جھکتا چلا گیا۔۔

اور رہی بات ہاتھ کی تو تا قیامت نہیں چھوڑوں گا۔۔۔چھڑا سکتی ہیں تو چھڑا لیں۔۔۔"وہ اسکا ہاتھ" اپنے دل پر رکھے اپنے گھمبیر لہجے میں اسکے لیے بے انتہا محبت سموئے گویا ہوا۔

اسکی بڑھتی جسارتوں پر روحا کے دل نے بیٹ مس کی۔۔۔اس لگا کہ اگر وہ یونہی اسکی قربت میں رہی تو بے ہوش تو پکا ہو ہی جائے گی۔۔۔اس نے التجائی نظروں سے حاتم کو دیکھا۔۔۔

بے رحم آنکھوں والی۔۔۔"اسکی آنکھوں میں مخفی مفہوم سمجھتے بڑبڑایا اور بہت دھیمے مگر محبت سے اسکی" مخملی کلائی ناچاہتے ہوئے بھی چھوڑ دی۔

ان دونوں کو قربت کے لمحات بخشے انکے دلوں میں آگ لگا کر چائے ٹھنڈی ہو چکی تھی۔۔۔

م۔۔میں اور چائے بنا کر لاتی ہوں۔۔۔"وہ جان چھڑانے کے لیے اندر بھاگی۔۔۔جبکہ پیچھے حاتم کا"
قہقہہ بلند ہوا۔۔۔

سکونِ قلب تم سے ہے سکونِ جان بھی تم ہو
تعجب ہے کہ سینے میں جہاں دل تھا وہاں تم ہو

کانوں میں کسی سحر کُن آواز نے رس گھولا تو حاتم نیند سے بھری آنکھیں کھولنے پر مجبور ہو گیا۔۔۔وہ اسکے
دائیں جانب بیٹھے قرآن مجید کی تلاوت میں محو تھی۔۔
سورۃ البنی اسرائیل کی تلاوت کرتے وہ ایک آیت پر رُکی تھی۔۔۔اس آیت کو پڑھا۔۔۔پھر سے
پڑھا۔۔اب کی بار اسکی آواز بھیگی ہوئی تھی۔۔۔
اور جب ہم انسان کو کوئی نعمت دیتے ہیں تو وہ منہ موڑ لیتا ہے اور پہلو بدل لیتا ہے اور اگر اس کو کوئی رائی"
"چھو جائے تو مایوس ہو کر بیٹھ جاتا ہے
سورۃ البنی اسرائیل آیت نمبر 83

۔

حاتم آنکھوں پر بازو رکھے مگر دم سادھے ناچاہتے ہوئے بھی اُسے ہی سُن رہا تھا۔۔۔اس آیت کے پڑھے گئے ترجمے پر حاتم کا دل زبردست مچلا تھا۔۔۔ربِ کائنات کی جانب سے انسانی ناشکری کو بیان کرتی یہ آیت اسکے دل کی دنیا اتھل پتھل کر گئی۔

یا اللہ۔۔۔"روحا نے قرآن مجید میں انگلی رکھ کر اسے بند کیا، سر اٹھا کر اپنے رب کو پکارہ"

یا اللہ۔۔۔بے شک تُو شہ رگ سے بھی قریب ہے، انسان چاہے لاکھ چھپالے مگر دلوں میں چھپے رازوں اور نیتوں سے تو خوب واقف ہے۔۔۔یا اللہ۔۔تو جانتا ہے کہ میں نے کبھی تجھ سے کوئی شکایت کرنے کی کوشش نہیں کی کبھی چاہ کر بھی گلہ نہیں کیا اگر جانے انجانے میں کر بیٹھی تو معاف فرمادے بے شک تُو معاف فرمانے والا ہے۔۔۔یا اللہ۔۔تُو نے جس حال میں رکھا میں تیری رضا میں راضی ہو کر اس حال میں صبر و شکر کے ساتھ رہی۔۔۔مجھے زندگی کی سرد و گرم سے بچائے رکھا۔۔۔یخ بستہ راتوں میں اپنی رحمت کی چادر اوڑھی اور تپتی دوپہروں میں اپنی رحمت کی ہوا چلائی۔۔۔بے شک میرے حق میں وہی بہترین تھیں۔۔یا اللہ بے شک تو غفور و رحیم ہے۔۔۔بے شک تیرا کوئی شریک نہیں۔۔۔یا اللہ تو نے اپنی اس گناہگار بندی کو ہر آزمائش میں ہر امتحان میں کامیاب ٹھہرایا۔۔۔حالانکہ میں تو کبھی اتنی صابر بن ہی نہیں سکی۔۔۔"ایک ہچکی نے اسکی بات روکی تھی

"

مگر یا اللہ۔۔۔ڈرتی ہوں اب۔۔۔ڈر لگتا ہے کہ کہیں ان آسائشوں میں جو بے شک تُو نے ہی مجھے عطا کی ہیں۔۔ کہیں ان میں کھو کر تجھے بھول نا جاؤں۔۔یا اللہ ڈرتی ہوں کی کہیں تیری ناشکری نا کر بیٹھوں۔۔۔ ڈر لگنے لگا ہے کہ کہیں دل میں۔۔۔دل میں غرور نا جاگ اُٹھے۔۔۔یا اللہ۔۔۔مجھے میرے ہر گناہ کے لیے معاف فرما دے۔۔۔میں کبھی بھی سہی معنوں میں تیرا شکر ادا نا کر سکی۔۔۔بے شک انسان بڑا ہی ناشکرا ہے۔۔۔یا اللہ مجھے اُن لوگوں میں شامل نا کرنا جو اپنی نیت میں کھوٹ سے مار کھا گئے بلکہ یا اللہ میری نیت کو میرے دل کو حسد، کینہ، غرور، تکبر، ناشکری سے پاک کر دے۔۔۔میرے دل میں "عاجزی و انکساری بھر دے۔۔یا اللہ بے شک تُو نے ہی مجھے تیرے اس کلام کی تلاوت کا شرف بخشا۔۔۔

تیری قدرتوں کا شمار کیا

تیری وسعتوں کا حساب کیا

تُو محیطِ عالمِ رنگ و بو

تیری شان جل جلال ہُو

قرآن مجید دل سے لگایا۔۔وہ بہت دھیمی آواز میں اپنے رب سے روتے ہوئے ہمکلام تھی۔۔۔مگر اس بات سے بے خبر تھی کہ اسکی باتیں اسکے پہلو میں موجود اسکے محرم کو جھنجھوڑ گئی تھیں۔۔

دروازے پر ہونے والی دستک پر روحا نے سر اٹھا کر اپنے آنسو پونچھے، قرآن مجید سے انگلی نکال کر دوڑی رکھی پھر اٹھ کے اسے الماری میں رکھتے باہر کی طرف چل دی۔۔ دروازے سے باہر نکلنے سے پہلے اُس نے مڑ کر حاتم کو دیکھا۔۔۔ آنکھوں میں ایک الجھن ابھری تھی۔۔ پھر اسی الجھن کے ساتھ دروازہ بند کرتے چلی گئی۔

دروازہ بند ہونے کی آواز پر حاتم نے آنکھوں سے بازو ہٹایا۔۔۔ آنکھیں ضبط کی انتہا پر انگارہ بن چکی تھیں۔۔۔

اور جب ہم انسان کو کوئی نعمت دیتے ہیں تو وہ منہ موڑ لیتا ہے اور پہلو بدل لیتا ہے اور اگر اس کو کوئی رائی" "چھو جائے تو مایوس ہو کر بیٹھ جاتا ہے

آیت کا ترجمہ اسکی سماعتوں سے ٹکرایا۔۔۔ ایک دم اسکے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔۔۔ دل میں عجیب سا ڈر اٹھا تھا۔۔۔ وہ فوراً اٹھ بیٹھا۔۔۔

نا جانے کیا سوچ رہا تھا۔۔ کیا تھا جو اِسے اضطراب میں مبتلا کر گیا، بے چین کر گیا، وہ خود بھی نا سمجھ پایا۔۔

تم اپنے رب سے اس لیے ناراض ہوئے بیٹھے تھے نا کہ بقول تمہارے اس نے تم سے سب لے لیا تھا،" رشتے، عزت، مقام۔۔۔ مگر اب کیوں ناراض ہوئے بیٹھے ہو جب اُس نے تمہیں سب دے بھی دیا ہے "(اشارہ دروازے کی طرف تھا جہاں سے ابھی روحا گئی تھی)۔۔۔

سر جھکائے بیٹھا تھا جب اسے اپنی ہی آواز سنائی دی۔۔۔اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو ڈر سے اسکے جسم نے جھٹکا کھایا۔۔۔سامنے صوفے پر وہی تو بیٹھا تھا۔۔۔

ارے مجھ سے کیوں ڈر رہے ہو۔؟؟۔۔۔"حاتم کے ڈرنے پر وہ ہنسا"

ڈرو اُس سے جس سے ڈرنا چاہیے۔۔۔"وہ آسمان کی طرف انگلی کرتے سنجیدگی سے حاتم کی آنکھوں میں" آنکھیں ڈالتے تنبیہ کرتے بولا

لوٹ جاؤ اُس کی طرف اس سے پہلے کے دیر کر بیٹھو۔۔"اس کے مزاج میں سختی تھی"

دیر۔۔؟؟۔۔۔"حاتم نے نا سمجھی سے اسے دیکھا جو اسکا ضمیر تھا۔۔۔ہاں وہ اسکا ضمیر ہی تو تھا جو جاگ" اُٹھا تھا، بلکہ نہیں۔۔۔۔سویا تو وہ کبھی تھا ہی نہیں، بس نفس ہی اُسے تھپتھپتا رہا۔۔

ہاں دیر۔۔۔۔اگر وہ تمہیں سب کچھ دے سکتا ہے تو تم سے سب کچھ لے بھی سکتا تھا۔۔"وہ بات مکمل" کرتے بالکل اپنے آنے کی طرح جا بھی چکا تھا جبکہ اسکی بات پر حاتم لرز اُٹھا تھا۔۔۔

نہیں۔۔۔نہیں۔۔۔"وہ بے اختیار اُٹھ کھڑا ہوا۔۔جسم پسینے سے شرابور تھا۔۔"

مم۔۔میں۔۔۔میں مر جاؤں گا۔۔۔"وہ لاشعوری طور پر بالوں کو انگلیوں میں جکڑے اونچی آواز میں" بولا

ذہن میں اسکا سب کچھ چھن جانے کا ڈر تھا۔۔۔

اسکی زندگی کے چھن جانے کا ڈر تھا۔۔۔

اسکی روحا کے چھن جانے کا ڈر تھا۔۔۔

اس۔۔۔اس بار وا۔۔وا۔۔۔واقعی ہی میں مر جاؤں گا۔۔۔"وہ دھاڑتے ہوئے زمین پر بیٹھتا چلا گیا۔۔۔

اب کی بار وہ کچھ نہیں بولا، خاموش تھا مگر اسکی آنکھیں۔۔۔۔وہ خاموش نا تھیں۔۔۔ آج بغاوت پر اتری ہوئی تھیں۔۔۔۔ آج اسکی آنکھیں خلافِ توقع ندامت کے آنسو بہا رہی تھیں۔۔۔۔وہ خاموشی سے انہیں بہنے دے رہا تھا۔۔۔ اسے ہوش ہی کہاں تھا کہ وہ اپنے آنسوؤں پر دھیان دیتا۔۔۔ حوش تھا تو اُن بے جا وعدوں کا، ان فضول قسموں کا جو اس نے دس سال پہلے کھائیں تھیں، جنہوں نے اسکی زندگی کسی آندھی طوفان کی مانند ہلا ڈالی تھی۔۔۔ اور آج۔۔۔وہی قسمیں، وہی وعدے۔۔۔ اسے خود کو نگلتے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔وہ وعدے وہی قسمیں اسکی زندگی تباہ کرنے پر تُلی تھیں۔۔۔ آج اسے اس بات کا احساس کو رہا تھا۔۔ آخر اِسے احساس ہو ہی گیا تھا۔۔

آج احساس ہوا کہ جو اسے مانگنے سے نہیں ملا وہ اسکا تھا ہی نہیں۔۔۔ اور جو اسکا تھا۔۔۔وہ اسے بن مانگے مل گیا۔۔۔۔بے شک اللہ اپنے بندوں کے لیے بہترین کا انتخاب کرتا ہے۔۔۔

سات بجے وہ کمرے میں آئی تو اسے سامنے کارپٹ پر سوتا پایا۔۔۔کسی بچے کی طرح خوف سے گھٹنے سینے سے لگائے ہوئے تھے۔۔۔روحا کو تعجب ہوا۔۔۔آج سے پہلے یہ منظر کبھی آنکھ کی زینت نا بنا تھا۔۔

وہ حیرانگی سے اسکے قریب آکر بیٹھ گئی۔۔۔

اسکے ماتھے پر بکھرے سیاہ بال دیکھ کر وہ مسکرائی۔۔۔مگر اسکے چہرے پر موجود آنسوؤں کے نشانات نے اسکی مسکراہٹ کو غائب کرنے میں پل نا لگایا۔۔

وہ رویا تھا؟؟۔۔۔اس خیال نے کی روحا کا دل مٹھی میں قید کر لیا۔۔۔اس نے جھجھکتے ہوئے اپنا ہاتھ بڑا کر اسکے ماتھے پر بکھرے بال سمیٹے۔۔۔

کسی نرم گرم سے لمحس کے احساس نے حاتم کو کچی نیند میں آنکھیں کھولنے کا سندیسہ دیا۔۔۔آنکھوں نے کھلتے ہی خلافِ توقع سامنے منظر میں اُسے پایا۔۔۔وہ فوراً اٹھ بیٹھا۔۔۔

اس کے اٹھنے پر روحا نے ہڑبڑا کر فوراً اپنا ہاتھ کھینچا۔۔۔

وہ جو دینے کی طاقت رکھتا ہے وہ لینے کا اختیار بھی رکھتا ہے۔۔۔"اسے دیکھتے ہی پہلی سوچ نے حاتم کو جکڑ لیا۔۔۔بے اختیار اسکی آنکھوں میں آنسو بھر گئے۔۔۔وہ روحا سے چہرہ موڑ گیا۔۔۔

وو۔۔وہ میں آپ۔۔۔آپ آفس کے لیے تیار ہو جائیں۔۔"اسکے ایک دم جاگنے پر وہ سٹپٹا گئی۔"

اسکی بات پر حاتم نے آنکھیں بند کیں تو پانیوں سے بھری بھوری آنکھوں کے پیالے جھلک گئے۔۔۔ جنہیں روحاد دیکھ نا پائی۔۔۔

وہ اُنتیس سالہ تمام تر وجیہت سے بھرپور ایک مکمل مرد ہو کر رو رہا تھا۔۔اگر کوئی دیکھتا تو اسے اسکی مردانگی کی یاد دھانی کے ساتھ بہتی آنکھوں کا طعنہ دیتا۔۔۔کیوں؟؟۔۔۔کِس لیے؟؟۔۔کیا مرد میں دل نہیں ہوتا؟؟۔۔۔یا دل میں جذبات نہیں ہوتے کہ درد محسوس کرنے کی حِس سے عاری ہوتا ہے ؟؟۔۔۔ناجانے کیوں مرد کو اسکی مردانگی یاد دِلا کر اسکے ضبط کو آزما کر اسکے اندر دشت کو بھر دیا جاتا ہے۔۔کیوں صبر کو برداشت کو صرف مرد پر لازم کر دیا جاتا ہے؟؟۔۔۔حالانکہ جانتے ہیں۔۔۔مرد کا دل عورت کی نسبت حد درجہ کمزور پایا گیا ہے۔۔۔مگر اسکے دل کے کاسے میں ضبط کے سِکے ڈال کر پہلے اُسے پتھر کیا جاتا ہے پھر کٹھور پن کے طعنے دے کر اسکے اندر ضبط کے اُبلتے لاوے کو بھڑکایا جاتا ہے اور جب ضبط کی انتہا پر بے حسی اسکا مقدر ٹھہرتی ہے تو اُسے ظالم قرار دے دیا جاتا ہے بِنا اُسے جانے، بِنا اُسے سمجھے۔۔عورت کی طرح مرد بھی محبت کا متلاشی ہوتا ہے مگر ہاں یہ بھی سچ ہے یہ محبت لینے سے زیادہ اُسے بانٹنا جانتا ہے خواہ اُسے حصے میں دی جانے والی محبت کا ہزارواں حصہ ہی کیوں نا آئے۔۔

حاتم نے یونہی چہرہ موڑے سر ہلا دیا۔۔۔

روحا کو حاتم کا یہ رویہ بہت عجیب لگا۔۔۔وہ ناچارہ اٹھ کر کمرے سے نکل گئی مگر صبح سے موجود ذہن میں الجھن مزید بڑھ گئی۔۔

اسکے کمرے سے نکلتے ہی حاتم اپنا ضبط کھو بیٹھا۔۔۔وہ کُھل کر رونا چاہتا تھا۔۔۔گڑگڑانا چاہتا تھا۔۔۔معافی مانگنا چاہتا تھا اس رب سے۔۔۔جس کی نافرمانی کرنے میں اُس نے کوئی کسر نا چھوڑی تھی۔۔۔۔۔مگر۔۔۔شرمندگی کے احساس نے اسے گھیر رکھا تھا۔۔۔کس منہ سے جاتا اس رب کے سامنے؟؟۔۔۔اس نے سوچا

کسی بھی احساس کو دل تک پہنچنے کے لیے ایک خاص قوت درکار ہوتی ہے،جب تک وہ قوت میسر نا ہو انسان اُس احساس سے عاری رہتا ہے۔مگر جس لمحے وہ احساس دل پر دستک دیتا ہے وہ لمحہ عموماً زندگی کی کایا پلٹ دیتا ہے۔کبھی وہ لمحہ محبت کا ہوتا ہے،کبھی نفرت اور کبھی احساسِ ندامت کا۔۔حاتم کی زندگی میں بھی احساسِ ندامت کا وہ لمحہ آچکا تھا۔۔اب یہ اُس پر منحصر تھا کہ وہ اِس لمحے میں خود کو سنوارتا یا مزید بِگاڑ دیتا۔۔۔

ناشتے کی ٹیبل پر روحا کو اسکی سوجھی سوخ آنکھیں بے چین کر رہی تھیں۔۔۔وہ پوچھنا چاہتی تھی اس سے۔۔۔اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر تسلی کے چند بول بولنا چاہتی تھی۔۔۔اسکی سوجھی آنکھوں کو اپنی

انگلیوں کی پوروں سے چھو کر اسے اُس تکلیف سے، اذیت سے رہائی دِلانا چاہتی تھی جس میں اِس وقت اسکا دل مقید تھا۔۔۔ مگر۔۔۔ وہ کچھ بھی نہیں کر پائی۔۔

آفس پہنچ کر اس نے خود کو اپنے روم میں بند کر دیا اور کسی کو بھی مداخلت سے ٹوک دیا۔۔۔ آنسوؤں کی جھری پھر سے لگ چکی تھی۔۔۔ رونے سے اسکا دل مزید بھاری ہو رہا تھا۔۔۔ شرمندگی تھی کہ بڑھتی چلی جا رہی تھی۔۔۔ پشیمانی مزید پشیماں کر رہی تھی۔۔۔

ڈھیروں باتوں ہیں، ڈھیروں شکوے ہیں
خود سے کرتا ہوں، خود سے لڑتا ہوں

جب رو رو کر تھک گیا تو وہیں کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے نا جانے کب سو گیا۔۔۔ آنکھ کھلی تو چار بجنے کے قریب تھے۔۔۔ قدموں کو تقریباً گھسیٹتے وہ آفس سے نکل گیا۔۔۔

وہ پورا گھر چھان چکا تھا مگر روحا کو کہیں نا پا کر اسکا دل پھٹنے کو تھا۔۔۔
جو دینے کا اختیار رکھتا ہے تو ناشکری پر چھین لینے کا اختیار بھی اسی کے پاس ہے۔۔۔ "تیزی سے" سیڑھیاں اترتے اسکے ضمیر نے پھر سے دستک دی۔۔۔

اسکا دل دھک سے رہ گیا۔۔۔لاؤنج میں آکر صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔چند منٹوں میں اُسکا دل میلوں کی مسافت طے کر آیا تھا جسکے آثار چہرے پر رقم درد و کرب کی صورت میں اُترے تھے۔۔۔دل تھا کہ چیخے چلے جا رہا تھا۔۔۔یک دم چہرے پر پھیرتے کانپتے یخ بستہ ہاتھ رکے۔۔۔کانوں میں جیسے کسی نے زندگی کی نوید گھولی ہو۔۔۔وہ تیزی سے اٹھتا بار کی طرف بڑھا۔۔۔

"اب ان کارٹنز کو باہر لے کر جانا ہے۔۔۔"وہ کمر پر ہاتھ رکھے خالصتاً میڈموں والے انداز میں نمرہ کو ہدایات دے رہی تھی۔۔۔

اس نظروں کے سامنے پا کر بے اختیار حاتم کے رُوم رُوم نے الحمدللہ کہا۔۔۔وہ وہیں دیوار سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا۔۔۔بے جان ٹانگیں ایک بھی قدم چلنے سے انکاری تھیں۔۔۔

روحا کو کسی کی موجود کے احساس نے مڑنے پر مجبور کیا تو سامنے اپنے مجازیِ خدا کو پایا۔۔۔وہ نا جانے کب سے اسکا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

"اسلام و علیکم۔۔۔"اس نے جھٹ سے سلام کیا۔۔۔مگر اسکی آنکھیں مزید سوجھی دیکھ کر روحا کا دل دھک سے رہ گیا۔۔وہ بے اختیار اسکی طرف بڑھی۔۔۔

وہ اسکے نزدیک آئی مگر وہ ابھی تک یک ٹک اُسے ہی تکے جا رہا تھا، مگر اب اسکی اضطرابی جھاگ کی طرح بیٹھ چکی تھی۔اسے سامنے پا کر ایک سکون سا اسے اپنے اندر اترتا محسوس ہو رہا تھا جیسے سرد ٹھٹھرتی رات

کے اختتام پر کوئی نرم گرم سی سورج کی کرن بھول کر دھند کے پار اتر آئے اور اپنے ہونے سے ہر شے کو آسودگی بخش دے، جیسے چاندی رات کے کسی کنارے پر بادلوں کی اوٹ سے جھانکتے چاند کی جھلملاہٹ اُسے تکتے چکور کی آنکھوں پر غالب ہو، جیسے صحرا میں کسی تن و تنہا خزاں رسیدہ شجر کی کسی بوسیدہ ٹہنی پر بہار کی آمد سے کونپل پھوٹی ہو، جیسے ہوا کے دوش پر اٹھتی سمندر کی مچلتی لہروں کو اچانک کہیں سے کوئی شفیق جھونکا تھپتھپا کر پُر سکون کر جائے۔۔۔

وہ طلب نہیں عطا تھا، خواہش نا تھا دعا تھا
وہ کبھی نا جان سکے گا وہ میرے لیے کیا تھا

پھر سے اسکی سیاہ کانچ سی آنکھوں کو اتنے قریب سے دیکھ رہا تھا، اُسکے ہونے کا یقین چاہ رہا تھا۔۔۔ پھر وہ یقین پا گیا۔۔۔ اسکی سیاہ کانچ سی آنکھوں میں اُسے صرف اپنا عکس نظر آیا۔۔۔ صرف اپنا آپ نظر آیا۔۔۔ آج صدقِ دل سے رب کا شکر ادا کرنا چاہا۔

بے رحم آنکھوں والی۔۔۔" اس نے دھیمے سے کہا جبکہ آنکھ سے ایک آنسو لڑھک کر گال پر بہنے کی" بغاوت کو تیار، آنکھ کے بند پر آ بیٹھا تھا۔ وہ فوراً چہرہ موڑ گیا،

روحا تو حق دق سی اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہی تھی پھر زرا سنبھل کر بولی۔

کہاں رہ گئے تھے آپ کب سے آپ کا انتظار کر رہی تھی۔؟؟۔۔۔"خالصتاً بیویوں والا انداز"

حاتم نے سر کھجایا

آپ کے انتظار میں کھانا بھی نہیں کھایا۔۔۔"وہ نروٹھے پن سے بولی۔۔۔۔حاتم کے چہرے کے اتار" چڑھاؤ نے اسے مضطرب کر دیا وہ اسے کمفرٹ زون میں لانا چاہ رہی تھی۔۔

حاتم حیرانی سے اسے دیکھتا رہ گیا۔۔

چلیں اب۔۔۔"روحا نے حکم جھاڑا۔۔"

حاتم سر ہلا کر جانے لگا تو نظر بار پر پڑی۔۔۔اسے اٹھتے قدم رکے۔۔روحا نے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا۔۔۔

وہ بہت کچرا تھا تو۔۔۔۔۔میں نے صفائی کر دی۔۔۔"صفائی دیتے وہ شراب کی بوتلوں کو کچرا کہہ گئی"

حاتم نے کوئی ردِ عمل ظاہر نا کیا۔۔۔

روحا سمجھی وہ بُرا منا گیا ہے۔۔

فارغ تھی تو سوچا اپنے گھر کی صفائی ہی کر لوں۔۔۔"وہ اپنے جوبن پر کندھے اچکاتے بولی " پھر ٹھٹھکی۔۔۔اپنی بات پر۔۔۔

میرا گھر۔۔؟؟؟۔۔۔اس نے خود سے سوال کیا۔۔

یہ۔۔۔۔میرا گھر ہے نا؟؟۔۔۔"پھر ڈرتے ڈرتے سر اٹھا کر حاتم سے پوچھا"

اسکی بات حاتم کے دل پر کسی کوڑے کی مانند لگی تھی۔۔

زندگی کے بڑے بڑے طوفانوں سے گزری تھی وہ لڑکی۔۔۔یہاں تک کہ ایک برائے نام چار دیواری بھی نہیں تھی اسکے پاس جسے وہ اپنا گھر کہہ سکتی۔۔۔مگر پھر بھی۔۔۔کتنی صابر و شاکر تھی وہ۔۔۔کتنی مثبت اور زندہ دل۔۔۔کتنا خوبصورت ایمان سے منور دل تھا اسکا۔۔۔۔

اور ایک وہ تھا۔۔۔ہر طرح کی آسائشات ہونے کے باوجود ناشکری کے بند باندھتے آیا تھا۔۔۔

جی۔۔۔آپ ہی کا گھر ہے یہ۔۔۔"وہ مسکرا کر بولا"

وہ آنسوؤں سے لبریز آنکھوں سے مسکرا اٹھی۔۔۔تشکر کے آنسوؤں سے۔۔۔

مغرب کی نماز کے بعد چائے بنانے کی غرض سے وہ کچن میں آگئی۔۔اسکے کمرے سے جاتے ہی وحشت نے حاتم کو آگھیرا،اپنی سوچوں سے ہراساں سا گھبرا کر نیچے آگیا۔۔۔

چائے کا پانی چولہے پر چڑھاتے وہ قدموں کی آہٹ پر مسکرائی۔۔جانتی تھی آج کل صحیح معنوں میں وہ possessive freak husband بنا ہوا ہے۔۔۔جناب اب کوئی کام بھی اکیلے نہیں کرنے دے رہے تھے۔۔۔

"دو کپ۔۔۔؟؟۔۔"

ٹرے میں دو کپ دیکھ کر حاتم نے ابرو اچکایا۔۔۔جواباً روحا نے کندھے اچکا دیے۔۔

"جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے۔۔۔کسی کو تو اپنا خون جلانے کا شوق نہیں۔۔۔"کرسی کی پشت پر کہنیاں جمائے مسکراہٹ چھپائے وہ اسے دیکھتے بولا

"جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے کسی نے کہا تھا ہو جائے گا۔۔۔"وہ بھی روحا ریحام تھی، حاتم زیروز علی خان کی زوجہ محترمہ، تو کیسے ممکن تھا کہ اس سے پیچھے رہتی۔۔۔

اسکی بات پر حاتم دل سے مسکرایا تھا۔

کپ کے کنارے پر انگلی پھیرتے وہ اس جہان سے کہیں دور سوچوں اور الجھنوں کے جہان کی مسافت طے کر رہی تھی۔۔۔حاتم نے اسکی الجھن کو محسوس کرتے اسکے ہاتھ کو دیکھا۔۔۔

"کیا کرتی ہیں؟؟۔۔۔"حاتم نے فوراً اسکا ہاتھ تھاما عین ممکن تھا کہ وہ اپنی انگلی گرم چائے میں ڈال بیٹھتی۔۔

اسکے عمل کے ردِ عمل میں روحا واپسی اسی جہان میں آن پہنچی جہاں کی وہ باسی تھی۔۔۔اس نے ناسمجھی سے حاتم کو دیکھا۔۔۔

رات کے اندھیرے میں، پاس پودوں پر جگمگاتی فیری لائیٹس میں اسکی سیاہ کانچ سی آنکھوں نے حاتم کو پھر سے اپنے سحر میں جکڑنا چاہا۔۔۔

بے رحم آنکھوں والی۔۔۔۔"وہ پھر سے بڑبڑایا"

اک۔۔ایک بات کہوں؟؟۔۔۔اگر آپ برا نا مانیں تو؟؟۔۔"ڈرتے ہوئے بولی"

اب کی بار حاتم الجھا تھا۔۔

میں۔۔۔میں نے آپ کو کبھی نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔۔"وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولی، ردِ عمل دیکھنا چاہ رہی تھی

اسکی بات پر حاتم کا چائے کے گھونٹ سے اپنا حلق جلتا محسوس ہوا۔۔وہ جانتا تھا کہ روحا اس سے یہ سوال ضرور کرے گی۔۔۔جواباً وہ خاموشی سے چائے کا گھونٹ بھرنے لگا۔۔۔شاید اپنا حلق جلانا چاہ رہا تھا۔۔۔

میں پہلے کے بارے میں نا پوچھوں گی نا جاننا چاہوں گی۔۔۔بس اتنا کہوں گی کہ آپ نماز پڑھا کریں۔۔۔"

پہلے نہیں تو نا سہی۔۔۔مگر اب سہی۔۔۔"وہ رسانیت سے بولی

اب کی بار حاتم نے اسے دیکھا۔۔۔وہ جو اضطراب اسے کچھ دیر پہلے دِکھائی دے رہا تھا،اب دور دور تک بنانشان چھوڑے غائب تھا۔۔

میں چاہتی ہوں میرا شوہر کم از کم نماز ضرور پڑھتا ہو۔۔۔"وہ کھوئے کھوئے سے انداز میں بولی"

حاتم کو اسکی بات کسی نوکیلی چیز کی طرح پار ہوتی محسوس ہوئی۔۔

اچھا۔۔۔"وہ استہزایہ ہنسا"

...بہت مذہبی نہیں آپ۔؟؟۔"اس نے شاید اپنی بے عزتی کا قرض چکایا تھا روحا کو تو یہی لگا"

کیا ہی بات ہوتی اگر انا ایک ہی بار میں کچل دی جا سکتی ہوتی تو۔۔۔۔

اسکی بات پر روحا ہنسی۔

اگر حاتم اسکی ہنسی بُری نا لگی تھی تو بھائی بھی نا تھی۔۔۔

اچھا تو پہلے آپ زرا مجھے یہ بتائیں کہ مذہبی کون ہوتا ہے؟؟۔۔۔"وہ چائے کی چسکی لگاتے مزے سے"

پوچھنے لگی جیسے اسکی بات کو خوب انجوائے کیا ہو

وہی جو یہ بہت نمازیں پڑھتا ہو۔۔۔یہ پردہ کرتا ہو۔۔۔وغیرہ وغیرہ۔۔"وہ سر سے اتارتے بولا"

اچھا!۔۔پھر مجھے ایک بات بتائیں؟؟۔۔"وہ کپ ٹیبل پر رکھ کر سیدھے ہوتے بولی"

حاتم نے اسے دیکھنے پر ہی اکتفادہ کیا۔

"جو شخص اپنے ماں باپ کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آتا ہے وہ مذہبی ہوتا ہے؟؟۔۔۔جو کسی غریب کی مدد کرتا ہے وہ مذہبی ہوتا ہے؟؟۔۔۔یا جو اپنے ہمسایوں کے حقوق ادا کرتا ہے وہ مذہبی ہوتا ہے؟؟؟۔۔۔"وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگی

حاتم نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔وہ اسکی بات پر الجھا تھا

"تو پھر پردہ کرنے والی یا پھر نماز پڑھنے والی مذہبی کیسے ہو گئی؟؟..."سنجیدگی ہنوز قائم تھی

"ہمارے مذہب میں نماز بھی فرض ہے، والدین سے حسنِ سلوک بھی، پردہ بھی اور دوسرے حقوق العباد بھی۔۔۔تو پھر صرف نماز پڑھنے والوں پر یا پردہ کرنے والیوں پر ہی کیوں ہم مذہبی کا ٹیگ لگا دیتے ہیں۔۔۔۔حالانکہ فرائض تو اور بھی بہت سے ہوتے ہیں۔۔۔اور تقریباً سبھی کے ایک سے ہوتے ہیں۔۔"تو حقوق العباد ادا کرنے والا مذہبی کیوں نہیں ہوتا؟؟۔۔۔

"فرض جانتے ہیں کیا ہوتا ہے۔۔۔۔وہ جو رب کا اولین حکم ہوتا ہے، وہ جو ہر حال میں ادا کرنا ہوتا ہے، وہ جسکی معافی نہیں۔۔ہاں کفارہ ہو سکتا ہے۔۔۔فرائض تو ہم سب کے ایک سے ہی ہوتے ہیں نا۔۔نماز تو سب پر ہی فرض ہے، پردہ بھی سب پر فرض ہے تو پھر ہم کسی پر مذہبی کا ٹیگ کیوں لگاتے ہیں؟؟۔۔۔۔جانتے ہیں میرے نزدیک مذہبی کون ہے؟؟؟۔۔۔وہ جو ان فرائض سے بالاتر، ان سے ہٹ کر اپنے رب سے جڑتا ہے، اِن سب فرائض کے بعد بھی اس رب کو چاہتا ہے۔۔۔چاہے نفلی

عبادتوں کے ذریعے یا نفلی اعمال کے۔۔۔اسے اس سے غرض نہیں ہوتی،اسے غرض ہوتی ہے تو بس رب کی نظرِ کرم کی،اُسکی نظرِ رحم کی،اس کی محبت چاہیے ہوتی ہے۔۔۔۔"وہ رُکی تھی،اُسے دیکھا جو دم سادھے روم روم سے اُسے سن رہا تھا۔۔

"مذہبی ہر گز بھی وہ شخص نہیں ہوتا،جو نماز کے بعد شکر کے کلمات ادا کرنے کی بجائے سر اٹھائے سینہ تانے ایک نماز کا فرض جھاڑتے ہوئے چلتا ہے بلکہ مذہبی تو وہ ہوتا ہے جو نماز کے بعد بھی سر سجدے میں گِرا کر اُس رب کا شکر بجالاتے نہیں تھکتا صرف اِس لیے کہ اُس نے اسے سجدہ ریزی کا موقع دیا۔۔۔"

وہ کپ ٹرے میں رکھنے لگی یعنی وہ اپنی بات مکمل کر چکی تھی،ٹرے اٹھا کر وہ جا چکی تھی۔۔جانتی تھی مقابل سے جواب کی توقع بے کار ہے۔۔۔

وہ ساکت سا اسے جاتے دیکھتا رہا۔۔۔اُسے اس طرح دور جاتے دیکھ کر نا جانے کیوں حاتم کو ڈر نہیں لگا تھا۔۔۔اسکے چہرے سے چھلکتے نور کو وہ پہلے بھی دیکھتا آیا تھا مگر آج اُسے معلوم ہوا تھا کہ وہ تو باقاعدہ نور کا ایک ہالہ تھی جو اسکی اندھیر زندگی میں جانے کہاں سے آ بھٹکی تھی۔۔

"میں چاہتی ہوں کم از کم میرا شوہر نماز ضرور پڑتا ہو۔۔۔"

لاکھ جتن کیے مگر دشمنِ جان کی آواز تھی کہ ضمیر سے اٹکھیلیاں کرنے سے باز نہ آئی

"ہاں تو ٹھیک ہی تو کہتی ہے وہ۔۔۔"

وہ جو آنکھوں موندے سر کرسی کی پشت پر جمائے سوچوں کی جکڑن کا شکار تھا، کوئی آواز سماعتوں میں ٹکرانے کے تحت آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے پر مجبور ہو گیا۔۔

آج پھر سے اسکا ضمیر جلال سے جاگا تھا۔۔

بالکل ٹھیک کہتی ہے وہ۔۔۔۔ کہاں وہ ایمان کے نور کے ہالے میں لپٹی باکردار لڑکی اور کہاں تم۔۔"

دنیا جہان کے گناہوں کی کالک اپنے چہرے پر ملے ہوئے۔۔۔"اب وہ صوفے سے اٹھ کر اسکے مقابل ٹیبل پر ہاتھ جمائے اس پر جھکا تھا

سفید اور سیاہ برابر تو نہیں ہو سکتے نا۔۔۔"دل جلا دینے والی مسکراہٹ"

مگر ہاں!!۔۔۔میں کیوں ایک اندھے اور بہرے سے سر پھوڑ رہا ہوں جو عقل رکھنے باوجود اسکے"

"استعمال کے حق میں ہی نہیں۔۔۔

یہ اتنا آسان نہیں۔۔۔۔"حاتم تھکے ہوئے لہجے میں پہلی بار بولا"

اتنا مشکل بھی نہیں۔۔۔بلکہ مشکل تو کچھ بھی نہیں ہوتا، یہ ہم ہی ہوتے ہیں جو اپنے ایمان کی کمزوری کی"

وجہ سے ہزار آسان راستوں کو دیکھنے کی صلاحیت کھو بیٹھتے ہیں اور ایک واحد مشکل روستے پر نظر پڑتے

ہی مایوسی کے دامن میں سر دیے منہ چھپا لیتے ہیں۔" وہ کہہ کر جا چکا تھا مگر اُسے سوچوں کے سمندر میں غوطہ زنی پر اُکسا بھی گیا تھا

ظہر کی آذان سماعتوں سے ٹکرائی تو وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔ آذان نے اسکے اندر ایک اضطراب برپا کر دیا جو معمول سے زرا ہٹ کر تھا۔

اگر اب میں نے اپنی سیاہی نا دھوئی تو کہیں یہ سیاہی اُس دمکتی چاندنی کو میلا نا کر دے۔۔" آج دل بھی ہارا تھا"

میں نے لمحہ بالمحہ شعور کے باوجود خود کو ایک ایسی دلدل میں دھنسا دیا ہے جو ہے تو ان دیکھی مگر رفتہ رفتہ مجھے نِگل رہی تھی، میں نے خود کو اپنی ذات کے اندھے کنویں میں قید کر ڈالا جسکا قفس زنگ آلود ہو چکا ہے۔۔۔ مگر اب مجھے خود کو بچانا ہے اِس سے پہلے کہ وہ دلدل پوری طرح مجھے نِگل جائے یا وہ قفس زنگ کی زیادتی سے کبھی کُھل نا پائے۔۔۔ مجھے اب مزید دیر نہیں کرنی۔۔۔ میری اتنی نافرمانیوں کے بعد بھی میرا رب میرا منتظر ہے مجھے بُلا رہا ہے۔۔۔ مجھے اب ہرگز دیر نہیں کرنی۔۔۔"

مجھے کُن سے کر تو قریب تر

مجھے اپنے در کی گدائی دے

مجھے اِس جہاں سے غرض نہیں

مجھے اُس جہاں کی رسائی دے

پھر نا جانے کہاں سے ہمت جمع کر کے وضو کے لیے اُٹھا۔

"اوئے میرے شیر۔۔۔۔" واش روم کے دروازے کے ہیڈل پر پڑتا اسکا ہاتھ کسی آواز کے سماعتوں سے ٹکراتے ہی ہوا میں رہ گیا۔ وہ دروازے سے اندر آتا اب حاتم کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"تم۔۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی اندر آنے کی۔" حاتم مٹھیاں بھینچے غرایا تھا۔

"کیوں غصہ کرتا ہے شیر۔۔۔ چل اب جانے بھی دے۔۔ کب تک یوں ناراض رہے گا۔۔" شرجیل نے آگے بڑھ کر اسے گلے لگانے کی کوشش کی مگر اس سے پہلے ہی حاتم نے اسے گلے سے پکڑ کر دیوار سے لگاتے اسکی کوشش ناکام بنادی۔

"ابھی اور اِسی وقت یہاں سے دفعہ ہو جاؤ اس سے پہلے کہ میں تمہارا گندے خون سے اپنے ہاتھ رنگ بیٹھوں۔۔" حاتم اپنی شعلہ بار نظروں سے دیکھتے ہوئے غرایا

اسکی بات پر شرجیل نے قہقہ لگا جو حاتم کو مزید معتشل کر گیا۔

اچھامان لیتے ہیں کہ میرا خون گندہ ہے۔۔۔ مگر۔۔۔ اپنے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔۔۔" اب کی بار شرخیل کا بھی وہی انداز تھا، اسکی بات ہر لمحہ بھر کو حاتم کے ہاتھ کانپے تو اسکے حلق پر گرفت ڈھیلی پڑی جسے محسوس کرتے ہی شرجیل کمینگی سے مسکرایا۔

"چلو میں تو گندی نالی کا گندہ کیڑا ٹھہرا۔۔۔ لیکن تم زرا اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھو کہ تم کیا ہو۔۔" اسکی بات پر حاتم کی آنکھوں میں لہو اتر آیا۔

"تمہیں کیا لگتا ہے کہ یہ مہنگے مہنگے کپڑے پہن کر بڑے بڑے گھروں میں رہ کر تمہاری اوقات بدل جائے گی۔۔۔ نہیں۔۔۔ رہو گے تو تم وہی ایک طوائف کی ناجائز اولاد۔۔۔۔"

اسکے الفاظ حاتم کو چابک کی طرح لگے تھے۔۔

"تم کیا سمجھتے ہو کہ ایک دو ٹکے کی لڑکی کو جوئے میں جیت کر قبول ہے قبول ہے کے تین بول پڑھوا کر بڑے نیک باز بن جاؤ گے۔۔؟؟۔۔ کیا دِکھانا چاہتے ہو دنیا کو؟؟ کہ دیکھو حاتم زیروز علی خان کا خون گندہ سہی مگر دل بہت صاف ہے۔۔ ایک بے آسرا لڑکی کو بیوی بنا کر اس نے انسانیت کی مثال قائم کر دی ہے؟؟۔۔۔ نہیں۔۔۔ رہو گے تو تم بھی ایک جواری اور وہ بھی جوئے میں ہاری۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ اپنے منہ سے مزید غلاظت نکالتا، حاتم نے ایک مکّا اسکے ناک پر جھاڑا۔۔۔

تُونے ہی کہا تھا نا کہ دشمنوں سے زیادہ دوستوں کی خبر رکھنی پڑتی ہے۔۔نا جانے کون کب کہاں پیٹ میں چُھرا گھونپ دے۔۔۔ سہی کہا تھا تُونے۔۔۔میں ہی بے وقوف تھا جو تیری مکاریوں اور چالاکیوں کو سمجھ نا پایا اور تُو میرے سینے میں خنجر اتارتا چلا گیا۔۔۔تجھے کیا لگا کہ میں کبھی یہ جان نہیں پاؤں گا کہ زاریہ تیری بیوی ہے جو تیرے کہنے پر دوسرے مردوں کو بھڑکا کر اُن سے پیسے بٹورتی ہے اور جو کچھ تُو ہمدردی کے نام پر میرے ساتھ کرتا آیا ہے وہ دراصل تیرا اپنا مفاد تھا۔۔۔مگر اب بس۔۔۔"

حاتم نے آفس کا دروازہ کھول کر اسے گریبان سے پکڑ کر گھسیٹا اور گھسیٹتے ہوئے لفٹ کی طرف بڑھا۔۔

آج پورے سٹاف کو فری کا ایکشن ڈراما دیکھنے کو مِلا تھا۔۔

اِس سارے تماشے کے بعد وہ ایک لمحہ بھی آفس میں نہیں رُکا۔۔غصے کی شدت سے اسکا وجود لرزنے لگا تھا۔غصے میں گاڑی کی مکمل رفتار بڑھا چکا تھا۔

میں یوں تو بھول جاتا ہوں خراشیں تلخ باتوں کی
مگر جو زخم گہرے دیں وہ رویے یاد رکھتا ہوں

"رہو گے تم بھی ایک جواری اور وہ بھی جوئے میں ہاری۔۔"

آواز تھی کہ سماعتوں میں گونجے جارہی تھی۔۔بے اختیار اس نے اپنا ہاتھ اپنی جلتی آنکھوں پر رکھ کر انکی جلن کم کرنے کی کوشش کی، جب کچھ سکون ملا تو ہاتھ ہٹاتے ہوئے سامنے دیکھ کر وہ گھبرا گیا۔۔

تیزی سے سٹیرنگ گھماتے اُس نے سامنے روڈ کراس کرتی عورت کو بچانے کی کوشش کی جس کے نتیجے میں گاڑی سڑک کے کنارے پر پڑے روڈ بلاکس سے ٹکرا گئی۔۔

یک دم حاتم کا سر سٹیرنگ سے لگا، اس کو کچھ اپنے پار ہوتا محسوس ہوا اور اگلے ہی لمحے درد کی شدت سے اسکے چکراتے سر سے خون اُبل کر اسکی آنکھوں پر بہہ گیا۔۔۔

کانپتے ہاتھوں سے اسنے اپنے ڈھلکتے نقاب کو ٹھیک کرتے کانپتی آواز کے ساتھ ریسپشن سے آپریشن تھیٹر کا راستہ پوچھا پھر تقریباً بھاگتے ہوئے بائیں جانب مڑ گئی۔

آپریشن تھیٹر کے باہر ٹہلتے مسلسل اسکی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔زبان پر اندر موجود حوش و حواس سے بیگانہ شخص کے لیے زندگی کی دعا تھی۔تقریباً آدھے گھنٹے بعد آپریشن تھیٹر کی بتی بجھی اور کچھ دیر بعد ڈاکٹر باہر آیا۔

فکر نا کریں گھبرانے والی کوئی بات نہیں۔مائنر ہیڈ انجری ہے اور کندھے سے شیشے ہم نکال چکے ہیں البتہ " زخم بہت گہرے ہیں خیال رکھیئے گا۔۔"ڈاکٹر ایکسیوز کے ساتھ جا چکا تھا

روحانے بے جان ٹانگوں کے ساتھ چیئر پر بیٹھتے ہوئے شکر کے کلمات ادا کیے۔۔۔

سسٹر!۔۔۔اندر جو پیشنٹ ہیں اُن۔۔اُنکو ہوش کب تک آئے گا"مغرب کی نماز پڑھ کر لوٹی تو کمرے" سے نکلتی نرس سے پوچھا

حاتم کو روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔۔

ویسے اب تک تو آجانا چاہیے تھا لیکن گھبرانے والی کوئی بات نہیں تھوڑی دیر میں آجائے گا۔۔"نرس" عام سے لہجے میں بولی

میں اُن سے مل سکتی ہوں؟؟۔۔"روحا نے ہچکچاتے پوچھا۔نرس سر ہلا کر چلی گئی"

روحا کمرے میں داخل ہوئی تو سامنے پڑے وجود پر نظر پڑتے ہی دل بُری طرح دُکھا۔۔۔اسے وہ حاتم بالکل اچھا نا لگا۔۔۔اُسے اسکا پہلے والا حاتم ہی چاہیئے تھا۔۔۔

جو کبھی پل میں تولا تو کبھی پل میں ماشہ۔۔۔

جو کبھی پل میں اُس پر چڑھ دوڑتا تو کبھی پل میں اُس کے لہجے کی محبت اور مان روحا کو معتبر کر دیتی۔۔

وہ دُکھتے دل کے ساتھ بے جان قدموں کو تقریباً گھسیٹتے ہوئے اس تک آئی۔اسکے ماتھے پر پٹی بندھی ہوئی تھی جبکہ بال پٹی پر گرے ہوئے تھے۔اُسے نے ہاتھ بڑھا کر اسکے بالوں کو چھوا تو بے اختیار رونے میں روانی آگئی۔

وہ تھوڑا سا کھسمسایا تھا یعنی ہوش میں آرہا تھا،روحا کو کچھ تسلی ہوئی۔اُس نے فوراً آنسو پونچھے۔

حا۔۔حاتم۔۔۔"اس نے اُسکے سینے پر دھرے نالیوں میں جکڑے ہاتھ پر اپنا کانپتا ہاتھ رکھا۔۔۔حاتم"

نے آنکھیں کھولنے کی کوشش کیں مگر ابھی غنودگی طاری تھی۔

آپ ٹھیک ہیں؟؟۔۔۔"اس نے پوچھا"

کسی اپنے کی آواز کو حاتم کی سماعتوں نے محسوس کیا مگر پہچان نا پایا۔۔۔

"حاتم آپ سُن رہے ہیں نا مجھے؟؟۔۔۔"

روحا کو اسکی ڈانٹ کی تو کبھی اُسکی نرمیوں کی عادت تھی۔۔۔اسکی خاموشی اسکا صبر آزما رہی تھی۔۔۔اور

اسکے صبر کا پیمانہ اب لبریز ہونے کو تھا۔۔

اب کی بار اُسے یہ آواز دل کے بہت قریب محسوس ہوئی تھی جیسے دھڑکن ہو۔۔

حاتم کوئی جواب تو دیں۔۔۔"وہ بے بسی سے رو دی"

دل اپنی دھڑکن کو پہچان چکا تھا

حاتم نے آنکھیں کھول کر اُسے دیکھنے کی کوشش کی،وہ سر جھکائے رو رہی تھی

ر۔۔۔۔رو۔۔۔۔رو۔۔حا"ٹکڑوں میں اسکا نام لیتے بس اسکے لب ہلے سکے۔"

"رو۔۔۔حا"

کرنٹ کھا کر اس نے سر اُٹھایا۔۔

وہ سو جھی نیم وا آنکھوں سے اِسے ہی دیکھ رہا تھا۔

حاتم۔۔۔"وہ خوشی سے بے اختیار مزید اسکے قریب ہوئی"

آپ۔۔۔آپ ٹھیک ہیں نا؟؟۔۔۔"اس نے اپنا سوال دھرایا مگر اب چہرے پر مسکراہٹ تھی۔"

روحا۔۔۔"اب کی بار بھی بس لب ہی ہل سکے"

اسکے ہونٹوں کی جنبش میں اپنا نام پا کر وہ بے تاب ہوئی

جی جی میں یہی ہوں آپ کے پاس۔۔۔"وہ اسکا ہاتھ با قاعدہ اپنے ہاتھوں میں لیتے بولی"

مِس اب آپ باہر جائیں پیشنٹ کو آرام کرنے دیں"اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا نرس نے کمرے میں آتے ہی روحا کو متوجہ کیا

روحا نے جی کہنے پر ہی اکتفادہ کیا، نرس جا چکی تھی۔۔

روحا نے ایک نظر حاتم کو دیکھا، غنودگی کے مارے جسکی آنکھیں بند ہونے کو تھیں، اس نے آرام سے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں سے نکالنا چاہا مگر اپنے ہاتھ پر اسکے ہاتھ کا ہلکا دباؤ محسوس کرتے اُسے دیکھا

حاتم نے اسے خود کو دیکھتا پا کر ہولے سے سر کو نفی میں جنبش دی۔۔

مت۔۔۔جاؤ مجھے۔۔۔۔چھوڑ۔۔۔کر"وہ گھٹی گھٹی آواز میں بولا"

روحا جانتی تھی اس وقت اُسے سخت آرام کی اشد ضرورت تھی، اس نے بہت احتیاط سے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا۔ اسکے وجود میں اتنی سکت نا تھی کہ ہاتھ بڑھا کر اُسے روک لیتا۔۔ اُسے دور جاتے دیکھ کر اسکا دل ڈوب گیا۔۔

کوئی ایک شخص تو یوں مِلے
کہ وہ مِلے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تو سکوں مِلے

جاؤ۔۔ چلی جاؤ۔۔۔ تم بھی۔۔۔ سب چلے گئے۔۔۔ تم بھی جاؤ۔۔۔ آخر کو کوئی۔۔۔۔ گن۔۔ گندگی" کے ساتھ۔۔۔ رہنا۔۔۔ کیوں چاہے۔۔۔۔ گا" وہ تقریباً سرگوشی میں بولا مگر روحا واضح اُسے سن پا رہی تھی۔۔۔ اُسے نے بے یقینی سے اُسے دیکھا

اُس نے ٹھیک۔۔۔ ہی کہا تھا۔۔۔ میرا گندہ۔۔۔ خون۔۔۔ ہمیشہ گندہ ہی رہے گا۔۔۔۔ میں ایک" جواری ہی۔۔۔ رہوں گا۔۔۔۔ جو لاکھ بساطیں جیتا۔۔۔۔۔ مگر زندگی۔۔۔ کی بازی۔۔۔ ہار گیا۔۔۔ اپنی قسمت۔۔۔ سے ہار گیا۔۔۔" وہ کہتے ہوئے پھر سے نیند کی وادیوں میں بھٹک چکا تھا۔۔۔

روحا حیرت سے کھڑی اُسے تکتی رہی۔۔۔اسکی باتوں پر شاکی تھی۔۔۔چند لمحے اُسے دیکھتی رہی پھر باہر کی طرف قدم بڑھا دیے۔

"بیٹا!۔۔آپ اب گھر جا کر آرام کر لیں، تھک گئی ہوں گی۔۔۔فکر نا کریں میں یہیں ہوں، اپنے بیٹے کے پاس۔۔۔"وہ شفقت سے اسکے قریب آتے ہی بولے

"نہیں چچا۔۔۔میں یہیں رُکوں گی"وہ انکی شفقت اور فکر مندی پر مسکرائے بغیر نہ رہ سکی۔"

وہ سامنے چیئر پر بیٹھ چکے تھے۔

"چچا۔۔۔اگر آپ اجازت دیں تو کچھ پوچھنا چاہتی ہوں آپ سے؟؟۔۔"وہ جھجھکتے بولی

"ارے اجازت کیسی بیٹا۔۔۔آپ حکم کریں۔۔۔آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔۔"وہ فوراً پیار سے بولے

"اصل میں۔۔۔۔۔میں کچھ جاننا چاہتی ہوں۔۔"سمجھ نا پا رہی تھی کہ کیسے بات کا آغاز کرے جبکہ غلام دین اسکے منتظر تھے۔

"میں حاتم کے بارے میں جاننا چاہتی ہوں۔۔۔انکے ماں باپ کے بارے میں۔۔۔یا کوئی اور رشتہ۔۔۔آخر کیوں ہیں وہ تنہا؟؟۔۔۔کیا اُنکا کوئی رشتہ موجود نہیں؟؟۔۔۔"پھر ہمت کیے بول پڑی

اسکی بات پر غلام دین کے چہرے کا رنگ بر لا، اسی لمحے اور اسی بات سے تو ڈرتے تھے وہ۔۔۔ڈر تھا انہیں کہ کہیں روحا اگر سب کچھ جان گئی تو کہیں حاتم کو چھوڑنا جائے۔۔۔ کہیں اُنکا بیٹا پھر سے اُسی اذیت سے اُسی کرب سے درد سے نا گزرے۔۔۔

روحا جواب کی منتظر تھی مگر وہ سر جھکا گئے۔

میں جاننا چاہتی ہوں کہ ایسا کیا ہوا ہوا تھا انکی زندگی میں جس نے انہیں جھنجھوڑ ڈالا، وہ اتنا سہم چکے ہیں کہ " بے ہوشی میں بھی انہیں لمحات کے خوف کے زیر سایہ بامشکل سانس لے رہے ہیں۔" اسکی الجھن اسکے لہجے میں واضح جھلک رہی تھی

اور۔۔۔اور اُس اُن ملازموں نے بھی حاتم کے ماضی کے مطلق کچھ عجیب باتیں کیں تھی۔۔۔" پھر " ایک دم ذہن پر لہرتے منظر کو یاد کرتے بولی

جسکا آپ نے انہیں طعنہ دیا تھا۔۔۔ہیں نا؟؟..." وہ ہنوز جھکے سر کے ساتھ بولے "

اُنکی بات پر روحا شرمندگی کے بوجھ تلے دب گئی۔۔

میرا مقصد ہرگز بھی آپ کو شرمندہ کرنا نہیں بیٹا۔۔۔ مگر کیا کروں وہ رات بُھلائے نہیں بھولتی، کتنا " رویا میرا بچہ اُس رات کتنا تڑپا تھا۔۔" ان کی آنکھیں اُس رات کے منظر کو یاد کرتے نم ہوں گئیں جب روحا کے کہے الفاظ پر وہ ماہی بے آب کی طرح تڑپا تھا۔

کتنا رویا تھا، سِسکا تھا میرا بچہ۔۔"وہ انکی آواز میں دل کا درد گھل گیا۔"

ان کی بات پر انجانے میں کی گئی غلطی پر روحا کی پشیمانی بڑھ گئی

ناجانے کب ختم ہوں گی میرے بچے کی آزمائشیں۔۔"وہ کھوئے ہوئے انداز میں بولے"

روحا نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا، منتظر تھی کہ کب وہ حاتم کے ماضی سے پردہ اُٹھائیں۔

اگر میں کہوں کے اندر موجود گناہوں میں لت پت شخص دس سال پہلے گناہوں کے نام پر جھڑ جھڑی"

لینے والا پانچ وقت کا نمازی تھا تو کیا آپ یقین کریں گی؟؟۔۔۔"وہ ناجانے کِس احساس کے تحت سوال کر گئے۔۔

روحا پر گویا سکتا طاری ہو گیا۔۔۔

مسلسل کسی بچے کے رونے کی آواز نے انہیں زچ کر دیا۔۔۔۔

یا اللّٰہ۔۔۔ناجانے کس کا بچہ رو رہا ہے۔۔۔کوئی چپ بھی نہیں کروا رہا۔۔۔"غلام دین لان میں پودوں"

کو پانے لگاتے جھنجھلاتے ہوئے بولے، پھر نل بند کرتے گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔۔۔۔جیسے ہی دروازہ

کھول کر قدم باہر نکالنا چاہا تھا تو ٹھٹھکے

گیٹ کے عین سامنے گھسے پھٹے ہوئے پُرانے دوپٹے میں کوئی نومولود بچہ پڑا ہوا تھا۔۔۔ جسکے چہرے سے صاف ظاہر تھا کہ اُسے پیدائش کے بعد غسل بھی نہیں دیا گیا۔۔۔ انہوں نے حیرت سے اُس بچے کو اٹھایا تو ایک خط نیچے گرا۔۔۔ وہ اُس بچے کو خط سمیت لے کر اندر بڑھے۔۔

ٹھیک سے ناشتا کریں شہوار۔۔۔ آپ نے کل بھی کچھ نہیں کھایا تھا۔۔۔ "زرتاج بیگم پریشانی بھرے لہجے میں اپنے شوہر سے گویا ہوئیں جو زہر مار کر دیر بعد ایک لقمہ منہ میں رکھتے۔۔۔ زرتاج بیگم کی بات کو سراسر نظر انداز کر گئے

میں پچھلے کچھ دِنوں سے دیکھ رہی ہوں کہ آپ بہت پریشان ہیں۔۔۔۔۔ کیا بات ہے مجھے تو بتائیں" پلیز۔۔۔ "وہ مان سے گویا ہوئیں

شہوار زیروز علی خان نے سر اٹھا کر اپنی دوسری زوجہ کو دیکھا جو اِس بات سے انجان تھیں

جانتی ہوں۔۔۔ مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتے تھے۔۔۔ تایا جان کے دباؤ میں آکر کی۔۔۔۔ مگر میرا" یقین کریں آپ اپنی زندگی کہ ہر موڑ پر مجھے اپنے ہم قدم پائیں گے۔۔۔۔ "وہ پیار سے انکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے بولیں

شہوار زیروز علی خان نے ایک گہرا سانس بھرا پھر کچھ توقف سے گویا ہوئے

میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔ بلکہ بتانا چاہتا ہوں۔۔۔ "وہ ہمت کر کے بولے"

زرتاج بیگم الجھیں

اماں نے اپنی جان کی قسم دے ڈالی تھی ورنہ شادی سے پہلے ہی بتا دیتا۔۔۔ مگر اب جب وہ ہی نہیں"
رہیں تو میں نہیں چاہتا کہ آپ اِس راز سے انجان رہیں۔۔۔"وہ سر جھکائے بولے
کیا بات ہے شہوار۔۔؟؟؟۔۔۔ آپ مجھے ڈرا رہے ہیں۔۔۔"انکے لہجے میں خوف تھا۔۔۔"
"اصل میں۔۔۔۔"
چھوٹے صاحب۔۔۔"انکی بات کو غلام دین کی آواز نے کاٹا"
دونوں میاں بیوی نے مڑ کر غلام دین کو دیکھا جو گود میں بچہ اٹھائے کھڑے تھے
کیا ہوا غلام دین۔۔۔۔اور یہ کِس کا بچہ ہے؟؟؟۔۔۔"زرتاج بیگم کو انکی مداخلت پسند نا آئی"
پتا نہیں بیگم صاحبہ۔۔۔۔ کوئی یہ بچہ وہ ساتھ میں خط گیٹ پر رکھ گیا تھا۔۔۔"وہ خط والا ہاتھ بڑھا کر"
بولے
شہوار تیزی سے اٹھے اور الجھتے ہوئے خط پکڑ کر کھولا۔۔۔جوں جوں وہ خط پڑھتے گئے ان پر سکتہ طاری ہو
گیا۔۔۔
آج انکی دنیا لُٹ چکی تھی۔۔۔ آج انکی زندگی اُن سے جدا ہو چکی تھی۔۔۔ جسکے ہونے سے وہ زندہ تھی، وہ
تو جا چکی تھی پھر وہ کیوں زندہ تھے۔۔۔وہ کس لیے زندہ تھے۔۔۔۔۔اپنے بیٹے کے لیے۔!!۔۔۔۔

جواب دل نے دیا۔۔۔انہوں نے سر اٹھا کر بچے کو دیکھا۔۔۔ماضی کی کوئی جھلک انکی آنکھوں کے سامنے لہرائی

جی نہیں مجھے پورا یقین ہے بیٹا ہی ہو گا۔۔۔"وہ انکے سینے سے سر اٹھا کر انہیں دیکھتے ہوئے بولی"

اچھا جی۔۔۔اتنا یقین ہے؟؟۔۔۔"وہ واپس اُسے باہوں میں بھرتے بولے"

بالکل پورا یقین ہے۔۔۔میرا دل کہتا ہے۔۔۔۔"وہ پھر سے انکے سینے پر سر دھر گئی"

اور کیا کہتا ہے دل؟؟؟۔۔۔۔"وہ پیار سے پوچھنے لگے"

یہی کہ وہ ہو بہو آپ کے جیسا ہو گا۔۔۔اور پتا ہے میں نے کیا نام سوچا ہے؟؟؟۔۔۔"وہ پھر پر جوش ہوتے ہوئے سیدھی ہو بیٹھی

کیا؟؟؟۔۔۔"وہ پھر اُسے باہوں میں سمیٹے ہوئے پوچھنے لگے"

حاتم۔۔۔۔۔۔حاتم شہوار۔۔۔۔اچھا نا؟؟؟۔۔۔"وہ پھر سے سیدھی ہو بیٹھی"

اچھا ہے مگر۔۔۔۔۔یہاں رہتے ہوئے بھی بات ہو سکتی ہے۔۔۔"وہ پھر سے اسے ساتھ لگاتے بولے"

اور حاتم شہوار نہیں۔۔۔۔۔حاتم زیروز علی خان۔۔۔"انہوں نے گویا نام کی تکمیل کی"

انکی بات پر وہ دل سے مسکرائی

جو ساز سے نکلی ہے وہ دُھن سب نے سنی ہے

جو تار پر گزری ہے وہ فقط دل کو پتا ہے۔۔

کیا ہوا شہوار؟؟۔۔۔کیا لِکھا ہے اِس میں؟؟۔۔۔اور۔۔۔کِس کا بچہ ہے یہ؟؟؟۔۔۔"زرتاج بیگم"
انکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر گویا ہوئیں

انکے ہاتھ سے خط چھوٹ کر گر چکا تھا۔۔۔سر اٹھا کر بچے کو دیکھا

میرا بچہ ہے یہ۔۔۔میرا بیٹا۔۔۔میرا احاتم۔۔۔"وہ بچے کو گود میں لیتے بولے۔۔انکی بات پر حال میں"
موجود دِیگر دونوں نفوس کو سانپ سونگھ گیا

میرا احاتم ہے یہ۔۔۔"وہ بچے کو سینے سے لگائے بولے۔۔۔آنکھوں میں اشک تھے۔۔۔بچہ یک دم"
رونے لگا

شہوار آپ مذاق کر رہے ہیں نا۔۔۔؟؟۔۔۔یہ بچہ آپ کا نہیں ہے نا۔۔۔؟؟۔۔"زرتاج بیگم بے یقینی"
سے پوچھنے لگیں

شہوار زیروز نے بچہ واپس غلام دین کو پکڑایا

اِسے نہلا دیں۔۔۔میں خود اپنی جان کے کان میں آذان دوں گا۔۔۔"وہ اسکا ماتھا چومتے ہوئے بولے"

شہوار۔۔؟؟۔۔۔"زرتاج بیگم ابھی تک بے یقین تھیں"

میں آپ کو آکر سب سچ سچ بتاؤں گا۔۔۔۔ مگر ابھی مجھے جانا ہو گا۔۔۔"وہ مان سے زرتاج بیگم کے ہاتھ پکڑتے بولے"

یعنی میں نے جو سُنا تھا وہ سب سچ ہے۔۔۔۔ آپ واقعی ہی میں طوائفوں کے کوٹھے پر جاتے ہیں۔۔۔۔"

اور یہ بھی انہی میں سے کسی کی ناجائز اولاد ہو گی ہے نا۔۔۔۔"وہ انکے ہاتھ جھٹکتے ہوئے گویا چیخی تھیں

زرتاج میں نے کہانا میں آکر سب سچ سچ بتاؤں گا۔۔۔"وہ اب بھی نرمی سے بولے"

کیا بتائیں گے۔۔۔ کہ کیسے نشے میں بھک گئے اور پھر یہ گناہ سر کر لیا۔۔۔"وہ بچے کی طرف اشارہ کرتے بولیں"

زرتاج زبان سنبھال کر بات کرو۔۔۔"اب کی بار انہوں نے تمام لحاظ بلائے طاق رکھ کر ایک زوردار تھپڑ زرتاج بیگم کو دے مارا"

وہ اپنے گال پر ہاتھ رکھے ششدر رہ گئیں

خبر دار اگر میرے بچے کہ بارے میں ایک لفظ بھی نکالا تو۔۔۔۔۔ میری اولاد ناجائز نہیں ہے۔۔۔۔ "

نہیں ہے ناجائز۔۔۔۔ میرا جائز خون ہے یہ۔۔۔ میرا حاتم۔۔۔ میرا گواہ میرا اللہ ہے۔۔۔ وہ جانتا ہے سب کچھ۔۔۔۔"وہ واپس حاتم کو چومتے بولے۔۔۔ وہ والہانہ اُسے چوم رہے تھے

آپ اِسے تیار کریں میں۔۔۔میں آتا ہوں تھوڑی دیر میں۔۔۔"پھر وہ بے صبری سے بولتے ہوئے باہر کی طرف بھاگے۔۔۔

"غلام دین اِس بچے کو چُپ کرواؤ۔۔۔۔ورنہ میں اِسے جان سے مار دوں گی۔۔۔"

غلام دین اُسے نہلا کر لائے تو وہ بھوک کی شدت سے رو پڑا۔۔۔اسکے رونے پر زرتاج بیگم کے طیش میں اضافہ ہوا

غلام دین بچے کو لیکر کچن کی طرف بڑھ گئے۔۔۔کچھ سمجھ نا آنے پر چھوٹے چمچ سے اُسے قطرہ قطرہ دودھ پلانے لگے

زرتاج بیگم غصے کے عالم میں لاؤنگ میں چکر کاٹتی بار بار دروازے کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔شہوار زیروز کو گئے دو گھنٹے بیت چکے تھے۔۔۔

"بیگم صاحبہ بیگم صاحبہ۔۔۔۔"

غلام دین بچے کو لے کر لاؤنگ میں آئے کہ ایک ملازم باہر سے بھاگتا ہوا آیا۔۔۔

اب تمہیں کیا ہوا ہے۔۔۔کونسی قیامت ٹوٹ پڑی۔۔۔"وہ چیخ پڑیں"

بیگم صاحبہ۔۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔چھوٹے صاحب۔۔۔۔کی گاڑی کا۔۔۔۔ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔۔۔۔"

اور۔۔۔"وہ ہانپتے ہوئے پھولے سانس کے ساتھ بولا

اور۔؟؟؟۔۔۔"زرتاج بیگم تیزی سے آگے بڑھیں"

اور۔۔۔۔۔وہ موقع پر ہی۔۔۔۔انتقال کر گئے۔۔۔۔"وہ سر جھکائے دھیمی مگر دُکھی آواز میں"

بولا۔۔۔جبکہ اسکی بات پر زرتاج بیگم کے ساتھ ساتھ غلام دین بھی سکتے میں آ گئے پھر زرتاج بیگم تیزی سے آگے بڑھیں اور غلام دین کی گود سے حاتم کو لے کر لاؤنج کے درمیان میں پٹخا۔۔۔

طوائف کی ناجائز اولاد۔۔۔۔پہلے ہی دن کھا گیا میرے شوہر کو۔۔۔۔"ان پر تو مانو حیوانیت طاری ہو"

چکی تھی

حاتم کا سر پیچھے سے پھٹ چکا تھا۔۔۔خون زمین کو اپنے رنگ میں رنگ رہا تھا۔۔۔وہ زور زور سے دھاڑے مار کر رونے لگا۔۔۔۔غلام دین کا دل تڑپ اُٹھا۔۔۔وہ حاتم کو لے کر فوراً باہر کی طرف دوڑے۔۔۔

"اللہ اکبر اللہ اکبر"

ہسپتال سے کچھ دور سڑک کے کنارے پر موجود مسجد کا امام،رات کے پچھلے پہر اللہ سے محبت رکھنے والے اسکے پسندیدہ بندوں کو اسکی طرف بُلانے لگا جو پہلے آسمان پر موجود اِس انتظار میں تھا کہ کب اسکے

بندے اُسے پکاریں، اُس سے مانگیں، اُسے حالِ دل سنائیں، اور وہ انکی ہر دعا ہر التجا پر کُن فرما دے۔۔۔ انکی التجائیں پوری کر دے، دعائیں قبول فرما دے، جھولیاں بھر دے، معافی کے طالبوں کو معاف فرما دے۔۔۔۔۔

رات کے پچھلے پہر

سب جہانوں کا خدا

دے رہا تھا یہ صدا

کوئی پکارے مجھے

دوڑ کر اسکی سنوں

کوئی مانگے تو سہی

جھولیاں بھر بھر کے دوں

کوئی توبہ تو کرے

معاف میں جھٹ سے کروں

اور ہم سب نیند میں

Urdu Novels Ghar

اس صدا سے بے خبر

اس خدا سے بے خبر

جنتوں کی چاہ میں

خواب دیکھتے رہے

اور سورج کی تپش

اپنے گھر تک آگئی

اپنے سر تک آگئی

آذان کی آواز پر غلام دین نے آنکھیں کھولیں۔۔۔ماضی کہ پچھلے انتیس سالوں کے سفر کی تھکن انکے چہرے پر واضح تھی۔۔۔۔آنکھوں میں نمی جگمگا رہی تھی

دیمک زدہ کتاب تھی یادوں کی زندگی

ہر ورق کھولنے کی خواہش میں پھٹ گیا

روحا منہ پر ہاتھ رکھے اپنی سسکیوں کا گلہ گھونٹنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔اسکے وہم و گمان کو بھی کبھی حاتم کے ماضی کی بھنک نا پڑی۔۔۔ مگر آج۔۔۔سب جان لینے کے بعد۔۔۔اُسکا دل تڑپ رہا تھا، درد کی انتہا پر پھٹنے کو تھا۔۔۔اُس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ اُسے مان، احترام، عزت، پیار دینے والا شخص خود اِن سب کے لیے کیسے کیسے نا تڑپا۔۔۔اسکی آزمائشوں کے آگے روحا کو اپنی آزمائشیں بہت حقیر لگنے لگیں۔۔۔وہ قسمت پر شاکی تھی۔۔۔کیا قسمت اتنا بھی آزما سکتی ہے؟؟۔۔۔کیا کوئی اتنا بھی سہہ سکتا ہے؟؟۔۔۔ آج حاتم کے لیے اُسکے دل میں محبت سو گُنا بڑھ گئی تھی۔۔۔دل کہ جبّے جبّے پر تو پہلے ہی اُسکا اقتدار تھا مگر اب یہ اقتدار اُس صاحبِ حیثیت کے نام امر ہو چکا تھا۔۔۔

آپ۔۔۔ آپ نے بتایا نا کہ۔۔۔۔انہوں نے کہا کہ حاتم اُنکی جائز اولاد ہے تو پھر۔۔۔۔حاتم کو ساری "زندگی کو ناجائز ہونے کا طعنہ کیوں دیا گیا؟؟۔۔۔"

آذان ختم ہوئی تو اُس نے بھیگی آواز کے ساتھ پوچھا۔۔۔۔اُلجھنیں مزید بڑھ رہی تھیں۔

اسکی بات پر غلام دین کے چہرے پر زخمی مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔

انسان کی سب سے بڑی طاقت جانتی ہیں کیا ہے؟؟۔۔۔اسکی زبان۔۔۔اسکی زبان سے ادا کیے گئے "الفاظ۔۔۔کسی کے کردار کی وضاحت بھی یہی زبان اور اِسکے الفاظ کرتے ہیں۔۔۔کسی دل کو چھلنی کرنے میں، کسی کو پل میں بے وقعت کرنے میں، یہاں تک کہ کسی کو جیتے جی مارنے میں بھی ماہر ہوتی ہے یہ

زبان اور اِسکے الفاظ۔۔۔ اتنی طاقت ہے اِس زبان کے پاس کہ بڑے سے بڑے دشمن کو بھی اس زبان کی طاقت سے زیر کیا جا سکتا ہے۔۔ مگر ہمارے معاشرے کا المیہ جانتی ہیں کیا ہے؟؟ یہاں سب سے بے وقعت ایک انسان کے الفاظ ہی ہیں۔۔۔ اسکے جذبات سے بھی زیادہ۔۔۔ یہاں ہر کوئی اپنے من پسند الفاظ سننے کا شوقین ہے۔۔۔ کسی کی تعریفوں کے پُل باندھتے جاؤ تو وہ آپ کو سر آنکھوں پر بیٹھائے گا مگر جہاں بھولے سے کوتاہی ہوئی نہیں کہ آسمان سے زمین پر دے مارے گا۔۔۔ یہاں الفاظ کی قدر تو ہے "مگر سچے الفاظ کی نہیں۔۔۔ سچ سننا اور برداشت کر پانا یہاں ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔۔۔

شہوار صاحب کے ساتھ بھی یہی ہوا۔۔۔ کسی نے اُنکی بات کا یقین نہیں کیا۔۔۔ "سالوں پہلے کے زخم" بھر سے ہرے ہو چکے تھے

کوئی ثبوت۔۔۔ کوئی گواہ۔۔۔۔ کچھ تو ہو گا نا۔۔ "روحا ابھی بھی بے تاب تھی"

غلام دین نے آنکھیں موندے سر نفی میں ہلا دیا

"سب کیا میں نے۔۔۔ سب کیا۔۔۔۔ مگر ناکام رہا۔۔۔ نا کوئی ثبوت مِلا نا گواہ۔۔۔"

روحا اب قدرے سنبھل چکی تھی۔

غلام دین اپنے ہاتھوں کو اپنے چہرے کے سامنے لائے انہیں دیکھا پھر بولے۔۔۔

انہی ہاتھوں سے اُسے پہلا غسل میں نے دیا، انہیں ہاتھوں سے اُسے پہلا نوالہ میں نے کھلایا۔۔۔ انہی ہاتھوں سے اُسے بنایا سنوارا۔۔۔ انہی ہاتھوں سے ہر لقمہ اسکے منہ میں ڈالا۔۔۔ انہیں ہاتھوں سے اُسے تھپک کر سُلایا۔۔۔" وہ اشک بار آنکھوں سے کہہ رہے تھے

"میں نے اُسکے کان میں اذان دی۔۔۔ میں نے۔۔۔ اگر کوئی کہے کہ وہ میری اولاد نہیں تو میں کہوں گا کہ وہ مجھے اپنی اولاد سے بڑھ کر عزیز ہے۔۔۔ اگر کوئی کہے کہ وہ میرا خون نہیں تو میں کہوں گا کہ میرے خون کا آخری قطرہ بھی اُس پر قربان۔۔۔۔ مجھے فرق نہیں پڑتا اِن لوگوں سے، اِن کی باتوں سے۔۔۔۔ کہاں تھے لوگ؟؟۔۔۔ جب میرا بچہ راتوں کو روتا تھا، تڑپتا تھا، سسکتا تھا۔۔۔ کہاں تھے یہ سب لعن طعن کرنے والے؟؟۔۔۔ کوئی نہیں تھا تب۔۔۔ کوئی نہیں۔۔۔ مگر میں تھا۔۔۔ میں اپنے بچے کے ساتھ ہر پل رہا۔۔۔ اگر وہ نہیں سوتا تھا تو رات میری بھی آنکھوں میں کٹتی تھی۔۔۔ مگر۔۔۔ میں اپنے بچے کو نہیں بچا پایا اور وہ گناہوں کی دلدل میں دھنستا چلا گیا۔۔۔" بات کے اختتام میں وہ رو دیے

"اب کیوں فکر کرتے ہیں۔۔۔ اب میں آ گئی ہوں نا۔۔۔ اب سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ اللہ پر بھروسہ رکھیں۔۔۔ ہر آزمائش کا صلہ دینے والا اللہ ہے، یہ لوگ نہیں۔۔۔" وہ نرمی سے بولی تو انہوں نے آنکھیں پونچھ کر سر ہاں میں ہلا دیا۔۔۔ پھر دونوں تہجد کے لیے اٹھ گئے۔۔۔

روحا پلیز۔۔۔میری بات سنو۔۔"وہ اسکے پیچھے دوڑا"

کیا سنوں ہاں کیا سنو۔۔۔اب سننے کو بچا ہی کیا ہے"وہ مڑ کر تقریباً چیخی"

دیکھو۔۔ایک بار آرام سے میری بات۔۔۔"وہ اسے بازو سے پکڑتے التجائی لہجے میں بول رہا کہ روحا نے اسکی بات کاٹی

اب سننے کو کچھ نہیں بچا حاتم۔۔۔اتنا بڑا سچ چھپایا آپ نے مجھ سے۔۔۔"وہ نفرت سے اسکا ہاتھ جھٹکتے بولی

کم از کم اب میں ایک ایسے انسان کے ساتھ ہر گز نہیں رہ سکتی جسکا کردار تو کیا خون بھی صاف نا ہو۔۔۔"وہ نفرت سے کہتی آگے بڑھ گئی۔۔

روحا پلیز مت جاؤ۔۔۔رُک جاؤ۔۔۔پلیز"وہ اسکے پیچھے لپکا مگر اُس نے مڑ کر دیکھنا بھی گنوارا نا سمجھا"

پلیز مت جاؤ۔۔۔میں مر جاؤں گا تمہارے بغیر۔۔۔"ٹھوکر لگتے ہی مٹی مٹی سے جا ملی"

"روحا۔۔۔۔۔۔"

وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔۔۔جسم پسینے سے شرابور۔۔۔ایک دم اٹھنے پر کندھے میں درد کی لہریں دوڑیں مگر پرواہ کسے تھی۔۔۔پہلو میں اٹھتا درد اُس سے کہیں زیادہ، کہیں بڑھ کر تھا۔۔۔

"روحا۔۔۔۔۔۔"

وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔۔۔ جسم پسینے سے شرابور۔۔۔ایک دم اٹھنے پر کندھے میں درد کی لہریں دوڑیں مگر پرواہ کسے تھی۔۔۔پہلو میں اٹھتا درد اُس سے کہیں زیادہ، کہیں بڑھ کر تھا۔۔۔

"رو۔۔۔حا" دھیمی مگر کانپتی آواز کے ساتھ وہ کمرے میں اُسے تلاشنے لگا، وہ وہاں کہیں نا تھی سوائے اسکے دل و دماغ کے۔۔!!۔

"روحا" اس نے قدم زمین پر رکھ کر اٹھنا چاہا تو لڑکھڑا گیا، اپنے چکراتے سر کو نظر انداز کیے وہ بے دردی سے ہاتھ پر لگی نالیاں اتارنے لگا نتیجتاً ہاتھ سے خون بہنے لگا۔۔۔

روحا۔۔۔"وہ مسلسل اُسے پکارتے باہر آیا، کاریڈور سنسان پڑا تھا۔۔۔"

روحا۔۔۔"اُس نے پھر دھیرے سے اُسے پکارا جیسے وہ ہائیڈ اینڈ سیک کھیل رہے ہوں اور وہ ابھی کہیں سے کھکھلاتی ہوئی اُسے سامنے آجائے گی۔۔۔

روحا۔۔۔"مگر وہ نا آئی"

چلی گئی۔۔۔وہ بھی چلی گئی۔۔۔سب کی طرح۔۔۔"وہ اپنے دُکھتے وجود کے ساتھ وہیں زمین پر ڈھیر ہو گیا۔۔۔

میں زندہ کیوں ہوں؟؟۔۔مر کیوں نہیں جاتا؟؟۔۔۔"وہ خود سے ہمکلام تھا۔۔۔پھر تلخی سے ہنسا"

مجھے موت آکر کہیں موت بھی گندی نا ہو جائے نا۔۔۔"وہ ہنسنے لگا دُکھ سے، تکلیف سے، اذیت سے، درد سے، کرب سے۔۔۔۔

میں شدتِ غم سے عاجز آکر
ہنسنے لگوں تو پوچھو مت۔۔۔

وہ وہیں ہوش و حواس سے بیگانہ ٹھنڈے فرش پر پڑا رہا۔۔۔چند لوگوں نے گزرتے ہوئے اُسے دیکھا ضرور۔۔۔کوئی دیوانہ سمجھ کر چھوڑ گیا تو کوئی پاگل اور کسی کہ خیال میں یہ اُنکا مسئلہ نہیں تھا۔۔۔
ہاں وہاں سے انسان بہت گزرے تھے مگر انسانیت۔۔۔کیا اُن لوگوں میں انسانیت موجود تھی۔۔۔اگر ہوتی تو کم از کم کوئی آگے بڑھ کر اُسے دیکھتا ضرور یا کسی ڈاکٹر، نرس کو بُلاتا۔۔۔مگر کیا ہے نا کہ۔۔۔
اشرف المخلوقات ہونے کا بخار سر چڑھ کر بولنے لگا ہے یہاں تک حیوانیت میں بھی حیوان بہت پیچھے رہ گئے۔۔۔۔
ہم اکثر کہانی میں پیش آئے کسی واقعے کو یہ کہہ کر جھٹلا دیتے ہیں کہ "یہ تو کہانی ہے۔۔۔۔حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا۔۔"۔۔۔کیونکہ ہم انا پرست لوگ ہیں، تلخ سچائی ہم سے برداشت ہی کہاں ہوتی

ہے۔۔۔تو ٹھیک ہے نہیں کرتے کہانی کی بات۔۔۔ حقیقی زندگی کی طرف آتے ہیں۔۔۔اور دیکھتے ہیں کہ ہم کتنے پانی میں ہیں۔۔۔

وہ تو حاتم تھا۔۔۔ایک عام سی کہانی کا ایک عام سا مرکزی کردار جسے پاگل، دیوانہ یا ہمارا مسئلہ نہیں ہے کہہ کر جھٹلا دیا گیا۔۔۔ مگر آئے دن سڑک کے بیچوں بیچ نا جانے کتنے لوگ یونہی دم توڑ جاتے ہیں۔۔۔کیونکہ وہاں بھی یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہوتا۔۔۔

خون سے لت پت شخص کے گرد جھمگھٹا بنایا جاتا ہے۔۔۔کوئی ٹکر مار کر جانے والی گاڑی کو لعن طعن کرنے میں مصروف ہوتا ہے تو کوئی نِکلتا خون دیکھ کر تاسف سے سر ہِلانے میں۔۔۔کوئی ویڈیو بنانے لگتا ہے تو کوئی فیس بُک پر لائیو سٹریمنگ شروع کرتا ہے۔۔۔کوئی فوراً میڈیا کو کال کر دیتا ہے تاکہ کریڈٹ مِل سکے مگر۔۔۔ایمبولینس کو کال کرنے کے لیے ایک دوسرے کے منتظر ہوتے ہیں۔۔۔کہ کوئی ہی کر دے تو اچھا ہے ہمارا بیلنس بچ جائے گا۔۔۔اصل میں وہ انتظار کر رہے ہوتے ہیں کہ کب وہ بے چارہ اپنی بچی کچی سانسوں کی ڈور سے ناتا توڑے اور تماشا مکمل ہوتے ہی وہ جاتے بنیں۔۔۔

سائیکالوجی میں ایک ٹرم استعمال ہوتی ہے جِسے "بائے سٹینڈر اِیفکٹ" کہتے ہیں۔۔۔اس سے مراد ایسے حادثات میں پیش آنے والے حالات ہیں، یعنی ہم کھڑے ہو کر تماشا دیکھتے رہتے ہیں یہ سوچتے ہوئے کہ کوئی اور مدد کر دے گا۔۔۔ان حادثات سے ہٹ کر عام حالاتِ زندگی میں جب کوئی ایسے حادثے کا ذکر

ہوتا ہے تو جھٹ سے کہہ دیتے ہیں کہ "ہم مدد ضرور کریں گے" مگر عین حادثے کہ وقت اپنے قول سے پھِر جاتے۔۔۔ ہم تو بھول جاتے ہیں مگر اللہ۔۔۔ کیا اللہ بھی بھول جاتا ہے؟؟۔۔۔

نہیں۔۔۔ وہ ذات تو ناا ونگھنے والی ہے نا بھولنے والی۔۔۔ وہ تو لمحے لمحے کا حساب رکھنے والی پاک ذات ہے۔۔۔

کہتے ہیں نا کہ یہ دنیا مکافاتِ عمل ہے۔۔۔ بالکل ہے۔۔ کوئی شک وشبہ نہیں۔۔۔ نا مجھے نا آپ لوگوں کو۔۔۔ تو پھر ہم یہ بات کیوں بھولے بیٹھے ہیں؟؟۔۔۔ کیوں بھول گئے ہیں کہ آج ہم کسی کی مدد کریں گے تو کل کوئی ہماری مدد کرے گا۔۔ کہ آج ہم کسی کو معاف کریں گے تو کل ہمارا اللہ ہمیں معاف کرے گا۔۔۔ اسکے بندوں پر رحم کریں گے تو کل وہ ہم پر رحم کرے گا۔۔۔ ایک ماں کی کُل متاع اسکی اولاد ہوتی ہے، اولاد کو خراش بھی آجائے تو ماں تڑپ اٹھتی ہے، ربِ کائنات تو پھر ستر ماؤں سے بڑھ کر محبت کرتا ہے اپنے بندوں سے۔۔۔ تو سوچیں اُس کا کوئی بندہ آپ کے سامنے تکلیف میں ہے، درد میں، مشکل میں ہے اور آپ اسکی بے بسی کا تماشا دیکھ رہیں تو کیا اللہ معاف کرے گا آپ کو؟؟۔۔۔ خدارا معاف کرنا سیکھیں، مدد کرنا سیکھیں، رحم کرنا سیکھیں۔۔۔ شاید اِسی سے ہماری آخرت کا کچھ سامان ہو جائے۔۔۔ نا زندگی دوبارہ ملے کی نا کوئی انسانی جان اتنی سستی ہے۔۔۔ رشتوں کی قدر کریں، لوگوں کو تکلیف میں دیکھ کر انکا غم بانٹیں، انکا دکھ بانٹیں، لوگوں کو معاف کریں خواہ انہوں نے کتنا ہی ظلم کیوں نا کیا کو۔۔۔ ایک

بار چھوٹی سی کوشش کریں اچھائی کی۔۔۔ دیکھئیے گا اللہ اُسے کتنا بڑا کر دے گا۔۔۔ ایک بار نیت تو کریں خلوصِ دل سے۔۔۔ اللہ ہر راہ سہل کر دے گا۔۔۔

آپ بھی سوچ رہے ہوں گے کہ کیا کہانی میں ہی میں نے اپنا لیکچر شروع کر دیا۔۔۔ چلیں چھوڑیں میری اِن فضول باتوں کو، بھلا کیا رکھا ہے اِن میں۔۔ کہانی کی طرف واپس چلتے ہیں۔۔۔۔

حاتم۔۔۔۔۔"وہ ابھی فجر پڑھ کر لوٹی تو اُسے کوریڈور میں بے سُدھ گرا پایا۔۔۔"

حاتم۔۔۔۔"وہ دکھتے دِل کے ساتھ اسکا چہرہ تھپتھپا کر اُسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔"

حاتم اٹھیں۔۔۔۔"وہ نم آنکھوں کے ساتھ اسے ہلاتے ہوئے بولی مگر مخالف اُسے سُن ہی کہاں رہا تھا۔۔۔ اگر یہ زندگی کی نوید سے بھرپور سحر کندہ آواز قوتِ سماعت سے ہو کر دل پر دستک دیتی تو وہ فوراً اُٹھ بیٹھتا۔۔۔ بلکہ آنکھوں کو چندھیا دینے والی اُس چاندنی کہ لیے تو وہ دنیا سے بھی اُٹھنے کو تیار تھا۔۔۔ ڈاکٹر۔۔۔۔۔"وہ ڈاکٹر کو پکارتے ہوئے باہر کی طرف دوڑی۔۔۔"

دیکھیں یہ اِس وقت شدید ڈپریشن کا شکار ہیں۔۔۔ جتنا ہو سکے انہیں ٹینشن سے دور رکھیں۔۔۔ اِس سے انکی ذہنی حالت بگڑنے کا خدشہ ہے۔۔"ڈاکٹر کی بات پر روحا کا دُکھتا دل دھک سے رہ گیا

غلام دین بامشکل اپنی آنکھوں کو چھلکنے سے روکے ہوئے تھے، پھر ڈاکٹر کی بتائی ادویات لینے چل دیے۔۔۔

ڈاکٹر پھر سے چند ہدایات دیتا چلا گیا تو روحا حاتم کے قریب آئی۔۔۔

گہری نیند میں ہونے کے باوجود اُسکے چہرے پر دُکھ کے آثار نمایاں تھے۔۔۔۔

جیسے زندگی بھر کی متاع لُٹنے جا رہی ہو۔۔۔ جیسے کُل اثاثے کو سمندر کی اندھی لہریں بہائے لے جا رہی ہوں۔۔۔ جیسے تپتے صحرا میں آخری امید بھی سراب نکلے۔۔۔ جیسے خزاں رسیدہ درخت سے بہار روٹھ گئی ہو۔۔۔

اُس نے محبت سے اسکے بالوں میں انگلیاں پھیریں پھر قدرے توقف سے جھک کر اُسنے اسکے بالوں پر اپنے لب رکھ دیے۔۔۔ آنکھوں میں اٹے آنسوؤں میں سے ایک نے بغاوت کی اور اُس سلیپنگ ہنڈسم کے بالوں میں جا چھپا۔۔۔ انجانے میں ہی سہی مگر وہ اُسکے آنسو چُن گیا۔۔۔

اسکے پاس بیٹھتے ہوئے روحا نے اپنا سر اسکے پہلو پر رکھ دیا مگر اس خیال کہ ساتھ کہ کہیں اسکے زخم نا دُکھ جائیں۔۔۔ مگر دل کے زخموں کا کیا۔؟؟۔۔ وہ اُسکی دھڑکنیں محسوس کرنے لگی۔۔۔

آج سمجھ آیا مجھے کہ کیوں کاتبِ تقدیر نے کسی آندھی طوفان کی طرح ہمارے ناچاہتے ہوئے بھی ہمیں" آمنے سامنے لا کھڑا کیا۔۔۔ کیوں آپ کو میری زندگی میں شامل کیا اور پھر میرے دل تک آپکو رسائی

دے دی۔۔۔اب سمجھ آیا ہے تو اپنی قسمت پر رشک آنے لگا ہے۔۔۔۔میں تو خاک بھی نا تھی مگر اُس ذات کا کرم دیکھو۔۔۔مجھے کسی کی اندھیر زندگی میں روشنی کی کرن بنا دیا۔۔۔جسکی پوری زندگی کو مجھے اب روشن کرنا ہے انشاللہ۔۔۔"

آپ نے جتنا سہنا تھا سہہ لیا، جتنا برداشت کرنا تھا کر لیا۔۔۔۔مگر اب بس۔۔۔اب میں آپ کو اتنا پیار دوں گی، اتنا مان دوں گی، عزت دوں گی کہ دیکھئیے گا آپ اپنے سارے دکھ بھول جائیں گے۔۔۔آپ کہ سارے زخم بھر دوں گی میں انشاللہ۔۔۔۔۔"

اسکے آنسو اسکا سینہ بگھونے لگے۔۔۔اب بھی وہی اسکے آنسو پونچھ رہا تھا۔۔۔

اللہ نے صبر کے نتیجے میں آخرت کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی بہترین اجر رکھا ہے۔۔۔میں صحیح معنوں میں صبر کا حق تو ادا نا کر سکی مگر میری نیت اور دل صاف تھا۔۔۔اور اللہ تو نیتیں دیکھتا ہے نا۔۔۔دیکھیں میری نیت بھی اُسے پسند آگئی۔۔۔مجھے آپ مِل گئے۔۔۔اب مجھے کچھ اور نہیں چاہیے۔۔۔آپ دیکھئیے گا ایک اچھی بیوی کی طرح آپ مجھے ہر حال میں اپنا ہم قدم پائیں گے۔۔۔"اب آنکھیں خشک تھیں۔۔۔وہ اپنی شہادت کی انگلی سے اسکے ہاتھ پر بار بار اپنا نام لکھتی پھر اپنے نام کے ساتھ اسکا نام جوڑ دیتی۔۔۔۔

اچھا لگتا ہے تیرا نام میرے نام کے ساتھ
جیسے کوئی صبح جُڑی ہو کسی شام کے ساتھ

اس نے اسکا ہاتھ تھام کر اٹھایا تو بے دردی سے اتاری کی نالیوں کا زخم تازہ تھا۔۔۔روحا نے دھیرے سے اسکا ہاتھ قریب کر کے اپنے ہونٹوں سے زخم چھوا جو مرہم کا کام کر گیا۔۔۔
شدید درد سے پھٹتے سر نے اُسے آنکھیں کھولنے پر مجبور کر دیا۔۔۔پیاس کی شدت سے حلق میں کانٹے چبھنے لگے۔۔۔ نظریں گھما کر دیکھا مگر کہیں پانی نظر نا آیا۔۔۔وہ بامشکل اٹھا مگر سر چکرا رہا تھا۔۔
لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ ننگے پاؤں وہ باہر بڑھا۔۔۔وہ بامشکل اپنا وزن اٹھا رہا تھا۔۔۔

اُٹھانا خود ہی پڑتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تھکا ٹوٹا بدن اپنا
کہ جب تک سانس چلتی ہے کوئی کندھا نہیں دیتا

کوریڈور کے آخر میں اُسے واٹر کولر نظر آیا تو اُس طرف چل دیا۔۔۔کچھ دور جا کر وہ لڑکھڑایا تو کسی شفیق ہاتھ نے اُسے سہارا دیا۔۔۔اُسے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ کوئی سفید داڑھی والے بزرگ تھے۔۔۔

دھیان سے بیٹا۔۔۔"وہ شفقت سے بولا"

حاتم نے انہیں دیکھا تو کچھ بول نا سکا۔۔۔یعنی دنیا میں اچھے لوگ اب بھی موجود ہیں۔

کہاں جانا ہے آپ کو؟.."انہوں نے پیار سے پوچھا"

حاتم نے واٹر کولر کی طرف اشارہ کیا۔۔۔انہوں نے سمجھتے ہوئے پانی کا ایک گلاس لا کر حاتم کے لبوں سے لگایا۔۔۔حاتم انکا شکریہ ادا کرنا چاہتا تھا مگر نا جانے کیوں نا کر سکا۔۔۔

حاتم بیٹا۔۔۔"غلام دین پریشان سے اُسے ڈھونڈتے اس تک آئے"

آپ کا بیٹا ہے؟؟۔۔۔"بزرگ نے پوچھا"

جی۔۔۔"غلام دین مختصر جواب دیتے حاتم کو تھامنے لگے"

ماشاءاللہ۔۔۔اللہ اسکی عمر دراز کرے۔۔۔"وہ پیار سے حاتم کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے"

حاتم کو انکی دعا بد دعا لگی۔۔۔۔

کیا فائدہ دراز عمر کا۔۔۔۔جب وہ ہی نہیں جو میری سانس سانس کا جواز ہے۔۔۔"دل نے دُکھڑا سنایا"

جس پر دماغ تمسخرانہ انداز میں ہنسا تھا جیسے کہہ رہا ہو کہ "اور کرو محبت"۔۔۔۔

غلام دین اُسے تھامے کمرے کی طرف بڑھے مگر وہ غیر ارادی طور پر نظریں گھما کر ارد گرد دیکھنے لگا۔۔۔جیسے کسی کو ڈھونڈ رہا ہوں۔۔۔ہاں تو وہ ڈھونڈ ہی تو رہا تھا۔۔۔مگر وہ دشمنِ جاں کہیں نا دِکھی۔۔۔سوائے دل کے۔۔۔

وہ ڈاکٹر سے حاتم کے ڈسچارج کے متعلق پوچھ کر آئی تو کوریڈور میں غلام دین کے ساتھ کسی شخص کو محوِ گفتگو پایا۔۔۔وہ سوٹیڈ بوٹیڈ سوبر سا شخص ہاتھ میں بُوکے لیے کھڑا تھا۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔"جونہی روحا انکے قریب پہنچی اُس نے سلام کیا۔۔روحا نے جواب کے ساتھ غلام دین" کو دیکھا۔۔

یہ ولید احسن ہیں۔۔۔حاتم بیٹا کے سیکرٹری۔۔"انہوں نے تعارف کروایا۔۔۔"

اگر آپ کی اجازت ہو تو میں سر سے مِل لوں؟؟۔۔"وہ مؤدبانہ انداز میں روحا سے درخواست کر رہا" تھا۔

جی ضرور۔۔۔"روحا کو اسکا نظریں جھکا کر احترام سے بات کرنا اچھا لگا۔۔۔"

شکر ہے۔۔۔حاتم کے حلقہ احباب میں کوئی اچھا انسان بھی ہے۔۔"اُس نے سوچا اور پھر مسکرا دی۔۔۔"

پھر حاتم کے آفس سٹاف ورکرز کے آنے کا سلسلہ شروع ہو گیا۔۔۔اُن میں کوئی بھی لڑکی نا تھی سب مرد تھے، ہر عمر کے۔۔۔ایک بات روحا نے نوٹ کی تھی کہ وہ سبھی بہت احترام کے ساتھ اُس سے مِلے

تھے۔۔۔ مکمل عزت دیتے ہوئے۔۔۔ اُسے کچھ اطمینان کا احساس ہوا کہ حاتم کے گرد مثبت لوگ موجود تھے۔۔۔ مگر وہ خود اُسکا سامنا کرنے کی ہمت نا کر پائی۔۔۔ اُسے ڈر تھا کہ اگر وہ اسکے سامنے گئی تو اُسکی حالت دیکھ کر اپنا ضبط کھو دے گی جو وہ ہر گز نہیں چاہتی تھی۔۔۔ وہ جان چکی تھی کہ حاتم کو اسکی ذات کے خول سے، اسکی احساسِ محرومی سے کیسے نکالنا ہے۔۔۔ مگر اسکے لیے پہلا اور بے حد ضروری قدم حاتم کو ایک عام انسان کی طرح ٹریٹ کرنا تھا۔۔۔

انسان کے ارد گرد اگر موجود لوگ اور ماحول مثبت ہو تو اُسکی سوچیں بھی مثبت انداز میں پروان چڑھتی ہیں لیکن اگر اس پر منفی تاثر پڑے تو اسکی سوچ اور ذات دونوں منفی ہو جاتی ہیں۔

۔

ہر تھوڑی دیر بعد کوئی کمرے کا دروازا کھول کر داخل ہوتا اور وہ تڑپ کر دروازے کی اوڑ دیکھتا۔۔۔ مگر اپنی سانس سانس کے جواز کو ناپا کر اسکی سانسیں رُکنے لگتیں، دل تھم سا جاتا۔۔۔ کمرہ ہر طرح کے پھولوں کی خوشبو سے معطر تھا سوائے اُس پھول کے جسکے آنے سے اسکی زندگی میں بہار آئی تھی اور جو گئی تو اسکا چین وین سب لے گئی۔۔۔ وہ غائب دماغی کے ساتھ سب کی "گیٹ ویل سون" کی وشز سُن رہا تھا۔۔۔ وہ انہیں کیا بتاتا کہ یہ دوائیں، یہ پھول، یہ وشز بھلا کہاں اسکی شفا کا سامان تھے۔۔۔ اسکی شفا تو

اُس ساحرہ کے پاس تھی جو نا جانے اس پر کیا سحر پھونک کر روپوش ہو گئی تھی، جو اُسے ظالم دنیا کی دھارے پر تن و تنہا چھوڑے جانے کہاں چھپی تھی۔۔۔شاید کبھی نا آنے کے لیے۔۔۔

میں بیمارِ محبت ہوں مجھے کیا غرض حکیموں سے
میری شفا گر جو کرنا چاہو،۔۔۔۔۔۔۔۔۔میرا محبوب لے آؤ

چچا میں جا رہی ہوں گھر۔۔۔ آپ شام میں حاتم کو لے آئے گا۔۔۔" جیسے ہی وہ کوریڈور میں آئے تو" روحا انہیں دیکھتے ہی بولی

غلام اسکی بات پر حیران ہوئے۔۔

اب ایسے بھی کوئی بیمار نہیں کوئی وہ۔۔۔بس زرا سی معمولی چوٹیں آئیں۔۔۔ آپ یونہی انکی فکر میں" گھلتے جا رہے ہیں۔۔" وہ بہت اپنائیت سے محبت بھرے انداز میں تیز تیز بولی

اسکی بات اور انداز سمجھتے ہی وہ مسکرا دیے۔۔

اب گھر جا کر انکے استقبال کا بھی تو کچھ انتظام کرنا ہو گا نا۔۔۔" وہ مصنوعی تیوری چڑھاتے چادر ٹھیک" کرتے بولی۔۔۔

جی جی بالکل۔۔۔میرا بیٹا بہت خاص ہے۔۔۔اسکے لیے سب کچھ خاص ہی ہونا چاہیئے۔۔۔ہے نا؟؟۔۔۔"وہ مسکرا کر بولے

"بناوٹی غصے کے ساتھ بولی"زرا گھر آجائیں یہ۔۔۔انہیں تو میں بتاؤں گی۔۔۔کہ کتنے خاص ہیں یہ۔۔۔

جبکہ آخری پانچ الفاظ دل میں ہی کہے تھے۔۔۔پھر انہیں سلام کرتی باہر کی طرف بڑھ گئی جہاں ڈرائیور اسکے انتظار میں تھا۔۔

۔

دروازہ کُھلنے کی آواز پر بہت امید سے، آس سے اُس نے سر اٹھا کر دیکھا، مگر ہر بار کی طرح امید ٹوٹ گئی۔۔۔آس ٹوٹ گئی۔۔۔

"کیسا ہے میرا بیٹا؟؟۔۔۔غلام دین نے شفقت سے اسکے سر شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے

"تاسف کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے۔۔۔کہ۔۔۔زندہ ہوں۔۔۔وہ بڑبڑایا تھا۔۔۔سد شکر کہ غلام دین نے نہیں سُنا ورنہ پھر سے ایمو شنل سین کریٹ ہو جاتا۔۔

"چلیں بیٹا گھر چلیں۔۔۔ڈاکٹر نے آپ کو ڈسچارج کر دیا ہے۔۔وہ بیڈ کے ساتھ پڑی ٹیبل پر سے اسکی دوائیاں اٹھانے لگے۔۔۔

لاؤنج میں قدم رکھتے ہی اُسے لگا کہ روز کی طرح وہ کہیں سے فوراً دوڑتی ہوئی آکر اُسے سلام کرے گی مگر۔۔۔دل بھی ناکتنا خوش فہم ہوتا ہے۔۔۔اُس نے تلخی سے مسکراتے ہوئے سوچا۔۔۔اسکا ایک ایک قدم بھاری ہو رہا تھا۔۔۔اسکا سارا بوجھ تقریباً غلام دین ہی اٹھائے اُسے اسکے کمرے میں لائے۔۔۔ جانتے تھے۔۔اُسے اپنے کمرے کے علاوہ کہیں نیند نہیں آتی۔۔۔وہ ساکن سا بیٹھا ساکت آنکھوں کے ساتھ الماری کے آئینے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔جیسے ابھی اسکا لہراتا آنچل اُسکے ہوش اڑانے آلہرے گا۔۔۔ غلام دین سارے بُوکے لا کر کمرے میں رکھنے لگے۔۔۔کمرہ پھولوں کی خوشبو سے معطر تھا۔۔۔ایک خوش کُن احساس۔۔۔جو نا اُس کمرے میں موجود شخص پر چھایا تھا نہ اسکی کمرے میں موجود اشیاء پر جو اپنے صاحبِ اقتدار کے غم میں شریک تھیں۔۔۔

شام قطرہ قطرہ بہنے لگی۔۔۔افق پر بکھری لالی اب نیلے پانیوں میں ڈھلنے لگی تھی۔۔۔سورج کے ساتھ ساتھ اسکا دل بھی ڈوب چکا تھا۔۔۔

آج بھی شہر میں پاگل دل کو
تیری دید کی آس رہی
مدت کی گُم سُم تنہائی

آج بھی میرے ساتھ رہی

آج بھی شام اُداس رہی

غلام دین۔۔۔یہ پھول ہٹادیں۔۔۔"وہ ابھی بھی آئینے کو دیکھ رہا تھا"

غلام دین نے اُسے دیکھا پھر پھول ہٹانے کے لیے بڑھے۔۔۔

چچار ہنے دیں آپ جائیں۔۔۔ آرام کریں۔۔۔ تھک گئے ہیں بہت۔۔۔یہ سب میں دیکھ لوں گی۔۔""

وہ کمرے میں آتے بولی، نمرہ بھی ساتھ تھی

حاتم کا سانس رُک گیا۔۔۔اُسے نے چہرہ موڑنے کی غلطی نا کی کہ کہیں اسکا الوژن ہوا تو۔۔۔اگر اسکی آواز بھی الوژن تھی تو اُسے راس تھی۔۔۔اسکا دل پھر سے طلوع ہونے لگا۔۔۔اب کی بار وہ کمرے کے وسط میں کھڑی، نمرہ کو ٹرے میز پر رکھنے کا کہہ رہی تھی۔۔۔

اب کی بار وہ حاتم کو آئینے میں دِکھی۔۔۔ہاں وہ اُسے دِکھ گئی تھی۔۔۔جسے دیکھنے کے لیے وہ نا جانے کب سے آئینے پر نگاہیں ٹکائے بیٹھا تھا بالآخر وہ اسے دِکھ ہی گئی۔۔۔اسکی زندگی، اسکی متاع، اسکا اثاثہ کچھ بھی نہیں لُٹا تھا۔۔۔صحرا میں آخری امید سراب نہیں نکلی تھی۔۔۔۔خزاں رسیدہ درخت پر کونپل پھوٹنے لگے تھے۔۔۔

اب وہ چہرہ اسکی جانب موڑے یک ٹک اُسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔پلکیں تھیں کہ جھپکنے سے انکاری تھیں کہ کہیں وہ نور کا ہالہ۔۔۔وہ گہری ساکن جھیل پر جھلملاتی چاندنی۔۔۔۔وہ اُمید کی، زندگی کی کرن۔۔۔ کہیں نظروں سے اوجھل نا ہو جائے۔۔۔ کہیں کھو نا جائے۔۔۔اب وہ اس سے کچھ دور بیڈ پر بیٹھ رہی تھی، سوپ کا باؤل ٹرے میں دھرا انکے درمیان موجود تھا۔۔۔ مگر اُسے ہوش ہی کہاں تھا۔۔۔ اگر کچھ یاد تھا تو یہ وہ اُسکے سامنے تھی۔۔۔وہ اُسے چھوڑ کر نہیں گئی تھی۔۔۔وہ ایک خواب تھا۔۔۔ بھیانک خواب۔۔۔

روحا نے چمچ میں سوپ بھر کر اسکے منہ کے آگے کیا مگر وہ تو بس اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔بس اُسے ہی دیکھے جا رہا تھا۔۔۔

منہ کھولیں۔۔۔"بیویوں والا تحکمانہ انداز"

اگر اس وقت وہ اُسے جان دینے کا بھی کہتی تو بِنا اُف کیے سولی پر لٹک جاتا۔۔۔حاتم نے منہ کھولا۔۔۔ روحا نے چمچ اسکے لبوں سے لگایا۔۔۔پھر آہستہ آہستہ اُسے سوپ پلانے لگی۔۔۔نا وہ کچھ بولی نا اسکی نظریں ہٹیں۔۔۔دونوں کا دل ایک ہی لو پر دھڑک رہا تھا۔۔۔ایک ہی آگ دونوں اطراف لگی تھی۔۔۔

چند قطرے اسکے ہونٹوں کے کنارے سے نکل کر ٹھوڑی پر بہہ گئے جِسے روحا نے نہایت محبت اور توجہ سے صاف کیا۔۔۔پھر ٹھٹھکی۔۔۔وہ اسکا ہاتھ پکڑ چکا تھا۔۔۔روحا نے سر اٹھا کر اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔

اسکے دیکھنے سے حاتم کو یقین ہو گیا۔۔۔ہاں یہ وہی تھی۔۔۔"اُسکی بے رحم آنکھوں والی۔۔۔"۔۔۔۔۔ جسکی آنکھوں نے پھر سے بے رحم دِکھائی تھی۔۔۔اس نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسکے ہونے کا یقین چاہا تھا۔۔۔یہ وہی تھی نا؟؟۔۔اسکی روحا۔۔۔۔یہ اسکا الوژن نہیں تھا نا؟؟۔۔۔ہاں یہ وہی تھی۔۔۔اسکی روحا۔۔۔ہاں یہ اسکا الوژن نہیں تھا۔۔۔اسکے ہونے کا یقین پاتے ہی دھیرے سے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔ روحا نے سر جھکا لیا۔۔۔سوپ ختم ہونے کے بعد وہ اُٹھی اور برتن سمیٹنے لگی پھر ٹرے اٹھائے کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔وہ یک ٹک دروازے کو ہی دیکھتا رہا جب تک وہ دوبارہ کمرے میں نا آگئی۔۔۔روحا نے ڈسکرپشن دیکھی اور پھر دوائیاں دیکھنے لگی۔۔۔ سمجھنے والے انداز میں ڈسکرپشن رکھتے وہ واپس اُسی جگہ آ بیٹھی اور دو گولیاں اسکی طرف بڑھائیں۔۔۔جب حاتم نے ہاتھ نا بڑھایا تو اُسے خود ہی کِھلانی پڑیں۔۔۔ گولی اسکے منہ میں ڈالتے اسکی پوروں نے اسکے لبوں کو چھوا تھا۔۔۔ایک آسودہ سا احساس دونوں میں جاگا تھا۔۔۔حاتم کو لگا عنقریب وہ دل کا مریض بن جائے گا۔۔۔کہاں عادت تھی اُسے اِس توجہ، اِس محبت، اِس اپنائیت کی۔۔۔

روحا کو یک ٹک اسکا دیکھے جانا پزل کر رہا تھا۔۔اب جب سب کام ہو گئے تو اُسے سمجھ نا آئے کہ کیا کروں۔۔۔اُٹھ کر صوفے پر جا بیٹھی،ہاتھ میں پھولوں کا گلدستہ تھا۔۔۔وہ کبھی انہیں سونگھتی، کبھی پھر سے دیکھنے لگتی۔۔۔حاتم کو وہ پھول اسکے سامنے بے وقعت لگے۔۔۔وہ منتظر تھا کہ کب وہ اپنے اُن گلابی محرابی ہونٹوں کو زہمت میں ڈالے اور اسکی سماعتوں کو قرار دے جائے مگر وہ تو جیسے اب اُسے نظر انداز کر رہی تھی۔۔۔حاتم اب اُسے مخاطب کرنے کا بہانا تلاشنے لگا۔۔۔ابھی اُس نے لب وا کیے ہی تھے کہ وہ اٹھ کر واشروم کی طرف چل دی۔۔۔واپس آئی تو نماز کی تیاری کرنے لگی۔۔۔حاتم بیچاروں سا منہ بنا کر رہ گیا۔۔۔آج پھر سے وہ اپنی جگہ پر نماز پڑھ رہی تھی اور وہ اپنی جگہ پر بیٹھا آئینے میں دِکھتا اُسکا نیم رُخ آنکھوں کے ذریعے دل میں اتارنے لگا۔۔۔

دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو آنکھوں سے نا جانے کتنے موتی ٹوٹ کر ہتھیلیوں میں جا گرے۔۔۔دل میں پھر سے کل رات کے زخم تازہ ہونے لگے۔۔۔نا جانے کتنی دیر وہ اپنے رب سے ہمت مانگتی رہی کیونکہ جِس مقصد کے لیے اُسے حاتم کی زندگی میں بھیجا گیا تھا وہ ہمت طلب کام تھا۔۔۔مگر اللہ تو اپنے بندوں کو اتنی ہی آزمائش میں ڈالتا ہے جتنا سہنے کی اسکے بندے میں سکت ہو، مگر وہ پھر بھی اسکی ہمت اور حوصلے دوگنا بڑھا دیتا ہے۔۔۔۔حاتم جانتا تھا کہ وہ لمبی دعا مانگتی ہے تبھی پہلے تسلی سے بیٹھا رہا مگر جب معمول سے زیادہ وقت ہو گیا تو اُسے بے چینی ہونے لگی۔۔۔آخر روحا نے منہ پر ہاتھ پھیرے تو اُسے کچھ حوصلہ

ہوا۔۔۔۔ مگر یہ کیا۔۔۔ وہ بیڈ پر آنے کی بجائے صوفے پر سونے کی تیاری کرنے لگی۔۔۔ حاتم کا منہ کُھل گیا۔۔۔ یہ اسکی ناراضگی کا اظہار تھا، یعنی وہ ناراض تھی۔۔۔ مگر کیوں؟؟۔۔۔ حاتم نے سوچا۔۔۔

مجھے تو لگا تھا، یہ میرے پاس آئیں گی، میرے زخموں پر مرہم لگائیں گی، بار بار ہزاروں ہدایات دیں" گی۔۔۔ مگر یہ تو خود ہی منہ پھلائے بیٹھ گئیں" وہ بیچاروں والی شکل بنائے بڑبڑایا۔۔۔

یعنی ایک تو بیمار بھی میں اور اب مناؤں بھی میں۔۔ لائک سیریسلی۔۔" وہ صدمے سے گویا ہوا"

حاتم نے فرضی گلا کھنکارا تو روحا سمجھ گئی مگر کوئی ردِ عمل ظاہر نا کیا۔۔

مجھے پیاس لگی ہے۔۔۔" حاتم کو تو یہی بہانا سوجھا"

پانی سائیڈ ٹیبل پر رکھا ہے۔۔" وہ آنکھیں بند کیے بولی۔۔۔ حاتم کا چہرہ مرجھا گیا"

بازو میں درد ہے نہیں پکڑ سکتا۔۔۔" اپنی طرف سے اُس نے جاندار دلیل پیش کی"

دائیاں بازو ٹھیک ہے اُس سے پکڑا جا سکتا ہے۔۔" ہنوز آنکھیں بند کیے بولی"

حاتم بیچارہ اب رو دینے کو تھا

شوہر کو ستانے والی بیوی اللہ کو پسند نہیں۔۔۔" حاتم مسکراہٹ دبائے بولا"

اسکی بات پر روحا نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں۔۔۔ دل میں فوراً اللہ سے توبہ کی۔۔۔ مگر وہ اُسے ستا تھوڑی رہی تھی بس اُس بِگڑے بچے کو سُدھارنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ دل نے فوراً گواہی دی

سکون بیوی کو ستانے والے شوہر کو بھی نہیں ہوتا۔۔۔"وہ دوبدو بولی"

تو یار کب ہے سکون۔۔۔بے سکون ہی تو ہوں۔۔۔کر دو پُر سکون۔۔۔"وہ اسکی سیاہ کانچ سی آنکھوں"

میں اپنی لو دیتی بھوری آنکھیں ڈالے نا جانے کن احساسات تلے بولا کہ روحا کے دل کی دنیا ہِل گئی۔۔۔

پھر خود کو کمپوز کیا

آپ نے سیٹ بیلٹ کیوں نہیں پہنی تھی؟؟۔۔۔"پھر غصے سے بولی"

تو آپ اِس لیے ناراض تھیں؟؟۔۔۔"حاتم کا منہ کُھل گیا"

میں نے کچھ پوچھا ہے؟؟۔۔"وہ اسکی بات کو نظر انداز کرتے سخت لہجے میں بولی۔۔حاتم سر کھجانے"

لگا۔۔

گاڑی 180 کی سپیڈ پر چلانا ضروری تھی؟؟۔۔۔"غصے سے دوسرا سوال۔۔۔حاتم نے بیچاروں والی "

شکل بنا کر اُسے دیکھا

اور کِس نے کہا تھا پورے آفس کے سامنے جیکی چین بننے کو۔۔"اب کی بار اسکا غصہ اُسے الٹا پڑا۔۔۔جو"

منہ میں آیا بول پڑی

آپ کو جیکی چین کا پتا ہے؟؟۔۔۔"حاتم کو خوشگوار حیرت کا جھٹکا لگا"

روحا گڑبڑا گئی۔۔۔"اُف روحا!! کبھی تو سوچ کو بولا کر"۔۔خود کو لتاڑا

میں نے پوچھا کہ گاڑی کیوں اتنی تیز چلائی آپ نے اور اوپر سے سیٹ بیلٹ کیوں نہیں پہنی"

تھی؟؟۔۔"بات بدلنے کی کوشش۔۔۔حاتم اسکے چہرے کے پل پل بدلتے رنگ دیکھ کر محفوظ ہو رہا تھا

دھیان نہیں تھا۔۔۔"وہ مسکراہٹ دبائے بولا"

تو کہاں تھا دھیان۔۔"اب کی بار روحا کو واقعی ہی غصہ آیا"

آپ پر۔۔۔۔"دو لفظی جواب مگر لاتعداد معنوں سے بھرا۔۔۔روحا کا غصہ پل میں اُڑن چھو ہو گیا۔۔۔"

اسکا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔۔۔

ایک تو وہ پہلے ہی صبح سے اُسے جی بھر کر دیکھنے کو ترس گئی تھی اوپر سے اسکی زو معنی باتیں۔۔۔روحا کو لگا

اب اگر وہ اِسے ایسے ہی دیکھتا رہا تو وہ خود پر اختیار کھو کر اسکے سینے سے جا لگے گی۔۔۔۔وہ فوراً نظروں کا

زاویہ بدل گئی۔۔

مجھے سونا ہے۔۔۔"مظلومیت کی انتہا"

تو سو جائیں۔۔۔"مکمل نظر اندازی کی کوشش"

سُلا دیں نا۔۔"شرشراتی لہجہ"

مجھے لوری نہیں آتی"خود کو کمپوز کیے ہوئے"

لوری کا کِس نے کہا۔۔بس یہاں آ جائیں۔۔"بیڈ پر پہلو کی طرف اشارہ"

میں نہیں آرہی۔۔"زوروں سے ڈھرکتا دل"

تو ٹھیک ہے میں وہاں آجاتا ہوں۔۔"وہ ایک دم سیدھا ہوا۔"

آہ۔۔۔"اگلے ہی لمحے اسکے منہ سے کراہ نِکلی، ایک دم اٹھنے سے کندھے میں درد اٹھا تھا"

کیا ہوا؟؟۔۔۔"وہ بھاگتے ہوئے اسکے پاس پہنچی، حاتم نے مسکان دبائی۔۔۔اگر وہ دیکھ لیتی تو اسکا سر"

ضرور پھاڑ دیتی۔۔

حد کرتے ہیں آپ۔۔۔بچوں والی عادتیں پتا نہیں کب جائیں گی آپ کی۔۔۔"وہ غصے سے تکیے اسکے"

پیچھے سیٹ کرتے بولی۔۔حاتم لیٹتے ہوئے اسکے پیارے سے مُکھڑے پر دبے دبے غصے، ڈھیر سارے پیار

اور اپنے لیے پرواہ کو دیکھ کر مسکرایا۔۔اُسے روحا پر ڈھیروں پیار آیا۔۔

آہ۔۔۔"روحا جونہی مڑی، حاتم نے اٹینشن سیکر بننے کی کوشش کی"

زیادہ درد ہو رہا ہے کندھے میں۔؟؟۔۔"وہ فکر مندی سے اسکا کندھا دیکھتے بولی"

نہیں سر میں ہو رہا ہے درد۔۔۔۔"وہ دل پر ہاتھ رکھے اُسے دیکھتے کھوئے کھوئے انداز میں بولا"

روحا نے اُسے دیکھا تو کِھلکھلا کر ہنس پڑی۔۔۔حاتم مبہوت سا رہ گیا۔۔۔

درد کندھے میں ہے، ہاتھ دل پر اور کہہ سر کا رہے ہیں۔۔"روحا ہنستی چلی گئی"

یہ اہلِ عشق عجب نفسیات رکھتے ہیں
کہ درد سر میں دل پہ ہاتھ رکھتے ہیں

حاتم نے اسکی بات سنتے ہی اپنے ہاتھ کو دیکھا تو واقعی ہی وہ دل پر تھا۔۔وہ اپنی بے خودی پر پہلے حیران ہوا پھر مسکرا اٹھا۔

یہ لڑکی مجھے پاگل کر کے چھوڑے گی۔۔"اسے ہنستا دیکھ کر حاتم کا دل تھم سا گیا"

اب اگر یو نہیں ہنستی رہیں تو دل کا دورہ پر سکتا ہے مجھے۔۔"شرارت سے گویا ہوا"

اسکی بات پر روحا کی ہنسی حیا سے سمٹی، چہرے پر حیا کے رنگ جلوہ گر ہوئے

وہ گھوم کر بیڈ کر دوسری طرف جا کر سونے کی تیاری کرنے لگی۔۔۔

حاتم نے دائیں جانب گردن موڑ کر اُسے دیکھا جو دوسری طرف کروٹ لیے لیتی تھی۔۔حاتم اسکی پشت کو دیکھ کر مسکرایا۔۔۔ہاں اب اُسے پُر سکون نیند آ جائے گی۔۔۔وہ سوچتے ہوئے آنکھیں موند گیا۔۔

لمحہ لمحہ کر کے آدھا گھنٹہ سرک گیا۔۔۔اسکے وجود میں ہلکی سے جنبش ہوئی، مڑ کر سر اٹھا کر دیکھا۔۔وہ آنکھیں موندے ہوئے تھا۔۔یعنی سو گیا تھا۔۔تسلی ہوتی ہی روحا اُٹھ بیٹھی۔۔۔آلتی پالتی مار کر بیٹھی گئی۔۔۔کہنی گھٹنے پر ٹکائے، ہتھیلی پر چہرہ سجائے وہ یک ٹک اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ہائے ترس گئی تھی صبح سے انہیں دیکھنے کے لیے۔۔۔اب انہیں دیکھ رہی ہوں تو لگ رہا ہے جیسے بے قرار دل کو سکون آ گیا ہو۔۔۔بالکل بھی دل نہیں تھا انہیں اکیلے چھوڑ کر آنے کا اگر انکے لیے سوپ اپنے ہاتھوں سے نا بنانا ہوتا تو۔۔۔" وہ بنا پلک جھپکے اُسے دیکھتے ہوئے دھیمی آواز میں خود سے ہمکلام تھی، بات کے اختتام میں اپنے بائیں ہاتھ کی پشت کو دیکھا۔۔۔چھوٹی دو انگلیوں کے نزدیک ہلکے آبلے پڑنے لگے تھے۔۔۔سوپ بناتے ہوئے اسکا ہاتھ جل گیا تھا۔۔مگر اُس کی جلن حاتم کے لیے محبت کے آگے مدھم پڑ گئی۔۔۔

"میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ جِس شخص سے میں سب سے زیادہ نفرت کرنے لگی تھی اُسی سے شدید محبت کر بیٹھوں گی۔۔۔اتنی کہ اب بے بس ہونے لگی ہوں، بے اختیار ہونے لگی ہوں، بے خودیاں بڑھتی جا رہی ہیں۔۔" اسے دیکھتے ہوئے شرمیلی مسکان کے ساتھ گویا ہوئی

بہکے بہکے ہوئے اندازِ بیاں ہوتے ہیں
آپ ہوتے ہیں تو حوش کہاں ہوتے ہیں

آج یقین ہو گیا ہے مجھے کہ نکاح کی ڈور میں بندھے دو محرم دِلوں میں ایک دوسرے کے لیے خواہ رتی برابر بھی جگہ نہ ہو مگر دیکھتے ہی دیکھتے ایک دوسرے کے لیے دھڑکنے لگتے ہیں۔۔اِس محبت کا وعدہ اللہ نے کیا ہے تو بھلا پھر کیوں نا دل جڑ جائیں۔۔پھر تو انسان اتنا بے بس ہو جاتا ہے کہ اپنے ہمدم کے بغیر سانس لینا بھی دشوار ہو جاتا ہے۔۔بس پھر وہی سانس سانس کا جواز بن جاتا ہے۔۔"وہ مسکرا رہی تھی وہ ویسے ایک فائدہ ہوا ہے آج جلدی آنے کا۔۔۔"پھر مزے سے بولی"

آج مجھے اپنے لیے انکی بے اختیاری دیکھنے کو مِلی۔۔۔کیسے بھٹک بھٹک کر انکی نظریں مجھے پر جا رہی تھیں" صرف مجھ پر۔۔۔اپنا آپ انمول لگنے لگا ہے"وہ خوش تھی بہت خوش

"مانا کہ بہت ہنڈسم لگ رہا ہوں مگر اسکا یہ مطلب بھی نہیں کہ مجھے نظر ہی لگا دو۔۔۔"

اسکی آواز پر روحا کو سانپ سونگھ گیا۔۔۔وہ جاگ رہا تھا

اللہ جی پلیز۔۔۔انہوں نے کچھ نا سُنا۔۔۔"وہ آنکھیں زور سے میچے دل میں بولی"

میں نے بالکل بھی کچھ نہیں سُنا۔۔۔"وہ شرارتی لہجے میں آنکھیں ہنوز بند کیے بولا"

روحا کا دل دھک سے رہ گیا۔۔۔یعنی وہ سب سُن چکا تھا۔۔۔مگر وہ تو بہت آہستہ بول رہی تھی نا۔۔۔ ہو سکتا ہے نا سُنا ہو۔۔وہ اِسی کشمکش میں تھی۔۔

حاتم نے اپنا دائیاں بازو پھیلا دیا۔۔۔اب روحا کے لیے مزید اُس سے دور رہنا بے حد دشوار ہو گیا تھا۔۔۔ چُپ چاپ اسکے بازو پر سر رکھ کر منہ اسکے پہلو میں چھپا لیا۔۔حاتم بند آنکھوں سے مسکرا اٹھا۔۔۔یعنی وہ اسکے اشارے سمجھنے لگی تھی۔۔۔اسی کے لیے تو اُس نے بازو وا کیا تھا۔۔اسنے بازو اسکے گرد موڑتے ہاتھ اسکے کندھے پر رکھ دیا جبکہ روحا کا ہاتھ اسکے دل پر تھا۔۔دونوں آنکھیں بند کیے تھے۔۔۔۔مگر نیند۔۔۔ ہائے!۔۔۔یار کے پہلو میں نیند کِس ظالم کو آتی ہے۔۔۔

مجھے نہیں کھانا یہ مریضوں والا کھانا۔۔"وہ منہ بنائے بچوں کی سی ضد کرتے بولا"

زیادہ نخرے نا کریں اور چُپ چاپ کھائیں اِسے۔۔۔"وہ دلیہ اسکے آگے رکھتے بولی"

کیوں نا کروں نخرے اب جب کوئی انہیں اُٹھانے والا ہے۔۔"وہ مسکرا کر بولا"

روحا نے ایک نظر اُسے دیکھا پھر کمفرٹے کرتے بولی

"شرافت سے کھائیں اِسے"

ایک شرط پر۔۔"شریر مسکان"

کیا؟؟۔۔"وہی مصروف انداز"

آپ کِھلا دیں"اسے دیکھتے دل سے نکلتی مسکراہٹ"

روحا کے ہاتھ تھمے، رُک کر سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ اُسے دیکھا۔۔ اسکے دیکھنے پر حاتم کی مسکان گہری ہوتی چلی گئی

اب یہ کیا نئی ضد۔۔۔"روحا ایک ہاتھ کمر پر رکھے بولی"

پلیییییییز زززززز۔۔۔۔"وہ پلیز کو کھینچ کر بولتا کوئی معصوم سے ننھا بچہ لگ رہا تھا روحا کو اس پر بے تحاشا" پیار آیا پھر ہار مانتے بیڈ پر آ بیٹھی۔۔۔ حاتم کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ در آئی۔۔۔ یعنی وہ اسکی ضد پوری کرنے لگی تھی۔۔۔

سنیں۔۔۔"جب وہ اُسے کِھلا کر بیڈ سے اترتے ٹرے اٹھا رہی تھی تو حاتم نے پکارہ۔۔ روحا نے اسے" دیکھا

بیلیو می۔۔۔ میں نے رات کو کچھ نہیں سُنا تھا۔۔۔"وہ بامشکل اپنی ہنسی روکے بولا جبکہ روحا شرمندہ سی" پیر پٹخ کر باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔ پیچھے حاتم کے ابھرنے والے بے ساختہ قہقہے نے اُسے مسکرانے پر مجبور کر دے گا۔۔۔

چچا وہ مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی۔۔۔"وہ کچن میں آئی تو غلام دین باہر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔" انہیں جاتا دیکھ کر روحا نے انہیں روکا

جی بیٹا۔۔۔"وہ ادب سے جھکے سر کے ساتھ بولے"

"آپ سے ایک درخواست ہے۔۔۔"

آپ درخواست نہیں حکم کریں بیٹا۔۔۔"وہ شفقت سے بولے"

اس قدر احترام اور شفقت پر روحا کی پلکیں بھیگ گئیں۔۔۔ آج اُسے باپ کی شفقت کی جھلک محسوس ہوئی تھی

"حاتم کو کبھی پتا نا چلے کہ میں انکے بارے میں جان گئی ہوں۔۔"

"کیوں بیٹا؟؟۔۔"

"کیونکہ وہ حقیقت سے نا آشنا ہیں اور احساسِ محرومی انکے اندر حد درجہ بڑھ چکی ہے،وہ ہر چیز کے لیے خود کو قصوروار گردانتے ہیں۔۔۔ ایسے میں اگر انہیں پتا چلے گا کہ میں انکے بارے میں سب جانتی ہوں تو وہ مجھ سے نظریں نہیں مِلا پائیں گے بلکہ میرے خلوص بھی انہیں ہمدردی لگنے لگے گا۔۔"

وہ رُکی

"احساسِ کمتری کا مارا شخص زندگی میں کبھی بھی خوش نہیں رہ سکتا۔ چھوٹی سے چھوٹی بات بھی اسکا دل دُکھانے کے لیے کافی ہوتی ہے اور دُکھتے دل کے ساتھ خوش رہنا ناممکن ہے۔۔"

وہ اب بات مکمل کرتے ہی ٹرے سے دھونے والے برتن سنک میں رکھنے لگے۔۔۔ جبکہ غلام دین نے تہِ دل سے اپنے مالک کا شکر ادا کیا کہ اُس نے حاتم کو سمجھنے والی، اسکی قدر کرنے والی کا ہی انتخاب کیا تھا۔۔۔ اور بے شک اللہ کا انتخاب بہترین ہوتا ہے۔۔۔

"میں ہمیشہ سے ہی نقاب کرنا چاہتی تھی مگر جب یونیورسٹی پہنچی تب جا کر موقع مِلا۔۔۔ فیملی میں بھی حجاب شروع کر دیا مگر۔۔۔ ایک مسلم گھرانے سے تعلق رکھنے کے باوجود مجھے باتیں سننے کو ملیں لیکن میں نے اپنی نیت صاف اور پختہ رکھی۔۔ اور صاف اور پختہ نیتوں کا مددگار تو اللہ ہوتا ہے نا۔۔۔ پھر میری زندگی میں ولید آئے، نکاح سے کچھ دن پہلے ہی میں نے اُنکے سامنے اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ میں شادی کے بعد مکمل پردہ کرنا چاہتی ہوں۔۔۔ تو جانتی ہیں انہوں نے کیا کہا؟؟۔۔۔ وہ بولے کہ میں نے ہمیشہ اللہ سے ایک نیک سیرت بیوی کی دعا کی تھی مگر اللہ تو میری سوچ اور توقعات سے بڑھ کر مہربان ہے۔۔۔ اور آج جب آپ سے ملی ہوں تو میری نیت اور پختہ ہو گئی ہے، آپ کو دیکھ کر مجھے ہمت مِلی ہے میرا حوصلہ بڑھا ہے۔۔۔ دیکھیں اللہ کیسے کیسے اپنے بندوں کو ایک دوسرے کے لیے وسیلہ بنا دیتا ہے۔۔۔"

وہ مسکرا کر روحا کا ہاتھ پکڑتے بولی

"میں بس اتنا کہوں گی کہ اگر آج میں اِس مقام پر ہوں کہ خود کو ہر نامحرم کی نظر سے بچا سکوں تو یہ صرف اور صرف اُس پاک ذات کا کمال ہے جو بلاشبہ دِلوں کے حال سے باخوبی واقف ہے۔۔۔ بے شک

ہدایت تو اُسی کی ذات دیتی ہے، وہ جِسے چاہے راہِ راست پر لے آئے اور جِسے چاہے بھٹکا دے۔۔۔ اگر آج میں پردہ کرتی ہوں تو اِس میں میرا کوئی کمال نہیں۔۔ یہ تو میرے اللہ کا کمال ہے کہ اُس نے مجھے نیکی کی توفیق بخشی۔۔ ہمارا کام تو بس نیکی کی خلوصِ دل سے نیت کرنا ہے، اُس کا راستہ ہموار کرنا اور اُس پر عمل کروانا تو اللہ کا کام ہے۔۔۔ وہ تو نیتیں دیکھتا ہے، دِل دیکھتا ہے، دل کی پاکیزگی دیکھتا ہے یہ تو ہم ہی ہیں جو دِلوں پر صورتوں کو ترجیح دیتے ہیں۔۔" روحا عاجزی سے گویا ہوئی

"آپکی باتیں بھی آپ کی طرح بہت خوبصورت ہیں۔۔" سارا اسکا ہاتھ سہلاتے بولی جواب روحا نے مسکرا کر اُسے گلے لگا لیا۔۔

ولید اور سارہ حاتم کی عیادت کے لیے آئے تھے اور ساتھ ہی ساتھ اپنی شادی کارڈ دینے بھی، اُنکا نکاح ہو چکا تھا تبھی وہ سارا کو ساتھ لایا تھا۔۔ حاتم اور ولید اوپر والے پورشن کے لاؤنج میں بیٹھے کچھ کام ڈسکس کرنے لگے تو روحا سارا کو لیے کمرے میں آگئی

"اللہ تعالیٰ آپ کا نصیب بہت اچھا کرے، آپ کو اور ولید بھائی کو ہمیشہ خوش رکھے، آپ لوگوں کا دامن ہمیشہ خوشیوں سے بھرا رکھے۔۔ آمین" وہ سارا کا گال چومتے پیار سے بولی

آمین۔۔۔" جواباً سارا نے بھی اسکا گال چوما"

-

ولید ایک کام اور بھی کرو۔۔۔ایسا کرو انٹرویوز کی ڈیٹ ایکسٹینڈ کر دو۔۔۔"حاتم کچھ سوچتے ہوئے بولا" لیکن سر اِس سے ہمارا پراجیکٹ اثر انداز ہو سکتا ہے۔۔"ولید الجھا"

ہوں اندازہ ہے مجھے مگر۔۔۔ابھی میری بھی حالت ایسی نہیں اور تم بھی شادی کے کاموں میں الجھے ہو" "اور صدیقی صاحب اور احمر اکیلے یہ سب ہنڈل نہیں کر پائیں گے۔۔

جی سر۔۔۔"ولید نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا۔۔۔اتنے میں روحا اور سارا بھی واپس لاؤنج میں آ" چکی تھیں۔

سر جانتا ہوں کہ ابھی آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں۔۔۔مگر پھر بھی کوشش کیجیے گا۔۔۔آپ"

اور۔۔۔۔بھابھی۔۔۔ہماری شادی میں شرکت کریں گے تو ہماری خوشی دوگنی کو جائے گی۔۔۔"وہ بھابھی کہتے ہوئے جھجھکا تھا آخر باس کی بیوی کا بھابھی کون کہتا ہے۔۔

جی ولید بھائی۔۔۔فکر کیوں کرتے ہیں ہم ضرور آئیں گے۔۔۔"وہ مان سے اُسے بھائی بولی۔۔۔اُسے وہ" ادب اور لحاظ میں رہنے والا شخص اِس قابل لگا تھا کہ اُسے بھائی کہا جا سکے۔۔۔

جزاکِ اللہ۔۔۔بھابھی"اب کی بار ولید کی جھجھک کچھ حد تک کم ہوئی مگر وہ ابھی بھی اپنی حدود میں" نظریں جھکائے بیٹھا تھا

حاتم ایک نظر روحا کو دیکھتا اور ایک ولید کو۔۔۔روحا اُسے نہیں دیکھ رہی تھی، دیکھ تو ولید کو بھی نہیں رہی تھی۔۔۔مگر پھر بھی حاتم کا دل بُرا ہوا کہ پیچھلے پانچ منٹ سے روحا نے ایک بھی نظر اُسے نہیں دیکھا۔۔۔پھر مسکرا دیا۔۔۔یہ لڑکی واقعی ہی اُسے پاگل کر رہی تھی۔۔۔اور وہ ہو بھی رہا تھا کیونکہ وہ اسکی بیوی تھی، اسکی محرم، اسکے دُکھ سُکھ کی ساتھی، قدم سے قدم مِلا کر چلنے والی۔۔۔اسکا پاگل ہونا تو فطرتی تھا، انکے مابین تو محبت نزولِ الٰہی تھی تو بھلا کیوں کر کم ہوتی۔۔۔

ماشاءاللہ۔۔۔چاند کتنا خوبصورت رہا ہے نا۔۔"بالکل بچوں کی طرح وہ چاند کو دیکھ کر خوش ہوتے ہوئے بولی"

ہوں۔۔۔ماشاءاللہ۔۔۔بہت خوبصورت لگ رہا ہے۔۔"وہ نظروں کے حصار میں اسکا چہرہ لیے مسکرا کر بولا"

دونوں اِس وقت ٹیرس پر موجود تھے۔۔۔وہ ایزی چیئر پر بیٹھا تھا جبکہ روحا کچھ دور کھڑی چاند کو دیکھ رہی تھی۔

اوفو۔۔۔اِدھر نہیں اُدھر۔۔۔"وہ چاند کی طرف اشارہ کرتے بولی"

مگر میرا چاند تو یہاں ہیں۔۔"حاتم ہنوز اُسے دیکھتے بولا۔۔روحا اسکی بات پر حیا سے سر جھکا گئی"

حاتم نے بے اختیار اپنا دائیاں ہاتھ اسکی طرف بڑھایا۔۔۔روحا نے لمحہ بھر کے لیے اُسکے ہاتھ کو دیکھا پھر اُسے۔۔۔پھر کچھ جھجھکتے ہوئے اسکا ہاتھ تھام لیا تو حاتم مسکرا اٹھا۔۔۔پھر بازو کھینچ کر اُسے قریب کیا اور اپنی ٹانگ پر بیٹھا لیا۔۔۔روحا شرم وحیا سے سمٹ سی گئی، چہرہ دھکنے لگا جبکہ پلکیں حیا کے بوجھ تلے اُٹھنے سے انکاری تھیں۔۔۔حاتم نے ایک ہاتھ اسکی کمر کے گرد حائل کیا جبکہ بائیں کندھے میں اٹھتے درد کو مکمل نظر انداز کرتے ٹھوڑی سے پکڑ کر اسکا چہرہ اوپر اٹھا کر اپنی نگاہوں کے مقابل کیا۔۔۔اُسکی لرزری پلکیں حاتم کے دل میں تباہی مچانے پر تُلی تھیں۔۔۔روحا کو اسکے درد کو خیال ستایا تو فوراً ٹوکنے کے لیے اُسے دیکھا مگر چاندنی رات میں جھلملاتی اسکی بھوری نظروں میں بے تحاشا محبت نے اُسے فریز کر دیا۔۔۔الفاظ ہونٹوں پر ہی دم توڑ گئے۔۔۔

تم سامنے بیٹھے ہو تو ہے کیف کی بارش۔۔۔ں
وہ دن بھی تھے جب آگ برستی تھی گھٹا سے

بے رحم آنکھوں والی۔۔"حاتم صاف آواز میں بولا۔۔۔اسکی بات پر روحا کا دل بہت زور سے دھڑکا تو" وہ نظریں جھکا گئی۔۔۔

ہمیشہ ہو نہی مجھے اپنے حُسن کے سحر میں جکڑے رکھنا، کبھی رہا مت کرنا۔۔۔"وہ دل تھامتے بولا اسکی بات پر روحا مسکرائی پھر بولی

"میرا حُسن تو زوال پذیر ہے نا۔۔۔ آج ہے کل نہیں ہو گا۔۔۔ آج خوبصورت ہوں لیکن کل جب بڑھاپے نے چھوا تو یہ خوبصورتی بھی ڈھل جائے گی۔۔

حاتم اُسے کہنا چاہتا تھا کہ تم مجھے تب بھی اتنی ہی خوبصورت لگو گی شاید اِس سے بھی بڑھ کر اِس سے بھی زیادہ۔۔۔۔ مگر وہ اپنی بات جاری رکھے تھی

"میں حسین ہوں مگر میرا حُسن زوال پذیر ہے، یہ چاند حسین ہے مگر میرے حسن کی طرح زوال پذیر ہے، یہ رات بہت پر سکون ہے مگر زوال پذیر ہے، اور یہ کائنات بھی بہت حسین ہے مگر یہ بھی زوال پذیر ہے۔۔۔۔ کچھ بھی دائمی نہیں کچھ بھی، سوائے ایک کے۔۔۔۔ سوائے صرف ایک ذات۔۔۔۔ اللہ کی ذات۔۔۔ صرف وہی ذات ہے جو دائمی ہے، لازوال ہے۔۔۔ صرف اللہ ہی کی ذات اور صفات لازوال ہیں۔۔۔ تو پھر ہم اُس لازوال ذات چاہ کیوں نا کریں بجائے اِن زوال پذیر چیزوں کے۔۔۔۔ کیوں نا اُس کی چاہ کریں جو چاہے جانے کی مستحق ہے، جو ہمارے ہر رنگ، ہر ڈھنگ میں ہمارے ساتھ ہے۔۔۔ جس کی چاہ نا صرف اِس دنیا میں بلکہ اسکے بعد کی دنیا میں بھی ہماری بھلائی کا سامان ہے۔۔۔ نا جانے کیوں

بھاگتے ہیں ہم اِن زوال پذیر چیزوں کی چاہ میں، جبکہ ہماری بھلائی کا سامان تو صرف اِس لازوال ذات کی چاہ میں ہے۔۔۔"

روحا نے رُک کر اپنا دائیاں ہاتھ اسکے بائیں گال پر رکھا۔

"گناہوں میں کشش ضرور ہے حاتم! مگر سکون صرف نیکی میں ہے۔۔"

چلیں اندر چلتے ہیں، ہوا میں خنکی بڑھتی جا رہی ہے۔۔۔" اُسے پکڑ کر کھڑا کیا اور پھر اُسے لیے اندر کی طرف چل دی۔۔۔

اُسے کمفٹر اوڑھتے روحا نے اُسے دیکھا تو وہ مسلسل کسی غیر مرئی نقطے پر دیکھ رہا تھا، وہ اسکی حالت سمجھتے ہوئے بیڈ کی دوسری طرف جا لیٹی۔۔۔۔کافی دیر یونہی گزر گئی مگر وہ ہنوز اسی حالت میں تھا۔

حاتم سو جائیں آپ کو آرام کی ضرورت ہے۔" روحا اسکا بازو سہلاتے ہوئے بولی، مگر جواب ندارد۔"

وہ تو اِس جہاں سے کہیں دور اپنی ذات کے صحرا کا مسافر بنا ہوا تھا، ہر جانب جھانک لیا، تاک لیا مگر کسی کو نا پایا سوائے خود کو۔۔ پھر تا حد نظر قطار در قطار اُسے خار دار دِکھے۔۔۔چاروں اطراف پھیلے ہوئے یوں کے اسکے گرد گھیرا تنگ کرتے ہوئے۔۔۔وہ اُسی کے ہاتھوں اُگائے گئے تھے، اُسکے اعمال کے نتیجے میں۔۔۔۔ مگر کوئی کیوں خار دار اُگائے گا؟؟۔۔یہ تو جہنمیوں کی خوراک ہے نا۔۔۔۔۔کئی سال پہلے جمعے

کی خطبے میں کہی گئی اُسے مولوی صاحب کی بات یاد آئی۔۔۔اسکے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔۔۔اُسے اپنے حلق میں کانٹے چبھتے محسوس ہوئے۔۔۔۔

روحا نے اُسے دیکھا تو سمجھی کہ شاید لائٹ جلنے کی وجہ سے اُسے نیند نہیں آ رہی تو اُٹھ لائٹ بند کر آئی۔۔۔کمرے میں مکمل اندھیرا چھا گیا۔۔۔

حاتم کو ایک دم اندھیرے سے گھبراہٹ ہوئی، اُسے وہ اپنے گناہوں کا اندھیرا لگا تھا۔۔۔پھر اندھیرے میں اُسے اپنی قبر کا اندھیرا نظر آیا، وحشت ناک اندھیرا، وحشت ناک اندھیرا۔۔۔اُس پر خوف طاری ہو گیا۔۔۔اُسے ہر جانب اپنے آخرت کی جمع پونجی نظر آنے لگی جو سوائے گناہوں کے کچھ نا تھی۔۔۔

للا۔۔لائٹ کیوں۔۔۔۔آف کی؟؟۔۔"وہ کانپتی آواز کے ساتھ بولا"

مجھے لگا آپ کو روشنی کی وجہ سے نیند نہیں آ رہی۔۔۔"روحا اندھیرے میں اُسے دیکھنے کی ناکام کوشش" کرتے بولی

اِسے جلاؤ پلیز۔۔۔۔"وہ ایک دم گھبرا کر اٹھا۔۔روحا نے اٹھ کر فوراً لائٹ آن کی۔۔"

حاتم ایک دم اُٹھ بیٹھا، جسم پسینے سے شرابور تھا، آنکھیں خوف سے پھیلی ہوئی تھیں۔۔۔وہ بامشکل سانس لے پا رہا تھا۔۔۔اُسے یوں لگا جیسے ابھی چند لمحے سر کنے کی دیر ہے اور اسکی روح قبض کر لی جائے

گی۔۔۔دل شدت سے دھڑک رہا تھا، سر چکرنے لگا۔۔۔اُسے گھٹن کا احساس ہونے لگا۔۔۔روحا اسکی حالت دیکھ کر گھبرا گئی اور فوراً اسکی طرف بڑھی۔۔۔

حاتم گھٹن کے احساس سے اٹھا کھڑا ہوا مگر چکراتے سر نے ساتھ نا دیا تو لڑکھ گیا، سائیڈ ٹیبل پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش میں کندھے کے ٹانکے کھل چکے تھے۔۔۔

حاتم کیا ہوا آپ کو؟؟.."اسکی حالت دیکھ کر روحا کی ہوا یاں اُڑ گئیں۔۔۔"

مممم۔۔۔میں۔۔میں نہیں بچوں گا اب۔۔۔نہیں بچوں گا۔۔۔"وہ زمین پر بیٹھے اسکا بازو دونوں ہاتھوں سے زور سے پکڑے بولا۔۔۔روحا اسکی حالت سمجھنے سے قاصر تھی

میں نے نہیں بچنا اب۔۔۔میرے گناہوں کا بوجھ بہت بڑھ چکا ہے۔۔۔اب میں نہیں بچوں گا۔۔۔"

یا اللہ۔۔۔رو۔۔روحا تم تو نماز بھی پڑھتی ہو اُس رب کی ساری باتیں مانتی ہو نا۔۔۔تم اُس سے کہو مجھے معاف کر دے۔۔۔"وہ خوف سے پھیلی آنکھوں سے بولا۔۔روحا کے لیے اُسے سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا

حاتم۔۔۔۔حاتم۔۔۔کچھ نہیں ہوا۔۔۔میری طرف دیکھیں کچھ نہیں ہوا۔۔۔"وہ ہاتھوں کے پیالے میں اسکا چہرہ تھامے اُسے سنبھالنے کی کوشش کرنے لگی، حاتم کے کندھے سے خون بہہ رہا تھا۔۔

نننن۔۔۔نہیں۔۔۔میرے گناہوں کا اندھیرا مجھے کھا رہا ہے روحا۔۔۔میرے گناہوں کا اندھیرا بہت۔۔۔بہت خوفناک ہے۔۔۔"اسکی آنکھوں کے سامنے بار بار اندھیری قبر کا منظر چھا رہا تھا

حاتم۔۔۔کچھ نہیں ہوا۔۔۔ریلکیس۔۔۔اٹھیں۔۔۔کچھ نہیں ہوا۔۔"وہ اسے بامشکل اٹھائے بیڈ پر" لائی

حاتم خوف سے اپنے گھٹنے سینے سے لگائے اسکی جھولی میں سر رکھے لیٹ گیا۔۔۔اور اسکا بائیاں ہاتھ دونوں ہاتھوں میں زور سے تھام لیا جسکے نتیجے میں روحا کے ہاتھ پر پڑے آبلے دباؤ سے بہہ گئے۔۔۔روحا کے منہ سے بے اختیار ہلکی سسکی نکلی۔۔مگر اپنے درد کو نظر انداز کیے مسلسل منہ میں کچھ پڑھتے اُس پر پھونک رہی تھی۔۔۔جبکہ دوسرے ہاتھ سے کبھی اسکا سر سہلاتی تو کبھی اسکی پیٹھ۔۔۔حاتم کا ریکشن روحا کی توقع سے کہیں زیادہ تھا۔۔۔اسکی حالت نے روحا کو ہِلا کر رکھ دیا تھا،اسے ہرگز بھی اتنے زبردست ردِ عمل کی امید نہیں تھی۔۔۔اسکی آنکھیں بہنے لگیں تھیں۔۔۔خوف کے مارے حاتم نیند کی آغوش میں جا چھپا۔۔۔اسے سوتا دیکھ کر روحا کو کچھ تسلی ہوئی۔۔۔وہ بے اختیار رو دی۔۔۔اسکی آزمائش کٹھن ضرور تھی مگر اُسے ہر حال میں اپنے رب کے ہاں سرخرو ہونا تھا۔۔

۔

ایک ہی زاویے پر بیٹھے رہنے سے اسکی کمر اکڑ چکی تھی۔آنکھ کھلی تو وہ وہیں کراون سے ٹیک لگائے سو چکی تھی۔۔حاتم ابھی بھی یونہی دبکے ہوئے اسکی جھولی میں منہ دیے سویا تھا۔۔۔روحا نے اسکے نیم وارخ کو دیکھا،چہرے پر خوف کے آثار واضح تھے۔۔روحا نے اسکے ماتھے پر آئے بال سمیٹے تو ماتھے پر بندھی پٹی

اسکی آنکھیں بھگو دیں۔۔۔ جھک کر اسکے ماتھے اپنی محبت کا اظہار کیا۔۔۔ پھر اسکے ہاتھوں سے اپنا ہاتھ نکالنا چاہا تا کہ اسکا سر تکیے پر رکھ سکے مگر اسکے لبوں سے سسکی خارج ہوئی۔۔ اسکے آبلوں سے نکلے پانی کی وجہ سے اسکا زخم حاتم کی ہتھیلی سے جڑ چکا تھا۔۔۔ روحا نے بہت احتیاط سے اپنا ہاتھ اتارا تو آنکھیں تکلیف کی شدت سے بہہ گئیں، زخم بڑھ چکا تھا مگر جیسے ہی اسکی نظر حاتم کی شرٹ پر لگے خون پر پڑی تو فوراً اپنی تکلیف بھول اسکی طرف متوجہ ہوئی مگر کسی بھی طرح اسکا زخم نا دیکھ پائی۔۔۔ وہ شخص اُسے اپنے معاملے میں کمزور دل اور حساس کرنے لگا تھا۔۔ مگر نہیں۔۔۔ اُسے کمزور نہیں پڑنا تھا بلکہ اپنے محرم کو اپنی طاقت بنانا تھا، اسکی اندھیر زندگی میں روشنی کی کرن کو پھیلا کر سویرا کرنا تھا۔۔ وقت دیکھا تو تہجد ہو چکی تھی۔۔۔ آرام سے اسکا سر تکیے پر رکھا تو وہ زرا سا کھسمسایا۔۔۔ پھر احتیاط سے اٹھ کر وضو کرنے چلی گئی۔۔۔

"چچا ایک بات بتائیں۔۔"

حاتم کے لیے ٹرے میں ناشتا رکھتے مسلسل اسکا ذہن الجھ رہا تھا پھر کچھ سوچتے ہوئے وہ باہر لان میں آئی جہاں غلام دین پودوں کو پانی دے رہے تھے۔۔

جی بیٹا پوچھیں۔۔۔" وہ شفقت سے بولے"

کیا کبھی حاتم کی حالت بِگڑی ہے۔۔۔۔میرا مطلب ہے۔۔۔کوئی دورہ وغیرہ پڑنا۔۔"وہ زرا سنبھل کر" بولی

سب خیریت ہے نا بیٹا؟؟۔۔۔"اسکی بات پر وہ چونکے"

جی جی سب خیریت ہے۔۔۔میں یونہی پوچھ رہی تھی۔۔۔"وہ انہیں ہریشان ہوتا دیکھ کر فوراً بولی"

جی بیٹا۔۔۔ایک دفعہ ہوا تھا کچھ ایسا۔۔۔"وہ سوچتے ہوئے بولے"

کب؟؟۔۔۔"روحا نے بے یقینی سے پوچھا"

زرتاج بیگم کی وفات پر۔۔۔"وہ واپس پودوں کی طرف متوجہ ہوتے بولے،روحا چونک گئی"

جانتی ہیں زرتاج بیگم کو پہلا کندھا کِس نے دیا تھا؟؟۔۔"انہوں نے رُک کر روحا کو دیکھ کر پوچھا،اس" نے نفی میں سر ہلا دیا۔۔۔

میرے بیٹے نے۔۔۔حاتم نے۔۔۔اور جانتی ہیں۔۔پورے جنازے میں ایک واحد شخص تھا جس نے" کندھا نہیں بدلا تھا۔۔وہ میرا حاتم تھا۔۔اس نے خود زرتاج بیگم کو لحد میں اتارا تھا۔۔۔"وہ جانے کس دل سے بولے،روحا انہیں دیکھتی رہ گئی

اسکے بعد چند دن وہ کمرے میں بند رہا۔۔۔خوف کے مارے کمرے کے کونے میں سر گھٹنوں میں دیے بیٹھا رہتا۔۔۔اور ایک ہی بات اسکی زبان پر رہی۔۔۔کہ وہ اندھیرا مجھے کھا جائے گا۔۔۔"وہ الجھے الجھے سے لگے۔۔

"جانتی ہیں جب کوئی حاتم کو اسکے خون کا طعنہ دیتا ہے تو مجھے ہنسی آتی ہے۔۔۔جو شخص حد درجہ ظلم کے بعد بھی اپنی سوتیلی ماں کے لیے دِل میں رتی برابر بھی میل نا رکھ سکا، جو آج تک کسی سے نفرت نا کر سکا۔۔جو ہمیشہ محبت بانٹنا جانتا ہو۔۔۔اسکا خون بھلا ناپاک کیسے ہو گیا۔۔اگر مجھ سے کوئی پوچھے تو میں کہوں مجھے فخر ہے اپنے حاتم پر اسکے خون ہے۔۔۔"وہ نم آنکھوں سے بولا جبکہ روحا تو جیسے سکتے میں تھی۔۔

"کیا تھا وہ شخص؟؟۔۔۔کتنے چہرے تھے اسکے؟؟۔۔۔ہر چہرہ ظاہر سے جُدا۔۔۔پل میں تولا، پل میں ماشہ۔۔"وہ سوچتی ہی رہ گئی۔۔

آنکھ کھلی تو بے اختیار رات کا منظر اسکی آنکھوں کے سامنے لہرایا وہ ایک جھٹکے سے اُٹھ بیٹھا، خود کو چھو کر اپنے زندہ ہونے کا یقین چاہا پھر ایک دم ڈھیلا پڑ گیا۔۔۔

میں زندہ ہوں۔۔۔ہاں میں زندہ ہوں۔۔۔پھر سے وہ رب مجھ پر احسان کر گیا۔۔۔"وہ احساسِ ندامت تلے بولا۔۔اسی اثناء میں وہ کمرے میں داخل ہوئی تو اُسے سامنے جاگتا پا کر بامشکل مسکرائی۔۔۔ حاتم اسے دیکھ کر نا جانے کیوں مزید غمگین ہو گیا۔۔نمرہ ٹرے ٹیبل پر رکھ کر جا چکی تھی تو روحا حاتم کے قریب آئی

اسلام و علیکم۔۔۔۔کیسی طبیعت ہے اب آپ کی؟؟۔۔"وہ اسکے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔حاتم" اسکے سلام کا جواب بھی دل میں ہی دے پایا۔۔روحا اسکا جھکا سر دیکھ کر غمزدہ سی ہوئی پھر ہمت جمع کرتے بولی۔

چلیں جلدی سے اٹھیں فریش ہوں جائیں ناشتا ٹھنڈا ہو رہا ہے پھر آپ نے میڈیسن بھی لینی ہے۔۔"وہ" احتیاط سے اسے اٹھانے لگی۔۔۔اسکے برعکس وہ خاموشی سے سر جھکائے اٹھ گیا۔۔۔

چینج بھی تو کرنا ہے۔۔۔کھانے سے پہلے کریں گے یا بعد میں۔۔۔پہلے کیا تو کھانا ٹھنڈا ہو جائے" گا۔۔اور۔۔۔ایسے آپ کھانے کے دوران بے سکون ہوتے رہیں گے۔۔۔"وہ خود ہی سوال کر رہی تھی اور خود ہی جواب دے رہی تھی۔۔۔بلکہ وہ زیادہ تو اِس لیے بول رہی تھی کہ اسکے دل میں بھرا غبار کہیں آنکھوں کے ذریعے بہہ نا جائے۔۔۔وہ اپنا دھیان بٹانے کی کوشش کر رہی تھی وہ بھی اس شخص کی ذات سے جسے دیکھ دیکھ اُسکے تکلیف ہو رہی تھی۔۔۔

اچھا چلیں کرتے ہیں کچھ آپ آئیں تو۔۔۔"وہ اُسے لے کر واش روم کی طرف بڑھ گئی۔۔بہت پیار" سے، احتیاط اور توجہ سے اسے برش کروایا، اسکے ہاتھ منہ اور پاؤں دھوئے۔۔۔پھر اُسے لا بیڈ پر بیٹھایا، کچھ جھجھکتے ہوئے اسکی شرٹ کے بٹن کھول کر اُتاری، وہ پہلی بار اُسے یوں بِنا شرٹ کے دیکھ رہی تھی تو یہ تو فطرتی جھجھک تھی۔۔۔بنیان بھی خون سے خراب ہو چکی تھی۔۔اب زرا کام مشکل تھا۔۔۔وہ ہمت کر کے اسکی بنیان اتارنے لگی جبکہ اسکے برعکس وہ سر جھکائے خاموش بیٹھا تھا جیسے اِس ساری کارروائی کا حصہ ہی نا ہو جبکہ وہی تو اِس کا مرکز تھا۔۔۔اسکے بائیں کندھے پر ایک لمبا کٹ تھا جبکہ ایک ویسا ہی کٹ کندھے سے کچھ نیچے بھی تھا۔۔دونوں پر ٹانکے لگے ہوئے تھے جبکہ کندھے والے زخم کے اوپر سے چند ٹانکے ٹوٹ چکے تھے۔۔۔سینے پر نا جانے کتنے زخموں اور خراشوں کے نشان تھے۔۔۔وہ بامشکل اپنی آنکھوں کے گوشوں کو بھیگنے سے روک پائی۔۔۔گرم پانی میں روئی ڈبو کر اب وہ بے حد محبت اور توجہ سے اسکے زخم صاف کرنے لگی۔۔۔خون جم چکا تھا تبھی دیر لگ رہی تھی۔۔۔روحا کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اُسے خود میں چھپا کر اِس جہان کی تکلیفوں اور آزمائشوں سے کہیں دور لے جائے۔۔۔مگر اِس جہاں کی تکلیفوں اور آزمائشوں سے ہی تو لڑ کر، انکے آگے ڈٹ کر اُس جہان کا سکون نصیب ہونا تھا۔۔

اسکی اپنائیت، محبت اور توجہ کو محسوس کر کے حاتم کی سماعتوں سے بار بار روحا کی پہلی دفعہ پڑھی جانے والی آیات ٹکرا رہی تھیں۔۔

"اور تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟"

اسکی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔۔ آنسو نِکل کر جھولی میں جا گرے جنہیں روحاد دیکھ کر چونکی۔۔۔ اسکے رونے کا تصور ہی اُسے گھائل کر گیا تھا تو اُسے روتا دیکھ کر اسکا دل کٹنے کو تھا۔۔۔ اس نے اختیار اسکا چہرہ اٹھا کر اپنے سامنے کیا تو حاتم نے دیکھا۔۔۔ آنسو تو اسکی آنکھوں میں بھی تھے۔۔۔

اس نے باری باری اسکی آنکھوں سے آنسو صاف کیے۔ حاتم کو سینے سے منوں وزن ہٹتا محسوس ہوا۔ اسکا دل چاہا یہ لمحہ تھم جائے، ہمشہ ہمیشہ کے لیے۔۔۔ مگر لمحے تو ہوتے ہی سِرکنے کے لیے لیں۔ ایک بار جو بیت گئے تو بیت گئے، کبھی واپس نا آنے کے لیے۔

اب بس۔۔۔ کیوں اپنے ساتھ مجھے بھی تکلیف دے رہے ہیں۔۔" وہ اسکا چہرہ صاف کرتے بولی۔۔"

حاتم نے اُسے دیکھا۔۔۔ تو کیا وہ اسکی تکلیف کو اپنی تکلیف کہہ رہی تھی؟؟ تو کیا اُس کی تکلیف اُسے بھی تکلیف دے رہی تھی؟؟۔۔ تو کیا وہ اُس کے لیے اِس قدر معنی رکھتا تھا؟؟۔۔ وہ اُسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔ وہ اسکے زخم صاف کر کے رُکی تو ڈاکٹر آ چکا تھا۔۔۔ وہ دور صوفے پر بیٹھ کر اُسے دیکھتی رہی۔۔۔ ٹانگیں پھیلائے، کراؤن سے ٹیک لگائے وہ آنکھیں موندے بیٹھا تھا۔۔ چہرے پر درد، اذیت، کرب سب واضح تھا۔۔۔ مگر وہ درد، اذیت، کرب کندھے پر لگائے جانے والے ٹانکوں کا نہیں تھا۔۔۔ وہ درد تو دل کے پھٹنے کا تھا، وہ اذیت تو جھلستی روح کی تھی، وہ کرب تو رگ رگ دوڑ رہا تھا۔۔۔

واقعی ہی میں، وہ لاکھ بساطیں جیتا مگر۔۔۔زندگی کی بساط ہار گیا۔۔۔اور۔۔۔ایک زندگی کی بساط ہی تو جیتنے آئے ہیں ہم۔۔۔اگر وہ بھی ناجیت سکے تو کیا خاک حاتم کہلائے۔۔۔

زندگی کا کھیل بھی بڑا انوکھا بڑا عجیب ہے۔یہاں ہر ہر چال سوچ سمجھ کر چلنی پڑتی ہے مگر وہ صبر آمیز ہوتی، ہمت آمیز ہوتی ہے۔۔۔وہ صبر مانگتی ہے ہر حال میں خواہ بساط ہارو یا جیتو۔۔۔وہ ہمت مانگتی ہے کہ ہر ہر ڈگمگاتا قدم لڑکھڑا گیا تو جیتی بساط ہار جاتی ہے۔۔مگر جب انسان صبر اور ہمت ہارتا ہے نا تو پھر بس بساط نہیں ہارتا بلکہ جیتی ہوئی بساط ہار جاتا ہے۔۔۔تبھی تو خدا نے صبر کا اتنا اجر رکھا ہے۔۔۔بے شک صبر بڑی کڑی آزمائش ہے۔

ڈاکٹر کے جانے کے بعد وہ ناشتا گرم کر لائی۔۔۔وہ ابھی تک بِنا شرٹ کے تھا۔روحا نے اُسے شرٹ پہنائی پھر اسکے پاس آ بیٹھی۔۔آج اسکے کہے بغیر اُس نے ایک ایک لقمہ اُسے اپنے ہاتھ سے کِھلایا تھا۔۔اسکی محبت اور توجہ پر حاتم کی آنکھیں بار بار بھیگ جاتیں تو وہ بار بار انہیں پیار سے اپنے دوپٹے سے صاف کرتی۔

وہ حاتم زیروز علی خان تھا۔۔۔دل لاکھ زخمی سہی مگر ہونٹوں پر مسکراہٹ سجانے والا۔۔۔جِسے اپنی آنکھوں کا دنیا کے سامنے بھیگنا ناگوار گزرتا تھا۔۔۔اب کیسے ایک چھوٹی سی لڑکی کے سامنے اپنی آنکھوں کو بہنے دیتا تھا۔۔۔جانتا تھا کہ اب وہ اُسکا اپنا ہے اور وہ اُسکی اپنی۔۔۔۔۔

اور جو اپنے ہوتے ہیں نا۔۔۔ یہ آپ کے ہر دکھ، ہر تکلیف میں آپ کے ساتھ ہوتے ہیں۔۔ آپ کا ہر غم بانٹتے ہیں۔۔۔ اپنے پیار اور توجہ کی مرہم آپ کے زخموں پر رکھتے ہیں۔۔۔ آپ کا کرب آپ کے ساتھ ساتھ انکا بھی ہوتا ہے۔۔۔

کبھی نفرتوں میں مِلا سکون
کبھی چاہتوں نے رُلا دیا

لاکھ یاد کرنے کے باوجود بھی وہ اپنی کوئی ایسی نیکی نا یاد کر سکا جس کے بدلے میں اُسے اتنے خوبصورت تحفے سے نوازہ گیا تھا۔۔۔ اُسے روحا ملی تھی۔۔۔ وہ اُسے ناشتا کروانے کے بعد وہیں بیٹھی رہی حالانکہ اُسے بھوک محسوس ہو رہی تھی مگر اسکا دل یوں حاتم کو ایک پل کے لیے بھی چھوڑ کر جانے کو نا کیا۔۔۔ وہ پہلے تو اُسے بیٹھ کر دیکھتی پھر مزید قریب ہو گئی۔۔۔ حاتم مسکرا اٹھا۔۔۔ اس نے اسکے گرد بازو پھیلا گیا۔۔ اسکی قربت میں اسکا دل، اسکا درد ہلکا ہونے لگا تھا۔۔۔ کچھ دیر وہ یونہی اسکی خوشبو خود میں اتارتا رہا پھر گھمبیر لہجے میں اسکی سیاہ کانچ سی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے بولا۔۔

"YOU"

"The only YOU"

I was astraying in the darkness of my self and my self was lost somewhere inside me... Then suddenly a ray of sunshine, a ray of moonlight lightened my inside darkness. I started founding my self.. You know what it was?? It was "YOU"....The only YOU...

All my words, my wishes had died inside just like the butterflies died without wings... Then suddenly i felt them alive, they had wings to fly.... You know what it was?? It was "YOU"..... The only YOU...

I was not less than a bird in a cage for decades and lost all hopes just like wings... And when the day of escape had arrived,I forgot how to

Urdu Novels Ghar

fly... Then suddenly i got my wings back and learnt how to fly... You know what it was?? It was "YOU"... The only YOU...

I was wondering in the deep deep , dark dark Forest searching for my lost ways had a bed of thrones under my feet... Then suddenly a Firefly from the sweet smelly flowers came, leading me to my lost ways... You know what it was?? It was "YOU"... The only YOU...

I was the person who always ran even from the shadow of women... Now always remained uncomfortable for the soothing touch of a pure soul, for the love of a precious heart and even for the cruel dark eyes of my lifeline... You know who she is??... She is "YOU"... The only"YOU"....

Urdu Novels Ghar

اپنی بات کے آغاز سے اختتام تک وہ مسلسل اسکی سیاہ کانچ سی آنکھوں میں اپنی آنچ دیتی بھوری آنکھیں ڈالے ہوئے تھا۔۔۔روحا کچھ حیرانی کچھ نا سمجھی سے اُسے دیکھتی رہی۔۔۔یہ کیا کہہ رہا تھا وہ؟؟۔۔۔حاتم نے اُسے یوں شش و پنج میں دیکھا تو مسکرایا۔۔۔

"کچھ نہیں کہا۔۔۔یونہی بول رہا تھا۔۔۔"وہ جانتا تھا کہ اُسے انگلش نہیں آتی تبھی وہ انگلش میں اپنے احساسات کا اظہار کر گیا۔۔۔پھر زور سے بازو بھینچ کر اسے خود سے مزید قریب کیا۔۔۔روحا کو فوراً اسکے زخم کا خیال آیا تو اسکے بازو کھولے

"آپ پلیز اپنے بازو کو ہِلائیں مت۔۔۔ورنہ پھر سے زخم خراب ہو جائے گا۔۔۔"اُسے اسکے زخم درد دیتے تھے

"کچھ نہیں ہو گا اب۔۔۔اب کچھ نہیں ہو گا۔۔۔اب آپ ہونا۔۔۔"وہ اُسے محبت پاش نظروں سے دیکھتے بولا۔۔۔روحا اُسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔پھر وہ جھکا اور دھیرے سے اسکا دائیاں کندھا چوم لیا۔۔

روحا اسکی جسارتوں اور محبتوں سے گھبرا گئی۔۔۔کہاں عادت تھی اُسے اتنی محبت، اتنے پیار کی۔۔ظہر کی آذان کی آواز پر وضو کے لیے اُٹھی۔۔۔مگر پھر رُکی۔۔۔

آپ کچھ دیر سو جائیں اب۔۔۔"وہ جانتی تھی کہ رات بھی وہ پر سکون نیند نہیں لے پایا تھا، اُسے آرام" کی ضرورت تھی۔۔۔۔اسکی بات پر حاتم زبردستی مسکرایا۔۔۔روحانے اُسے سہارا دے کر لٹایا۔۔جانے لگی تو عقب سے حاتم کی آواز آئی

سُلا جائیں نا۔۔۔"منت بھری آواز۔۔۔"

جانے کیوں۔۔۔پھر سے اُسے اندھیرے سے گھبراہٹ ہونے لگی تھی، ڈر لگنے لگا تھا۔۔۔

روحانے مڑ کر دیکھا تو اُسکے چہرے پر خوف کے آثار واضح تھے۔۔۔وہ اسکے پاس آ کر بیٹھ گئی تو حاتم نے اپنا سر اسکی گود میں رکھا۔۔۔روحا اسکا سر نرمی سے تھپکنے لگی۔۔۔

موندی موندی آنکھیں کھولیں تو سامنے مسکراتی ہوئی رگ وجاں کو پایا۔۔۔وہ بھی مسکرا دیا۔۔۔

"اُٹھ جائیں جناب۔۔۔بہت سو لیے آپ۔۔۔"

مغرب ہو چکی تھی مگر وہ ابھی تک نہیں اٹھا تھا۔۔اب روحا کا اسکے بغیر دل نہیں لگ رہا تھا۔۔۔مگر اُسے اُٹھا بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔نا جانے کب سے بیٹھی اسکا ایک ایک نقش ازبر کر رہی تھی۔۔۔اب اٹھا تھا تو بے چینی کچھ کم ہوئی۔۔۔۔پھر اُسے سہارا دے کر اٹھایا۔۔۔اُسے واش روم چھوڑ کر آئی۔۔۔پھر اسکا ہاتھ منہ دُھلایا۔۔

مجھے نیچے جانا اب۔۔۔"وہ ڈریسنگ ٹیبل سے ہیئر برش اٹھا رہی تھی جب اُسکی معصوم سی آواز سماعتوں سے ٹکرائی

بالکل نہیں۔۔۔۔اتنے گہرے زخم ہیں اور آپ کو من مانیوں سے فرصت نہیں۔۔۔کچھ تو خیال کریں اپنا۔۔۔"وہ فوراً بولتی اسکے قریب آئی

میرا خیال کرنے کے لیے آپ ہیں نا۔۔۔"وہ شرارت سے گویا ہوا"

روحا کو اب وہ کافی حد تک پُر سکون لگ رہا تھا،اس نے شکر ادا کیا۔۔۔پھر اسکی بات پر لال گالوں سے اسکے بال برش کرنے لگی۔۔۔حاتم دل سے مسکرا رہا تھا۔۔۔

وہ دونوں محرمیوں کے مارے تھے۔۔۔جتنی زندگی گزاری محرمیوں میں گزاری۔۔۔محبت کو ترستے، رشتوں کو ترستے۔۔۔اب جب وہ ساتھ تھے تو اپنی محبت سے ایک دوسرے کی محرمیوں کو،زخموں کو بھرنے لگے تھے۔۔۔دونوں نے کبھی ضد نہیں کی تھی مگر اب کرنے لگے تھے، کبھی بچگانہ حرکتیں نہیں کیں تھیں مگر اب کرنے لگے تھے،دونوں نے کبھی بے جا خواہشیں نہیں کیں تھی مگر اب کرنے لگے تھے۔۔۔۔اب جانتے تھے نا۔۔۔اب وہ ہیں ایک دوسرے کے پاس،ایک دوسرے کے ساتھ۔۔۔ایک دوسرے کی ضد اور خواہشیں پورے کرنے کے لیے۔۔۔۔خواہ دونوں نے کبھی ایک دوسرے سے اپنی محبت کا اظہار نہیں کیا تھا۔۔۔تو بھلا کیا محبت اظہار کی محتاج ہوتی ہے؟؟؟۔۔۔

ارے نہیں جناب۔۔۔۔یہ تو احساس ہوتی ہے۔۔۔خوبصورت احساس۔۔۔۔آسودگی بخش احساس۔۔۔جان فزا احساس۔۔۔۔۔یہ تو آنکھوں سے پڑھی جاتی ہے،دھڑکنوں سے سنی جاتی ہے۔۔۔یہ محتاج ہوتی تو نہیں لیکن کر ضرور جاتی ہے۔۔۔

بات کب عشق کی ہونٹوں سے بیاں ہوتی ہے
عشق ہوتا ہے تو آنکھوں میں زباں ہوتی ہے

تو پھر چلیں نیچے۔۔۔۔"اسکے بال بنانے کے بعد وہ برش رکھنے گئی تو وہ چہک کر بولا"
روحا نے اُسے پہلے تو گھوری سے نوازہ پھر قدرے توقف سے بولی
آپ کو خود تو سکون نہیں مجھے بھی پریشان کرتے ہیں۔۔۔"خالصتاً بیویوں والا لہجہ"
تو کیا کروں یار۔۔۔۔تھک گیا ہوں صبح سے کمرے میں رہتے رہتے۔۔۔"وہ منہ بسورتے بولا"
اب پتا چلا آپ کو کتنا مشکل ہے یوں کمرے میں بند رہنا۔۔۔۔مجھے پر بھی آپ ایسے ہی ظلم کرتے تھے"
جب میرے پاؤں میں موچ آئی تھی۔۔۔"روحا کے دل نے دہائی دی
یعنی آپ بدلا لے رہی ہیں؟؟۔۔۔"وہ سنجیدگی سے ابرو اچکا کر بولا"

یہی سمجھ لیں۔۔۔"ادائے بے نیازی"

میں نے آپ کا خیال کیا تھا۔۔۔"وہ صدمے میں صفائی دینے لگا۔۔۔۔روحا نے بس کندھے اچکائے۔۔۔۔انداز ایسا جیسے کہہ رہی ہو کہ میں نے کہا تھا کہ کرو خیال میرا؟؟۔۔۔۔۔حاتم کو دھچکا لگا۔۔۔۔جب کہ اس نے مسکراہٹ دبائی۔۔۔۔وہ بیچارہ شکایتی نظروں سے اُسے دیکھتا رہ گیا۔

یہ ادائے بے نیازی کہ وہ میرے دل کو لے کر
بڑی بے رُخی سے بولے کسی کام کا نہیں۔۔۔۔

وہ سنجیدگی سے لب بھینچے بیٹھ گیا۔۔۔۔انداز بالکل بچوں کے ناراض ہونے جیسا۔۔۔۔روحا اُسے دیکھ کر ہنس دی۔۔۔۔اُسے ہنستا دیکھ کر حاتم نے خفا خفا سی نظر اُس پر ڈالی۔۔۔۔اسے دیکھتے روحا نے اپنے خدا کا شکر ادا کیا کہ وہ رات والے ٹراما سے نکل آیا تھا۔۔۔

آپ کو پتا ہے آج حلیمہ کا فون آیا تھا۔۔۔"ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی چیزوں کی ترتیب بدلتے بولی"

حاتم نے اسکی بات کو نظر انداز کیا۔۔۔کوئی جواب نا پا کر اُسے دیکھا تو وہ منہ پھلائے چہرہ موڑ گیا۔۔۔۔

یعنی میں چھوٹا سا مذاق بھی نہیں کر سکتی۔۔۔"وہ بھی منہ پھلائے بولی"

جو مذاق کسی کا دل توڑے وہ مذاق مذاق نہیں ہوتا۔۔۔"وہ ہنوز منہ موڑے بولا"

اسکی بات پر روحا ہنس دی۔۔۔۔حاتم نے ٹیڑھی آنکھوں سے اسے ہنستا ہوا دیکھا۔۔۔چہرے پر بظاہر سلوٹیں تھیں مگر دل گارڈن گارڈن ہو گیا۔۔۔

پہلے مجھے لگتا تھا کہ آپ فلمی ہیں۔۔۔اب پتا چلا کہ آپ تو خود پوری کی پوری فلم ہیں۔۔۔"وہ ہنستے ہوئے بولی

اسکے تبصرے پر حاتم کا منہ کُھل گیا۔۔۔مگر پھر خود پر دیے جانے والے اتنے انوکھے کامپلیمنٹ نے اُسے ہنسنے پر مجبور کر دیا۔۔۔اسے ہنستا دیکھ کر روحا نے شکر کر کلمہ پڑھا

مووی دیکھیں؟؟۔۔۔"حاتم نے چہک کر پوچھا"

مووی۔۔۔۔کونسی؟۔۔"اس نے حیرانی سے پوچھا"

جیکی چین کی۔۔۔۔"حاتم نے ہنسی ضبط کرتے اُسے چِڑانے کے لیے کہا"

حاتم۔۔۔۔"روحا کو تو گویا آگ ہی لگ گئی۔۔۔۔غیر ارادی طور پر صوفے سے کشن اٹھا کر اُسے دے مارا جو سیدھا جا کر اسکے بائیں کندھے پر لگا۔۔۔

آہ۔۔۔۔"وہ کراہا"

یااللہ۔۔۔یہ کیا کیا میں نے..."روحا نے فوراً سر پر ہاتھ مارا پھر اسکی طرف بھاگی۔۔۔درد تو بس معمولی سا ہوا تھا دراصل یہ جناب پھر سے اٹینشن سیکر بننے کی کوشش کر رہے تھے"

اللہ اللہ۔۔۔میں نے سچی یہاں نہیں مارنا تھا۔۔۔وہ تو پتا نہیں کیسے نشانہ چونک گیا۔۔۔"وہ اس پر جھکے اسکا کندھ دیکھتے بولی۔۔۔حاتم کا منہ پھر سے کھل گیا"

یعنی مارنا ضرور تھا؟؟۔۔"حاتم نے صدمے سے آنکھیں پٹپٹاتے پوچھا"

ہاں تو آپ نے بات ہی ایسی کی تھی۔۔۔"وہ فوراً اپنی جون میں آئی پیچھے ہٹتے بولی۔۔۔اُسے ہٹتے دیکھ کر حاتم نے اسکا بازو کھینچا۔۔۔وہ توازن نا رکھتے ہوئے اس کے بائیں کندھے پر گرنے والی تھی کہ اُس نے خود کو گرنے سے بچانے کے لیے ہاتھ مارے نتیجتاً ہاتھ کا دباؤ سیدھا بائیں کندھے پر ہی آیا۔۔۔اب کی بار حاتم کی اصلی کراہ نکلی تھی۔۔۔

یااللہ۔۔۔"روحا نے پیچھے ہٹتے ہوئے منہ پر ہاتھ رکھے۔۔۔حاتم کے کندھے میں شدید درد اُٹھنے لگا جس کے آثار چہرے پر واضح تھے۔۔۔

سچی میں جان بوجھ کر نہیں گری۔۔۔آپ کو زیادہ درد ہو رہا ہے؟؟؟۔۔۔یااللہ۔۔۔کیا کروں میں؟؟۔۔۔میڈیسن دیتی ہوں۔۔۔پر آپ نے تو ابھی کھانا ہی نہیں کھایا۔۔۔اُف روحا۔۔۔تب

سے باتوں میں لگی تھی کھانے کا یاد نہیں آیا تجھے۔۔۔اچھا آپ رُکیں میں کھانا لاتی ہوں۔۔۔پر آپ "کو تو بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔کیا کروں میں؟؟؟۔۔۔سچی میں جان بوجھ کر نہیں گری تھی۔۔۔

اسے درد سے کراہتا دیکھ کر وہ سہی معنوں میں بوکھلا گئی تھی اُسے سمجھ نا آئے کہ کیا کرے۔۔۔حاتم نے اُسے اتنا پریشان ہوتے دیکھا تو دیکھتے رہ گیا۔۔وہ پل میں اسکا درد اُڑا گئی تھی، اسکے حواسوں کی طرح۔۔۔ یوں جیسے درد حاتم کو نہیں روحا کو ہو رہا تھا۔۔۔ہاں تو درد اُسے ہی تو ہو رہا تھا۔۔۔۔کہانا اپنوں میں درد بھی سانجھے ہوتے ہیں۔۔۔

متاعِ زیست ہے جاناں یہی غربت یہی دولت
کبھی کاسہ تیرا لہجہ کبھی بخشش تیری باتیں

آپ بیٹھیں میں کھانا لاتی ہوں۔۔۔"پھر وہ باہر کی طرف بڑھی۔۔۔تیز تیز چلتے کارپٹ سے اسکا پاؤں" اٹکا اور اگلے ہی لمحے وہ زمین بوس ہو گئی۔۔۔

آہ۔۔۔"اسکے بائیں ہاتھ پر موجود زخم ٹیبل پر جا لگا تو درد کی لہر دوڑی جس نے اُسے کراہنے پر مجبور کر" دیا۔۔۔درد کی شدت سے آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔۔۔

روحا۔۔۔"اب کی بار حاتم بوکھلا گیا۔۔اپنی تکلیف کو بھلائے وہ اسکی طرف بڑھا۔۔۔وہ اپنے ہاتھ پر" پھونکنے لگی۔۔۔حاتم اسکے قریب آیا تو نظر اسکے ہاتھ پر پڑی۔۔۔

یہ کیا ہوا؟؟۔۔۔"اس نے پریشانی سے اسکا ہاتھ پکڑتے دیکھا"

جل گیا تھا۔۔۔"وہ آنسو کو اندر دھکیلتے بولی"

کب؟۔۔۔"ہاتھ کا جائزہ لیتے پوچھا گیا"

اُس نے جب آپ کے لیے سوپ بنا رہی تھی۔۔۔۔تب۔۔"سر جھکائے دیا گیا جواب"

اور چھوڑ کے آئیں مجھے اکیلا وہاں۔۔۔"اُسے غصہ آیا۔۔۔یعنی ایک اُسے وہاں اکیلا چھوڑ کر آگئی پھر آ" کر اپنا ہاتھ بھی جلا لیا

دیکھا۔۔۔میری لگائی آگ نے آپ کو بھی جلا دیا۔۔۔"ایک زخمی سی مسکراہٹ اسکے چہرے پر در" آئی۔۔روحا نے اُسے دیکھا تو اسکا دل دُکھا۔۔۔

آئیں۔۔۔"حاتم نے ایک ہاتھ سے اُسے اُٹھایا۔۔۔پھر دراز سے فرسٹ ایڈ باکس نکالا۔۔۔وہ سارے" کام ایک ہاتھ سے کر رہا تھا۔۔۔مگر اب باکس کھولنے کی بار تھی جو ایک ہاتھ سے کھلنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔روحا نے بھی اپنا ایک ہاتھ بڑھایا تو دونوں نے اپنے اپنے ایک ہاتھ سے وہ باکس کھولا۔۔۔۔

تبھی تو اللہ نے انسانوں کو جوڑوں میں پیدا کیا ہے۔۔۔ایک دوسرے کا سہارا بنایا ہے۔۔۔ایک دوسرے کا کندھ بنایا ہے۔۔۔ہر حال میں ایک دوسرے کا ساتھی بنایا ہے۔۔۔۔یہاں تک کہ ہر خوشی غمی کو بھی سانجھا کر دیا ہے۔۔۔

میں لگالوں گی۔۔"وہ بجھی بجھی آواز میں بولی"

آپ نے لگانی ہوتی تو اُس دن سے لگا لیتیں۔۔۔"وہ اسکا ہاتھ دیکھتے برہم ہوا تھا۔۔۔۔زخم بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔پھر ایک ہاتھ سے ٹیوب کھول کر لگانے لگا"

میں آپ کے لیے کھانا لاتی ہوں۔۔۔"وہ اٹھنے لگی"

آپ نے کھایا؟؟۔۔۔"سنجیدگی سے بھرپور سوال"

جواباً خاموشی

ناشتا کیا تھا؟؟۔۔۔"ہنوز سنجیدگی"

ہنوز خاموشی

یااللہ۔۔۔۔"اس نے اپنا سر تھام لیا۔۔۔اسکے منہ سے اللہ کا نام سن کر روحانے چونک کر اُسے دیکھا۔۔۔وہ پہلی بار اسکے منہ سے اللہ کا نام سن رہی تھی

اپنا نہیں تو میرا ہی خیال کر لیا کریں یار۔۔۔"وہ بڑبڑاتا ہوا باہر کی طرف بڑھا۔۔جبکہ روحا مسکرا دی۔۔۔یعنی وہ لوٹ رہا تھا۔۔اِس نے صدقِ دل سے شکر ادا کیا۔۔

غلام دین۔۔۔۔۔غلام دین۔۔۔۔۔"وہ گرِل سے نیچے جھانکتے جھنجھلا کر پکارنے لگا"

جب سے نمرہ آئی تھی غلام دین گھر کے اندر کم کم ہی آتے تھے وجہ روحا کا پردہ تھا۔۔۔

جی بھائی۔۔۔۔۔"نمرہ تقریباً بھاگتے ہوئے آئی۔۔۔اسکے منہ سے بھائی کا لفظ سُن کر حاتم اُسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔پہلی بار کسی نے اُسے اِس لفظ سے پکارہ تھا۔۔۔

روحا کے لیے کھانا لائیں۔۔۔"جواباً وہ بھی احترام سے بولا۔۔۔وہ جی کہتی کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔۔"

کراؤن سے ٹیک لگائے، نظریں وال کلاک پر مرکوز کیے وہ لاشعوری طور پر ترجمے کے ساتھ کی جانے والی اُسکی تلاوت سُن رہا تھا۔۔۔جانے کیسے آج اسکی آنکھ کیسے فجر کی آذان پر کُھل گئی تھی۔۔۔

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو، اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اُسنے کل کے لیے آگے کیا بھیجا ہے۔اور اللہ سے ڈرو۔یقین رکھو جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس سے پوری طرح باخبر ہے۔"

سورۃ الحشر آیت نمبر 18

اِس آیت کے ترجمے پر حاتم نے بے چینی سے پہلو بدلا۔۔۔احساسِ ندامت بڑھا تھا۔۔۔اُس نے کل کے لیے آگے کیا بھیجا تھا؟؟۔۔۔چند لمحوں کے لیے اُس حساب لگانا چاہا تو بھولے سے بھی کوئی نیکی یاد نا آئی مگر گناہ۔۔۔انکا انبار نظروں کے سامنے لہرایا۔۔۔پھر لاشعوری طور پر وہ بیڈ شیٹ کے پیٹرن پر انگلی پھیرنے لگا

اور تُم اُن جیسے نا ہو جانا جو اللہ کو بھول بیٹھے تھے تو اللہ نے خود انہیں اپنے آپ سے غافل کر دیا۔وہی لوگ ہی جو نافرمان ہیں"

سورۃ حشر

آیت نمبر 19

اگلی آیت کے ترجمے پر اسکی انگلی ساکن ہو گئی۔۔۔اسکا دل بہت زور سے ڈھڑکا پھر خوف سے کانپنے لگا۔۔۔ہاں تو بھول ہی تو بیٹھا تھا وہ اللہ کو۔۔۔تو کیا اللہ بھی اُسے بھول بیٹھا تھا؟؟۔۔۔نہیں۔۔۔اللہ تو آج بھی اسکے ساتھ پہلے کی طرح مہربان تھا بلکہ اُس سے بھی بڑھ کر۔۔۔یہ جو نام، دولت، شہرت تھی اور سب سے بڑھ کر اسکے پہلو میں بیٹھی اُسکی محرم بھی۔۔۔یہ سب اُس ذات کے رحیم ہونے کی نشانیاں ہی تو تھیں۔۔۔پھر وہ کیوں نا سمجھ پایا؟؟۔۔۔اُسکے غفلت میں پڑنے کے باوجود اُسکے رب نے کبھی اُس سے غفلت نہیں برتی تھی۔۔۔

ایک بات پوچھوں؟؟؟۔۔۔"وہ تلاوت مکمل کرنے کے بعد قرآن مجید رکھ کر آئی تو وہ ہنوز بیڈ شیٹ کے پیٹرن کو دیکھتے بولا۔۔۔روحا نے اُسے پیار بھری نظروں سے دیکھا۔۔۔

"اگر ایک انسان اپنے رب کے معاملے میں غفلت میں پڑ جائے مگر اسکا رب پھر بھی اُس سے غافل نا ہو بلکہ پہلے سے بڑھ کر نوازے تو؟؟۔۔۔"وہ سنجیدگی سے بولا

روحا نے لمحے بھر کو رُک کر اُسے دیکھا پھر تکیا کراؤن سے لگاتے آرام سے بولی

"تو اُس انسان سے زیادہ خوش قسمت کوئی نہیں۔۔۔"

اسکی بات پر چونک کر حاتم نے اُسے دیکھا۔۔اسکے دیکھنے پر روحا اُسے دیکھ کر مسکرائی پھر پیار سے بولی۔۔

"اس دنیا میں ایک انسان سے سب سے زیادہ محبت صرف اسکی ماں کر سکتی ہے۔اولاد لاکھ نافرمان سہی مگر ماں کی ممتا میں رتی برابر بھی تفرق نہیں پڑتا۔۔۔وہ بِنا کہے سب سمجھ جاتی ہے۔۔۔اپنی اولاد کی خاطر خود پر راتوں کی نیند حرام کر بیٹھتی ہے۔۔۔صرف اِس لیے کہ اگر اسکی اولاد کو اسکی ضرورت ہوئی اور وہ موجود نا ہوئی تو۔۔۔تو وہ ذات تو پھر ستر ماؤں سے بڑھ کر محبت کرنے والی ہے۔۔۔تو وہ بھلا کیسے اپنے بندے کو اکیلا چھوڑے گی۔۔۔کبھی آپ نے غور کیا ہے؟؟۔۔۔ہمیں ہر کام سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔۔۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔۔۔اِس میں رحمٰن پہلے آتا ہے اور رحیم بعد میں۔۔۔رحمان

یعنی جو کُل کائنات پر مہربان ہے اور رحیم یعنی جو توحید کے قائل ہیں اُن پر مہربان ہے۔۔۔اور رحیم سے پہلے رحمٰن ہے۔۔۔اسکا مطلب جانتے ہیں کیا؟؟۔۔۔یہ اللہ کا اپنے بندوں سے محبت کا اظہار ہے۔۔۔بے لوث محبت کا اظہار۔۔۔کوئی اسکا تابعدار ہے یا نہیں، اسکے احکام پر قائم ہے یا نہیں، اسکی ذات کی طرف متوجہ ہے یا نہیں۔۔۔وہ سب کے لیے یکساں محبت لیے ہوئے ہے۔۔۔وہ سبھی کو نوازتا ہے۔۔۔وہ نا کبھی اُونگتا ہے نا اپنے بندوں سے رتی برابر غافل ہوتا ہے کہ اُسکے بندوں کو اسکی ضرورت ہے۔۔۔مگر بات جب رحیم کی آتی ہے۔۔۔تو بار بار اسکے اپنی ذات کے جانب متوجہ کرنے کے باوجودِ جب ہم عقل سے کام نہیں لیتے بالکل بے ایمان لوگوں کی طرح، اُس پر دھیان نہیں دیتے بلکہ اپنی غفلت برتتے ہیں تو ہماری ہٹ دھرمیوں کی بِنا پر ہمیں صحیح معنوں میں اپنی ذات سے غافل کر دیتا ہے۔۔۔پھر وہ رحیم ہوتا ہے۔۔۔اپنے اُن خاص بندوں پر رحم کرنے والا جو اسکی ذات وصفات کی تسبیح کرتے نہیں تھکتے۔۔۔مگر پھر بھی اللہ اپنے کسی بندے کو مسلسل اپنے طرف بُلائے تو یہ اسکی محبت کا اظہار نہیں تو کیا ہے۔۔۔۔۔ایک بات یاد رکھیے گا۔۔۔اللہ کو ہماری ضرورت نہیں۔۔۔وہ تب بھی تھا جب ہم نہیں تھے۔۔۔وہ تب بھی ہو گا جب ہم نہیں ہونگے۔۔۔یہ ہم ہی ہیں جنہیں اسکی ضرورت ہے۔۔۔یہاں بھی اور آگے بھی۔۔۔"

اپنی بات مکمل کرتے وہ بیڈ سے اٹھتی ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔۔۔حاتم کو اپنا ذہن معاؤف ہوتا محسوس ہوا۔۔۔اسکا دل بند ہونے لگا تھا۔۔۔پھر سے وہی خوف اُس پر طاری ہوا۔۔۔اسکے دل کی دھڑکن بڑھ چکی تھی، سر چکرانے لگا۔۔۔مگر اب کی بار اُس نے اپنے دل میں دل سے رب کو پکارا۔۔۔تو رب نے اپنے نام کے صدقے اسکے دل کو پُر سکون کر دیا۔۔۔یک دم دل، دھڑکن سب پُر سکون ہو گئے۔۔۔حاتم کو اطمینان کا احساس ہوا۔۔۔وہ اپنی حالت پر غور کرتے چونکا۔۔۔پھر آنکھیں موند لیں۔۔۔اور دل سے رب کو پکارا۔۔۔اب کی بار لب بھی ہِلے۔۔۔اُس کے اندر ایک سکون کی لہر دوڑی۔۔۔پھر وہ یونہی آنکھیں موندے کئی بار زیرِ لب اللہ کو پکارتا ہے۔۔۔بند آنکھوں کے کناروں سے صرف آنسو نہیں گِرے تھے۔۔۔آج اُن میں ندامت بھی شامل تھی۔۔۔آج وہ ندامت کے آنسو تھے۔۔۔

وہ بات کے اختتام پر ایک نظر اُسکے چہرے پر ڈالتے وہاں سے اُٹھ آئی۔۔۔جانتی تھی اُسے اس وقت تنہائی دینا ہی مناسب تھا۔۔۔بے مقصد الماری کھول کر وہ اپنے اور حاتم کے کپڑے دیکھنے لگی۔۔۔پھر کچھ سوچتے ہوئے مسکرائی۔۔۔ہاتھ ایک شرٹ پر رُکا۔۔۔وہ وہی بلیک شرٹ تھی جس میں حاتم کو دیکھ کر اسکا دل ایک الگ انداز سے دھڑکا تھا۔۔۔اُس نے وہ ہنگر نکالا۔۔۔شرٹ پر محبت سے ہاتھ پھیرا اُس میں موجود خوشبو کو خود میں اتارنے لگی۔۔۔پھر اچانک ایک خیال ذہن میں کوندا تو واپس الماری پر نظریں دوڑائیں۔۔۔کچھ تلاشتی نظریں یک دم رُکیں۔۔۔ہونٹوں پر مسکان چھا گئی۔۔۔اُس نے وہ

شرٹ واپس لٹکاتے، ایک دوسری شرٹ نکالی پھر اپنا ایک جوڑا نکالا۔۔۔دونوں ہینگر سامنے کر کے دیکھے۔۔۔

پرفیکٹ۔۔۔"وہ چہک کر بولی۔۔۔"

۔

اسے لگا اسکے پاس الفاظ کا ذخیرہ ختم ہو چکا ہے۔۔۔وہ بولنا چاہ رہا تھا مگر الفاظ ساتھ دینے کو تیار نا تھے۔۔۔ بولتا بھی تو کیا بولتا۔۔۔کس منہ سے بولتا۔۔۔کانپتے لبوں کو زور سے بھینچ لیا۔۔۔پھر دروازہ کُھلنے کی آواز پر سنبھلا۔۔۔فوراً منہ موڑ کر آنکھوں کے کنارے صاف کیے۔۔۔مگر وہ دیکھ چکی تھی تو مسکرائی۔۔۔

چلیں جلدی سے اُٹھ کر فریش ہو جائیں۔۔۔آج ہم لان میں ناشتا کریں گے۔۔۔"وہ چہک کر بولی۔۔۔"

مگر وہ بامشکل مسکرا بھی نا سکا۔۔۔وہ اسکے کپڑے بیڈ پر رکھتے اُس تک آئی اور اُسے اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔۔۔

ہمیشہ یونہی ساتھ دیں گی نا؟؟۔۔۔"اسکا بڑھا ہاتھ دیکھ کر ڈرتے ڈرتے حاتم نے پوچھا"

ہمیشہ۔۔۔"وہ مسکرائی گویا بہار آئی"

اور۔۔۔۔۔اگر۔۔۔۔"وہ رُکا"

اگر۔۔۔کل کو میرے بارے میں۔۔۔۔میرے بارے میں کچھ پتا چلا۔۔۔۔مثلاً میرے ماضی کے بارے میں کچھ ایسا جو۔۔۔۔جو۔۔۔" وہ نا جانے کیا بولنا چاہتا تھا کہ مشکل میں پڑ گیا۔۔

"جب ہم کسی کے ساتھ کو قبول کرتے ہیں نا تو اسکے ماضی سمیت کرتے ہیں۔۔۔۔میں آپ کو قبول کر چکی ہوں حاتم۔۔۔۔مجھے آپ کے ماضی سے سروکار نہیں۔۔۔۔میرے لیے آپ کا ساتھ معنی رکھتا ہے۔۔ آپ ہیں، آپ کا ساتھ ہے تو میری زندگی مکمل ہے۔۔" وہ اُسے اٹھاتے بولی تو اُسے دیکھتے رہ گیا۔۔۔۔

ہزاروں عیب تھے مجھ میں مجھے معلوم تھا یہ بھی
مگر ایک شخص ناداں تھا، مجھے انمول کہتا تھا۔۔۔۔۔

باتھ روم کے دروازے میں رُکا مڑ کر اُسے دیکھا جو بیڈ شیٹ ٹھیک کرنے کے لیے کمفرٹر صوفے پر رکھ رہی تھی۔۔۔

"سنیں۔۔۔۔"

روحا نے رُک کر سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا۔۔

ایک بار میرا نام لیں۔۔۔"حسرت بھرا لہجہ"

روحا کے گال لال ہو گئے، وہ سر جھکا گئی۔۔۔

لیں نا۔۔۔"پھر سے وہی حسرتی لہجہ"

روحا کے دل نے معلوم کی رفتار سے ہٹ کر دھڑکنا شروع کیا۔۔۔

پلیییییز زززز۔۔۔"وہ بچوں کی طرح پلیز کو کھینچ کر بولا"

حاتم۔۔۔"لرزتے لبوں کے ساتھ محبت پاش نظروں سے اُسے دیکھتے ہوئے بولی"

سماعتوں کے ساتھ دل کو بھی قرار آ گیا۔۔۔ مگر وہ سیاہ کانچ سی آنکھیں پھر بے رحمی دِکھا گئی۔۔۔

بے رحم آنکھوں والی۔۔۔"وہ کہہ کر واشروم میں چلا گیا۔۔۔ جبکہ وہ چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں چھپا کر" شرما دی۔۔۔ آج واقعی ہی میں اُسے اسکا نام لیتے شرم آئی تھی۔۔۔۔

اور کچھ چاہیے ہو گا تو بتا دیجیئے گا۔۔۔"نمرہ ٹیبل پر ناشتا لگانے کے بعد بولی"

وہ لوگ آج پچھلے لان میں ناشتے کے لیے موجود تھے۔۔۔ تازہ ہوا کے ساتھ ہریالی واقعی ہی میں سکون آمیز تھی۔۔۔

نہیں شکریہ۔۔۔اب آپ جائیں ناشتا کرلیں۔۔۔"روحا پیار سے بولی۔۔۔اُسکے اتنے پیار بولنے پر" مسکرایا

وہ جانے کے لیے مڑتے ہوئے رُکی۔۔۔پھر حاتم کو مخاطب کیا۔۔۔

"بھائی صبح آپ کے لیے فون آیا تھا۔۔۔کوئی ولید احسن تھے۔۔۔"

اسکی بات پر حاتم کو اپنا فون یاد آیا جو کل رات سے ڈیڈ تھا۔۔۔

چلیں ٹھیک ہے میں دیکھ لوں گا آپ جائیں بیٹا۔۔۔۔"وہ احتراماً بولا"

جبکہ پانی پیتی روحا کو اچھو لگ گیا۔۔۔نمرہ نے بھی اپنی ہنسی چھپانے کے لیے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔۔جبکہ حاتم نے اُسکی اِس حرکت کو حیرانی سے دیکھتے ہوئی اپنی بات پر غور کیا۔۔۔اُس نے تو ایسا کچھ نہیں کہا تھا تو پھر وہ دونوں کیوں ہنسیں۔۔۔۔

کیا ہوا؟؟۔۔۔"اُس نے ناسمجھی سے پوچھا"

کچھ نہیں۔۔۔۔"روحا بامشکل ہنسی روکتے بولی"

تو ہنسی کیوں؟؟۔۔"حاتم نے حیرانی سے پوچھا"

ایسے ہی ایک لطیفہ یاد آگیا تھا۔۔۔"وہ ضبط کرتے بولی۔۔نمرہ جاچکی تھی۔۔۔"

اچھا۔۔۔"حاتم نے جتانے والے انداز میں ابرو اچکایا"

پھر نظر اسکے تبسم بکھیرتے ہونٹوں پر ٹھہری جو آج معمول سے زیادہ پنک تھے۔۔۔یعنی اُس نے لپسٹک لگائی تھی۔۔۔۔حاتم پر تو حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔۔۔۔پھر سر تا پا اسکا جائزہ لیا۔۔۔۔چاکلیٹ کاٹن کے کُرتے میں وہ نکھری سی کِھلی کِھلی لگ رہی تھی۔۔۔پھر بے اختیار اس نے سر جکا اپنی شرٹ کو دیکھا۔۔۔۔وہ بھی چاکلیٹ شرٹ پہنے تھا۔۔۔۔معنی خیز مسکراہٹ اسکے ہونٹوں پر رینگی تو یہ بات ہے۔۔۔۔"وہ اُسے دیکھ کر مسکراتے خود سے ہمکلام ہوا۔۔۔"

اب اگر میرے لیے اتنے پیار سے تیار ہوئی ہیں تو قریب سے دیکھنا تو بنتا ہے۔۔۔"اس نے مسکراہٹ دبائے سوچا پھر سنجیدگی سے گویا ہوا

مجھ سے ایک ہاتھ سے نہیں کھایا جارہا۔۔۔۔"بچوں کی طرح نچلا ہونٹ لٹکائے ماتھے پر سلوٹوں کے ساتھ بولا

روحا نے اُسے دیکھا پھر کرسی اسکے قریب کی۔۔۔اتنے قریب سے اُسے یوں دیکھنے ہر نظریں جو پڑیں تو اٹھنا بھول گئیں۔۔۔

مجھے دیکھنے دے قریب سے

میری چشمِ نم کو ذرا سکوں دے

لقمہ بنا کر اسکے منہ کے آگے کیا مگر وہ جناب تو کہیں اور ہی پہنچی ہوئے تھے۔۔۔روحا اُسے یک ٹک خود کو دیکھتے پا کر تھوڑا پزل ہوئی۔۔۔پھر ہاتھ اسکے منہ کے آگے لہرایا۔۔۔تو جیسے وہ ہوش میں آیا اور پھر مسکرا دیا۔۔۔

بس۔۔"چند لقمے کھانے کے بعد ہی اسنے ہاتھ اٹھا لیے"

ہیں؟؟۔۔۔کیوں بس؟؟۔۔ابھی تو آپ نے کھایا ہی نہیں؟؟۔۔"روحا فوراً بولی"

دل نہیں چاہ رہا۔۔۔"وہ ناک چڑھاتے بولا"

کیوں دل نہیں چاہ رہا؟؟۔۔۔کچھ اور بنا دوں؟؟۔۔"وہ اتنے میں ہی پریشان ہو گئی"

اُنہوں۔۔۔"اُس نے سر جو دائیں بائیں ہلایا"

"تو؟؟۔۔۔"

جواباً اس نے کندھے اچکائے

کیوں بچوں کی طرح ضد کر کے مجھے بھی تنگ کرتے ہیں؟؟"وہ بیچاری اُسے دیکھتی رہ گئی"

حاتم نے اسکا پیارا سا مکھڑا دیکھا جس پر اب پریشانی تھی۔۔۔

یعنی وہ اسکے لیے تیار ہوئی تھی اور وہی اُسے پریشان کر رہا تھا۔۔۔"دونوں نے بیک وقت سوچا"

اچھا کھاؤں گا پر ایک شرط پر۔۔۔"وہ پھر اسکا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے بولا"

ٹھیک ہے۔۔۔پر شرط کونسی؟؟۔۔۔"روحا اتنے میں ہی خوش ہو گئی"

یہی کہ آپ بھی ساتھ کھائیں گی۔۔۔ایک نوالہ آپ ایک میں۔۔۔"وہ آرام سے بولا۔۔۔روحا چند لمحے اُسے دیکھتی رہی پھر بولی

ٹھیک ہے۔۔۔"وہ کہتے ہوئے نوالہ اسکے منہ کے آگے کرنے لگی"

اتنی جلدی بھی کیا ہے ابھی میری بات مکمل نہیں ہوئی"وہ فوراً بولا تو روحا نے ناسمجھی سے اُسے دیکھا"

مجھے آپ کھلائیں گی اور آپ میں۔۔۔"وہ انگلی سے اُسکی اور اپنی طرف اشارہ کرتے بولا۔۔۔روحا کے گالوں پر لالی بکھر گئی۔۔۔وہ دلچسپی سے اسکے چہرے پر چھاتے حیا کے رنگوں کو دیکھنے لگا پھر اسکے نوالے والے ہاتھ کو پکڑ کر اسکے منہ کی طرف بڑھایا۔۔۔نا جانے کیوں روحا کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔وہ بے چین ہوا۔۔۔مگر جب روحا نے نوالہ میں میں ڈالا تو قدرِ پُر سکون ہوا۔۔۔

سنیں۔۔۔"ناشتے کے بعد وہ برتن لے جانے کے لیے اٹھی تو اس نے بے ساختہ پکارا۔۔۔روحا نے رُک کر اُسے دیکھا

کِٹ میں ایک ریڈ کلر کی لپسٹک ہے۔۔۔اُسکا شیڈ بھی اچھا ہے۔۔۔"وہ مسکراہٹ دبائے بولا جبکہ روحا کے تو لمحہ بھر کو ہوش اُڑ گئے۔۔۔تو کیا وہ اُسے اتنا نوٹ کرنے لگا تھا۔۔۔اُس نے اختیار سوچا تو گالوں ہر

چھائی لالی مزید گہری ہو گئی۔۔۔جتنے برتن ہاتھ میں آئے لے کر فوراً اندر کی طرف بڑھی جبکہ وہ اُسکی پھرتی پر ہنس دیا۔۔۔

اب جب وہ لوٹ رہا تھا تو وہیں سے لوٹنا چاہتا تھا جہاں سے چھوڑا تھا۔۔۔تعلق وہیں سے جوڑنا چاہتا تھا جہاں سے ٹوٹا تھا۔۔۔

میں زرا کام سے باہر جا رہا ہوں، کچھ دیر میں آؤں گا۔۔۔"مغرب کے نماز کے لیے روحا نے جائے نماز بچھایا تو حاتم نے اُسے مخاطب کیا

ایسے کیسے۔۔۔آپکی طبیعت ٹھیک نہیں۔۔۔"لہجے سے چھلکتی فکر"

ٹھیک ہوں میں۔۔۔کچھ نہیں ہو گا۔۔۔"وہ مسکرایا اور پھر چل دیا۔۔۔روحا نے الجھتے ہوئے اسکی پشت" کو دیکھا اور پھر نماز کی نیت باندھ لی

۔

بینچ کر جمی گرد کو دیکھ کر وہ مسکرایا۔۔۔آج گرد مٹانے ہی تو آیا تھا۔۔۔اپنے اور اپنے رب کے درمیان بندھی ڈور پر جمی گرد۔۔۔

آج پھر وہ اُسے پارک میں اُسے بینچ پر موجود تھا۔۔۔اُفق پر پھیلی لالی نیلے پانیوں میں ڈھل رہی تھی۔۔۔ ملگجی اندھیرا ہر شے کو اپنی آغوش میں چھپا رہا تھا۔۔۔پرندے اپنے مرکز پر واپس لوٹ رہے تھے۔۔۔ آج وہ بھی اپنے مرکز پر واپس لوٹا تھا۔۔۔وہ مسکرایا۔۔۔شام بھی مسکرا اُٹھی۔۔۔

"بولنا چاہ رہا ہوں مگر۔۔۔یوں لگتا ہے کہ الفاظ ختم ہو گئے ہیں۔۔۔دل میں موجود احساسات کو کوئی نام نہیں دے پا رہا۔۔۔مگر آپ تو دلوں کے حال بھی جان جاتے ہیں نا۔۔۔میرے دل کا حال بھی جان لیجئے۔۔"بات کے اختتام پر شاید اُسکی آنکھوں کے کنارے بھیگے تھے۔۔۔ڈھلتی شام نے اندازہ کرنا چاہا

"ناشکریہ کے لیے الفاظ ہیں نا معافی کے لیے۔۔۔بس بے بسی ہی بے بسی سی ہے۔۔۔مگر جانتے ہیں، اِس بے بسی میں بھی سکون سا ہے۔۔۔کیونکہ آپ کے آگے کسی کا بس نہیں تو بے بسی ہی اچھی۔۔۔"وہ مسلسل سر جھکائے ہوئے تھا

"اگر میں عورت ذات کی وجہ سے منہ موڑ گیا تھا تو دیکھیں آج آیا بھی اُسی کی وجہ سے ہوں۔۔۔مگر لوٹا ہوں تو جانا ہے کہ۔۔۔کہ بہت نقصان کر ڈالا۔۔۔ازالہ کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ہمت مانگنے آیا ہوں وہیں سے جہاں سے ٹوٹ گئی تھی۔۔۔صبر مانگنے آیا ہوں وہیں سے جہاں اس اسکا پیمانہ لبریز ہوا تھا۔۔۔آج میں اپنی سارے بے جا قسمیں، وعدے توڑتا ہوں۔۔۔اِس یقین کے ساتھ کہ بے شک آپکی ذات معاف کرنے والی ہے۔"بات کے اختتام پر مسکرایا اور اٹھ کر چل دیا۔۔۔

تو جلال بھی تو جمال بھی

تو ہی حال بھی تو ہی قال بھی

تیری شان کی کروں بات کیا

تو ہی خود ہے اپنا کمال بھی

قدموں کا رُخ بتاتا تھا کہ اِرادہ مسجد کا ہے۔۔۔

جھجھکتے ہوئے اُس نے وضو کے لیے نل کھولا۔۔۔ جھجھک فطرتی تھی۔۔۔ کہ کہیں کوئی دیکھے گا تو کیا سوچا گا۔۔۔ بامشکل بائیں بازو کو حرکت دیتے اُس نے وضو شروع کیا۔۔۔ ناک میں پانے ڈالتے یاد آیا کہ وضو سے پہلے تعوذ پڑھانا تسمیہ۔۔۔ انہیں پڑھنے کے بعد پھر سے وضو شروع کیا۔۔۔ اِس بار بھول گیا کہ چہرہ پہلے دھوتے ہیں یا بازو اور مساع کب کرتے ہیں۔۔۔ خود پر غصے میں جھنجھلا گیا تو پاس کھڑا بچہ اُسے دیکھتے ہنس پڑا۔۔۔

انکل آپ کو تو وضو کرنا بھی نہیں آتا۔۔۔ "وہ ہنستے ہوئے بولا"

حاتم کو شدید شرمندگی نے آگھیرا فوراً اٹھ کر قدم مسجد سے باہر بڑھا دیے۔۔۔اُسے جاتا دیکھ کر دور کھڑے مولوی صاحب مسکرا دیے۔۔۔

جو یہاں تک لے آیا۔۔۔ آگے بھی وہی لائے گا۔۔۔"وہ مسکرا کر کہتے اندر کی طرف بڑھ گئے۔۔۔"

وہ لاؤنج میں بیٹھی اسکا انتظار کر رہی تھی جب لاؤنج کا دروازہ کُھلا۔۔۔وہ سر جھکائے اندر داخل ہوا۔۔۔ اُسکے چہرے پر پشیمانی واقعی ہی میں اتنی واضح تھی یا یہ روحا کی محبت کا کمال تھا کہ اُسکا ہر رنگ پہچاننے لگی تھی۔۔۔اُٹھ کر اسکی طرف بڑھی

شکر آ گئے آپ۔۔۔"وہ خاموش رہا"

آپ طبیعت ٹھیک ہے؟؟.."اُس نے فکر مندی سے پوچھا تو حاتم نے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔"

چلیں کھانے تیار ہے۔۔۔"وہ پیار سے بولی، بلکہ جب بھی بولتی حاتم کے لیے لہجے میں بے تحاشا محبت" چھلکتی جِسے محسوس کرتے وہ بے خود سا ہو جاتا۔۔۔کیا واقعی ہی میں کوئی اُس سے اتنی محبت کر سکتا تھا؟؟۔۔۔پھر کبھی خود پر رشک آتا تو کبھی خود کو اِس چاہت کے قابل نا سمجھتا۔۔۔

آج ہم ڈائننگ پر کھانا کھائیں گے۔۔۔بہت دن ہو گئے ہم تو کمرے میں قید سے ہو کر رہ گئے ہیں۔۔۔""

اُسنے کرسی کھینچتے ہوئے کہا پھر اُسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔حاتم نے لمحا بھر کو اُسے دیکھا پھر بیٹھ گیا۔۔۔

آج میں نے سوچا کیوں نا آپ پر تھوڑا ترس کھا لیا جائے اِس لیے آج میں نے بریانی بنالی ہے۔۔۔"وہ مسکرا کر بولی۔۔۔جانتے تھی کہ وہ پھیکے کھانے کھا کھا تھک گیا ہے۔۔۔مگر بریانی بھی مصالحے دار نہیں تھی۔۔

آپ نے بنائی ہے؟؟۔۔۔"اُس نے حیرانی سے پوچھا"

ہاں۔۔۔ویسے بھی اب روز کھانا میں ہی تو بناتی ہوں۔۔"وہ عام سے انداز میں بولی تو حاتم اُسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔یعنی کھانا وہ بناتی تھی مگر اِس نے کبھی غور ہی نہیں کیا۔۔۔تف ہے یار حاتم۔۔۔وہ کچھ نارمل ہوا

روحا نے کھانا لگایا پھر اُسکی پلیٹ میں چاول نِکالے۔۔۔تو حاتم نے کھانے کی طرف ہاتھ نا بڑھایا۔۔۔وہ عادی ہونے لگا تھا اُسکے ہاتھ سے کھانا کیا۔۔۔اُسے اچھا لگتا تھا اُسکے ہاتھ سے کھانا۔۔۔

شروع کریں نا۔۔۔"روحا بیٹھتے ہوئے بولی"

کروائیں نا۔۔۔"وہ مسکرا کر اُسکے انداز میں بولا۔۔۔روحا نے حیرانی سے اُسے دیکھا۔۔۔"

"آپ کچھ زیادہ ہی نہیں بِگڑتے جا رہے۔۔۔"

کوئی ناجائز خواہش تو نہیں۔"اس نے تحمل سے جواب دیا۔۔۔روحا اُسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔اب کیا" جواب دے اُسے۔۔۔پھر اپنے دل کی سُنتے اسکی پلیٹ میں ایک اور چمچ رکھا اور اپنی کرسی اسکے نزدیک کی۔۔۔

کِھلاؤں گی نہیں مگر ساتھ کھاؤں گی ضرور۔۔۔"وہ آرام سے بولی۔۔۔حاتم اتنے پر ہی خوش ہو گیا۔۔۔" روحا نے غور سے اُسے دیکھا

کیا تھا یہ شخص؟؟؟

پل میں تولا پل میں ماشہ

"سنیں۔۔۔"

وہ عشاء پڑھنے کے بعد جائے نماز اٹھا رہی تھی جب حاتم نے اُسے پکارا۔۔۔روحا نے نوٹ کیا، وہ اُسے اُسکے نام سے مخاطب نہیں کرتا تھا۔۔۔

مجھے وضو کروادیں گی؟؟..."وہ صوفے پر سر جھکائے بیٹھے اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا

روحا پہلے تو اسکی بات پر سکتے میں آگئی پھر مسکرا کر اسکی طرف بڑھی اور ہاتھ اسکے دائیں کندھے پر رکھا۔۔۔اشارہ ہمیشہ ساتھ نبھانے کا تھا۔۔۔

"وضو کے بعد وہ جائے نماز پر آ کھڑا ہوا تو وہ بولی" آپ یوں نماز نا پڑھیں۔۔۔ آپ کا کندہ دُکھے گا۔۔۔ انہوں۔۔۔اب کچھ نہیں ہو گا۔۔" وہ بس اتنا کہہ پایا۔۔۔جائے نماز پر کھڑے ہونے کے بعد اُس نے نماز دھرانی چاہی۔۔ مگر وہ تو وضو ہی بھول چکا تھا تو بھلا نماز کیسے یاد رہتی۔۔۔ کتنی دیر وہ بھولی آیات کو یاد کرنے کی کوشش کرتا رہا پھر تھک کر وہیں جائے نماز پر بیٹھ گیا۔۔۔ سر جھکائے نا جانے کتنی دیر وہ بے آواز روتا رہا۔۔۔ آنسو روانی سے بہہ رہے تھے۔۔ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ معافی مانگے تو کِس کِس گناہ کی مانگے اور اگر شکر ادا کرے تو کِس کِس نعمت کے لیے شکر ادا کرے۔۔۔بے بسی سی بے بسی میں اسکی زبان پر ایک ہی لفظ تھا۔۔۔ اللّٰہ۔۔۔ وہ اُسے ہی دھرائے جا رہا تھا۔۔۔اور کیا نہیں تھا جو وہ کہہ نہیں رہا تھا۔۔۔وہ ایک نام ہی کافی تھا معافی کے لیے تلافی کے لیے۔۔۔وہ بادشاہوں کے بادشاہ کو اُسکے اسم الاعظم سے پکار رہا تھا تو کیسے ممکن نا تھا کہ وہ اُسے نا سنتا اُس کی طرف نا بڑھتا، اُس محبت سے نا تھامتا۔۔۔ پھر اسکی زبان پر وِرد میں بے اختیار تغیر آیا۔۔۔وہ اللّٰہ سے۔۔۔لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔۔۔پر آ چکا تھا۔۔۔

تقریباً آدھا گھنٹہ وہ یونہی بیٹھا رہا روحا کو اسکے آرام کا خیال آیا تو اُٹھ کر نیچے اسکی پاس آ بیٹھی۔۔۔پھر اسکے دائیں کندھے پر دائیاں ہاتھ رکھا۔۔۔

میرے گناہ بہت بڑے بہت زیادہ ہیں..."پشیمانی سے بھرپور آواز"

کیا اُسکی رحمت سے بھی بڑے ہیں؟؟۔۔"محبت اور یقین سے جواب میں پوچھے جانے والا سوال۔۔۔وہ" لاجواب ہو گیا۔۔۔

میں معافی کے قابل نہیں۔۔۔"پھر سے وہی پشیمانی سے بھرائی آواز"

اگر اُس نے معاف نا کرنا ہوتا تو کبھی یوں معافی کا طالب نا بناتا آپ کو۔۔۔کیسے ممکن ہے کہ اسکا بندہ اس" سے کچھ مانگے اور وہ عطا نا کرے۔۔۔وہ آپ کو معاف کرنا چاہتا ہے تبھی تو آپ کو اپنے آگے جھکایا ہے اُس نے۔۔"وہ نرمی سے بولی۔۔۔وہ پھر سے لاجواب ہو گیا

میرے گناہوں کی پشیمانی مجھے مار ڈالے گی۔۔۔میں اپنے گناہوں کی شرمندگی سے ہی مر جاؤں" "گا۔۔۔

یہ تو اچھی بات ہے۔۔۔۔"پھر سے وہی نرمی۔۔۔حاتم نے اُسے نا سمجھی سے دیکھا۔۔۔" پتا ہے۔۔۔اللہ کے نزریک گناہ کرنا اِتنا بُرا نہیں جتنا اُسے پر ڈٹے رہنا ہے۔اپنے گناہ کو چھپانے کے" لیے ایک سے ایک دلیل لے کر آنا اور کبھی اپنی غلطی تسلیم نا کرنا ہے۔اللہ کو یہ خود پسندی ہی تو پسند

نہیں کہ پہلے تو چوری پھر سینہ زوری۔۔۔جب آپ کوئی گناہ کریں چاہے جانے میں یا انجانے میں پھر آپ کو احساس ہو جائے، آپ پشیماں ہو جائیں تو سمجھ جائیں اللہ کو آپ کی کوئی بہت چھوٹی سی نیکی پسند آگئی ہے جس کے صلے میں اُس ذات نے آپ کو اپنی طرف بُلانے کا اشارہ دیا ہے کہ توبہ کرو اور پھر سے میرے ہو جاؤ۔۔۔"وہ دل سے اللہ کی محبتوں پر مسکرا رہی تھی۔۔۔

مگر بہت بڑے گناہ ہیں میرے۔۔۔"اسکے لہجے میں مایوسی تھی"

پتا ہے مایوسی گناہ کیوں ہے؟؟۔۔۔"اب کی بار اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے بولی۔"

اللہ تعالیٰ کی ذات رحمان ہے رحیم ہے غفور ہے۔وہ جو بن مانگے دیتا ہے کیسے ممکن ہے کہ مانگنے پر نا دے۔اگر انسان یہ سمجھے کہ وہ اللہ سے کچھ مانگے گا اور وہ اُسے نہیں مِلے گا تو یہ حقوق اللہ کے خلاف ہے۔یعنی وہ جو دینے والی ذات ہے اُس پر ہم یہ قیاس کریں کہ وہ نہیں دے گی تو یہ تو سراسر اللہ کو اسکے حق سے دستبردار کرنا ہے۔اور کسی کو اسکے حق سے دستبردار کرنا ظلم کہلاتا ہے۔۔جبکہ ظلم اللہ معاف نہیں کرتا۔۔۔یعنی مایوس ہونا اللہ کی ذات پر ظلم کرنے جیسا ہے۔۔۔تو کیا ہمیں مایوس ہونا چاہیئے؟۔۔"

وہ پل میں اُسے مایوسی کی پستیوں سے نکال کر یقین کی راہ پر لے آئی تھی۔۔۔وہ اُسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔وہ اُسے کسی مرجان سے کم نا لگی۔۔۔کسی یاقوت یا زمرد سے کم نا لگی۔۔۔اور واقعی ہی میں وہ کسی مرجان، یاقوت یا زمرد سے کم نا تھی بھلا ہوتی بھی کیسے۔۔۔وہ جو اللہ کے رضا کے لیے اسکے ہر حکم کے رنگ میں

رنگ جاتی تھی بھلا کیسے نا انمول ہوتی۔۔۔وہ خاص تھی بہت خاص، اللہ کے لیے۔۔۔ تبھی اللہ نے اُسے قدردان کے ہاتھوں سونپا تھا۔۔۔

اممممم۔۔۔۔۔"وہ سر کھجاتے غلام دین کو متوجہ کرنے لگا۔غلام دین نے پیار سے اُسے دیکھا جو کافی بشاش لگ رہا تھا۔۔پھر اسکا ماتھا چوما۔۔

وہ ایک بات پوچھنی تھی آپ سے۔۔۔"وہ رازدارانہ انداز میں بولا"

جی پوچھیں۔۔"انہیں اسکے انداز پر حیرت ہوئی۔۔۔حاتم نے نظریں گھما کر اِدھر اُدھر دیکھا کہ کہیں کوئی دیکھ تو نہیں رہا پھر بولا"

وہ کل میں نے روحا کے سامنے نمرہ کو بیٹا بول دیا تو وہ دونوں تو یوں ہنسی کہ پتا نہیں کون سا جوک آف دی ائیر سنایا ہو میں نے۔۔۔"وہ منہ بنا کر بولا تو غلام دین نے مسکراہٹ دبائی"

آپ کو پتا ہے وہ کیوں ہنسی؟؟۔۔۔"اُس کے پوچھنے پر انکی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تو حاتم نے خفگی سے انہیں دیکھا۔۔۔"

اب آپ بھی ہنسیں گے مجھ پر؟؟۔۔۔"وہ آنکھیں پٹپٹا کر نچلا لب لٹکائے بولا۔۔۔غلام دین نے اُسے غور سے دیکھا۔۔کیا یہ وہی حاتم تھا؟؟..."

اصل میں نمرہ اور روحا بیٹی ایک ہی جتنی ہیں۔۔۔ ہم عمر ہیں۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے بولے تو حاتم کا" منہ کُھل گیا۔۔۔ پھر اُسے انکا ہنسنا بجا لگا۔۔۔۔ ظاہر سی بات ہے کہ بیوی کی ہم عمر کو بیٹا کہے گا تو لوگ ہنسے گے ہی مگر کوئی حرج بھی نہیں کہنے میں۔۔۔

آپ کی عمر کیا ہے؟؟۔۔۔"ناشتے کے بعد وہ اسکا بینڈ تیج بدلنے لگی جب حاتم نے پوچھا۔ روحا نے لمحے" بھر کو اُسے دیکھا

اممم۔۔۔۔ اگلے مہینے بیس سال اور دو مہینوں کی ہو جاؤں گی۔۔۔"وہ حساب لگاتے بولی"

یعنی بائیس سال اور دو ماہ کی۔۔۔۔ ہے نا؟؟۔۔۔"وہ شرارت سے بولا۔۔ جبکہ ماتھے کی پٹی اتار کر روحا" نے اُسے دیکھا

جی نہیں۔۔۔۔ بیس سال اور دو مہینوں کا مطلب بیس سال اور دو مہینے۔۔"وہ بُرا مناگئی۔۔۔ آخر کو لڑکی" تھی اور اُوپر سے بات اسکی عمر کی تھی۔۔۔ کیسے برداشت کر جاتی وہ دو سال زیادہ۔۔۔

میں تو اِس لیے کہہ رہا ہوں کہ اکثر لڑکیاں اپنی عمر عموماً دو سال کم بتاتی ہیں۔۔"وہ بے تکے انداز لگاتے" بولا

اچھا بڑا پتا ہے آپ کو؟؟؟۔۔"وہ کاٹن پر اینٹی سیپٹک لگا کر اسکا زخم صاف کرتے بولی جواب مندمل"

ہونے لگا تھا۔۔۔

پتا رکھنا پڑتا ہے۔۔"شوخی سے بھرپور لہجہ"

اچھا!!۔۔۔اور کِس کِس کا پتا رکھا ہوا ہے آپ نے؟؟۔۔۔"وہ اپنا کام چھوڑ کر کمر پر ہاتھ رکھے کڑے"

تیوروں سے بولی۔۔۔اُسے تنگ ہوتا دیکھ کر وہ فوراً پوروں پر گننے لگا۔۔۔پھر رُکا

فہرست لمبی ہے۔۔۔"وہ منہ بنائے بولا جبکہ روحا کو تو تپ چڑھ گئی"

اچھا تو اب بلائیں انہی سرِ فہرست کو۔۔۔اور انہی سے کروائیں کام۔۔۔"وہ اٹھتے ہوئے بولی...حاتم نے"

فوراً اُسکا ہاتھ پکڑ کر اُسے بیٹھایا،وہ لوگ نیچے لاؤنج میں موجود تھے۔۔

روحا نے غصے سے اپنا ہاتھ نا چاہتے ہوئے بھی چھڑایا اور منہ موڑ کر بیٹھ گئی۔۔۔اُسے ناراض دیکھ کر حاتم

بے چین ہوا

سچی مذاق کر رہا تھا۔۔۔"وہ اسکے نزدیک ہوتے بولے"

جو مذاق کسی کا دل دُکھائے وہ مذاق مذاق نہیں ہوتا۔۔۔"وہ دور کھسکتے بولی۔۔۔"

حاتم کا تو منہ ہی کُھل گیا۔یعنی اب وہ اُسے اسکی ہی بات لوٹا رہی تھی۔۔۔ہاں ہاں!!... آج کل اسکا منہ بار بار ہی کُھل رہا تھا۔۔وہ چھٹانک بھر لڑکی جو اسے سامنے نظریں اٹھانے کی بھی جرات نہیں کرتی تھی کیسے بات بے بات اُسے کھٹ سے جواب دے دیتی۔۔۔

ویسے آپ کا دل کِس بات سے دُکھا۔؟؟۔۔"وہ اسکے مزید نزدیک ہوتے بولا"

اسی بات سے کہ نا جانے کِس کِس کا حساب رکھا ہوا ہے آپ نے۔۔۔"وہ پھر سے کھسکی"

اور کیوں لگا بُرا آپ کو میرا کسی اور کا حساب رکھنا۔۔۔"وہ اسکے قریب ہوا"

میرا شوہر اوروں کے حساب رکھتا پھرے گا تو بھلا کیا میں خوشی سے شادیانے بجاؤں گی۔۔۔"اب کی بار" فرار کی راہ درکار نا تھی۔۔ جبکی حاتم کا دل تو"میرا شوہر" پر ہی رُک گیا تھا۔۔۔اُسے کیا معلوم اُس نے آگے کیا کہا تھا۔۔۔جبکہ روحا نے اب زبان دانتوں تلے دبائی۔۔۔اب کی بار وہ حیا سے چہرہ موڑے تھی۔۔۔حاتم مسکرایا

سچی کسی کا حساب نہیں رکھا۔۔۔"وہ اُسے منانے لگا"

آپ نے کہا اور میں نے مان لیا۔۔۔۔واہ۔۔۔"وہ ناراضی"

آپ کی قسم!!... آپ کے سوا کسی کا حساب نہیں۔۔۔"وہ سنجیدگی سے بولا"

بُری بات۔۔۔یوں بات بے بات قسمیں نہیں کھاتے۔۔۔قسم صرف اللہ کی ذات کی کھائی جاتی ہے"
وہ بھی بہت سنگین حالت میں۔۔۔یوں بلاوجہ قسمیں کھانا غلط بات ہے۔۔۔"وہ فٹ سے بولی۔۔۔یعنی ساری بات میں سے اُس نے اپنے مطلب کی بات نکالی تھی۔۔۔

جی استانی صاحبہ۔۔۔اور کوئی سبق؟؟۔۔۔"وہ جل کر بولا تو روحا نے خفگی سے دیکھا۔۔۔پھر منہ ایک طرف ٹیڑھا کرتے واپس اسکے زخم کی طرف بڑھی۔۔۔

اپنے ماتھے کی طرف بڑھتے اسکے ہاتھوں کو حاتم نے ایک ہاتھ سے تھاما اور اپنی بھوری آنکھیں اسکی کانچ سی سیاہ آنکھوں میں ڈالتے محبت پاش نظروں سے اُسے دیکھا۔اسکی نظروں کی تاب نالاتے وہ سر جھکا گئی۔۔۔جبکہ دل اپنے من پسند شخص کی من پسند قربت میں من پسند راگ الاپنے لگا تھا۔۔۔دھڑکن دھڑکن اسکے نام کی مالا تیزی سے چھپنے لگی۔۔۔حیا سے گالوں پر لالی چھا گئی

"آج آپ نے لپسٹک نہیں لگائی؟؟۔۔۔"

غیر متوقع سوال پر روحا نے فوراً سر اٹھا کر دیکھا

لگا کر رکھا کریں نا۔۔۔"وہ اسکی آنکھوں کو اپنی آنکھوں سے مبحت کی روداد سناتے بولا۔۔۔تو وہ شرما گئی۔۔۔آج پہلی بار اسکا محرم اُس کے بناؤ سنگھار سے متعلق اپنی کسی خواہش کا اظہار کر رہا تھا۔۔۔

بے رحم آنکھوں والی۔۔۔"کہتے ہوئے جھک کر اُس نے روحا کا دائیاں کندھا نرمی سے چوما۔۔۔"

حاتم نے اُن دو لڑکوں کو ناگواری سے دیکھا جو ہر آتی جاتی لڑکی پر آوازیں کس رہے تھے۔ وہ لوگ ولید اور سارہ کے لیے ویڈنگ گفٹ لینے آئے تھے۔ حلانکہ روحا نے لاکھ ضد کی کہ وہ غلام دین یا نمرہ کے ساتھ جا کر لے آئے گی مگر حاتم بھی باضد تھا کہ وہ اُسے اکیلا کسی طور نہیں جانے دے گا۔ تبھی روحا کو ہار ماننی پڑی۔ غلام دین نے انہیں لانے لے جانے کا ذمہ لیا تو روحا نے نمرہ کو بھی تھا لے لیا۔ بقول روحا کے کہ وہ اکیلی میں گھر بور ہو گی۔

وہ دونوں حاتم اور غلام دین سے چند قدم آگے تھیں۔ دونوں کی نقاب میں موجود تھیں۔ حلانکہ نمرہ نقاب نہیں کرتی تھی مگر اللہ کے فضل اور روحا کے دیے حوصلے سے کرنے لگی تھی۔ وہ دونوں اُن لڑکوں کے آگے سے گزرنے لگیں تھیں کہ حاتم نے انہیں روکنے کے لیے لب وا کیے مگر اگلے ہی لمحے حیرت نے اُسے آگھیرا۔ وہ جو ہر آتی جاتی لڑکی کو دیکھ کر آوازیں کستے پھر ایک دوسرے کے ہاتھ پر تالی مار کر ہنستے، انہیں دیکھ کر سیدھے ہو گئے۔ یوں جیسے انہوں نے روحا اور نمرہ کو دیکھا ہی نا ہو۔ حاتم کو اِس منظر نے حیرت میں مبتلا کر دیا۔

"یہ کیسا ہے؟۔۔" روحا نے کسی گفٹ کی طرف اشارہ کرتے اُسے متوجہ کیا۔ جبکہ حاتم ابھی تک الجھن کا شکار تھا۔

وہ لڑکے ہر لڑکی پر آوازیں کس رہے تھے مگر آپ لوگوں کو یوں نظر انداز کیا جیسے ہوں ہی نا۔۔"اب" کی بار اُس نے پوچھ ہی لیا۔روحا مسکرائی تھی اسکی بار پر،اسکی آنکھیں بتا رہی تھیں۔

جانتے ہیں یہ کیا ہے؟۔۔"روحا نے اپنی چادر کی طرف اشارہ کیا۔تو حاتم نے اُسے الجھتے ہوئے دیکھا۔" کہنے کو یہ ایک کپڑے کا ٹکڑا ہے مگر یہ اللہ کا حکم ہے،وہ حکم جس میں ہر لڑکی ہر عورت کی عزت پوشیدہ" ہے۔اب یہ ہم لڑکیوں پر منحصر ہے کہ اپنی عزت کو اوڑھیں یا اتار پھینکیں۔کوئی انسان آپ کی عزت تب تک نہیں کرے گا جب تک آپ اپنی عزت خود نا کریں۔"اسکی بات پر حاتم دنگ رہ گیا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں جب لڑکیاں اور خواتین بازاروں سے گزرتیں تو کفار اور" مشرکین اُن کو تنگ کرتے،اُن پر آوازیں کستے۔۔۔پھر اللہ کی طرف سے پردے کا حکم آیا کہ مسلمان عورتوں گھروں سے نکلتے ہوئے اپنے چہروں پر چادر ڈال لیں اور خود کو اچھی طرح حیا کہ دامن میں لپیٹ لیں تا کہ جب وہ بازار سے گزریں تو لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ حیادار عورتیں ہیں اور باعزت گھرانوں سے تعلق رکھتی ہیں۔اِس طرح اُن پر نا کوئی آواز کستا نا کوئی انہیں تنگ کرتا جبکہ اُنہیں عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔۔۔صرف صدیاں بدلی ہیں حاتم۔۔۔جہالت اب بھی باقی ہے،جس سے اپنا آپ ہمیں خود بچانا ہے۔۔"وہ کہنے کے ساتھ ساتھ گفٹس بھی دیکھ رہی تھی اور بات کے اختتام پر وہ رُکی اور ایک گفٹ کو اٹھا کر دیکھنے لگی۔۔۔

آپ کہاں چلے ؟؟۔۔۔"گاڑی سے اتر کر وہ گیٹ کر طرف بڑھا تو اُسے جاتے دیکھ کر روحانے پوچھا"

کچھ کام سے جارہا ہوں کچھ دیر تک آجاؤں گا۔۔۔"وہ کہہ کر چل دیا تو روحانے اُس کی پشت کو دیکھا اور"

پھر کندھے اچکا کر اندر کی طرف بڑھ آئی۔۔

وہ اُسی پارک میں اپنے بینچ پر موجود تھا۔۔موبائل نکال کر نماز ایپ ڈاؤن لوڈ کی۔۔پہلے نماز کا طریقہ دیکھا پھر نماز دیکھی۔۔۔پہلے بار وہ اٹک اٹک کر پڑھ رہا تھا،غلط الفاظ بھی پڑھ رہا تھا۔۔۔پھر رُک کر آڈیو میں نماز چلا کر بار بار سُنی اور پھر پڑھنے لگا۔۔۔آہستہ آہستہ اسکے پڑھنے میں روانی آرہی تھی،پھر وہ اُسے زبانی یاد کرنے لگا۔۔۔اُسے وہاں بیٹھے ڈھائی گھنٹے گزر چکے تھے،مغرب کا وقت قریب تھا۔۔۔وہ نماز یاد کر چکا تھا۔۔۔مگر وہ سر شرمندگی سے جھکا ہوا تھا کہ وہ کیسا مسلمان تھا جو نماز بھول بیٹھا تھا۔۔۔۔مغرب کی آذان شروع ہوئی تو وہ اُٹھ کر مسجد کی طرف چل دیا۔۔۔۔

آج وہ وضو کا طریقہ نہیں بھولا تھا مگر بہت آرام آرام سے وضو کر رہا تھا۔۔۔جب نماز کے لیے تین صفیں بن گئیں تو وہ چوتھی صف میں کھڑا ہو گیا۔۔۔وہ خود کو پہلی صفوں میں کھڑے ہونے کے قابل نہیں سمجھ رہا تھا۔۔۔آج اُس نے دس سال بعد نماز پڑھی تھی وہ بھی باجماعت۔۔آنسو تھے کہ رُکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔۔۔اور جس کی بارگاہ میں وہ موجود تھا وہاں آنسو بے مول نہیں ہوتے،

وہاں آنسوؤں سے زیادہ انمول کچھ نہیں ہوتا،وہاں آنسوؤں سے جنت بھی خریدی جاسکتی ہے اور جہنم بھی بُجھائی جاسکتی ہے۔۔۔۔

نماز کے بعد وہ وہیں سر جھکائے بیٹھا رہا یہاں تک کہ مسجد خالی ہو گئی۔۔۔مولوی صاحب جو نا جانے کب سے اُسے دیکھ دیکھ کر رب کی شان بیان کر رہے تھے اُسے کے پاس آ بیٹھے۔۔۔

تو آخر لے ہی آیا وہ تمہیں واپس۔۔۔۔"وہ مسکرا کر بولے"

دیر کر دی نا میں نے۔۔۔"وہ سر جھکائے پشیمانی سے بولا"

دیر آئے مگر۔۔۔۔۔درست آئے۔۔۔"وہ پھر سے مسکرائے۔انکی بات پر حاتم لاجواب ہو گیا۔"

مگر اپنے گندے خون کو مزید گندہ کر آیا ہوں۔۔۔"ہنوز وہی انداز"

کیوں اسکی امانت میں خیانت کرتے ہو۔۔۔"اب کی بار وہ مسکرائے نہیں تھے۔وہ خاموش رہا۔"

تمہارے جسم کا ریشہ ریشہ،خون کی بوند بوند تک تو اُسکی امانت ہے کیوں انہیں بُرا بھلا کہہ کر اسکی امانت میں خیانت کرتے ہو۔۔۔"وہ اسے باغور دیکھتے بولے"

مگر لوگ میرے خون کو گندہ۔۔۔۔"وہ بولا ہی تھا کہ مولوی صاحب اسکی بات کو کاٹ گئے۔"

اللہ نے انسان کو مٹی سے بنایا۔۔۔جانتے ہو کِس مٹی سے؟؟۔۔گارے سے۔۔۔پھر اُسے نطفے کی شکل دی۔۔۔۔اب بتاؤ گارا پاک ہے یا نطفہ۔۔۔؟؟۔پھر بتاؤ کہ یہاں کون پاک ہے؟؟؟۔اللہ نے یونہی

انسان کو قرآن مجید میں بار بار اسکی حقیقت یاد نہیں دِلائی۔۔۔پھر اُس کا کرم دیکھو نور کو چھوڑ کر اسی گارے سے بنے انسان کو اپنا نائب بناڈالا۔۔۔۔۔سبحان اللہ۔۔"وہ اُسے لاجواب کر گئے۔وہ چہرہ اٹھائے بے یقینی سے انہیں دیکھنے لگا تو وہ مسکرائے

لوگوں کی کیا بات کرتے ہو میاں۔۔۔زرا چاروں طرف نظر دوڑاؤ اور پھر مجھے بتاؤ۔۔۔کون ہے جو" "یہاں پاک ہے اس ذات کے سوا؟؟؟۔۔۔

وہ چاروں طرف انگلی گھماتے بولے

ہاں کپڑوں کا تم کہہ سکتے ہو کہ صاف ہیں۔۔۔۔مگر کیا اِن کے باطن نظر آتے ہیں؟؟۔۔۔اِن کے" دلوں میں جھانک سکتے ہو؟؟۔۔۔نہیں نا۔۔۔یہاں سب ایک سے ہیں۔۔۔کوئی بھی پاک صاف یا نیک نہیں،دل سبھی کے کالے ہیں۔۔۔بس فرق اتنا کہ اللہ نے انکے عیب چھپا رکھے ہیں۔۔باطن اور دل نظر نہیں آتے۔۔۔اور یہ سمجھتے ہیں سفید کلف دار پہن کر کالے ضمیر چھپالیں گے۔۔۔اگر انسان اپنی "اوقات نا بھولے تو شاید زندگی آسان لگنے لگے۔۔۔

وہ کہہ کر اٹھ چکے تھے۔۔۔

اگر اب لوٹ ہی رہے تو پوری طرح لوٹو۔۔۔خود کو پوری طرح اُس کے حوالے کر دو۔۔۔پھر دیکھنا" کیسے تمہاری زندگی سنور جاتی۔۔۔"وہ اسکا کندھا تھپکتے آگے بڑھ گئے۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔ کہاں رہ گئے تھے آپ؟؟۔۔۔"وہ جو بے چینی سے لاؤنج کے چکر کاٹ رہی تھی فوراً" اسکی طرف لپکی

وہ عشاء پڑھ کر لوٹا تھا، اسے فکر مند دیکھ کر مسکرایا۔۔۔

اتنا فکر مند مت ہوا کریں۔۔۔ ہر راستہ آپ کی طرف ہی لوٹا لاتا ہے مجھے۔۔۔"صوفے پر بیٹھتے ہوئے" بولا، چہرے پر تھکن واضح تھی۔۔۔

آپ کی طبیعت ٹھیک ہے؟؟۔۔۔"اس کی بات کی بجائے چہرے پر غور کرتے اُس نے پوچھا۔۔۔ تو اس" نے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔

چلیں کھانا تیار ہے آپ کا ہی انتظار کر رہی تھی۔۔۔"وہ کھانا لگانے کے لیے اٹھ گئی۔۔۔"

روحا آپی آپ کے لیے حلیمہ کا فون ہے۔۔۔"ابھی انہوں نے کھانا مکمل کیا ہی تھا کہ نمرہ نے اطلاع" دی۔۔

اس لڑکی کو اِس وقت کیا سوجھی۔۔۔"وہ محبت سے مسکراتے ہوئے اٹھی"

اسلام و علیکم آپی۔۔۔۔بہت بہت مبارک ہو۔۔۔"حلیمہ کی جھومتی آواز فون سے نکل کر اسکا کان" پھاڑنے کو کافی تھی۔

وعلیکم السلام۔۔۔ آرام سے حلیمہ اتنا بھی کیا جوش۔۔۔"وہ ہنسی"

اور کس چیز کی مبارک باد؟؟۔۔۔"پھر پوچھا تو حاتم نے اُسے دیکھا جو اب صوفے پر بیٹھ رہا تھا۔"

کیا مطلب کس چیز کی مبارکباد۔۔۔ آپ کے رزلٹ کی اور کس چیز کی۔۔۔"حلیمہ الجھی"

رزلٹ آگیا؟؟؟۔۔۔"وہ ایک دم اچھلی"

ہاں تو کیا آپ کو نہیں پتا؟؟۔۔۔ مطلب آپ نے آج کا اخبار نہیں دیکھا؟؟۔۔"حلیمہ شاکی تھی۔"

نہیں۔۔۔"روحا کی دھڑکنیں رزلٹ کے نام پر ہی اتھل پتھل ہو گئیں"

تو فوراً دیکھیں۔۔۔"حلیمہ کو صدمہ لگا۔۔۔روحا فون بند کرتے سینٹر ٹیبل پر پڑے اخبار کی طرف"

بڑھی۔۔۔ سارا اخبار کھنگالا پھر ایک خبر پر رُکی۔۔۔ چہرے پر بے یقینی پھیل گئی۔۔۔ حاتم باغور اسکے

چہرے کے بدلتے رنگ دیکھ رہا تھا۔۔۔روحا شاک میں تھی۔۔

کیا ہوا۔۔۔ سب ٹھیک ہے؟؟۔۔۔"حاتم اسے یوں دیکھ کر بے چین ہوا۔۔۔ اسکی بات پر روحا مسکرا"

دی۔۔۔۔

میں پاس ہو گئی۔۔۔"پھر بے یقینی سے منہ پر ہاتھ رکھے بولی۔۔۔ اور پھر اوپر کی طرف بھاگی۔۔۔ حاتم"

تو سے جاتے دیکھتا رہ گیا۔۔۔ پھر الجھتے ہوئے اخبار دیکھا۔۔۔ آنکھوں میں بے یقینی پھیلی، حیرت

اُبھری۔۔۔ پھر آنکھیں مسکرائیں اور پھر لب۔۔۔

تمہارا نام پڑھ لوں تو
میری آنکھیں مسکراتی ہیں

"بورڈ بھر میں اول پوزیشن حاصل کرنے والی طالبہ۔۔۔روحاریحام۔۔۔۔"
حاتم کا دل جھوم اٹھا۔۔۔پھر یک دم اسکی ہنسی سمٹی۔۔۔۔
بورڈ ٹاپر روحاریحام کو انگلش نہیں آتی؟؟۔۔۔"غصے سے ہمکلامی میں ایک ابرو اچکایا"
یعنی انہوں نے مجھ سے جھوٹ بولا۔۔۔"ماتھے کر سلوٹیں ابھریں۔۔۔پھر وہ بھی اوپر کی طرف بڑھا"
وہ شکرانے کے نوافل ادا کرنے کے بعد جائے نماز طے لگا رہی تھی جب پیچھے صوفے پر بیٹھے حاتم کو دیکھا جو کڑے تیور لیے اُسے دیکھ رہا تھا۔۔۔اسکے دیکھنے پر چہرہ موڑ گیا۔۔۔وہ سخت ناراض ہوا تھا اُس سے۔۔۔
انہیں کیا ہوا؟؟۔۔۔"روحا نے حیرانی سے اسے دیکھا۔۔۔اُسے وہیں چھوڑ کر اسکے لیے دودھ لائی اور"
پھر دوا نکالی

آپ کی دوائی کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔"روحا نے عام سے انداز میں بیڈ کی پائنتی پر بیٹھتے ہوئے اسے دیکھ کر"

کہا جو آنکھوں پر بازو رکھے صوفے پر لیٹ چکا تھا

حاتم نے کوئی ردِ عمل ظاہر نہیں کیا۔۔۔

حاتم۔۔۔"روحا نے اسے پکارا۔۔۔پھر سے کوئی ردِ عمل نہیں"

حاتم۔۔۔۔"وہ پریشان ہوئی، اٹھ کر اسکے نزدیک آئی"

حاتم۔۔۔۔"اس نے اسکی آنکھوں سے بازو ہٹانا چاہا"

"Don't touch me..."

وہ ناگواری سے اسکا ہاتھ جھٹکتے بولا لیکن بس بظاہر۔۔۔

جبکہ روحا اسکی بات اور رویے پر ہکا بکا رہ گئی۔۔

کیا ہوا؟۔۔۔آپ کی طبیعت ٹھیک ہے؟؟"پھر زرا سنبھل کر بولی"

"You don't have to worry about me...."

وہ یونہی آنکھوں پر بازو رکھے بولا

روحا کی آنکھیں پانیوں سے بھر گئیں۔۔۔

آپ ناراض کیوں ہیں؟؟وہ بھرائی آواز میں بولی"

اسکی آواز پر بے چین ہوا پھر اٹھتے ہوئے بولا

اب یہ بھی میں بتاؤں۔۔۔"وہ سر جھٹکتے بولا جبکہ دل اسکی بھیگی پلکوں پر چیخنے لگا تھا"

اگر میری کوئی بات بُری لگی تو میں معافی مانگتی ہوں۔۔۔"وہ آنسو پیتے تحمل سے بولی۔۔حاتم نے اُسے"

دیکھا۔۔۔

جھوٹ کیوں بولا مجھ سے؟؟۔۔۔"پھر بولا"

کونسا جھوٹ؟؟۔۔۔"روحانے بے یقینی سے پوچھا"

یہی کہ آپ کو انگلش نہیں آتی۔۔۔"انداز چڑانے والا تھا"

میں نے کب کہا؟؟۔۔۔"اس پر تو حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔۔۔"

کہا اور پھر اس دن جب میں نے۔۔۔۔۔۔وہ i am sorry کہا نہیں مگر اُس دن جب میں نے"

سب۔۔۔کہا تب بھی نا سمجھی کیوں ظاہر کی؟؟۔۔۔"وہ ناراضی سے بولا جبکہ اس دن والے اظہار کے

ذکر پر کترا رہا تھا

وہ نا سمجھی نہیں بے یقینی تھی۔۔۔"وہ فوراً بولی"

کیسی بے یقینی؟؟۔۔۔"حاتم الجھا"

کہے گا تو بے یقینی تو فطرتی ہے۔۔۔ i am sorry مجھ جیسی عام سی لڑکی کو "حاتم زیروز علی خان" اگر "
اور اس دن بھی میں بے یقین تھی کہ مجھ جیسی عام سی لڑکی سے "حاتم زیروز علی خان"۔۔۔۔۔۔"وہ
بات مکمل نا کر سکی۔۔۔نا بیان کر پائی اسکا اظہار۔۔۔۔بے بسی سے آنسو گالوں پر بہہ گئے۔۔۔
اب کی بار وہ اُسے بے یقینی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ واقعی ہی ٹھیک کہہ رہی تھی۔۔۔نا حاتم نے کبھی اُس
سے پوچھا تھا نا کبھی اُس نے خود سے ایسا کہا۔۔۔یعنی وہ خود سے ہی قیافے لگائے بِلاوجہ اس سے ناراض ہوا
تھا وہ بھی اتنا کہ وہ رو دی۔۔۔۔اُسے خود پر غصہ آیا۔۔۔
وہ آنسو پونچھتی بیڈ پر جا بیٹھی۔۔۔یعنی وہ خود سے ہی قیافے لگا کر ناراض ہوا بیٹھا تھا وہ بھی اتنا کہ وہ رو دی
تھی۔۔۔حاتم خود کو سرزنش کرتا اسکے سامنے گھٹنوں کے بل آ بیٹھا۔۔۔۔

"I am sorry..."

وہ دائیں ہاتھ سے دائیاں کان پکڑے بولا۔۔۔روحا نے بے یقینی سے دیکھا
کوئی بات نہیں مگر پلیز آپ ایسے مت کریں، اٹھیں یہاں سے۔۔۔"وہ فوراً بولی"
معاف کر دیا؟؟۔۔۔"وہ وہیں بیٹھے بولا۔۔۔روحا نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔اُسے اسکا یوں اپنے سامنے "
زمین پر بیٹھنا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔
حاتم نے دائیاں ہاتھ اسکے آگے کیا تو روحا نے کچھ چھنپتے ہوئے اسکے ہاتھ میں اپنا ہاتھ تھما دیا۔۔۔

میں پاس ہو گئی۔۔۔"وہ خوشی سے بولی"

بس پاس نہیں ہوئیں میڈم آپ۔۔۔۔ آپ نے بورڈ ٹاپ کیا ہے۔۔۔۔"وہ جیسے اُسے یقین دِلاتے بولا"

میں بہت خوش ہوں۔۔۔"وہ خوشی سے بولی"

میں بھی۔۔۔۔"حاتم اسے خوش دیکھ کر بولا پھر ایکسائیٹمٹ سے کھڑا ہوا اور اسے بھی کیا۔۔۔"

چلیں بتائیں۔۔۔ کیا چاہیئے آپ کو؟؟۔۔۔"وہ پیار سے بولا"

"جو مانگوں گی دیں گے؟؟۔۔۔"

مانگ کر تو دیکھیں۔۔۔ جان بھی حاضر ہے۔۔"وہ اس کا چہرہ آنکھوں میں بساتے بولا"

اجازت چاہیے۔۔۔۔ جامعہ جانے کی۔۔۔"وہ ڈرتے ڈرتے بولی جبکہ اسکی بات پر حاتم کے چہرے پر سنجیدگی چھا گئی۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔ کوئی بات نہیں۔۔۔ اگر آپ نہیں چاہتے تو میں نہیں جاؤں گی۔۔۔"وہ فوراً بولی کہ کہیں وہ غصہ نا ہو جائے پھر کچھ دور جا کر اسکی طرف پیچھا کیے کھڑی ہو گئی۔۔۔ آنسو ضبط کرنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

اجازت ہے۔۔۔"وہ دھیمے سے اسکے کان میں سرگوشی کرتے بولا جبکہ روحا کو تو یقین ہی نا آیا۔۔۔"

سچ؟؟۔۔۔"وہ خوشی سے اچھلی۔۔۔ تو اُس نے ہاں میں سر ہلا دیا۔۔۔۔"

اور ہاں۔۔۔"وہ یک دم سنجیدہ ہوا۔۔روحا نے اسے دیکھا"

ابھی کچھ دیر پہلے آپ نے عام کسے بولا تھا ہاں؟؟۔۔۔میری بیوی عام نہیں ہے۔۔۔کوئی مجھ سے پوچھے" تو میں کہوں کہ اُس سے خاص کچھ نہیں۔۔۔کچھ بھی نہیں۔۔۔"وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے بولا پھر بیڈ کر طرف بڑھ گیا۔۔۔جبکہ اُسے اپنی سماعتوں پر یقین نہیں آرہا۔۔۔

حاتم نے نظر اٹھا کر اُسے دیکھا تو جھکانا بھول گیا۔۔۔وہ بلیک عبائے پر بلیک حجاب کیے ہوئے تھی۔۔۔ عبائے اور حجاب میں شائن تھی اور کچھ بِیڈز بازوں پر لگے ہوئے تھے۔۔وہ پارٹی عبایا تھا۔۔۔اب وہ آئینے کے سامنے کھڑی کاجل لگا رہی تھی۔۔۔اسکی وہ سیاہ کانچ سی آنکھیں سیاہ کالج کی سلائی سے چاندنی رات کے کسی پُر سحر پہر کا منظر پیش کرنے لگیں۔۔۔

جیسے چاند چُپکے سے اتر کر جھیل میں آ ٹھہرا ہو اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ چاندنی ہو گئی ہو۔۔۔۔چہرے کا دو تشنہ حسن دوبالا ہو گیا۔۔۔اگر وہ نقاب نا بھی کرتی ہوتی تو حاتم اُسے ضرور کروا دیتا۔۔۔۔

اِس لیے نہیں کہ وہ تنگ نظر تھا یہ دقیانوسی تصورات کا مالک تھا۔۔۔نہیں۔۔۔بلکہ اِس لیے کہ مرد واقف ہے اِس ہوس سے بھرپور معاشرے سے۔۔۔وہ ہمیشہ اپنے محبوب رشتوں کو چاہے ماں کا ہو، بہن کا، بیوی کا یا بیٹی کا۔۔۔اِس ظالم معاشرے کی ہوس سے بچا کر رکھنا چاہتا ہے۔۔۔وہ نہیں چاہتا کہ اسکے یہ

نایاب موتی کوئی اُچک کر لے جائے۔۔۔اور ویسے بھی قیمتی چیز ہمیشہ چھپائی جاتی ہے جبکہ بے وقعت چیزیں اکثر عیاں ہوتی ہیں۔۔۔۔"

۔

"روحا نے اسکے آگے ہاتھ کیا۔۔۔حاتم نے پہلے اُسے دیکھا پھر والٹ نکال کر اسکے پیسے دیں زرا۔۔۔۔

ہاتھ پر رکھا۔۔۔وہ مسکرائی۔۔۔پھر سو کا نوٹ نکال کر گاڑی کا شیشہ نیچے کرتے مانگنے والے کو دے دیا۔۔۔

وہ لوگ ولید اور سارہ کی شادی سے واپسی پر کسی سگنل پر رُکے تھے۔۔۔

"ارے یہ کیا۔۔۔وہ ابھی جا کر انہیں نشے پر لگا دے گا۔۔۔اچھا بھلا تو تھا، ہاتھ پاؤں سلامت تھے۔۔۔وہ کہیں سے مجھے مستحق نہیں لگا۔۔۔"حاتم اُسے ایسا کرتے دیکھ کر بولا

"اچھا بتائیں پھر۔۔۔۔کون ہے مستحق یہاں؟؟۔۔۔"اُس نے باہر سڑک پر موجود بھکاریوں کی طرف اشارہ کرتے پوچھا۔

"مجھے کیا پتا۔۔۔"وہ فوراً بولا

"جب آپ یہ نہیں جانتے کہ اِن میں کون مستحق ہے تو پھر یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ مستحق نہیں؟؟۔۔۔"وہ تحمل سے مسکرا کر بولی۔۔۔حاتم ہر بار کی طرح خاموشی سے اُسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔

ہم ہر کسی کو یہ کہہ کر تو نظر انداز کر دیتے ہیں کہ یہ مستحق نہیں مگر کیا ہم نے کبھی مستحق ڈھونڈنے کی" کوشش کی؟؟۔۔۔اونہوں۔۔۔۔ہم نہیں کرتے۔۔۔۔۔۔جب ہم مستحق ڈھونڈنے ہی نہیں نکلتے تو کیسے کہہ دیں کہ یہ مستحق نہیں۔۔۔اگر آپ کسی مستحق کو نہیں جانتے تو جو آپ کے آگے ہاتھ پھیلائے اُسے دینا چاہیے اللہ کی رضا کے لیے۔۔۔آپ پر فرض تھا دینا آپ نے دے دیا۔۔۔اب وہ اُسے غلط "کاموں میں خرچ کرے یا سہی میں وہ اسکا اور اللہ کا معاملہ ہے۔۔۔

اگر دینا مشکل ہے نا حاتم تو ہاتھ پھیلانا بھی آسان نہیں۔۔۔مگر جب ایک دفعہ ہاتھ پھیلانے لگ جائیں تو" "عادت ہو جاتی، اِسی طرح دینا شروع کریں چاہے تھوڑا ہی سہی اسکی بھی عادت ہو جائے گی۔۔۔

وہ مسکرائی تھی اسکی آنکھیں بتا رہی تھیں۔۔۔حاتم نے اُسے دیکھا تو خود پر فخر محسوس ہوا۔۔۔

وہ نمازوں میں دعاؤں کے وظیفوں جیسا

میں رعایا کی طرح۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ خلیفوں جیسا

کسی گجروں والے بچے نے حاتم کا سائیڈ مرر بجایا۔۔۔حاتم اُسے دیکھتے مسکرایا۔۔۔پھر اُسے سے گجرے خریدے۔۔۔۔روحا کو لگا وہ اُسے دے گا مگر وہ تو انہیں اپنے پاس ہی رکھ چکا تھا۔۔۔وہ منہ بنا کر اُسے دیکھنے لگی۔۔۔پھر مسکرائی

"لیے تو میرے لیے ہی ہیں نا۔۔۔۔یقیناً بعد میں دیں گے"

لاؤنج میں اینٹر ہوتے ہی حاتم نے نمرہ کو آواز دے کر بلایا۔۔۔

جی بھائی۔۔کچھ چاہیے آپ کو؟؟۔۔۔"وہ فوراً بھاگتی ہوئی آئی۔۔اُس کے بھائی کہنے پر وہ مسکرایا۔۔۔وہ" واحد لڑکی تھی جِس نے اُسے بھائی پکارا تھا۔۔اُسے عزت دی،مان دیا۔۔۔کیسے ممکن تھا وہ اسکا مان توڑتا، اسکی دی عزت ٹھکراتا۔۔۔وہ تو پہلے ہی رشتوں کو محبتوں کو پل پل ترسا تھا۔۔۔اب جب اُسے سب ملنے لگا تھا تو کیوں نا اُن کی قدر کرتا۔۔۔کیوں نا انکا خیال کرتا جو اُسے اپنا سمجھے اسکا خیال کرتے تھے۔۔۔اس سے محبت کرتے تھے۔۔۔جن کے لیے وہ معنی رکھتا تھا۔۔۔ہاں!۔۔۔وہ بہت سے لوگوں کے لیے معنی رکھتا تھا۔۔۔

یہ لو۔۔۔۔"حاتم نے دو گجرے اُسکی طرف بڑھائے۔۔۔جبکہ نمرہ نے حیرانی سے اُسے دیکھا" ایسے کیا دیکھ رہی ہو پکڑو۔۔۔تمہارے لیے لایا ہوں۔۔"وہ مسکرا کر بولا اُسکی کیفیت سمجھ رہا تھا۔" میرے لیے؟؟۔۔۔"حیرت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔۔"

ہاں۔۔۔اب بہنوں کے چاہ بھائی ہی پورے کریں گے نا۔۔۔"وہ مسکرا کر بولا تو نمرہ نے اسکی بات پر" مسکراتے ہوئے وہ پکڑ لیے پھر شکریہ ادا کیا تو حاتم نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا۔۔جبکہ روحا کھڑے حیرت کے مارے آنکھوں دیکھے پر بھی یقین کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

حاتم روحا کو اوپر آنے کا اشارہ کرتے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔نمرہ نے روحا کی طرف دیکھا گویا اسکا رد عمل جاننا چاہ رہی ہو۔روحا اسے دیکھتا پا کر مسکرائی پھر حاتم کے پیچھے ہولی۔

وہ صوفے پر بیٹھا اسکے آنے کا ویٹ کر رہا تھا جو چینج کرنے گئی تھی۔وہ ہونٹوں پر دو انگلیاں رکھے لا شعوری طور پر ڈریسنگ روم کے دروازے کو دیکھ رہا تھا۔روحا نے حاتم کے کپڑے نکال کر رکھے اور وضو کے لیے چلی گئی۔۔اُسے جائے نماز بچھائے دیکھ کر حاتم کو بھی نماز کا خیال آیا تو فوراً اٹھا۔۔۔کپڑے تبدیل کیے،وضو کیا پھر دوسرا جائے نماز ڈھونڈتے نیچے آیا۔۔اُسے یاد تھا جب وہ گھر میں نماز پڑھتا تو اکثر لان میں پڑھتا،نا جانے کہاں سے جا کر جائے نماز مِلا اُسے تو لیے لان میں آ گیا۔۔۔نماز کے دوران کندھے میں درد اُٹھتا تھا مگر پرواہ کسے تھی۔۔۔نماز کے بعد وہیں جائے نماز پر سر جھکائے بیٹھ گیا۔۔۔آج پھر وہ نماز پڑھتے اسکے گناہوں کے خیالات نے اُسے تھکا دیا تھا۔۔نماز کے دوران ہر ہر گناہ اسکے سامنے آتا۔۔۔اسکی سوچیں بھٹک بھٹک کر وہیں جاتیں۔۔۔وہ نہیں چاہتا تھا اب مزید انہیں سوچنا،وہ سکون

چاہتا تھا جو نماز وہ تھا، جو رب سے ہمکلامی میں تھا۔۔۔ مگر رب سے ہمکلامی میں سکون کے لیے اُس سے ہمکلامی کے تقاضے پورے کرنا بھی ضروری ہیں۔۔۔

کمرے میں آیا تو وہ قرآن مجید کی تلاوت میں محو تھی۔۔۔ وہ صوفے پر بیٹھ کر سُننے لگا۔۔

لیکن انسان کا حال یہ ہے کہ جب اس کا پروردگار اُسے آزماتا ہے اور انعام واکرام سے نوازتا ہے تو وہ" کہتا ہے کہ "میرے پروردگار تو نے میری عزت کی۔" اور دوسری طرف جب اُسے آزماتا ہے اور اسکے رزق میں تنگی کر دیتا ہے تو کہتا ہے کہ "میرے پروردگار تو نے میری توہین کی ہے".

سورۃ الفجر آیات نمبر 16,15

چہرے پر پھیرتے حاتم کے ہاتھ تھمے۔۔ اُس نے رک کر آیات پر غور کیا تو پھر سے آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔ واقعی ہی میں اُس کی ناشکری حد سے بڑھ چکی تھی۔۔۔ کیا نہیں تھا اُسکے پاس جسکا وہ شکر ادا نا کرتا؟؟۔۔۔ مگر وہ تو ہمیشہ اسی کے پیچھے بھاگتا آیا تھا جو شاید اسکے نصیب میں تھا ہی نہیں۔۔۔۔

آج وہ قرآن مجید مکمل کر رہی تھی۔۔۔ آخری سپارے کی سورتیں سنتے حاتم پھر سے بے چین ہوا۔۔۔ کتنی ساری سورتیں اُس نے زبانی یاد کر رکھی تھیں۔۔۔ مگر اب تو شاید انہیں انکی صحیح تعداد بھی معلوم نہیں تھی۔۔۔ حاتم نے غور کیا وہ بہت خوبصورت تلاوت کرتی تھی، مکمل خُشو خضو کے ساتھ۔۔

قرآن مجید مکمل کرنے کے بعد اُس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو حاتم کا دل بھی سجدے میں رب کے حضور دعا کے لیے گر گیا۔۔۔ دونوں اس وقت اپنے رب سے ہم کلام تھے۔۔۔ دونوں کی دعاؤں کا مرکز وہی تھے۔۔۔ اگر وہ اُسے کے ساتھ پر شکر ادا کرتے یونہی ساری عمر اسکا ساتھ مانگ رہی تھی تو وہ اپنی غلطی سدھارنے کے لیے ہمت مانگ رہا تھا، صبر مانگ رہا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ بہت صبر آمیز کام کرنے جا رہا تھا۔۔۔ جس کے بعد جانے وہ زندہ رہتا یا نہیں۔۔۔ مگر وہ زندہ رہنا چاہتا تھا، اب اسے موت سے ڈر لگنے لگا تھا۔۔۔ اُسے خوف آنے لگا تھا اپنے اعمال سے انکے حساب سے۔۔۔ اُس نے تو ابھی تیاری شروع بھی نہیں کی تھی اُس حساب کے لیے۔۔۔۔

کھانا کھائیں گے آپ؟؟۔۔۔ "روحا نے قرآن مجید رکھنے کے بعد پوچھا تو اُسے نے نفی میں سر ہلایا"

تھوڑا سا کھا لیں تاکہ میڈیسن لے سکیں۔۔ "وہ بیڈ پر بیٹھتے بولی"

دل نہیں چاہ رہا۔۔۔ "وہ سر پشت سے لگاتے بولا"

اچھا۔۔۔ پھر میں کچھ ہلکا پھلکا بنا دوں؟؟۔۔۔ "وہ اسے دیکھتے بولی"

اونہوں۔۔۔ آپ بس ادھر آئیں میرے پاس۔۔۔ "وہ صوفے پر ایک طرف ہوتے بولا۔۔۔ اسکی" بات پر روحا تھوڑا سے گڑبڑائی پھر آکر صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔ حاتم نے صوفے کے ساتھ پڑی چھوٹی ٹیبل سے گجرے اٹھائے پھر اسکے قدموں میں آبیٹھا۔۔۔ اِس سے پہلے روحا اسے کچھ کہتی اُسے نے روحا کے

آگے ہاتھ کیا۔۔۔انداز اسکے ہاتھ مانگنے جیسے تھا۔۔۔مگر شاید ساتھ نہیں۔۔۔۔وہ تو اسکا ساتھ بھی چاہتا تھا۔۔بس اُسی کا ساتھ۔۔۔صرف اسی کا۔۔۔

روحا نے کچھ جھجھکتے ہوئے اپنے ہاتھ آگے کیے تو حاتم نے باری باری اسکے دونوں ہاتھوں میں گجرے پہنائے پھر انہیں دیکھنے لگا۔۔۔اسکے چہرے پر ہنوز سنجیدگی تھی۔۔۔پھر وہ اسکے ہاتھ چھوڑ کر کچھ دور جا بیٹھا اور یک ٹک اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔۔۔جو آج کاجل سے لبریز ایمان ڈگمگانے پر باضد تھیں۔۔۔۔وہ اُسے یوں دیکھتا پا کر جھینپ سی گئی۔۔۔۔

بے رحم آنکھوں والی۔۔۔"وہ اسے یونہی دیکھتے بولا چہرے پر سنجیدگی مگر لہجہ شکوہ کناں تھا۔۔۔روحا" نے سر اٹھا کر اُسے جھنجھلاتے ہوئے دیکھا۔۔۔وہ پہلے دن سے یہ الفاظ سنتی آرہی تھی مگر کبھی جان نا پائی کہ کیوں وہ اسکی آنکھوں کو بے رحم گردانتا تھا۔۔

کیوں؟؟۔۔۔کیا اتنی بُری آنکھیں ہیں میری؟؟۔۔۔"وہ منہ بنائے بولی"

اتنی بُری ہیں کہ کسی دن جان لے کر چھوڑیں گی۔۔۔"سنجیدگی ہنور قائم تھی۔۔۔روحا کو اسکے تاثرات" بہت عجیب لگے۔۔۔

بہت بے رحم آنکھیں ہیں آپ کی۔۔۔جب بھی اٹھتی ہیں دل کا حشر کر دیتی ہیں۔۔زرا سا بھی رحم" کھائے بغیر دل کے پار نینوں کے تیر چلا جاتی ہیں۔۔۔دل میں درد سا اٹھتا ہے مگر اتنا میٹھا کہ دل بار بار اِن سیاہ کانچ سے زخمی ہونا چاہیے۔۔۔دل بار بار اِن سے گھائل ہونا چاہیے۔۔۔"ہنوز سنجید گی اسکا دل اپنی ناکامی پر ماتم کناں تھا، اپنے ہی ہاتھوں وہ اپنے دل میں خنجر اتارنے چلا تھا۔۔۔بہت کڑی گھڑی تھی یہ مگر۔۔۔ایک دن بیت ہی جانی تھی۔۔۔

دل ناامید تو نہیں، ناکام ہی تو ہے
لمبی ہے غم کی شام، مگر شام ہی تو ہے

روحا کو یک دم اسکی سنجید گی سے خوف آنے لگا۔۔۔وہ کل سے اُسے یک دم کچھ بدلا بدلا سا لگنے لگا تھا۔۔۔ کچھ خاموش خاموش رہنے لگا تھا۔۔۔اسکی وہ شوخیاں شرارتیں یک دم ہی کہیں پس پشت رہ گئی تھیں۔۔۔وہ اُسے حسرت بھر نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔جیسے چاندی رات کے کسی پُر سحر کنارے میں کوئی چکور ٹکٹکی باندھے چاند کو دیکھتا ہو۔۔۔

پھر وہ اُٹھا اور سونے کے لیے بیڈ پر لیٹ گیا۔۔۔ اسکا یہ رویہ روحا کو خوفزدہ کر رہا تھا۔۔۔ وہ بھی چپ چاپ آ کر لیٹ گئی۔۔۔ آج حاتم نے چہرہ اسکی طرف نہیں کیا تھا نا الماری پر لگے شیشے کی طرف۔۔۔ دونوں جانب ہی وہ اُسے پاتا۔۔۔ وہ آنکھوں پر بازو رکھے سیدھا لیٹا تھا۔۔۔ ایک عجیب سے احساس نے اُسے آ گھیرا۔۔ وہ پھر سے دس سال پیچھے آ کھڑا ہوا تھا۔۔۔ اب بھی وہ کچھ کھونے جا رہا تھا مگر اب کی بار اُسے بکھرنا نہیں تھا۔۔۔ اُسے صبر کرنا تھا اور بس صبر کرنا تھا۔۔۔ روحا کبھی اسکو دیکھتی کبھی گجروں کو۔۔۔ وہ اُس سے بات کیوں نہیں کر رہا تھا؟؟۔۔۔ اسکا دل کٹ رہا تھا۔۔۔ آج اُس نے اپنا بازو بھی نہیں پھیلایا تھا۔۔۔ آج وہ اُسے خود سے تھوڑا سا دور بیٹھا دیکھ کر بے چین نہیں ہوا تھا۔۔۔ آج اُس نے ہاتھ بڑھا کر اُسے اپنے قریب نہیں کیا تھا۔۔۔ روحا کا دل بُری طرح دُکھ رہا تھا۔۔۔ آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔ جانے کیوں؟؟۔۔۔ وہ جان نا پائی۔۔۔ پھر خود ہی اسکے نزدیک ہوتے سینے پر ہاتھ دھر گئی۔۔۔ حاتم نے ضبط کے مارے آنکھیں زور سے میچ لیں۔۔۔ یہی تو وہ نہیں چاہتا تھا۔۔۔ وہ لڑکی بُری طرح اُسے اپنا عادی بنا رہی تھی۔۔۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسکی قربت میں، اسکے لمحس سے، اسکی سانسوں کی تپش سے، اسکے دھکتے رخساروں پر حیا کے رنگوں سے، اسکا لڑکھڑاتا دل ڈھے جائے۔۔۔ وہ بامشکل دل کو سمجھا رہا تھا مگر دل بھی آخر دل تھا۔۔۔ کیا دل نے پہلے کبھی کسی کی سُنی جو آج اُسکی سنتا؟؟۔۔۔

خفا ہیں مجھ سے؟؟؟۔۔۔ "روحا نے رندھی ہوئی آواز سے پوچھا"

اونہوں۔۔۔خود سے ہوں۔۔"ناجانے کیا تھا اسکے لہجے میں جس نے روحا کو سر اٹھا کر اُسے دیکھنے پر" مجبور کر دیا۔۔۔اُسکا یہ بدلا ہوا انداز کوئی اچھی نوید نہیں سنا رہا تھا۔۔۔روحا ڈر کے مزید اُس میں سمٹ گئی۔۔۔۔

وہ ساری رات سو نہیں پایا۔۔۔تہجد کی آذان پر بہت دھیرے سے اسے نے روحا کو خود سے الگ کیا۔۔۔ ایک نظر اس پر ڈالی جو بے نیازی سے گہری نیند سو چکی تھی۔۔۔۔آج دس سال بعد وہ پھر وہیں کھڑا تھا۔۔۔تہجد میں آج پھر وہ کچھ مانگ رہا تھا۔۔۔اب کی بار بھی رشتے اور محبت ہی کا طالب تھا مگر اب کی بار صبر اولین ترجیح تھی۔۔۔وہ جان گیا تھا کہ زندگی کا دوسرا نام صبر ہے۔۔۔اگر زندگی کی بساط جیتنی ہے تو صبر کا دامن تھامے رکھنا ہے۔۔۔اِدھر صبر کا دامن چھوٹا نہیں کہ زندگی کی بساط الٹ جائے گی۔۔۔۔ فجر سے کچھ پہلے اسکی آنکھ کھلی تو اپنے پہلو میں اُسے نا پا کر گھبرا گئی۔۔۔فوراً اٹھ کر دیکھا تو وہ سامنے صوفے پر پھر سے آنکھوں پر بازو رکھے لیٹا تھا۔۔۔

کیوں بھاگ رہے ہیں یہ مجھ سے؟؟۔۔۔"روحا غمگین ہو گئی۔۔۔پھر وضو کیے نوافل کی نیت باندھ" لی۔۔۔فجر کی آذان پر وہ اٹھا، اپنا ٹریک سوٹ پہنا اور کمرے سے نکل گیا۔۔۔نماز کے بعد مسجد سے وہ سیدھا مین روڈ سے ہوتا جاگنگ لاٹ میں آ گیا۔۔۔جب سے وہ لڑکی اسکی زندگی میں آئی تھی اسکی ساری مصروفیات سمٹ کر اس تک ہی محدود رہ گئی تھیں۔۔۔۔آج کافی دِنوں بعد اُسے جاگنگ کرتے دیکھ کر

ایک دو بوڑھے لوگوں نے مسکرا کر اسے سر کے خم سے سلام کیا تو وہ باری باری سب سے مِلتا آگے بڑھ گیا۔۔۔ پھر وہ وہاں سے سیدھا جم جا پہنچا۔۔۔ وہ خود کو کر لحاظ سے مصروف رکھنا چاہتا تھا، بے حد مصروف۔۔۔

ایک وقفے کے بعد اور کچھ کندھے کے زخموں کی وجہ سے وہ ورک آوٹ نا کر سکا مگر گیمنگ کی کوشش جاری رکھی۔۔۔ اسکی سوچوں کا مرکز صرف وہی تھی۔۔۔ وہ جو پورے استحقاق کے ساتھ اسکے گھر پر موجود تھی۔۔۔ مگر وہ اُسے اپنے ارد گرد محسوس کر رہا تھا۔۔۔ اسکے ہاتھوں کا لمحس کبھی وہ اپنے سینے پر محسوس کرتا تو کبھی اپنے کندھے اور ماتھے کے زخموں پر۔۔۔۔ وہ اُسے ہر لحاظ سے بے چین کرنے پر تُلی ہوئی تھی۔۔۔۔

یہ لازم تو نہیں کہ تجھے آنکھوں سے ہی دیکھوں

تیری یاد کا آنا۔۔۔۔۔۔ تیرے دیدار سے کم تو ہیں

حاتم نے شرٹ اتار کر ڈریسنگ ٹیبل کے آئینے میں اپنے زخموں کو دیکھا جو ایک دھیرے دھیرے مندمل ہونے لگے تھے۔۔۔ پھر اُسے نے کاٹن پر اینٹی سیپٹک لگائی ہی تھی کہ وہ کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔

ارے۔۔۔لائیں کر دیتی ہوں۔۔۔"وہ فوراًاسکی طرف بڑھی۔۔"

نہیں ضرورت نہیں۔۔۔میں کرلوں گا۔۔۔"بنااُسے دیکھے وہ اپنے کام میں مصروف رہا۔۔۔اسکالہجہ "

نرم تھا،بے حد نرم۔۔۔۔مگر انداز سنجیدہ تھا،بے حد سنجیدہ۔۔۔۔روحا کے دل پر کسی گھونسے کی مانند

لگا۔۔۔وہ بھی غصے سے واپس چلی گئی۔۔۔

اب اتنی بھی کیاناراضگی..."وہ منہ بنائے کچن میں ناشتے کی تیاری کے لیے چلی گئی۔حاتم تھکاہاراسا"

صوفے پر ڈھے گیا۔۔۔

ناشتالگاتے اُس نے سر اٹھاکر سامنے دیکھاتووہ معمول سے ہٹ کر تیار نیچے آیا۔۔۔

آپ کہیں جارہے ہیں؟؟۔۔."روحانے تعجب سے پوچھا"

ہوں۔۔۔آفس جارہاہوں۔۔۔"وہ چیئر پر بیٹھتے ہوئے بولا"

آفس؟؟۔۔۔نہیں نہیں آپ آفس نہیں جارہے۔۔۔ابھی تو آپ کے زخم بھی نہیں بھرے۔۔۔"وہ"

بھی اپنی کرسی سنبھالتے بولی

یہ زخم شاید اب کبھی نا بھریں۔۔۔"اُس نے تلخی سے سوچا"

نہیں جانا ضروری ہے۔۔۔ولید بھی نہیں ہے۔۔۔اور لاس کے چانسز بڑھنے لگے ہیں۔۔۔"وہ " مصروف سے انداز میں بولا۔۔۔ آج اسکے بازو میں درد تھا مگر وہ پھر بھی خود کھا رہا تھا۔۔۔روحا نے غور سے اسکا چہرہ دیکھا مگر اسکی اندرونی کیفیات تک نا پہنچ سکی۔۔۔

دھڑکتے دل کے ساتھ اُس نے تنگ بوسیدہ گلی میں قدم رکھا تو نا جانے کتنی نظریں اُس پر اٹھیں۔۔۔ لوگ اُسے یوں دیکھ رہے تھے جیسے کسی عجیب مخلوق کو پہلی بار دیکھا ہو۔۔۔چوباروں سے نمائش کرتے وجود اسے ٹکٹکی باندھے دیکھ رہے تھے۔۔۔کچھ کی نظروں میں حسرت تھی اور کچھ کی نظروں میں حقارت۔۔۔وہ کانپتے ہاتھوں سے اپنی چادر کا پلو زور سے مٹھی میں دباتے رُک کر دیکھنے لگی۔۔۔ سر اٹھا کر سب سے اُنکا چوبارہ دیکھا تو وہ ابھی کافی دور تھا تو فوراً چل دی۔۔۔

حاتم کے گھر سے نکلتے ہی وہ غلام دین کو بتائے فوراً نکل آئی تھی۔۔۔غلام دین نے اُسے روکنا چاہا کہ وہاں اُسکے ہاتھ کچھ نا آئے گا سوائے کرب کے مگر وہ باضد تھی کہ کوشش کیے بغیر پیچھے نہیں ہٹے گی۔۔۔

وہ نیم وا دروازے کے آگے رُکی۔۔۔اللہ کا نام لیتے قدم اندر بڑھا دیے۔۔۔پھر اندر کا جائزہ لیتے ہوئی کسی کو تلاشنے لگی۔۔۔

شبو پراندہ گھماتے اپنی ہی جون میں گنگناتی جا رہی تھی کہ سامنے اُسے دیکھ کر ٹھٹھکی۔۔۔رُک کر سر تا پیر اُسے دیکھا جو خود کو مکمل طور پر چادر میں چھپائے ہوئے تھی۔۔۔بس اُسکی وہ سیاہ کانچ سی آنکھیں ہی ظاہر تھیں۔۔۔

واہ رے واہ۔۔۔شریف زادی وہ بھی ہمارے محلے میں۔۔۔"وہ پھر سے پراندہ گھماتے اسکے قریب آئی" تو روحا نے گھبرا کر اُسے دیکھا۔۔۔چمکیلی ساڑھی پر ڈھیروں میک اپ سے چہرے کی جھریاں چھپانے کی کوشش کی گئی تھی۔۔۔

ہاں بھی!!...کس سے ملنا ہے؟؟۔۔۔"وہ اسکے سامنے آتے دونوں ابرو اچکا کر بولی۔۔۔"

ووہ۔۔۔"روحا ایک لمحے کے لیے واقعی ہی بھول گئی۔۔۔"

وہ۔۔۔۔مجھے۔۔۔رضیہ باجی سے ملنا ہے۔۔۔"پھر ہمت کر کے بولی"

کیوں؟؟۔۔۔کام چاہیے؟۔۔۔"شبو اپنے ٹھنڈے مزاق پر خود ہی قہقہہ لگا گئی۔۔۔"

نہیں۔۔۔حیا شہوار عرف ستارہ بائی سے ملنے آئی ہوں۔۔۔"اب کی بار وہ تحمل سے بولی جبکہ اسکا بات" پر نا صرف شبو کا قہقہہ تھما بلکہ اُسے چار سو چلیس والٹ کا جھٹکا بھی لگا۔۔۔وہ فوراً اُلٹے قدموں اوپر بھاگی۔۔۔

ٹھیک سے کر۔۔۔۔"تخت پر تشریف فرما رضیہ باجی نے پان پر چونا لگتے پاؤں ہلا کر پیڈیکیور کرتی لڑکی کو" جھاڑا۔۔۔۔

بب۔۔۔۔با۔۔۔جی۔۔۔"شبو ہانپتی کانپتی اوپر پہنچی"

کیا ہوا شبو کیا پھر سے کوئی چھوری بھاگ گئی۔۔۔"باجی پان منہ میں رکھتے بولی"

ننن۔۔۔ نہیں۔۔۔باجی۔۔۔وہ لڑکی۔۔۔ آئی ہے۔۔۔"وہ سانس بحال کرنے کی تگ و دو میں بولی"

لو۔۔۔۔یعنی ایک چھوری خود چل کے آئی ہے۔۔۔۔واہ بھائی آج کا دن تو بڑا شُبھ ہے۔۔۔"باجی" مسکرائی گویا قباحت پھیل گئی

نہیں باجی وہ۔۔۔۔ستارہ بائی سے ملنے آئی ہے۔۔۔۔"شبو کی بات پر باجی کی مسکراہٹ سمٹی ماتھے پر بل" پڑے۔۔۔۔اتنے سالوں بعد کوئی ستارہ بائی کی خبر لینے آیا تھا۔۔کوٹھے پر گویا طوفان برپا ہو گیا۔۔۔۔

باجی نے فوراً پاؤں ٹب میں رکھا تو لڑکی نے اشارہ سمجھتے پاؤں دھو دیا۔۔۔باجی اپنا پلو سنبھالتے جلال سے سیڑھیاں اترتی نیچے آئی جبکہ شبو پیچھے پیچھے چلتے اپنے ہاتھ مڑوڑنے میں مشغول تھی۔۔۔۔

روحا نے انہیں دیکھتے ہی پہلے تو تھوک نِگلا پھر اللہ کا نام لیتے ہمت جمع کی۔۔۔۔باجی نے سر تا پا اِسے دیکھا پھر کرخت آواز میں بولی

کیا کام ہے تمہیں ستارہ بائی سے؟؟۔۔۔کیوں مِلنا چاہتی ہو اُس سے؟؟۔۔۔"باجی نے ایک کمر پر رکھا"

جب ملنا اُن سے چاہتی ہوں تو ظاہر سی بات ہے انہیں ہی مل کر بتاؤں گی نا کہ کیوں ملنا چاہتی ہوں اُن" سے۔۔۔"وہ بھی آرام سے سینے پر بازو باندھتے بولی

باجی نے واہ کے انداز میں ہاتھ ہِلایا۔۔۔پھر اس کے عین سامنے آتے بولی۔۔۔۔

اے لڑکی۔۔۔لگتا ہے تجھے معلوم نہیں کہ تو کہاں کھڑی ہے اور کس کے سامنے کھڑی ہے۔۔۔"وہ" شان سے سر اٹھائے بولی

جانتی ہوں۔۔۔طوائفوں کے کوٹھے پر کھڑی ہوں اور یتیم اور بے بس لڑکیوں کو کبھی اٹھوا کر اور کبھی" خرید کر ناچنے پر مجبور کرنے والی "رضیہ بائی" کے سامنے کھڑی ہوں۔۔۔"وہ خود حیران ہوئی اپنی ہمت پر۔۔۔جبکہ اسکی بات پر رضیہ باجی کمینگی سے مسکرائی۔۔۔

ویسے لگتی کیا کے ستارہ بائی تمہاری۔۔۔۔جو اسکے لیے اتنی بہادری سے "میرے" سامنے کھڑی گز بھر" زبان کی تیزی دِکھا رہی ہو۔۔۔"رضیہ باجی واقعی ہی اس لڑکی سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہی

کچھ رشتے بے نام ہوتے ہیں۔۔۔"روحا جانے کس دل سے بولی"

واقعی ہی میں بے نام رشتہ ہے پھر۔۔۔"وہ طنزاً بولی، روحا نے ناسمجھی سے اُسے دیکھا"

شاید تمہیں پتا نہیں لڑکی تو چلو میں بتاتی چلوں۔۔۔۔تمہاری بے نام رشتہ دار "ستارہ بائی" اپنا نام و نشان" "بھی چھوڑے بغیر جا چکی ہے۔۔۔

کہاں؟؟۔۔۔"روحا نے فوراً پوچھا"

وہاں جہاں سبھی کو جانا ہے۔۔۔۔"وہ مسکرا کر بولی تو روحا کو اپنی سماعتوں پر یقین نا آیا"

کک۔۔۔کب"وہ صدمے سے گویا کوئی"

تب جب شاید تم پیدا بھی نا ہوئی ہو۔۔۔۔انتیس سال پہلے۔۔۔"رضیہ بائی اسکی آنکھوں میں جھانکتے"

بولیں۔۔۔روحا کو اپنا آپ ہارتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔ٹھیک ہی کہا تھا غلام دین نے وہاں سے کرب کے سوا

کچھ ہاتھ نہیں آنا۔۔۔۔

بی بی۔۔۔یہ شریفوں کا محلہ نہیں ہے جو یہاں تم بن بلائی مہمان بن کر چلی آئی۔۔۔تمہیں تمہارے"

سوال کا جواب مل گیا ہے تو بہتر ہے تم یہاں سے چلی جاؤ۔۔۔"رضیہ باجی حقیقتاً اسے رفع دفع کرنے کے

موڈ میں تھیں پھر ادا سے پلو لہرائے اوپر کی طرف چل دی جبکہ شبو نے بھی اُسے دیکھ کر منہ بناتے باجی کی

پیروی کی۔۔۔وہ نا جانے کتنی دیر معاؤف ہوئے دماغ کے ساتھ وہاں کھڑی رہی پھر قدم باہر کی طرف

بڑھا دیے۔۔۔

چھی چھی۔۔۔۔"کسی آواز نے اسے متوجہ کیا تو اس نے مڑ کر نظریں گھمائیں جب کوئی نا نظر آیا تو چل"

دی

چھی چھی۔۔۔" آواز پھر سے آئی۔۔اس نے پھر سے دیکھا مگر کوئی نا تھا۔۔۔پھر غیر ارادی طور پر "
اسکی نظر بالکنی پر پڑی جہاں کوئی موجود تھا۔۔۔اس نے ہاتھ ہِلا کر روحا کو اشارے سے کچھ کہا جِسے سمجھنے
میں اسے لمحہ نالگا تو سر کو خم دیتے چل دی۔۔۔۔ تنگ و تاریک گلیوں سے نکل کر وہ مین روڈ پر آئی ہی تھی
کہ وہ اِسے اپنے پیچھے آتا دِکھائی دیا۔۔۔ بھڑکیلے پرپل رنگ کے کرتے کے ساتھ کالی پینٹ پہنے جو گھِس
کر سفید ہو چکی تھی بھاگ کر آتا وہ کوئی خواجہ سرا تھا۔۔۔نزدیک آیا تو چہرے پر موجود جھریوں سے اسکی
پکی عمر واضح تھی۔۔۔

کیوں مِلنا چاہتی ہے تو ستارہ باجی سے؟؟۔۔" قریب آتے ہی اس نے مخصوص انداز میں ہاتھ ہلاتے پوچھا"
جب اُن سے مل نہیں سکتی تو اِس سوال کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔" اسکا دل ناکامی پر ماتم کناں تھا۔۔"
دیکھ۔۔۔۔یہ فلسفے نا۔۔۔میری سمجھ سے باہر ہیں۔۔۔۔لیکن اگر تو مجھے بتا دے کہ کیوں مِلنا چاہتی ہے"
اُن سے، کیا رشتہ ہے تیرا اُن سے تو ہو سکتا ہے میں تیری مدد کر سکوں۔۔۔"وہ پھر سے ہاتھ ہلاتے
بولا۔۔۔اسکی بات پر روحا چونکی

"کیسی مدد؟؟۔۔۔"

جیسی تو چاہے...."وہ اپنے ناخوں پر لگی آدھی کھائی ہوئی نیل پاش دیکھتے ہوئے بولا"

میں اُن سے اُنکے بیٹے کے معاملے میں مِلنا چاہتی ہوں۔۔۔"کچھ توقف کہ بعد وہ ہمت کیے بولی تو ریمبو کا چہرہ فق ہو گیا۔۔۔وہ سکتے میں آ گیا۔۔۔

تو۔۔۔کیسے جانتی ہے اُن کے بیٹے کو؟؟۔۔۔"وہ یک دم خطرناک سنجیدگی لیے بولا"

میں۔۔۔ان کے بیٹے کی بیوی ہوں۔۔۔"وہ اسکی سنجیدگی دیکھتے فوراً بولی"

ہائے۔۔۔۔"وہ تو جیسے سنتے ہی جھوم اٹھا"

تو میرے چھوٹے شہزادے کی دلہن ہے۔۔۔ہائے مر جاواں۔۔۔سچ بتا؟؟۔۔۔جھوٹ تو نہیں بول رہی نا؟؟۔۔۔ہائے۔۔۔اتنا بڑا ہو گیا میرا شہزادہ کہ ویاہ کر لیا۔۔۔"وہ تو جیسے خوشی کے مارے اپنے حواس کھونے کو تھا۔۔۔پھر یک دم یاد آنے ہر ارد گرد دیکھا

یہ جگہ ٹھیک نہیں۔۔۔تو چل یہاں سے۔۔۔"پھر آگے بڑھ گیا تو روحا بھی پیچھے چل دی۔۔۔"

آخر۔۔۔ایسا کیا ہوا تھا جس نے سب کی زندگی ہی بدل کر رکھ دی۔۔۔ایک ننھی جان کو چھوڑے دو جوان موتیں ہو گئیں۔۔۔"قریب پارک میں بیٹھتے ہی روحا نے پوچھا۔۔۔اب کسی طور اُسے صبر نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

کیا بتاؤں تجھے۔۔۔"آنسوؤں کا ریلہ اسکی آنکھوں سے جاری ہو گیا۔۔"

وہی جو تیس سال پہلے ہوا تھا اور جو سچ ہے۔۔۔"وہ بے صبری سے بولی۔۔۔"

یار کہاں لے آئے۔۔۔ ابا کو پتا چلا تو جان سے مار دیں گے۔۔۔ مجھے نہیں جانا۔۔۔" وہ با مشکل خود کو چھڑاتے نیچے کی طرف بڑھے

"اوئے۔۔۔ ممی ڈیڈی بوائے۔۔۔ ادھر آ یار۔۔۔ کیوں ڈرتا ہے اتنا اپنے باپ سے۔۔۔ بھلا باپ سے بھی کوئی ڈرتا ہے۔۔۔" ایک نے شہوار کو فوراً واپس کھینچا

"آج اب آ گیا ہے یار تو رات کا لطف بھی اٹھائے جا۔۔۔ اگلی بار نا آئیں۔۔۔" دوسرے نے بھی کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا۔۔۔

"پر یار یہ غلط جگہ ہے۔۔۔ چلو یہاں سے۔۔۔۔ ہاتھ جوڑتا ہوں مجھے جانے دو۔۔۔" وہ با قاعدہ ہاتھ جوڑتے بولے

"یار ابھی جانے کے لیے ہاتھ جوڑ رہا ہے نا۔۔۔ ایک بار یہاں رُک گیا تو پھر روزانہ یہاں لانے کے لیے ہاتھ جوڑے گا۔۔۔" دونوں قہقہ لگائے ہنسے۔۔۔

"تو ابھی تک ٹسوے بہائے جا رہی ہے تیار نہیں ہوئی۔۔۔ دیکھ یہ تیری پہلی پرفارمینس ہے تبھی رعایت دے رہی ہوں ورنہ وہ حشر کرتی کہ یاد رکھتی۔۔۔" رضیہ بائی اُسی نازک سی لڑکی کو ٹھوکر مارتے بولی جو پچھلے چھ دِن سے مسلسل روئے جا رہی تھی۔۔۔

بس کر اب۔۔۔ مہمان آنا شروع ہو گئے کیں۔۔ مجھ آج ہر ہال میں ایک بہترین شو چاہیئے۔۔۔ اگر " کوئی گڑبڑ ہوئی تو یاد رکھیں تجھے جسم فروش لڑکیوں کے ساتھ رکھتے دیر نہیں لگاؤں گی۔۔۔" رضیہ باجی اسکا منہ ہاتھ میں دبوچے بولی تو وہ سہم گئی۔۔۔

ادھر دیکھ ادھر۔۔۔" شہوار ابھی بھی جانے کو بضد تھے کہ ایک دوست نے رقاصہ کی آمد پر متوجہ " کیا۔۔۔ وہ لال گھونگھٹ اوڑے سہج سہج کر چلتی درمیان میں پہنچ چکی تھی۔۔۔ دل کیا کاش یہ زمین پھٹے اور اُس میں سما جائے۔۔۔ مگر ہر بار دل کی تھوڑی مانی جاتی ہے۔۔۔ وہ اُس نازک سے وجود کو بہت بے دلی سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ کہ اچانک گھونگھٹ اٹھنے پر اسکے ہوش اُڑ گئے۔۔۔۔

اپنا گھونگھٹ اٹھاتے ہی سامنے موجود شخص پر نظر پڑی تو اسے اپنی جان فشانی کا عالم لگا۔۔۔ کیسی آزمائش تھی ہے؟؟۔۔۔ اب شدت سے وہ اپنی موت کی دعا کر رہی تھی۔۔۔۔

شہوار نے اُسے دیکھا تو نظر کا دھوکا لگا۔۔۔ یہ حیا نہیں ہو سکتی۔۔۔ حیا بھلا یہاں کیسے آئے گی۔۔۔ وہ مسلسل اُسے اپنی آنکھوں کا دھوکہ سمجھ رہے تھے۔۔۔ ماضی کا کوئی جھونکا بھولی بسری یاد لایا۔۔۔

حیا میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔" وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ سے نکلی تو بلآخر آج شہوار نے ہمت " کیے کہہ ہی دیا

شہوار آپ اچھے انسان ہیں مگر۔۔۔میں آل ریڈی انگیجڈ ہوں"وہ پھسلتے دوپٹے کو سر پر جماتے "
بولی۔۔۔اسکی بات ہر شہوار کچھ لمحے تو ہِل بھی نا سکے پھر دھیمی آواز میں پوچھا
"آپ خوش ہیں اِس رشتے سے؟؟۔۔۔"
اس رشتے میں میرے پیرنٹس کی خوشی ہے اور انکی خوشی میں میری خوشی ہے۔۔۔"وہ کھوئے ہوئے "
انداز میں بولی
اور آپ کی خوشی میں میری خوشی ہے۔۔۔"وہ اداس سی مسکراہٹ سے کہتے پلٹ گئے۔۔وہ اس"
شاندار سے شخص کو جاتے دیکھتی رہی۔۔۔کاش آپ میری قسمت میں ہوتے!۔۔۔وہ بس سوچ ہی
سکی۔۔۔
ناجانے کس طرح انگاروں پر ناچی تھی کہ پور پور لہولہان ہو گیا۔۔۔جیسے ہی رقص ختم ہوا تو اندر کی
طرف بھاگی۔۔۔اسے نظروں سے اوجھل ہوتا دیکھ کر وہ بھی اسکے پیچھے لپکے۔۔۔
حیا۔۔۔حیا۔۔۔۔"وہ مسلسل اسے پکارتے بڑھے کہ رضیہ باجی حاضر ہوئی"
ارے وہ ستارہ بائی ہیں۔۔۔کوئی حیا ویا نہیں۔۔۔"وہ اپنی زہریلی مسکان لیے بولیں"
وٹ ایور۔۔۔مجھے اس سے مِلنا ہے۔۔۔"وہ بے صبری سے بولے"
"آپ شاید بھول رہے ہیں یہ بازارِ حسن ہے یہاں کچھ بھی مفتے میں نہیں ملتا۔۔۔"

اسکی بات پر شہورانے والٹ نکال کر ہاتھ میں آنے والی ساری رقم اُسے تھمائی اور تیزی اس جانب لپکے جہاں سے وہ ابھی اوجھل ہوئی تھی

حیا۔۔۔"وہ جھکا اتار رہی تھی کہ اپنے پیچھے شہوار کی آواز سنتے وہ کانپی پھر خود کو کٹھور کرنے کی کوشش کی"

حیا۔۔۔"اب وہ اسے پکارتے اسکے سامنے آ کھڑے ہوئے"

معاف کیجئے گا۔۔۔ہم ستارہ ہیں۔۔۔کوئی "حیا" نہیں۔۔۔"وہ مسکراہٹ کے ساتھ حیا پر زور دیتے بولی"

آپ حیا ہی ہیں۔۔۔۔یہ دل اس وقت بے چین ہے۔۔۔اور یہ صرف حیا کے لیے ہی بے چین ہوتا ہے۔۔۔"وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے بولے۔۔۔جبکہ حیا کی رہی سہی ہمت بھی جواب دینے لگی۔۔۔

ہم نے کہا نا۔۔۔نہیں ہیں ہم حیا۔۔۔۔بہتر ہے آپ چلے جائیے یہاں سے۔۔۔"وہ آنسوؤں کو روکنے کی تگ و دو میں منہ موڑ گئی۔۔۔

اب آپ مجھ سے بھی جھوٹ بولیں گی۔۔۔"وہ اسکے سامنے آتے اپنے ازلی محبت بھرے لہجے میں بولے تو حیا کے رہے سہے صبر کا پیمانہ بھی لبریز ہو گیا۔۔۔وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔۔شہوار نے اسے روتا دیکھا تو اسے کندھوں سے تھامے پلنگ پر بٹھایا۔۔جب جی بھر کے رو دی تو اسے پانی پلانے کے بعد شہوار نے بات کا آغاز کیا۔۔۔

اب بتائیں۔۔۔کیا ہے یہ سب؟؟۔۔۔آپ کیسے پہنچی یہاں؟؟..."انکی بات پر وہ پھر سے چہرے ہاتھوں میں چھپائے رو دی۔۔۔

"ای۔۔ایک منٹھ پہلے۔۔۔ماما بابا کی کار۔۔کار ایکسیڈنٹ میں ڈیتھ ہو گئی تھی۔۔۔۔تو۔۔۔تو بابا کے بزنس پارٹنر نے اپنے شادی شدہ بیٹے سے میری شادی کرنا چاہی تا کہ۔۔۔سارا بزنس انہیں مِل سکے۔۔۔میرے مسلسل انکار پر انہوں نے مجھے کڈنیپ کروانا چاہا اپنی۔۔۔۔اپنی جان بچاتے گھر سے بھاگی تو اِن لوگوں کے ہاتھ لگ گئی۔۔۔"وہ ہچکیوں کے ساتھ بات مکمل کرتے پھر سے رو دی۔۔۔شہوار اسکی بات پر سکتے میں آ گئے۔۔۔کہاں وہ نازک سے لڑکی جو کسی کی اونچی آواز سے بھی سہم جاتی تھی یوں زندگی کی سختیاں جھیل رہی تھی۔۔۔

"حیا میں آپ سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ابھی اور اِسی وقت۔۔۔کیا آپ مجھے بطور ہمسفر قبول کرتی ہیں؟؟۔۔۔"شہوار نے بے حد سنجیدگی سے اسکی سماعتوں پر بم پھوڑا تو اُس نے جھٹکے سے سر اٹھا کر دیکھا۔۔۔

"حیا۔۔۔سوچنے کا وقت نہیں اب ہمارے پاس۔۔۔۔ہاں یا ناں؟؟۔۔۔"وہ اسکے قدموں سے اٹھتے ہوئے بولے۔۔۔وہ چند لمحے انہیں دیکھتی رہی پھر رواں دواں آنکھوں کے ساتھ ہاں میں سر ہلا

گئی۔۔۔یوں اگلے ایک گھنٹے میں وہ حیا احمد سے حیا شہوار زیروز علی خان بن گئی۔۔۔انکے نکاح میں انکے علاوہ اگر کوئی تیسرا انسان خوش تھا تو وہ تھا ریمبو۔۔۔وہاں بس ایک وہی تھا اسکا خیر خواہ۔۔۔۔

"آج وہ حیا سے ملنے گئے تو اسکی ابتر ہوتی حالت دیکھ کر ڈاکٹر کے پاس لے آئے۔۔۔ مبارک ہو۔۔ آپ کی وائف ایکسپیٹ کر رہی ہیں۔۔"

شہوار تو خوشی سے پاگل ہی ہو گئے جبکہ حیا سکتے میں آکر کبھی پھٹی پھٹی نگاہوں سے ڈاکٹر کو دیکھتی کبھی شہوار کو۔۔۔

"اُسے یوں گم سم دیکھ کر شہوار نے ایک ہاتھ سٹیرنگ سے ہٹا کر اسکے ہاتھ کیا آپ خوش نہیں؟؟۔۔۔ پر رکھا۔۔۔تو اسکا سکتا ٹوٹا۔۔۔۔

"وہ شہوار کی طرف دیکھتے بولی تو وہ بس گہرا سانس لے کیا اِن حالات میں مجھے خوش ہونا چاہیے؟؟۔۔۔ کر رہ گئے۔۔۔

"وہ گاڑی سے اترنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔۔ کہاں لائے ہیں مجھے؟؟۔۔۔

"وہ زبردستی اسے نکالے گھر کے اندر داخل ہوئے۔۔۔۔ آئیں تو سہی۔۔۔

"وہ لاؤنج میں داخل ہوتے بولے تو وہ دونوں چائے کا لطف اٹھاتے اسکی طرف متوجہ امی ابو۔۔۔۔ ہوئے۔۔۔۔وہ حیا کا ہاتھ تھامے آگے بڑھے۔۔۔

امی۔۔۔ابو۔۔۔۔میں۔۔۔ آپ دونوں کو کسی سے ملوانا چاہتا ہوں۔۔۔"انہوں نے کہتے ساتھ حیا کو آگے کیا تو وہ دنوں سمجھ تو گئے مگر خاموش رہے۔۔۔

یہ حیا ہیں۔۔۔۔۔میری بیوی۔۔"شہوار کے آخری الفاظ پر ان کو جھٹکا لگا۔۔۔"

یہ کیا کہہ رہے ہو شہوار۔۔۔"وہ جو ابھی زرتاج کے ساتھ اسکا رشتہ طے کیے ہٹے تھے اسکی بات پر صدمے سے گویا ہوئے

ٹھیک کہہ رہا ہوں ابو۔۔۔اور اب یہ میرے ساتھ کی رہیں گی۔۔۔"وہ بھی انہی کی اولاد تھے۔۔۔نڈر "جہاں سے لائے ہو اِسے فوراً واپس چھوڑ کر آو۔۔۔ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔"

امی پلیز۔۔۔ایک دفعہ آپ مل تو لیں اِن سے۔۔۔ایم شور آپ ک۔۔۔۔"شہوار ابھی بولے ہی تھے کہ وہ انکی بات کو درشتی سے کاٹتے بولیں

بس۔۔۔بہت اچھی طرح جانتی ہوں اس جیسے نچلے درجے کی لڑکیوں کو..جہاں کوئی امیر لڑکا دیکھا نہیں کہ پھانس لیا۔۔۔ابھی اور اسی وقت اِسے طلاق دو اور چلتا کرو۔۔۔"انکا بس نہیں چل رہا تھا کہ حیا کا منہ نوچ لیں جبکی انکی بات پر شہوار اور حیا کو گویا سانپ سونگھ گیا۔۔۔

امی یہ ماں بننے والی ہے۔۔۔۔"وہ دھیمی آواز میں بولے"

کس کے بچے کی؟؟۔۔"وہ پھٹ پڑی۔۔۔۔اتنی ذلت،اتنی رسوائی حیاکادل کیاکہ کاش وہ بھی اپنے ماں باپ کہ ساتھ مر گئی ہوتی"

امی خدا کاخوف کھائیں۔۔۔کیوں اتنابڑاالزام لگارہی ہیں۔۔۔حیا بلکل نیک اور پاکیزہ ہیں۔۔۔اِن کی پاکیزگی کا گواہ میں اور میرا رب ہیں۔۔۔"وہ حیاکے کندھے پر بازو پھیلائے بولے

بس شہوار بہت ہو گیا۔۔۔اب اگر تم اس لڑکی تو اسی وقت طلاق سمیت واپس نا چھوڑ کر آئے تو میرا مرا منہ دیکھو گے۔۔۔۔"وہ کہہ کر جاتی بنیں۔۔۔حیا شہوار کی باہوں میں جھول گئی۔۔۔۔نا جانے کیسے ان دونوں نے مہینے گزارے تھے۔۔۔وہ جانتے تھے یا ان کا رب۔۔۔اسی دوران شہوار کی دوسری شادی بھی ہو گئی جس سے حیا بے خبر رہی۔۔۔

کوٹھے پر کسی سیاستدان کی نظر حیا پر پڑی تو وہ اسکی منہ مانگی قیمت دینے پر تیار تھا اور یہی وہ موقع تھا جِسے رضیہ باجی کھونا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

باجی بیٹا ہوا ہے۔۔"کسی نے اندر سے آواز لگائی تو رضیہ باجی نے شاطرانہ مسکان کے ساتھ نکاح نامے کے نیچے لائٹر سے آگ لگائی۔۔۔۔

حیا۔۔۔حیا۔۔۔"شہوار دیوانہ وار بھاگتے آئے۔۔۔"

تو مِل گیا آپ کو خط۔۔"رضیہ باجی چہرے پر بظاہر افسوس سجائے بولی"

حِ۔۔حیا کہاں ہے؟؟۔۔"انہوں نے کانپتے دل کے ساتھ پوچھا"

لگتا ہے آپ نے خط غور سے پڑھا نہیں کہ وہ آپ کے بچے کو دنیا میں لاتے خود دنیا سے چلی گئی "رضیہ"

باجی نے یاد دھانی کرائی

میں نہیں مانتا کہ میری حیا کو کچھ ہوا ہے۔۔۔جب میں یہاں اپنے پیروں پر کھڑا ہوں تو کیسے ممکن ہے"

انہیں کچھ ہو جائے۔۔۔"وہ پھٹ پڑے۔

بس صاحب بس۔۔۔۔یہ دنیا ہے۔۔نا یہاں کوئی کسی کے لیے جیتا ہے نا مرتا ہے۔۔ایسی باتیں بس"

افسانوں کہانیوں میں اچھی لگتی ہیں۔۔۔حقیقی زندگی میں ان کا کوئی عمل دخل نہیں۔۔۔یہاں ہر انسان

بس اپنے حصے کے دن کاٹنے آیا ہے،زرا سی دلگی پر کوئی اپنے حصے کہ دن گھٹا کر نا کسی کی جھولی میں ڈالتا

ہے نا کسی کی خاطر مرتا ہے۔۔۔"وہ آئینہ دِکھاتے بولیں۔۔۔۔

مم۔۔۔میرا بچہ کہاں ہے؟؟۔۔۔"جیسے ہی ہوش میں آئی فوراً اپنے پاس باجی کو پایا"

ستارہ بائی۔۔۔حوصلہ رکھو۔۔۔خدا کو شاید یہی منظور تھا۔۔۔"باجی کی نوٹنکی عروج پر تھی"

تمہارا بچہ دنیا میں آتے ہی چل بسا۔۔۔"باجی کی بات پر اسے اپنا آپ سُن ہوتا محسوس ہوا۔۔۔"

وہ اندھا دھند سڑک پر بھاگتے بار بار پیچھے دیکھ رہی تھی گو کہ کوئی اسکا پیچھا نا کر رہا ہو۔۔۔باجی کی جان کی

دھمکی دینے کے باوجود بھی ریمبو نے اُسے بس بتا دیا تو وہ اپنی ابتر حالت کے باوجود وہاں سے بھاگ

نکلی۔۔۔ سڑک کے کنارے لوگوں کا ہجوم دیکھا تو چھپنے کے لیے اس میں شامل ہو گئی۔۔۔ ایک ہاتھ سے چادر پکڑے چہرہ ڈھانپے وہ گھبراہٹ سے بار بار پیچھے دیکھتے ہجوم میں شامل ہوئی۔۔۔ کسی گاڑی کا شدید برا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔ مگر زخمی کی گاڑی سے لڑکھتی گردن دیکھ کر اسکی رہی سہی جان بھی نکل گئی۔۔۔

شہوار۔۔۔ "چیختے ہوئے ان تک آئی جبکہ اسکی آواز سنتے اسے سامنے پاتے ہی شہوار نے آنکھیں" کھولیں تو گویا سانس میں سانس آئی۔۔ آتی بھی کیوں نا آخر انکے سانس سانس کا جواز انکے سامنے موجود تھا۔۔۔ وہ چیخ رہی تھی چلا رہی تھی لوگوں سے مدد مانگ رہی تھی۔۔۔ مگر سب خاموش تماشائی بنے تماشا دیکھنے میں مشغول تھے۔۔۔ یک دم چکر آنے پر لڑکھڑائی تو پیچھے اسی آتی گاڑی کے ساتھ ٹکرا گئی۔۔۔ اسکا وقت چند فٹ دور جا گرا۔۔۔ دونوں اپنے لہولہان وجود کی تکلیف کو نظر انداز کیے ایک دوسرے کی طرف اپنا ہاتھ بڑھائے ہوئے تھے۔۔۔ پھر دونوں نے اپنا آخری سانس لیا۔۔۔ آخری بار ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔ آخری بار دیکھا اور آخری خواہش ہمیشہ دیکھنے کی۔۔۔ آہ کاش! کچھ خواہشیں کبھی پوری ہو پاتیں۔۔۔ "پھر دونوں کی آنکھیں ساکت ہو گئی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔۔

میں جانتا ہوں یا میرا اللہ جانتا ہوں۔۔۔ وہ ساتھ جی تو نا سکے مگر ساتھ مر گئے۔۔۔ ساتھ رہ تو نا سکے" مگر آج بھی ساتھ ہیں۔ "ریمبو کی بات پر مسلسل آنکھوں سے آبشار بہاتی روحا نے سر اٹھا کر دیکھا

شہزادے گلفام کو تو اسکے گھر والے لے گئے مگر باجی وہیں سڑک پر پڑی رہ گئی۔۔۔کسی خیراتی ادارے" نے ترس کھا کر غسل کفن کیا اور جنازہ لے جا کر قبرستان میں رکھ دیا کہ جو جنازہ بھی آئے گا اسکے ساتھ حیا باجی کا جنازہ بھی پڑھوا دیا جائے گا۔۔۔۔پھر جانتی ہو کس کا جنازہ آیا؟؟۔۔۔۔شہزادے گلفام کا۔۔۔اُس نے کہا تھا وہ حیا کہ بغیر مر جائے گا، وہ مر گیا۔۔۔اس نے کہا تھا وہ حیا کہ بغیر کبھی نا رہ پائے گا، وہ نہیں رہ پایا۔۔۔۔وہ وہاں بھی اسکے پیچھے آ گیا۔۔۔۔دنیا نے ہزار جتن کیے تھے انہیں جدا کرنے کہ مگر کہتے ہیں نا کہ اللہ کے آگے کسی کی نہیں چلتی تو واقعی ہی کسی کی نا چل سکی۔۔۔۔۔آج بھی وہ ساتھ ساتھ قبروں میں موجود ہیں۔۔۔۔"وہ کہتے ہوئے مسلسل اپنے آنسو پونچھ رہا تھا۔۔

ہاں کوئی کسی کہ لیے نہیں جیتا۔۔۔ہاں کوئی کسی کہ لیے نہیں مرتا۔۔۔۔مگر جب اللہ کو گواہ بنا کر کوئی" اپنا آپ اسے سونپ دیتا ہے نا تو بس اللہ کے ہاں بھی اسکی ہر مراد کو سر آنکھوں بٹھایا جاتا ہے۔۔۔میری حیا باجی نے بھی اپنا آپ اللہ کو سونپ دیا تھا تو دیکھو اللہ نے اسکی مراد بھی بھر دی۔۔۔وہ ساتھ جی نا سکے "مگر ایک دوسرے کے بغیر بھی نا جیے۔۔۔

روحا خاموش تھی۔۔۔کہتی بھی تو کیا کہتی۔۔۔

اتنے سال اپنی بے مقصد زندگی کا مقصد ڈھونڈھتا رہا۔۔۔ آج معلوم ہوا کہ میری زندگی کا دریچہ ابھی تک کھلا کیوں تھا۔۔۔ اب بس ایک خواہش باقی ہے پھر آرام سے مر سکوں گا۔۔۔" وہ حسرت بھرے لہجے میں بولا۔۔۔ روحا اسے سن بھی رہی تھی اور شاید نہیں بھی۔۔۔

"ایک بار بس اپنے شہزادے کو دیکھ لوں۔۔۔۔ بس ایک بار۔۔۔ سُن مجھے میرے شہزادے سے ملوا دے نا۔۔۔ چل ملوانا بھلا تُو بس دور سے ہی دِکھا دے۔۔۔ آخر دیکھوں اُسے ایک بار جو اپنی ماں کے لمحس تک سے محروم رہا۔۔۔ دیکھوں کہ اسکی آنکھیں کِس پر گئی ہیں۔۔۔" اسکی بات پر روحا بس سوچتی رہ گئی۔۔۔۔

ابھی لوٹا تو اسے لاؤنج میں اپنا انتظار کرتے ناپا کر دل دُکھا تھا۔۔۔ پھر یونہی کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ وہاں بھی موجود نا تھی۔۔۔ اسے ناپا کر بے چین ہوا مگر اب اُسے اس بے چینی کی عادت ڈالنی تھی۔۔۔ کافی دیر گزرنے کہ بعد وہ نا آئی تو وہ حقیقتاً پریشان ہوتا باہر کی طرف بڑھا۔۔۔

گھر میں داخل ہوتے ہی اسکی نظر حاتم کی گاڑی پر پڑی تو گھبرا گئی۔۔۔ تیز تیز قدم اٹھاتے اندر کی طرف بڑھی۔۔۔ وہ کچن میں نمرہ سے روحا کہ بارے میں پوچھ رہا تھا تو روحا فوراً بھاگتے ہوئے اوپر کی طرف بڑھی۔۔۔ پھر کمرے میں جا کر سکون کا سانس لیا۔۔۔ چادر اتار کی طے کرتے وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھی۔۔۔ کچھ گرمی میں پیدل چلتے اور پھر گھر آ کر گھبراہٹ کے باعث وہ پسینے میں نہا گئی۔۔۔ لاشعوری

طور پر دوپٹہ اتار کر بیڈ کر رکھتے وہ اے سی آن کرنے لگی۔۔۔ابھی تک خود کو کمپوز کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔اگر حاتم نے پوچھا کہ میں کہاں گئی تھی تو کہا جواب دوں گی؟؟۔۔۔وہ ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ قدموں کی چاپ پر گھبرا کر واشروم کی طرف دوڑ لگائی۔۔۔حاتم کمرے میں آیا تو اُسے کہیں نا پایا مگر چلتے اے سی اور بیڈ پر پڑے اسکے دوپٹے پر نظر پڑی۔۔۔یعنی وہ یہیں تھیں۔۔۔اس سوچ نے ہی اسکے روم روم کو قرار بخش دیا۔۔۔روحا نے نل کھول پر پانی کی چھنٹے مارتے اپنے آپ کو آئینے میں دیکھا تو فوراً سر پر ہاتھ مارا۔۔۔

اُف روحا۔۔۔کبھی کوئی ڈھنگ کا کام نا کرنا تم۔۔۔یا اللہ اب کیا کروں۔۔۔"اپنا دوپٹہ نا پاتے وہ گھبرا" گئی۔۔۔کچھ دیر تو بیٹھی رہی پھر ناچارہ باہر جانے کا سوچ ہی لیا۔۔۔

وہ پیر لٹکائے نیم دراز سا اسکے دوپٹے کو چہرے پر ڈالے اسکی خوشبو سے خود کو معطر کرنے کی کوشش کر رہا تھا واشروم کا دروازہ کُھلنے کی آواز پر دوپٹہ اٹھائے دیکھنے لگا۔۔۔۔

روحا نے اسے خود کو دیکھتا پاتے لاشعوری طور پر قمیض کا گلا کھینچ کر اُسے ٹھیک کرنا چاہا پھر تھوک نگلتے دوپٹے کو دیکھا۔۔۔وہ جو دو دن سے خود کو، اپنے دل کو سمجھانے کا سعی تھا یوں رگ و جاں کے بے حجاب آنے پر ساکت رہ گیا۔۔۔دل تھم سا گیا تھا۔۔

کیا حُسن تھا کہ آنکھوں سے دیکھا ہزار بار
پھر بھی نظر کو حسرتِ دیدار رہ گئی

وہ اُسے روز دیکھتا تھا مگر آج پہلی بار وہ اُسے یوں دیکھ رہا تھا۔۔اور دل چاہ رہا تھا کہ بس دیکھتا ہی جائے۔۔۔ آج پہلی بار وہ کسی مرد کے سامنے یوں آئی تھی، چاہے محرم ہی سہی مگر اسکی جھجھک فطرتی تھی۔۔۔چند لمحے سر کے تو حاتم دل کو سرزنش کرتے اٹھا پھر دوپٹہ اسکے سر پر اوڑھتے گھمبیر لہجے میں بولا۔۔۔

"مانا کہ خدا نے بہت فرصت سے بنایا ہے آپ کو۔۔۔لیکن اسکا یہ مطلب ہر گز بھی نہیں کہ اِس بندہ ناچیز کی جان ہی لے لیں۔۔۔" آج اسکے لہجے میں شرارت کی بجائے اداسی کی رمق تھی جبکہ روحامیڈم اسکی بات، جذبات اور احساسات کو بلائے طاق رکھتے لیکچر دینے سے باز نا آئیں۔۔۔

"بہت غلط بات۔۔۔۔اللہ نے اپنے سبھی بندوں کو فرصت سے بنایا ہے۔سب ہی خوبصورت ہیں بلکہ ہوں کہیں ایک سے بڑھ کر ایک ہیں۔۔۔ہوں بھی کیوں نا آخر میرے اللہ کی بنائی چیز تو اپنی مثال آپ ہو گی ہی نا۔۔۔اور ویسے بھی جس چہرے کے حسن پر ہم معیاری پیمانے تیار کرتے ہیں نا، وہ تو ہر انسان کا اللہ نے اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔۔۔پھر بھی نا جانے کیوں ہم کسی کی صورت کو دیکھ کر بُرا بھلا کہتے اسکی مصوری میں نقص نکالنے سے بعض نہیں آتے یہ بھولے ہوئے کہ اگر اللہ نے ہمیں کچھ بہتر صورت دی

ہے کسی سے تو اِس میں نا ہمارا کوئی کمال کے نا اُس انسان کا عیب۔۔۔جو صورتیں دینے کا اختیار رکھتا ہے نا قدری پر لینے کا اختیار بھی اسی کہ پاس ہے۔۔"

وہ کہنے کہ بعد رُکی کہ حاتم بول پڑا۔۔۔

"آپ کی باتیں بھی آپ کی طرح خوبصورت ہیں۔۔۔"

روحا کا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔۔۔۔

"میں نے کچھ یونیورسٹیز کے فارم نکالے ہیں انہیں فِل کر دیں۔۔۔"وہ صوفے پر بیٹھتے لیپ ٹاپ کھول کر بولا۔۔۔وہ اُس نازک مگر مضبوط لڑکی کو اپنے پیروں پر کھڑا دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔

روحا نے پہلے گھڑی کو دیکھا جو رات کے دس بجا رہی تھی پھر اُسے۔۔۔

کیا تھا وہ شخص۔۔۔۔

پل میں تولا پل میں ماشہ۔۔۔۔

کس لیے؟؟۔۔۔"روحا انجان بنی"

"آپ کے ایڈمشن کے لیے۔۔۔۔اب بورڈ ٹاپ کرنے کے بعد گھر میں تھوڑی بیٹھیں گی۔۔۔"وہ لیپ ٹاپ کی اسکرین پر نظریں جمائے تیزی سے انگلیاں کی بورڈ پر چلاتے بولا۔۔۔روحا کو اسکی بے رُخی بُری

طرح گھائل کر رہی تھی۔۔۔وہ کچھ نا بولی۔۔۔خاموشی سے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی چیزوں کی ترتیب بدلنے لگی۔۔۔

"نیم؟؟۔۔۔"وہ خود ہی فارم فِل کرنے لگا۔۔اسکے پوچھنے پر روحا کا دل کیا کہ ہاتھ میں پکڑی پرفیوم کی بوتل اسکے کندھے میں دے مارے۔۔۔پھر یک اسے اُسکے کندھے کا خیال آیا۔۔۔

"نیم؟؟۔۔۔"اس نے پھر سے پوچھا تو روحا کلس کر رہ گئی۔۔۔وہی جو نکاح نامے پر لکھوایا تھا ابھی تک وہی ہے۔۔۔وہ بس دل میں ہی کہہ سکی۔۔

روحا ریحام۔۔۔۔"وہ منہ ٹیڑھا کرتے بولی۔۔"

"فادر نیم؟؟۔۔۔"اسکے پوچھنے پر روحا کی آنکھوں میں کچھ چبھا

مدر نیم۔۔۔ریحام فاروقی۔۔"وہ ضبط کرتے بولی۔"

"میں نے فادر نیم پوچھا ہے۔۔۔"وہ ہنوز اسکرین پر نظریں جمائے بولا

"کس باپ کا نام؟؟۔۔۔وہ جس نے میرے پیدا ہونے پر میری ماں کو طلاق دے دی تھی یا وہ نام نہاد باپ جس نے چند روپوں کے عوض مجھے جوئے میں لگا دیا۔۔۔"وہ تلخی سے بولی تو اسکی بات پر حاتم صدمے سے اسکی پشت کو دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔

کتنا سہا تھا اُس لڑکی نے۔۔۔کیا وہ اسکے ساتھ ٹھیک کرنے جا رہا تھا؟؟؟... لیکن وہ جو کرنے جا رہا تھا اسی کے بھلے کے لیے کرنے جا رہا تھا۔۔اسی کی بھلائی کے لیے۔۔۔وہ سوچتے ہوئے اٹھ کر اس تک آیا۔۔اسکے کندھے پر ٹھوڑی رکھتے اس نے اسکے ہاتھ تھام لے۔۔۔روحا وہیں برف بن گئی۔۔۔حاتم بولا کچھ نہیں مگر احساس محبت سے چُور تھا۔۔پھر اسکے کندھے پر عقیدت کی مہر ثبت کرتے وہ واپس لیٹ ٹاپ کی طرف بڑھا۔۔۔

آج آپ مجھے جامعہ چھوڑ دیں گے؟؟۔۔۔"اسے آفس کے لیے تیار ہوتے دیکھ کر روحا نے" پوچھا۔۔۔حاتم نے ایک نظر اسے دیکھا پھر ہاں میں سر ہلا دیا۔۔۔روحا نے سوچ لیا تھا کہ اب اگر اس نے اُسے اجازت دے ہی دی تھی تو مزید دیر کرنا مناسب نا تھا۔۔۔

وہ جیسے ہی جامعہ میں داخل ہوئی لڑکیوں نے اُس پر حملہ کر دیا۔۔۔کبھی کوئی اسے گلے سے لگا رہی تھی تو کوئی گلہ کر رہی تھی۔۔۔اتنی محبت پر روحا کی آنکھوں کے کنارے نم ہو گے۔۔۔۔

آج وہ پھر سے اپنی کلاس میں موجود سبق شروع کر رہی تھی۔۔۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس کے باوجود انسان نے نہ مانا اور نماز نہ پڑھی۔ بلکہ حق کو جھٹلایا، اور منہ موڑ لیا۔ پھر اکڑ دِکھاتے "
ہوئے اپنے گھر والوں کے پاس چلا گیا۔ بربادی ہے تیری، ہاں بربادی ہے تیری!۔ پھر سن لے بربادی ہے
" تیری، ہاں بربادی ہے تیری!۔

سورۃ القیامہ

آیات 31-35

یہ آیات جتنی سادہ سی لگتی ہیں اتنی ہیں نہیں۔ انسان کو جھنجھوڑ کر رکھ دینے والی صلاحیت ہے اِن آیات میں۔۔۔ موت کی سختی کا ذکر کرنے کے فوراً بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیات کہی ہیں۔۔۔ پہلے انسان کو اسکی حقیقت بتائی اُسے موت کی سختی سے خبر دار کیا اور پھر انسانوں کی خصلت کا ذکر کیا ہے۔۔۔ یعنی موت کی سختی جان جانے کے باوجود بھی انسان راہِ راست پر نہیں آتا۔۔۔ وہ پھر بھی ابھی نفسانی خواہشات کا طالب رہتا ہے۔۔۔ پھر بھی اپنے رب کو جھٹلاتا ہے، اسکے آگے اسکے بُلاوے پر جھکتا نہیں۔۔۔ اسکی زبردست طاقت اور پکڑ کے باوجود بھی انسان سچ کو جھٹلاتا ہے ابدی حقیقتوں سے منہ موڑ لیتا ہے۔۔۔ اللہ کے کلام کو سنتا ضرور ہے مگر اپنی نفسانی خواہشات کی غلامی کا عادی دل ان کو سمجھنے سے عاری ہو جاتا ہے، انسان اللہ کی دی گئی نعمتوں کے بل بوتے پر ہی اس سے منہ موڑ جاتا ہے۔۔۔ چار دن کی زندگی میں چار

آسائشوں کو پا کر خود کو کسی شاہ سے کم نہیں سمجھنے لگتا۔۔۔ پھر اپنی حقیقت جھٹلائے کہ وہ مٹی ہے اور اُسے ایک دن اِسی مٹی میں ہی مل جانا ہے، اِسی مٹی پر غرور سے چلتا ہے۔۔۔ یہ بھی نہیں سوچتا کہ آج جس مٹی پر چلتے اسکی گردن میں خم نہیں اسکی اِس حالت پر اُسے کل کو جانے یہ مٹی بھی قبول کرے یا نا کرے۔۔۔ اللہ تعالیٰ نے انسانی رشتوں کو اسکے لیے آزمائش بنایا ہے۔۔۔ آج جن رشتوں کی خاطر انسان اللہ کو جھٹلاتا ہے کل اسکے حضور اپنی نجات کی خاطر انہی رشتوں کی سودا بازی چاہے گا کہ کاش اسکے رشتے دے کر اسکی نجات ہو جائے۔۔۔ مگر تب صرف خسارہ ہو گا بس خسارہ۔۔۔ ان آیات کے بعد اللہ تعالیٰ نے سختی سے انسان کو اِن حرکات کے نتائج سے آگاہ کیا ہے۔۔۔ ایک یا دو بار نہیں بلکہ چار بار۔۔۔ چار بار اللہ نے انسان کو بُری بربادی سے خبر دار کیا ہے۔۔۔ یعنی اگر انسان نماز نا پڑھے، حق سچ سے گریز کرے، غرور دِکھائے تو آخرت میں اِس کے لیے صرف بربادی ہی بربادی ہے۔۔۔ اب زرا ہم اپنے حالات ہر غور کریں تو کیا ہم خود کو اِس بربادی سے بچا رہے ہیں؟؟۔۔۔ نہیں۔۔۔ بلکہ ہم تو کوشش بھی نہیں کر رہے۔۔۔ ہم اگر کچھ کر رہے ہیں تو بس اپنے نفس کی غلامی۔۔۔" وہ رُکی۔۔۔

ایک نظر ان سب کو دیکھا جو دم سادھے اُسے سن رہی تھیں۔۔۔ پھر ایمان منہ بنائے بولی

"مگر آپی اکثر نماز پڑھنے کو جانے کیوں دل ہی نہیں کرتا۔۔۔"

اسکی بار پر روحا مسکرا کر بولی

ہم کون ہوتے ہیں یہ کہنے والے کہ ہمارہ نماز پڑھنے کو دل نہیں کر رہا اسی لیے ہم نے نماز نہیں" پڑھی۔۔۔ حقیقت تو یہ ہے کہ تب وہ رب چاہتا ہی نہیں کہ ہم اسکے آگے جھکیں۔۔۔ اسی لیے جب دل نا کرے نماز پڑھنے کو تو فوراً اٹھ کر نماز پڑھیں کیونکہ اللہ ناراض ہوتا ہے اور آزماتا ہے کہ میرا بندہ میری "سنتا ہے یا اپنے نفس کی۔۔۔ اور بلاشبہ نفس کی غلامی میں خسارہ ہے۔۔۔

مگر آپی نماز میں خیالات بہت آتے ہیں۔۔۔ بار بار دھیان بھٹک جاتا ہے اکثر تو رکعتوں کی تعداد بھی" بھول جاتی ہے۔۔۔ "نور نے اپنا مسلہ بیان کیا۔۔۔ اسکی بات پر روحا پھر سے مسکراتے ہوئے بولی

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی صفات میں پہلی صفت جانتی ہو کیا رکھی ہے؟۔۔۔ اپنی نماز میں دل سے جھکنے" والے۔۔۔ یعنی پورے صدق سے نماز پڑھی جائے۔۔۔ ہمارا دل پتا ہے کب جھکتا ہے جب یہ پاک ہو۔۔۔ نفسانی خواہشات سے پاک، غرور، تکبر، حسد، کینہ، ریاکاری سے پاک۔۔۔ جب دل میں اللہ کی یاد ہو نا کہ اسکے بندوں کے لیے نفرت، بغض اور حسد۔۔۔ جب اِس دل میں عاجزی ہو نا کہ غرور۔۔۔ جب یہ دل ہر گھڑی بس شکر گزار ہو نا کہ ناشکرا۔۔۔ مگر افسوس ہم اپنے دلوں کو بہت میلا کر چکے ہیں۔۔۔ بالکل سیاہ۔۔۔ ہمارے دل گناہوں سے کھوکھلے ہو چکے ہیں۔۔۔ تبھی ہماری نمازوں کا صدق بھی کھو چکا ہے۔۔۔ بات رہی نماز میں خیالات آنے کی تو وہاں ہمارا کام بس اتنا ہے کہ جب بھی ہمیں یاد

آئے کہ ہم نماز پڑھ رہے ہیں تو فوراً اپنا دھیان نماز میں لگالیں۔۔۔خیالات آنا غلط نہیں ہے، انہیں بڑھاوا دینے سے منع کیا گیا ہے۔۔۔"

تو آپی ہم اپنی نماز میں صدق کیسے لائیں؟؟۔۔۔" مدیحہ نے کھوئے ہوئے انداز میں پوچھا"

اپنا دل صاف کر کے۔۔۔اپنے دل سے حسد، بغض، غرور، تکبر، کینہ، ریاکاری۔۔۔غرض ہر بری چیز نکال کر۔۔۔جانتی ہوں یہ بس اتنا آسان نہیں مگر ہمارا کام بس کوشش کرنا ہے بھرپور کوشش۔۔۔۔ جب ہماری کوشش اللہ کو پسند آجائے گی تو وہ ہمارے دل پر ایمان کے نور کی بارش برسا دے گا۔۔۔مگر اسکے لیے ضروری ہے کہ دل میں عاجزی اور انکساری پیدا کی جائے۔۔۔اپنے دل میں لوگوں کے لیے گنجائش بنائی جائے۔۔۔محبت بانٹی جائے۔۔۔لوگوں کے غم بانٹیں جائیں، انکا ساتھ دیا جائے۔۔۔"

-

روحا جیسے ہی جامعہ سے نکلی اُسے گاڑی میں بیٹھے انتظار کرتے پایا۔۔۔اسے دیکھتے وہ فوراً گاڑی سے نکلا پہلے اُسے بیٹھایا پھر خود بیٹھا۔۔۔

حلیمہ جو پہلے ہی حاتم سے بے حد متاثر تھی یہ سب دیکھنے کے بعد مزید اسکی فین ہو گئی۔۔

حاتم بھائی کتنے اچھے ہیں نا۔۔۔" حلیمہ حاتم کو دیکھتے ہوئے بولی"

وہ لوگ بھی ابھی جامعہ سے نکلیں تھیں۔۔۔

بالکل۔۔۔کتنا پیار کرتے ہیں روحا آپی سے۔۔۔کتنا خیال رکھتے ہیں انکا۔۔"ایمان نے لقمہ لگایا۔۔۔"

کیا ہمیں بھی حاتم بھائی جیسا انسان مل سکتا ہے؟؟۔۔۔جو کسی لڑکی کو نظر اٹھا کر بھی نا دیکھے جو اپنی روحا"

سے بے حد محبت کرتا ہوں۔۔۔"حلیمہ حسرت بھرے لہجے سے گویا ہوئی

اُف!۔۔۔ایک تو یہ ٹین ایجرز اور ایک ان کے آئیڈیلز۔۔۔

مل سکتا ہے نا کیوں نہیں مل سکتا۔۔۔"فرح انکی باتیں سنتے آرام سے بولی"

کیسے"دونوں نے فوراً بے یقینی سے پوچھا۔۔۔"

ویسے ہی جیسے روحا آپی کو مِلا۔۔۔"وہ آرام سے بولی"

حاتم کو پانے کے لیے روحا بننا پڑتا ہے۔۔۔اگر حاتم جیسا نایاب ہیرا چاہیئے تو خود کو بھی کندن بنانا پڑتا"

ہے۔۔۔اگر ایک لڑکی چاہتی کے کہ اُسے حاتم جیسا انسان مِلے جو اسکے علاوہ کسی کو آنکھ اٹھا کر نا دیکھے،

اُسی کا خیال کرے،بس اُسی کا ہو کر رہے،تو اِس کے لیے اُس لڑکی کو بھی روحا بننا پڑتا ہے۔۔۔ہر

آزمائش میں صبر سے ڈٹ جانے والی روحا۔۔۔اپنے آپ کو دنیا کی نگاہوں سے اللہ کی رضا کے لیے

بچانے والی روحا۔۔اللہ کے ہر حکم ہر فیصلے پر دل و جان سے جھکنے والی روحا۔۔۔ہر حال میں خواہ حال

کتنا بھی بُرا کیوں نا ہو،شکر کرنے والی روحا۔۔۔اپنی عمر سے زیادہ بڑی زندگی کی آزمائشیں کاٹنے والی

روحا۔۔"وہ انہیں دیکھتے ہوئے آرام سے بولی

مگر حاتم بھی تو نایاب ہیں اِس دنیا میں۔۔"وجیہہ اسکی بات کو اثر لیتے بظاہر منہ بنا کر بولی"

ہاں بالکل۔۔۔حاتم نایاب ہے۔۔۔مگر وہ روحا بھی تو کوئی نہیں جسے حاتم مِل سکے۔۔۔"فرح اُسی"

اطمینان سے بولی

کہانا۔۔۔حاتم چاہیئے تو پہلے روحا بننا پڑے گا۔۔۔"وہ کہنے کہ بعد انہیں سلام کرتے آگے بڑھ گئی"

جبکہ وہ سب اسکی باتوں کے سحر میں ابھی بھی موجود تھیں۔۔۔۔

۔

سنیں۔۔۔"وہ گاڑی سے اترنے لگی تو حاتم نے اسے پکارا۔۔۔روحا کو گھر چھوڑ کر اسے واپس آفس جانا"

تھا۔۔۔

اسکے پکارنے پر روحا کو سکون کا جھونکا چھو گیا۔۔۔اس نے مڑ کر اسے دیکھا مگر وہ ونڈ اسکرین کے پار دیکھ

رہا تھا۔۔۔

میرے ساتھ چائے پیئیں گی؟؟۔۔۔"وہ جانے کس احساس تلے کہہ رہا تھا۔۔۔روحا الجھی"

میں۔۔۔۔آج آپ کے ساتھ چائے پینا چاہتا ہوں۔۔۔کچھ کہنا ہے آپ سے۔۔"وہ ہنوز باہر دیکھتے"

بولا۔۔۔جبکہ اسکی بات پر روحا کو خوش گوار حیرت کا جھٹکا لگا۔۔۔

وہ تو چلا گیا مگر روحا کو تو یقین ہی نا آئے۔۔۔ کمرے میں آنے کے بعد وہ خوش سے جھومنے لگی۔۔۔

"اُف۔۔۔ انہوں نے کہا ہے وہ مجھ سے کچھ کہنا چاہتے ہیں۔۔۔ تو کیا وہ آج مجھ سے اپنی محبت کا اظہار کریں گے؟؟۔۔۔" وہ آئینے میں خود کو دیکھتے ہوئے بولی

"پتا نہیں انہیں مجھ سے محبت ہے بھی یا نہیں؟؟۔۔۔ مگر انکا ہر ہر انداز محبت سے چور ہوتا ہے۔۔۔ اُس دن بھی تو اظہار کیا تھا انہوں نے۔۔ ہاں بس تب انہیں یہ نہیں پتا تھا نا کہ مجھے انگلش آتی ہے۔۔۔" وہ ہنسنے لگی۔۔۔

"یار روحا۔۔۔ آج کا دن اسپیشل ہے، چائے بھی اسپیشل تو تمہیں تیار بھی اسپیشل ہونا پڑے گا۔۔۔" وہ ڈریسنگ روم کی طرف جاتے بولی۔۔۔ ساری الماری چھان ماری مگر کوئی جوڑا ہی ڈیسائیڈ نا کر سکی۔۔۔

"اب کی کروں؟؟۔۔۔" وہ انگلی دانتوں تلے دبائے سوچنے لگی پھر ذہن میں جھماکا ہوا تو ساتھ والے کمرے کی طرف لپکی۔۔۔ جہاں وہ پہلی رات رہی تھی۔۔۔ مسکراتے ہوئے الماری کھولی تو وہ شاپنگ بیگ سامنے ہی دھرا تھا۔۔۔ اسے نکالے واپس کمرے میں آئی اور کھولا۔۔۔

"یا اللہ۔۔۔ اتنا خوبصورت جوڑا۔۔۔ اُف۔۔۔ انکی چوائس کا کوئی جواب نہیں۔۔۔" وہ جوڑا دیکھتے ہی بے ساختہ بولی

یہ وہی جوڑا تھا جو اُسے نکاح پر پہننے کے لیے دیا گیا تھا۔۔۔

سفید رنگ کی پاؤں تک آتی میکسی جسکے گھیرے پر گولڈن بھاری کام میں رُوبی جڑے تھے۔۔۔بازو بھی مکمل کام سے بھرے تھے البتہ گلے پر ہلکا سا کام تھا۔۔۔ساتھ میں سفید کامدار پٹی والا دوپٹا تھا۔۔۔روحا میکسی ساتھ لگائے آئینے میں اپنا سراپا دیکھتے دل سے مسکرا دی۔۔۔

ارے ارے واہ۔۔۔۔اسکے ساتھ تو جیولری بھی ہے۔۔۔"وہ فوراً جیولری والے ڈبے کی طرف بڑھی" تو نظر بیگ میں موجود لفافے پر پڑی۔۔۔اسے نکال کر تعجب سے دیکھا۔۔۔پھر کھولا تو اندر ایک چیک موجود تھا۔۔۔۔وہ مسکرائی۔۔۔اسکا حق مہر۔۔۔۔

چل روحا اب جلدی سے تیار ہو جا۔۔۔"وہ کپڑے اٹھاتے بولی۔۔۔سب ملازموں کو چھٹی دیتے بشیر کو" حاتم کے آنے کے فوراً بعد جانے کا کہے، غلام دین اور نمرہ کو بھی انیکسی بھیج آئی۔۔۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ جس کے لیے تیار ہونے جا رہی تھی اسکے علاوہ بھی کوئی اُسے دیکھے۔۔۔۔

آج جانے کتنے دنوں کے بعد اس نے اپنے بالوں کو کھول کر غور سے دیکھا تھا۔۔۔وہ پہلے سے لمبے ہو کر کمر سے نیچے جھول رہے تھے۔۔۔اسکے بال بھی اسکی آنکھوں جیسے تھے۔۔۔سیاہ۔۔چمکدار۔۔۔

اسے نے بال کھول کر درمیان سے مانگ نکالی۔۔۔۔دونوں جانب سے سیاہ آوارہ لٹیں حُسنِ ماہ کا طواف کرنے لگیں۔۔۔دوپٹہ شانوں پر پھیلایا پھر ایک طرف سے سر پر لیا۔۔۔۔میک اپ کرنا نا اُسے آتا تھا نا اُس نے کبھی کیا تھا اور نا ہی اُسے ضرورت تھی۔۔۔بس کاجل لگایا اور ہونٹوں پر ریڈ لپسٹک۔۔۔۔

ہائے کتنی تیز ہے یہ تو۔۔۔" آج پہلی بار اس نے ریڈ لپسٹک لگائی تھی۔۔۔ حلانکہ وہ بہت تیزی نا تھی" جتنی اُسے لگی۔۔۔ جلدی سے صاف کرنے لگی پھر رُکی۔۔۔

مگر انہیں پسند ہے تو بس میں یہی لگاؤں گی۔۔۔" پھر وہ ٹشور کھتے بولی"

ہائے روحا کتنی پیاری لگ رہی ہو۔۔۔۔۔ تمہیں تو میری نظر ہی لگ جائے گی۔۔۔" وہ آئینے میں خود کو" دیکھتے خوشی سے بولی۔۔۔ گاڑی کے ہارن پر اسکی دھڑکنیں تھم گئیں۔۔۔

دھڑکتے دل کے ساتھ اسکی ہتھیلیاں بھیگنے لگیں۔۔۔ شوق شوق میں تیار تو ہو گئی تھی مگر اب جب باری اسکے سامنے جانے کی تھی تو شاید کوئی پہاڑ سر کرنا اس سے آسان تھا۔۔۔

گھر میں داخل ہوتے پھر سے حوصلہ جمع کرنا چاہا۔۔۔ پل پل اسکا دل اسکو اپنے فیصلے سے دستبرداری کی پٹی پڑھا رہا تھا مگر جانے کیوں وہ دل کو مسلسل نظر انداز کیے ہوئے تھا۔۔۔

میں نے ہمیشہ اپنی خوشیوں کا سوچا، اپنی خوشی کے لیے اسکی خوشیوں کو روندا۔۔۔ اب جب وہ میری" خوشی بن چکی ہے تو میں اسکی ہر خوشی کا احترام کرتا ہوں۔۔۔ اسے اسکی ہر وہ خوشی دینا چاہتا ہوں جس کی وہ حق دار ہے۔" خود سے ہمکلام ہوتے وہ سیڑھیاں چڑھتے کمرے کے کی طرف بڑھا۔۔۔ دروازہ کھولا تو خوشبو کے جھونکے نے اسکی موجودگی کی نوید سنائی۔۔۔ اس نے اپنی نظریں اٹھانے کی غلطی نا کی۔۔۔ جانتا تھا اگر اسکو ایک نظر دیکھ لیا تو وہ اپنے فیصلے سے دستبردار ہو جائے گا جو وہ ہر گز نہیں چاہتا تھا۔۔۔

روحا نے اسے دیکھا تو دل سنبھالنا سب سے مشکل کام لگا۔۔۔ مگر یہ کیا؟؟۔۔۔ اس نے تو ایک بار بھی روحا کو نہیں دیکھا۔۔۔ روحا نے دل کو تسلی دی۔۔۔

"آج آپ کی بنائی چائے پینا چاہتا ہوں۔۔" وہ صوفے پر بیٹھے مسلسل اپنے ہاتھوں کو دیکھتے بولا حلانکہ جانتا بھی تھا کہ اسکی چائے وہی بناتی تھی۔۔۔ روحا کو اسکا رویہ عجیب بے حد عجیب لگا۔۔۔ اسے کسی انہونی کا احساس ہوا۔۔۔ وہ اُسے دیکھ نہیں رہا تھا مگر یہ اندازہ کرتے کوئی عار نا پیش آئی کہ وہ سفید رنگ پہنے ہوئے تھی۔۔۔ روحا بنا کوئی جواب دیے کمرے سے نکل آئی۔۔۔

"اب ایسی بھی کیا بے مروتی۔۔۔" اسکی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔ دل کو پھر سے تسلی دیتے وہ کچن میں آ گئی۔۔۔

اسکے گزرنے پر اسکی چوڑیوں کی آواز پر وہ چونکا تھا۔۔۔ وہ آج جان گیا تھا کہ اسکی صرف آنکھیں بے رحم نا تھیں بلکہ اسکی ہر ہر ادا بے رحم تھی۔۔۔

کیا کوئی اتنا بھی بے خود کر سکتا ہے؟؟

کیا کوئی اتنا بھی بے اختیار کر سکتا ہے؟؟

کیا کوئی اتنا بھی حواسوں پر چھا سکتا ہے؟؟

کیا کوئی اتنا بھی دل میں سما سکتا ہے؟؟

کیا کوئی اتنا بھی رُوح میں اتر سکتا ہے؟؟

کیا کوئی اتنا بھی بے سکون کر سکتا ہے؟؟

ہاں کر سکتا ہے نا۔۔۔

جیسے وہ بے رحم آنکھوں والی اسے کر گئی۔۔۔

اب اگر حاتم نے مجھے اگنور کیا نا تو میں نے۔۔۔ میں نے۔۔۔" وہ چائے ڈالتے ہوئے غصے سے بول رہی تھی پھر سمجھ نا آئی کہ آگے کیا بولے

میں نے ناراض ہو کر کہیں چلی جانا ہے۔۔۔" جو منہ میں آیا بول دی پھر مسکرائی۔۔۔"

وہ انکی سزا تھوڑی ہو گی روحا۔۔۔ وہ تو تم خود کو ہی سزا دو گی۔۔۔" نظروں میں حاتم کا چہرہ تھا۔۔"

قدموں کی چاپ پر سیدھی ہوئی۔۔۔ دل پھر سے اُسی لو پر دھڑکنے لگا۔۔۔

وہ وہیں کچن میں چیئر پر بیٹھ گیا۔۔۔ روحا نے چائے ٹیبل پر رکھی تو حاتم کی نظر اسکے ہاتھوں پر پڑی۔۔۔ اُس نے دونوں ہاتھوں میں سرخ چوڑیاں پہنی ہوئی تھیں۔۔۔ گورے بے داغ ملائم ہاتھوں میں سرخ چوڑیوں نے اُسے پھر سے بے خود کرنا چاہا تو وہ فوراً نظروں کو زاویہ بدل گیا۔۔۔ اسکے یوں چہرہ موڑنے پر روحا کا دل پھر سے ڈھے گیا۔۔۔ وہ اسکے عین سامنے آ بیٹھی۔۔۔ حاتم اسے مکمل نظر انداز کیے چائے پینے

لگا۔۔۔روحا اسکی نظر اندازی پر کلس کر رہ گئی۔۔۔دل کیا فوراً کپڑے بدل کر منہ دھو آئے۔۔۔پھر اُسے غصے سے دیکھتے ٹیڑھے میڑھے منہ بنانے لگی۔۔۔

وہ بظاہر جتنے سکون سے چائے پی رہا تھا اگر کوئی اسکے اندر جھانکتا تو جانتا کہ اپنی متاع کو اپنے ہی ہاتھوں لٹانا کتنا کرب آمیز ہوتا ہے۔۔۔

"میں آج آپ کو کچھ بتانا چاہتا ہوں۔۔۔بلکہ سب کچھ بتانا چاہتا ہوں۔۔۔مگر جانے کیوں الفاظ ساتھ نہیں دے رہے آج" کپ رکھنے کے بعد مسلسل اُسے دیکھتے بولا۔۔۔روحا کو اس وقت وہ کپ اپنی سوتن سے کم نا لگا۔۔۔اسکا دل کیا کہ کپ اُٹھا کر حاتم کے سر میں دے مارے۔۔۔۔مگر تحمل سے اسکی طرف متوجہ ہوئی۔۔

"میں جان تو گئی ہوں گی مجھے۔۔کہ میرا ماضی کس قدر ذلت آمیز ہے۔۔۔کسی بھی لڑکی کے لیے ایک شرابی، جواری اور سب سے بڑھ کر ایک۔۔۔۔۔ایک نا۔۔۔ناجائز انسان کا ساتھ کس قدر اذیت ناک ہوتا ہے اندازہ ہے مجھے اب اسکا۔۔۔"

اسکی بات پر روحا نے بے یقینی سے اُسے دیکھا۔۔۔کسی انہونی کا احساس پھر سے ہوا۔۔۔

"زندگی بھی جانے انسان کو کیا سے کیا بنا دیتی ہے۔لاکھ جیتنا چاہو مگر یہ ایسی بساط ہے جو ہرا کر ہی دم لیتی ہے۔۔۔" وہ تلخی سے مسکراتے ہوئے بولا

خود پر بیتے ظلموں کی لمبی چوڑی تفصیل سنا کر آپ کی ہمدردیاں سمیٹنا ہر گز نہیں چاہتا کیونکہ اب میں نے" اِن تلخیوں کے ساتھ جینا سیکھ لیا۔۔اب نا مجھے کسی کی ہمدردی کی ضرورت ہے اور نا۔۔۔۔۔۔۔کسی کے ساتھ کی۔۔" آخری الفاظ اُس نے کیسے ادا کیے تھے یہ وہی جانتا تھا۔۔

!نہ دبی دبی سی محبتیں

!نہ ڈھکی چھپی اب عداوتیں

!نہ دِکھاوے کی اب مسکراہٹیں

!نہ روگِ جان، یہ قباحتیں

میں تھک گیا ہوں جھوٹ سے

مجھے چاہیے اب سچ یہاں

گر! رنجشیں تو رنجشیں

گر! چاہتیں تو چاہتیں

روحا کی الجھنیں بڑھتی جا رہی تھیں۔

ایک غلطی کی میں نے۔۔۔اپنی زندگی برباد کرتے کرتے کسی اور کی بھی کر گیا۔۔۔کسی کے ناچاہتے ہوئے بھی اسکی خوشیاں روند کر اسے اپنی زندگی میں شامل کیا، پھر اپنی انا کی تسکین کی خاطر اسکی زندگی بے رنگ کر دی مگر اب۔۔۔۔مگر اب میں اپنی غطی کا ازالہ کرنا چاہتا ہوں۔۔۔"کہتے ہوئے اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک خاکی لفافہ نکالا۔۔۔چند لمحے اسے دیکھا پھر ہنوز جھکے سر کے ساتھ اُسے تھما دیا۔۔۔

آپ نے کہا تھا نا کہ بہت خوش تھیں آپ اُس دن۔۔۔اب آپ کو آپ کی ہر خوشی لوٹانا چاہتا ہوں۔۔۔"روحانے کانپتے ہاتھوں سے لفافہ پکڑا پھر جانے کس دل سے کھولا۔۔۔۔

اندر موجود کاغذات پڑھتے اسے اپنا آپ سُن ہوتا محسوس ہوا۔۔۔لگا دل ابھی پٹ جائے گا۔۔۔

یہ ڈائیورس پیپرز ہیں۔۔۔میں نے سائن نہیں کیے ابھی تک۔۔۔۔چاہتا ہوں پہلے آپ کر دیں۔۔۔۔"

اب میں خود کو آپکی خوشیوں پر مزید مسلط نہیں کرنا چاہتا۔۔۔بے فکر رہیں آپ کی رہائش سے لے کر تمام اخراجات میرے ذمے ہیں، ایک آپکے جیسا بہت اچھا انسان جو آپ کے قابل بھی ہو میں خود ڈھونڈ کر لاؤں گا آپ کے لیے۔۔۔میں۔۔۔۔۔چاہتا ہوں آپ جلد از جلد ان کاغذات پر دستخط کر دیں۔۔۔"تاکہ جتنا جلدی ہو سکے میں آپ کو آپ کی خوشیاں لوٹا سکوں۔۔۔

وہ کہہ کر رُکا نہیں بلکہ گھر سے باہر چل دیا جبکہ وہ ابھی تک بے حس و حرکت، بے جان بیٹھی تھی۔۔۔

اُسے آج سچ میں اپنا آپ اپنی زندگی ایک مذاق لگ رہا تھا۔۔۔ دل چاہ رہا تھا اتنا چیخے کہ حلق تک پھٹ جائے مگر وہ تو پلکیں بھی جھپک نہیں پا رہی تھی۔۔۔ وہ اُسے یہ بھی نا کہہ پائی کہ اسکی خوشی تو وہ تھا۔۔۔ بلکہ اسکی زندگی تھا وہ شخص۔۔۔ وہ رونا چاہتی تھی بے تحاشا، چیخنا چلانا چاہتی تھی مگر آنکھیں ویران تھیں، صحرا کی طرح بے آب۔۔۔

شاید زندگی سے خوشیوں کی طرح میری آنکھوں سے پانی بھی ختم ہو چکا تھا۔۔۔" تلخ سوچوں نے آ" گھیرا۔۔۔۔

سڑکوں پر بے مقصد چلتے چلتے اسکی ٹانگیں جواب دے چکی تھی مگر وہ پھر بھی انہیں مشقت میں ڈالے ہوا تھا۔۔۔ مغرب کی آذان سماعتوں سے ٹکرائی تو قدم مسجد کے راستے پر ڈال دیے۔۔۔ نماز کے بعد وہ وہیں سر جھکائے بیٹھا رہا۔۔۔ یہاں تک کہ عشاء کا وقت قریب آ چکا تھا۔۔۔ مولوی صاحب پہلے تو اُسے دیکھتے رہے پھر آخر اسکے پاس آئے۔۔۔

جب دل بہت بھاری ہو نا۔۔۔ تو اُسے سُنا کر ہلکا کر لینا چاہیے۔۔۔ وہ اپنے بندوں کو سننے کے لیے ہر وقت" تیار رہتا ہے۔۔۔" وہ اسکے پاس بیٹھتے بولے

آج وہ میری نہیں سُنے گا۔۔۔" وہ سر جھکائے اتنا ہی بولا"

کیوں؟؟۔۔۔ آج کیا کر دیا تو نے؟؟۔۔"وہ ہنستے ہوئے پوچھنے لگے"

آج اسکے ایک بندے کا دل دُکھا آیا ہوں۔۔۔"وہ نم آواز کے ساتھ بولا تو مولوی صاحب کی مسکراہٹ" سمٹی۔۔پہلے اُسے دیکھتے رہے پھر قدرے توقف سے بولے

جب جانتے ہو کہ وہ اپنے بندوں کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تو پھر کیوں دُکھاتے ہو اسکے بندوں کے" دل۔۔۔اُسے اپنے بندے بڑے عزیز ہیں چاہے کوئی کیسا بھی کیوں نا ہو۔۔۔اسکے لیے سب ہی اہم ہیں۔۔۔وہ اپنے کسی بندے کا دُکھتا دل نہیں دیکھ پاتا۔۔۔کسی کو بھی کسی دوسرے بندے کی دی گئی "تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا۔۔۔وہ اپنے حقوق تو معاف کر سکتا ہے مگر اپنے بندوں کے نہیں۔۔۔ میں اسکے قابل نہیں۔۔۔۔"طویل خاموشی کے بعد وہ اتنا ہی کہہ پایا۔۔۔اسکی بات پر پہلے تو مولوی" صاحب اسے غور سے دیکھتے رہے پھر مسکرائے کر اسکی سر پر ہاتھ مارتے بولے

اوے جھلیا۔۔۔تُو کون ہوتا ہے یہ فیصلے کرنا والا۔۔۔فیصلے کرنے والی ذات صرف اور صرف اُسکی" ہے۔۔۔ہمارا کام اسکے فیصلوں کے آگے جھکنا ہوتا ہے بس۔۔۔تیرے سارے فیصلے بھی اُسی نے کیے ہیں تو پھر تُو کیوں خالی ہانڈی میں چمچا ہلا رہا ہے۔۔۔اب بندے کا پُتر بن کر جا واپس۔۔۔اور ذرا سوچ کے کونسا فیصلہ تُو نے خود کیا تھا؟؟جس پر پچھتانے نکلا ہے۔۔۔"وہ اُٹھ کر جا چکے تھے جب کہ وہ وہیں بیٹھا رہا۔۔۔

اب ذہن میں روحا سے پہلی ملاقات سے اب تک کہ سارے واقعات یکے بعد دیگرے یاداشت کے پردے پر اُبھر رہے تھے۔۔۔پھر یک دم وہ چونکا۔۔۔یہ سب اتفاق تو نا تھا۔۔۔اتفاق تو ایک بار دو بار یا تین بار ہو سکتا ہے بار بار اتفاق نہیں تقدیر ہوتی ہے۔۔۔۔روحا کا اسکی گاڑی کے سامنے آنا، جوئے میں جیتی لڑکی بھی روحا کا نکلنا، اسکا حاتم کے گھر آنا، اُنکا نکاح ہونا اور پھر اسکی سانس سانس کا جواز بن جانا۔۔۔یہ سب اتفاق تو نا تھا نا اِن میں کچھ اُس نے چاہا تھا۔۔۔یہ سب تو طے شدہ کے مطابق خود با خود ہوتا چلا گیا۔۔۔جب سب خود با خود ہوا تھا تو پھر وہ اپنا کونسا کیا سُدھارنے چلا تھا؟؟۔۔۔اُس نے بے یقینی سے سر اٹھا کر آسمان کو دیکھا۔۔۔

یعنی آپ نے اُس کو میرے لیے بھیجا۔۔۔میرے لیے۔۔۔وہ میری ہی ہے نا؟؟۔۔۔"وہ ابھی بھی بے یقین تھا۔۔۔بے یقین تھا کہ کیسے اُسکی قسمت اتنی چمک سکتی ہے کہ وہ یاقوت وہ مرجان خود با خود اُسکی جھولی میں آ گرا۔۔۔۔

یعنی وہ میری ہی ہے نا؟؟میری نا؟؟۔۔۔"وہ ابھی بھی بے یقین تھا۔۔۔"

وہ میری ہے۔۔۔۔"وہ یقین پاتے رو پڑا۔۔"

ہاں وہ میری ہی ہے۔۔۔۔"وہ سجدے میں گر گیا۔۔۔۔"

عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد جھجکتے ہوئے گھر میں داخل ہوا۔۔۔اُسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ روحا سے کیسے معافی مانگے۔۔۔

جب ناراض چائے کے اہتمام کے ساتھ کیا تھا تو منانا بھی کسی اسپیشل طریقے سے پڑے گا۔۔۔"پھر" رُک کر سوچنے لگا۔۔

مگر کروں کیا؟؟۔۔۔"لڑکیوں کے معاملے میں ازل سے پھوہڑ انسان"

پتا نہیں لوگ کیسے چار چار لڑکیاں اکٹھی سنبھال لیتے ہیں میرے سے تو ایک بیوی نہیں سنبھل" رہی۔۔۔"ہنستے ہوئے بولا پھر دماغ میں ایک آئیڈیا آنے پر باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

وہ کچن میں وہیں ساکن بیٹھی رہی پھر ٹیبل پر سر رکھ دیا تو نیند نے اُسے اپنی آغوش میں بھر لیا۔۔۔اب آنکھ کُھلی تو یاداشت کے پنّوں پر شام کے مناظر لہرائے۔۔۔بے اختیار اسکی آنکھیں لبالب پانیوں سے بھر گئیں۔۔۔اس نے سر ہتھیلیوں میں تھام لیا۔۔۔

کیوں میری زندگی میں آنے والا ہر مرد میرے آزمائش بن جاتا ہے کیوں؟؟۔۔۔"اسکے رونے میں" تیزی آگئی۔۔۔

یا اللہ۔۔۔یہ آزمائش بہت مشکل ہے۔۔۔میری ہمت حوصلہ صبر سب جواب دیتے جا رہے ہیں۔۔۔یا اللہ۔۔۔رحم کر۔۔۔میرا صبر اِس قابل نہیں رہا اب کہ آزمائی جا سکوں۔۔۔"وہ ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی۔۔۔۔

شکر ہے ہو گیا۔۔۔"دُکھتی کمر کے ساتھ ہاتھ جھاڑتے وہ کھڑا ہوا اور ایک آخری نظر ہال پر ڈالی۔۔۔" پھر رسٹ واچ پر نظر ڈالتے ہی اسکا دماغ بھک سے اڑ گیا۔۔۔

ہا۔۔۔گیارہ بج گئے۔۔۔"وہ ساتھ ہی باہر کی طرف بھاگا۔۔۔سب سے پہلے ڈرتے ڈرتے کمرے میں" آیا مگر وہ کہیں نادِکھی پھر کچھ سوچتے ہوئے کچن میں چلا آیا۔۔۔وہ وہیں سر ٹیبل پر رکھے بیٹھی ہچکیوں کے ساتھ رو رہی تھی۔۔۔ڈوپٹہ سر سے اُتر چکا تھا۔۔۔سیاہ آبشار کمر کے ساتھ کندھوں پر بھی بہہ رہی تھی۔۔۔وہ پہلی بار اسکے بال دیکھ رہا تھا۔۔۔اسے یوں دیکھ کر مسکرایا پھر ایک چیئر اسکے بالکل قریب کیے بیٹھ گیا۔۔۔قدموں کی چاپ پر روحا کا دل مزید بُری طرح دُکھا۔۔۔حاتم نے ہاتھ بڑھا کر اسکے بالوں کو چھوا پھر چہرے کے قریب لا کر انکی خوشبو کو خود میں اتارتے مسکراہٹ گہری ہو گئی۔۔۔اپنے بالوں میں سرسراہٹ پر روحا کی ہچکیاں تھمیں اس نے ایک جھٹکے سے سر اٹھا کر حاتم کو دیکھا۔۔۔اُس کا دیکھنا ہی تھا کہ حاتم پتھر ہو گیا۔۔۔۔

کاجل سے لبریز سیاہ کانچ سی آنکھیں جو مسلسل رونے کے باعث سوجھ چکی تھیں، ہلکا ہلکا کاجل بھی پھیل چکا تھا۔۔۔لرزتے سرخ ہونٹ، رونے کے باعث سرخ پڑتی ناک چہرے کے گرد طواف کرتے سیاہ بال۔۔۔وہ کوئی ساحر سی اسپر الگ رہی تھی۔۔۔حاتم کا دل تھما تھا۔۔۔وہ اُسے پہلے باریوں دیکھ رہا تھا اور دیکھتا ہی رہ گیا تھا۔۔۔کوئی اتنا بھی حسین ہو سکتا ہے؟؟۔۔۔اس نے خود سے پوچھا

بات حُسن کی نہیں بات محبت کی ہوتی ہے۔جب کسی سے محبت ہوتی ہے نا اُسکی ہر ہر ادا پُر سحر لگتی ہے۔۔۔

اُسے دیکھتے ہی روحا کا غم غصے میں بدلنے لگا۔۔۔اسکی ادائیں ہی حاتم کا کام تمام کرنے کو کافی تھیں۔۔۔۔

ایم سوری۔۔۔۔"وہ سر کھجاتے بس اتنا ہی بولا تھا۔۔۔۔روحا کو پارہ ہائی ہو گیا۔۔۔"

کیا مطلب سوری؟؟۔۔۔ہاں۔۔۔کیا مطلب۔۔۔۔"وہ چیخ پڑی۔۔۔حاتم نے ہکا بکا اُسے دیکھا۔۔۔"

میں۔۔۔۔۔"وہ ابھی اتنا ہی بول پایا کہ وہ اسکی بات کاٹتے ہوئے بولی"

میں کوئی کھلونا نہیں ہوں حاتم زیروز علی خان کہ جب جِس کا دل کیا مجھ سے کھیلا اور پھر ایک کنارے لگا دیا۔۔۔۔"

اسکی بات پر حاتم پھٹی پھٹی نگاہوں سے اُسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اب بس۔۔۔بہت ہو چکا۔۔۔اب میں کسی بھی مرد کو اپنا تماشا بنانے نہیں دوں گی۔۔۔"وہ گالوں پر بہتے آنسو صاف کرتے بولی

روحا پلیز پہلے میری بات سن۔۔۔۔"وہ اسکی حالت دیکھ کر ششدر تھا پھر اسے سمجھانے کو بولا ہی تھا کہ پھر سے وہ چیخ اُٹھی

نہیں سننی مجھے آپ کی کوئی بھی بات۔۔۔نہیں سننی۔۔۔سمجھ آیا نہیں سننا مجھے اب کچھ بھی۔۔۔کیا سنائیں گے آپ ہاں؟؟۔۔۔مذاق ہی اُڑائیں گے میری بے بسی کا۔۔۔ہے نا؟؟۔۔۔"وہ بالوں کو جکڑے چیخ رہی تھی۔۔۔پھر یک دم اٹھ کر جانے لگی۔۔۔حاتم کو اسکی حالت ٹھیک نا لگی۔۔۔وہ ابھی بھی شاک میں تھا۔۔۔ہاتھ بڑھا کر اسکا بازو تھام کر روکنا چاہا۔۔۔جانتا تھا کہ وہ غصے میں ہے۔۔۔کہیں کچھ غلط نا کر بیٹھے۔۔۔

ہاتھ چھوڑیں میرا۔۔۔"اُس نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑایا۔۔۔حاتم بھی اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔"خبردار۔۔۔خبردار اگر آئندہ مجھے کبھی چھونے کی کوشش کی سمجھے۔۔۔میں کوئی دلگی کا سامان نہیں ہوں کہ جب دل کیا دل لگا لیا جب دل بھر گیا تو نکال باہر کیا۔۔۔"وہ اسے انگلی دِکھاتے بولی۔۔۔چیخ چیخ کر گلا بیٹھ چکا تھا۔۔۔

حاتم نے بے بسی سے اُسے دیکھا۔۔۔وہ جو کسی کی اونچی آواز سے بھی کانپ جاتی تھی آج کیسے چیخنے پر مجبور کر دیا تھا اُس نے اُسے۔۔۔وہ جو ہر حال میں صابر رہی اُس کا کیسے صبر آزما گیا وہ کہ وہ اپنے حوش ہی کھو بیٹھی۔۔۔حاتم کی آنکھیں بھیگ گئیں۔۔۔اُسے نے پھر سے ہاتھ بڑھا کر اُسے تھامنا چاہا، اپنے حصار میں لینا چاہا، اپنے لمس سے اُسے پُر سکون کرنا چاہا مگر۔۔۔اسکا بڑھتا ہاتھ دیکھ کر روحا نے ٹیبل سے شام کی چائے والا کپ اُٹھا کر اُسے دے مارا۔۔۔حاتم اچانک حملے پر گڑبڑا کر پیچھے ہٹا۔۔۔کپ اسکے کندھے کے کچے زخموں پر جا لگا۔۔۔وہ بے یقینی سے روحا کو دیکھنے لگا۔۔۔

چلے جائیں یہاں سے چلے جائیں۔۔۔"وہ چیختے ہوئے دوسرا کپ اُسے مارتے ہوئے بولی۔۔۔"

چلے جائیں۔۔۔جائیں۔۔۔"اب کی بار ٹیبل پر پڑا ٹرے اُسے دے مارا جو حاتم کے سینے سے ٹکرا کر"

زمین بوس ہو گیا۔۔۔وہ ہنوز کھڑا ساکت آنکھوں کے ساتھ اسکا جنونی روپ دیکھ رہا تھا۔۔۔

میں نے کہا جائیں۔۔۔"وہ اب شیلف پر پڑی چیزیں اٹھا کر اسے مار رہی تھی۔۔۔چیزوں کی تکلیف"

بھلا کیا تھی دل کی تکلیف کے آگے جو اِس وقت اُسکی یہ حالت دیکھ کر ہو رہی تھی۔۔۔حاتم خاموشی سے باہر نکل گیا۔۔۔اُسے جاتا دیکھ کر وہ رُکی اور پھر روتے ہوئے بیٹھتی چلی گئی۔۔۔اُسے رونے میں تیزی آچکی تھی۔۔۔اُسے اپنا دل پھٹتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

یااللہ۔۔۔یہ آزمائش میرے بس کی نہیں۔۔۔یااللہ۔۔۔مجھ پر رحم کر۔۔۔یااللہ۔۔۔جانے" انجانے کے گناہوں کو معاف کر دے۔۔۔یااللہ۔۔۔اب کی تکلیف بہت زیادہ ہے۔۔۔مجھ پر رحم کر میرے مالک۔۔۔رحم کر۔۔۔"وہ ہچکیوں کے ساتھ روتے گڑگڑا رہی تھی۔۔۔

حاتم آنکھیں موندے بے بسی سے سر جھکائے صوفے پر بیٹھا اسکے رونے کی آواز پر دل میں اٹھتی تکلیف پر آنسو پی رہا تھا۔۔۔

پھر وہ یک دم جھٹکے سے اُٹھی، ٹیبل پر سے ڈائیورس پیپرز اُٹھائے پھر باہر آئی۔۔۔اُسے باہر آتا دیکھ کر حاتم اُٹھا مگر وہ اُسے مکمل نظر انداز کیے کچھ ڈھونڈ رہی تھی پھر جب نامِلا تو سیڑھیاں پھلانگتے اوپر گئی۔۔۔حاتم کی سمجھ سے سب کچھ باہر تھا۔۔۔پھر اُسے نیچے آتے دیکھا۔۔۔وہ اپنی چادر لیے ہوئے تھی۔۔۔ایک جھٹکے سے کاغذ سینٹر ٹیبل پر پھینکے اور اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی۔۔۔

میں ہی پاگل تھی جو آنکھیں ہونے کے باوجود اندھی بنی رہی۔۔۔میری زندگی میں آنے والے ہر" مرد کی دی گئی اذیت کے باوجود بھی آپ پر یقین کر بیٹھی۔۔۔آپ کی دی گئی جھوٹی عزت اور خلوص کو سچ سمجھ بیٹھی۔۔۔مگر وہ کیا کہتے ہیں۔۔۔ٹائم پاس۔۔۔آپ کے لیے تو یہ سب ٹائم پاس تھا نا۔۔۔ اب ٹائم پاس ہو گیا تو مجھے چلتا کرنا چاہتے ہیں۔۔تو ٹھیک ہے ایسا ہے تو ایسا ہی سہی۔۔۔"وہ بات مکمل

کرتے ہی وہ گھٹنوں کے بل بیٹھی۔۔۔ ٹیبل سے کاغذ اٹھا کر ان پر دستخط کیے۔۔۔۔ حاتم کو لگا وہ سانس نہیں لے پائے گا۔۔۔

دستخط کرنے کے بعد وہ جھٹکے سے اُٹھی اور کاغذ حاتم کی طرف اچھالے جو اسکے سینے سے ٹکرا کر گر گئے۔۔۔۔ وہ ساکن ہو چکا تھا بلکل پتھر۔۔۔۔

روحا نے چند لمحے اُسے غصے سے دیکھا پھر بے دردی سے اپنے آنسو صاف کرتے باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

میں مر جاؤں گا روحا۔۔۔۔۔" وہ کانپتی آواز کے ساتھ ہنوز کھڑے بولا"

اسکی بات پر لاؤنج کر دروازہ کھولتی روحا کے قدم رُکے۔۔۔ اُسے نے مڑ کر اسکی چوڑی پشت کو دیکھا۔۔۔ پھر بولی

کوئی کسی کے لیے نہیں مرتا حاتم زیروز علی خان۔۔۔ کوئی نہیں مرتا کسی کے لیے بھی۔۔۔۔ اگر آپ" کے وہ سب کہنے اور کرنے سے میں نہیں مری تو اب آپ بھی نہیں مریں گے۔۔۔ مجھ سے پہلے بھی آپ زندہ تھے اور بعد میں بھی رہیں گے۔۔۔۔ آپ سے پہلے بھی میں زندہ تھی اور بعد میں بھی رہوں گی۔۔۔ میری زندگی کو مذاق بنانے کا بہت بہت شکریہ۔۔۔۔" کہتے ساتھ اُس نے نقاب کیا اور باہر کی طرف بڑھ گئی جبکہ حاتم کو سانس لینا دشوار لگا۔۔۔

وہ جا چکی تھی اور وہیں پتھر ہو چکا تھا۔۔۔یک دم اُسے ہوش آیا تو وہ باہر کی جانب لپکا۔۔۔

روحا۔۔۔"اسکی آواز پر روحا نے تیز تیز قدم اُٹھانے شروع کر دیے۔۔۔"

روحا پلیز رُکیں۔۔۔ایک۔۔ایک بار بات سُن لیں۔۔"وہ اسکا ہاتھ پکڑتے گڑگڑایا۔۔۔روحا نے اُسے دیکھے بنا اسکا ہاتھ جھٹکا۔۔۔وہ اُسے سے حد درجہ بد گمان ہو چکی تھی۔۔۔

پلیز مت جائیں روحا۔۔۔پلیز میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں۔۔۔ایم سوری۔۔میں مانتا ہوں" میری غلطی ہے۔۔۔سوری نا پلیز مان جائیں۔۔۔"وہ رو رہا تھا۔۔۔۔لمحے بھر کو روحا نے اُسے دیکھا پھر اسے اسکا ہاتھ جھٹکتے بولی

نہیں حاتم۔۔۔۔اب میرا جانا ہی بہتر ہے آپ کے لیے بھی اور میرے لیے بھی۔۔۔"وہ کہہ کر رُکی نہیں۔۔۔گیٹ کھول کی باہر نکل گئی۔۔۔

روحا۔۔۔۔۔"حاتم کے منہ سے دل خراش چیخ کی صورت میں اسکا نام خارج ہوا۔۔۔وہ پھٹی پھٹی" نگاہوں سے گیٹ کے پاس گرے اسکے وجود کو دیکھ رہا تھا پھر اُس جانب دوڑا۔۔۔۔

ٹینشن کی کوئی بات نہیں۔۔۔بس ویکنیس اور ڈپریشن کی وجہ سے بے ہوش ہوئی ہیں۔۔۔نیند کا" انجیکشن میں لگا چکی ہوں اور یہ کچھ میڈیسن ہیں۔۔۔۔آپ نے انہیں کسی بھی قسم کی ٹنشن سے دور رکھنا

ہے اور اِنکی ڈائیٹ کا خاص خیال رکھنا ہے۔۔۔"ڈاکٹر دہدایات دے کر جا چکی تو وہ اسکے قریب آیا۔۔۔ بے بسی سے بیڈ پر پڑے اسکے وجود کو دیکھا پھر کرسی کھینچ کر بیڈ کے نزدیک لایا۔۔۔اسکے قریب بیٹھتے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام کر اُس پر خلوص کی مہر ثبت کی۔۔۔

"ایم سوری روحا۔۔۔میں نہیں جانتا تھا کہ آپ اتنا شدید ریکٹ کریں گی۔۔۔میرا مقصد ہرگز آپ کو ہرٹ کرنا نہیں تھا۔۔۔میں تو بس آپ کی خوشی چاہتا تھا۔۔۔"وہ اُسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔پھر اسکا ہاتھ اپنے دل پر رکھے آنکھیں موند لیں۔۔۔۔

دھیرے دھیرے آنکھیں کھولیں تو سامنے منظر میں اُسے کرسی پر سوتے پایا۔۔۔ذہن میں فوراً اسکی بے آرامی کا خیال جاگا تو اُسے ٹوکنے کے لیے اٹھی مگر موجود پر نقاہت طاری تھی۔۔۔۔پھر اچانک کل شام کے مناظر یاد کرتے اُسکے نقوش تن گئے۔۔۔اُس نے ایک نظر حاتم پر ڈالی اور پھر ایک جھٹکے سے اسکے ہاتھوں میں سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔۔۔حاتم فوراً اٹھا۔۔۔اُسے جاگتے پا کر مسکرا کر اسکی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

"کیسی طبیعت ہے اب آپ کی؟؟۔۔۔"مسکرا کر اسکا ہاتھ تھامنا چاہا تو اُسے نے فوراً ہاتھ کے ساتھ منہ بھی موڑ لیا۔۔۔

"مروں یا جیوں آپ کو بھلا کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔"وہ تلخی سے بولی۔۔۔

مجھے نہیں پڑے گا تو کیسے پڑے گا۔۔۔"وہ پھر سے اسکا ہاتھ تھامنے کو کوشش کرنے لگا۔۔۔تو وہ ایک جھٹکے سے بیڈ سے اتری اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھی۔۔۔۔وہ بھی اسکے پیچھے لپکا۔۔۔

"کیا کرنے لگی ہیں۔؟؟۔۔۔"اسے الماری سے اپنا جوڑا نکالتے دیکھ کر حاتم نے پوچھا۔۔روحا نے غصے سے گھورا

"چینج کیوں کرنے لگی ہیں؟؟۔۔۔"اسے ہنگر سے کپڑے نکالتے دیکھ کر وہ آرام سے بولا۔۔۔جواباً روحا نے ہنگر اٹھا کر زمین پر مارا۔۔۔

"ابھی چینج مت کریں۔۔۔ابھی تو میں نے آپ کو جی بھر کر دیکھا بھی نہیں۔۔۔"وہ اسکے آگے آتے اسکا ہاتھ تھام کر بولا۔۔۔۔

روحا نے ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑایا پھر اسکے سینے ہر ہاتھ رکھے اسے پیچھے کو دھکیلتے بولی

"آپ مجھے دیکھنے کا حق بھی نہیں رکھتے۔۔۔۔"کہہ کر وہ منہ موڑ چکی تھی۔۔۔

"حق تو میرے پاس۔۔۔آپ چاہے جو بھی کہیں۔۔۔"وہ مسکرا کر پھر سے اسکی طرف بڑھا۔۔۔جان گیا تھا کہ اُسے اس وقت اپنائیت اور محبت کی ضرورت تھی۔۔۔

"اگر اب آپ نے مجھے ہاتھ لگایا نا حاتم تو مجھ سے بُرا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔"وہ اُسے انگلی دِکھاتے بولا

آپ سے بُرا کوئی ہے بھی نہیں مسز حاتم زیروز علی خان۔۔۔"وہ مسکراتے ہوئے اسکے مقابل آن کھڑا ہوا۔۔

کیا چاہتے ہیں آپ ؟۔۔"وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے غصے سے بولی"

آپ کو۔۔۔۔"حاتم نے چہرے پر مسکراہٹ سجانے اسے محبت پاش نظروں سے دیکھا۔۔۔"

ہونہہ۔۔۔۔کیوں ابھی دل نہیں بھرا مجھ سے ؟۔۔۔"وہ واقعی ہی میں بہت ہرٹ ہوئی تھی اسکی باتوں سے۔۔۔

اوں ہوں۔۔۔نا کبھی بھرے گا۔۔۔"وہ اسے کندھوں سے تھامتے اسکی سیاہ کانچ سی آنکھوں میں" دیکھتے ہوئے بولا تو چند لمحے پھر سے روحا اسکی بھوری آنکھوں کے سحر میں جکڑی گئی۔۔۔

آپ نے اچھا نہیں کیا حاتم۔۔۔۔"وہ نم آواز سے بولی"

جانتا ہوں تبھی تو کہہ رہا ہوں ایم سوری۔۔۔"وہ اسے نرم پڑتا دیکھ کر بولا۔۔۔۔"

آپ کی روز روز کی بے اعتنائی بے رُخی بے مروتی جو مجھے پل پل مارتی ہے نا اُس سے بہتر ہے میں ایک ہی" دفعہ مر جاؤں۔۔۔جانے کیوں نہیں مر جاتی میں۔۔۔۔"بے بسی ہی بے بسی سے وہ پھر چیخی۔۔۔۔حاتم گھبرا گیا کہ کہیں پھر سے اسکی حالت بِگڑ نا جائے۔۔۔

روحا۔۔۔۔"حاتم آگے بڑا۔۔"

ڈونٹ ٹچ می۔۔۔"وہ چیخی۔۔۔"

دور ہو جائیں مجھے سے۔۔۔"اُسے پھر سے فرسٹریشن کا دورہ پڑا تھا۔۔۔اسکی حالت حاتم کی سوچ سے زیادہ بگڑ رہی تھی۔۔۔

مجھے معاف کر دیں۔۔۔"وہ اسکے قدموں میں بیٹھ چکا تھا۔۔۔ہاتھ اسکے پاؤں پر تھے۔۔۔روحا ششدر رہ گئی۔۔۔

میں جانتا ہوں کہ میں نے غلط کیا۔۔۔مگر میرا مقصد آپ کو تکلیف پہنچانا نہیں تھا۔۔۔میں بس آپ کی خوشی چاہتا ہوں۔۔۔مجھے لگا مجھ جیسے شخص کے ساتھ کبھی خوش نہیں رہ پائیں گی۔۔۔آپ بہت اچھی ہیں بہت زیادہ۔۔۔مجھ جیسا انسان آپ کو ڈیزرو نہیں کرتا۔۔۔"وہ سر اسکے پاؤں پر رکھ چکا تھا۔۔۔

روحا ایک دم پیچھے ہٹی۔۔۔وہ اُسے لاکھ ناراض لاکھ بدگمان سہی مگر وہ شخص اسکا عشق کا اسکا مجازیِ خدا۔۔۔اُس نے کبھی بھی اسکی انا کو روندنا نہیں چاہا تھا۔۔۔وہ فوراً کمرے میں آ گئی۔۔۔چند لمحے یونہی سِر کے تو حاتم کو اسکی طبیعت کا خیال کمرے میں کھینچ لایا۔۔۔

وہ بیڈ پر گھٹنوں میں سر دیے بیٹھی تھی۔۔۔

اب مان بھی جائیں نا۔۔۔۔۔۔۔پلیز زززززز۔۔۔۔"وہ اسکے پاس بیٹھتے بولا۔۔۔اور یہیں روحا پگھلی تھی۔۔۔اُسکے لمبے والے پلیز پر۔۔۔۔اِس پلیز کے لیے تو وہ اپنی جان بھی دے سکتی تھی۔۔۔اُسے سر اٹھا کر حاتم کو دیکھا تو حاتم نے دیکھا اسکی لپسٹک ہلکی ہو چکی تھی اور کاجل پہلے سے زیادہ پھیل چکا تھا۔۔۔ وہ مسکرایا۔۔۔وہ آج کتنے اہتمام سے تیار ہوئی تھی اُسکے لیے۔۔۔اور وہ پاگل اسے بکھیر گیا۔۔۔

بھلا تب ہی ایک نظر دیکھ لیتا انہیں تو یہ نوبت نا آتی۔۔۔"اُس نے سر کھجاتے سوچا"

پھر سے کہیں۔۔۔۔"وہ منہ پھلائے ناراضی سے بولی"

کیا؟؟۔۔۔"اس نے نا سمجھی سے پوچھا"

روحا مان جاؤ پلیز زززززز۔۔۔۔"منہ ہنوز پھلائے اُسے خفگی سے دیکھتے بولی۔۔۔"

روحا مان جائیں پلیز زززززز۔۔۔۔"وہ اپنے مخصوص انداز میں پلیز کو کھینچ کر بولا تو روحا کی رہی سہی ناراضگی بھی اُڑ گئی۔۔۔

وعدہ کریں۔۔۔"اسکے ہاتھ اسکے آگے کیا۔۔۔حاتم نے مسکرا کر اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا"

جو سب آج آپ نے کیا اور کہا وہ آئندہ نہیں ہو گا۔۔۔"تحکمانہ انداز"

نہیں ہو گا۔۔۔"مسکراہٹ"

آئندہ آپ مجھے کبھی چھوڑنے کی بات نہیں کریں گے۔۔۔"مصنوعی خفگی"

بالکل نہیں کروں گا۔۔۔"مسکراہٹ دبائی"

اور۔۔۔۔۔طلاق والے بات کرنے سے بہتر ہو گا کہ آپ اپنے ہاتھوں مجھے زہر کھلا دیں۔۔۔"وہ کچھ "
زیادہ ہی سینٹی ہو گئی

روحا۔۔۔کیسی باتیں کرتی ھیں۔۔۔"اسکی بات پر حاتم کا دل دہلا گیا۔۔۔اس نے پیار سے بازو اسکے "
کندھوں پر پھیلایا۔۔۔

آپ بہت بُرے ہیں حاتم۔۔۔"وہ اسکے سینے میں منہ چھپاتے بولی"

آپ بھی بہت اچھی ہیں مسز حاتم۔۔۔"وہ اسکے گرد بازو پھیلاتے بولا۔۔۔اسکی بات پر روحا نے ایک "
ہاتھ اسکے کندھے پر جھاڑا تو اسنے سسکی لبوں تلے دبائی۔۔۔

ایک سرپرائز ہے آپ کے لیے۔۔۔"حاتم کے بولنے کی دیر تھی کہ روحا پُرجوش ہوتے بولی"

"کیا؟؟۔۔۔۔"

ایسے نہیں پہلے اپنی حالت درست کر کے آئیں۔۔۔"وہ اسکی آنکھوں میں پھیلے کاجل کو انگوٹھے سے "
صاف کرتے بولا تو وہ ٹیڑھے میڑھے منہ بناتے اٹھ گئی۔۔

دروازے کے پار روحا نے دیکھا کہ قطار در قطار موم بتوں سے راہداری بنائی گئی تھی جبکہ باقی فرش پر
چھولوں کی چادر بچھی تھی۔۔۔موم بتیاں پگھل کر ختم ہونے کو تھیں۔۔۔پھول مرجھا گئے تھے۔۔۔مگر

ان میں حاتم کے محبت کی خوشبو ابھی بھی رچی ہوئی تھی جو ماحول کو دو تشنہ بنا رہی تھی۔۔۔وہ اسے کندھوں سے تھامے راہداری سے گزارتے آگے لایا۔۔۔جہاں سفید گلابوں کے درمیان کلیوں سے سوری لِکھا ہوا تھا۔۔۔یہ سب روحا کو ایک خواب لگ رہا تھا۔۔۔

سوری ایگین۔۔۔"حاتم نے دھیرے اے اسکے کان میں سرگوشی کی۔۔۔تو روحا نے مڑ کر اسے" دیکھا۔۔۔وہ بے یقین تھی اسکی اس قدر محبت پر۔۔۔پھر حاتم نے اُسے پھولوں اور موم بتیوں سے بنے بڑے سے دائرے میں لا کھڑا کیا۔۔۔اور خود اسکا ہاتھ تھامے ایک گھٹنے کے بل بیٹھ گیا۔۔

مجھے تب بھی محبت تھی

مجھے اب بھی محبت ہے

تیرے قدموں کی آہٹ سے

تیری ہر مسکراہٹ سے

تیری باتوں کی خوشبو سے

تیری آنکھوں کے جادو سے

تیری دلکش اداؤں سے

تیری قاتل جفاؤں سے

مجھے تب بھی محبت تھی

مجھے اب بھی محبت ہے

تیری راہوں میں رُکنے سے

تیری پلکوں کے جھکنے سے

تیری بے جا شکایت سے

تیری ہر ایک عادت سے

مجھے تب بھی محبت تھی

مجھے اب بھی محبت ہے

روحاریحام کیا آپ اِس بندہ ناچیز کو قبول کرتی ہیں؟؟۔۔۔"وہ محبت بھری سنجیدگی سے اسکی سیاہ کانچ سی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا

اسکی بات پر وہ کِھلکھلائی۔۔۔حاتم کے لیے لمحہ بھر کو نظریں ہٹنا تو دور پلکیں جھپکنا بھی دشوار ہو گیا۔۔۔کیسے کیسے وہ لڑکی اُسے پاگل کرنے پر تُلی ہوئی تھی۔۔۔

جلدی بتائیں نا۔۔۔موم بتیاں ختم ہونے والی ہیں۔۔۔"وہ بے چاری سی شکل بنا کر بولا تو روحا پھر سے ہنس دی۔۔۔پھر زرا سنجیدہ ہوئی۔۔

"روحاریحام کیا آپ کو حاتم زیروز علی خان کی بے لوث محبت اسکی تمام تر بے وقوفیوں اور بے جا ضد کے ساتھ قبول ہے؟؟۔۔۔"وہ اسکی آنکھوں میں خود کو تلاشتے پوچھنے لگا۔۔

قبول ہے۔۔۔۔"آج روحا نے نظریں نہیں چُرائیں تھیں۔۔"

"روحاریحام کیا آپ کو حاتم زیروز علی خان کا بے پناہ عشق اسکی فضول سی انا کے ساتھ قبول ہے؟؟۔۔۔"

"قبول ہے۔۔"

"روحاریحام کیا آپ کو حاتم زیروز علی خان کی زندگی کے ہر لمحے ہر پنے یہاں تک کہ ہر سانس پر اپنا نام اپنا اختیار اپنی حکومت قبول ہے؟؟۔۔۔۔

"قبول ہے۔۔۔"

اور وہ اسکی آنکھوں میں خود کو پا چکا تھا۔۔۔صرف خود کو۔۔۔

دونوں کے دل شدتوں سے دھڑک رہے تھے۔۔۔مدھم سنہری روشنی میں وہ سیاہ بالوں والی اسپر اپنی بے رحم آنکھوں سے پھر سے اسکا دل گھائل کرنے پر تلی تھی۔۔۔

بے رحم آنکھوں والی۔۔۔"وہ مسکرایا، اٹھ کر اسکے قریب ہوا۔۔۔دھیرے سے اسکے کندھے پر اپنی عقیدت کا اظہار کرتے اسکی آنکھوں میں جھانکنے لگا۔۔۔آج روحا کو اچھا لگ رہا تھا اسکی آنکھوں میں دیکھنا۔۔۔کیونکہ آج وہاں وہ بس خود کو دیکھ رہی تھی۔۔۔وہاں صرف اسکا عکس تھا۔۔۔وہ بس اسکی سلطنت تھی۔۔۔وہاں کی صاحبِ اقتدار بس وہی تھی۔۔۔بس وہی۔۔۔ہاں بس ایک وہی۔۔۔

آج پہلی بار وہ اسکے کندھے سے اوپر آیا تھا۔۔۔پہلی بار اس نے اپنے جائز حق کا استعمال کیا تھا۔۔۔پہلی بار اس نے اسکے ماتھے پر اپنی شدتوں کا اظہار کیا تھا۔۔۔پہلی بار اُسے خود میں اترتے محسوس کیا تھا۔۔۔اور آج روحا نے دل و جان سے اپنا آپ اُسے سونپ دیا تھا جو اسکا حقدار تھا۔۔۔

پہلے تو بس آپ کی آنکھیں مجھے پاگل کرتی تھی مگر اب بال بھی۔۔۔"وہ اسکے کندھوں پر پھیلے اسکے بالوں کی خوشبو کو خود میں اتارتے سرگوشی کرنے لگا تو وہ چہرہ جھکا گئی۔۔۔

کیا یہ وہی روحا ہے جس کا کچھ دیر پہلے بس نہیں چل رہا تھا کہ پورا کچن مجھے دے مارے؟؟۔۔۔"وہ اسے شرماتے دیکھ کر شرارت سے گویا ہوا تو روحا نے اُسے آنکھیں دِکھائیں۔۔۔پھر اسکی آنکھیں نم ہو گئیں۔۔۔اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر حاتم گڑبڑا گیا۔۔۔

وہ منہ اسکے سینے میں چھپا کر رونے لگی۔۔۔حاتم نے اسکے گرد بازو پھیلا کر اُسے مزید خود سے قریب کیا۔۔۔

روحا۔۔۔کیا ہوا جان؟..."وہ حقیقتاً پریشان ہوا۔۔"

آپ کو وہ سب نہیں کرنا چاہیئے تھا حاتم۔۔۔"وہ روتے ہوئے بولی۔۔۔حاتم نے افسردگی سے اُسے"

دیکھا

آپ کی اُسے حرکت نے میرا دل چیر ڈالا۔۔۔آپ کو نہیں کرنا چاہیے تھا وہ سب۔۔۔"اسکی بات پر"

حاتم نے اپنی گرفت مزید مضبوط کی۔۔۔۔اسکے سر پر اپنے لب رکھ دیے۔۔۔

جانتا ہوں۔۔غلطی ہو گئی۔۔۔سوری اگین۔۔۔آئندہ نہیں ہو گا۔۔۔"وہ اسکا لمحس محسوس کرتے بولا"

اور آئندہ ایسی غلط ہوئی نا تو سچ میں چلی جاؤں گی۔۔۔بہت دور۔۔۔اِس جہاں سے بھی دور۔۔۔پھر"

ڈھونڈتے رہیے گا مجھے گلی گلی، نگر نگر۔۔۔"وہ ناراضی سے اسکے بازو ہٹاتے بولی۔۔

ایسا تو نا کہیں۔۔۔۔"وہ اسکی بات پر دہل گیا۔۔۔پھر سے اسے خود میں سمیٹا"

آپ میرے لیے واقعی ہی میں روحا بن گئی ہیں۔۔۔میری زندگی۔۔۔میری روح۔۔۔میری"

روحا۔۔۔"وہ پیار سے اسکے گال کھینچتے بولا

اور آپ بالکل بھی حاتم نہیں بن سکے۔۔۔"وہ ناراضی سے اسکے ہاتھ ہٹاتے پھولے پھولے گلابی گالوں"

کے ساتھ بولی تو حاتم ہنس دیا۔۔پھر اُسے سر تا پیر دیکھ کر بولا

آج تو میری جان میری جان نکال کر ہی رہے گی..."اسکے دیکھنے اور بولنے پر وہ حیا سے سمٹ گئی۔۔"

میرے دل کے ہر صفحے پر
تحریر ہو تفصیل سے تم

اسلام و علیکم۔۔۔ گڈ مارننگ۔۔"وہ ناشتا بنانے آئی تو حاتم پہلے سے کچن میں موجود تھا۔۔۔اُسے دیکھ کر" سلام کیا جبکہ نمرہ ٹوٹے کپ کے ٹکڑے اٹھا رہی تھی۔۔۔روحا کو شرمندگی ہوئی تو اُسے ہٹاتے خود اُٹھانے لگی

آپی خیریت۔۔۔یہ سب کیا ہوا؟؟۔۔۔"وہ کچن کا حلیہ دیکھتے حیرانی سے پوچھنے لگی"

خیریت کہاں۔۔۔پتا ہے۔۔۔کل رات بے رحم آنکھوں والی ایک غصیلی سی پری اتر آئی تھی۔۔۔" اور پھر جو اُسنے مجھے سینکا مت پوچھو۔۔۔"وہ اپنے کندھے سہلاتے بولا تو روحا نے اُسے آنکھیں دِکھائیں۔۔۔جبکہ نمرہ ہنس دی۔۔۔

چلیں لیڈیز۔۔۔آپ آرام سے بیٹھیں اور ناشتے کا انتظار کریں۔۔۔"وہ ناشتا بناتے بولا"

لگتا ہے نمرہ آج بھوک ہڑتال کرنی پڑے گی۔۔۔"وہ کرسی پر بیٹھتے بولی"

مس ٹاپر۔۔۔مانا کہ میں نے مر کر ڈگری لی ہے لیکن اسکا یہ مطلب نہیں کہ مجھے کچھ بھی کرنا نہیں"
آتا۔۔۔"وہ آملیٹ کا آمیزہ پھینٹتے بولا تو روحا نے مسکراہٹ دبائی۔۔۔

سر کوئی ملنے آیا ہے آپ سے۔۔۔۔کوئی۔۔۔۔۔خواجہ سرا ہے۔۔۔آپ سے ملنے کی ضد کر رہا"
ہے۔۔۔"ریسیپشنسٹ نے جھجھکتے ہوئے بتایا۔۔۔پہلے تو حاتم حیران ہوا۔۔۔پھر بھیجنے کا کہا۔۔۔

جیسے ہی وہ آفس میں داخل ہوئے حاتم کو دیکھ کر ساکن رہ گیا۔۔۔وہی نقوش،وہی چہرہ۔۔۔لمحے بھر کو وہ
اُسے شہوار لگا تھا۔۔۔بس آنکھیں اُس جیسی نا تھیں۔۔۔۔آنکھیں۔۔۔۔ہاں آنکھیں ہو بہو حیا جیسی
تھیں۔۔۔

جی تشریف رکھیے۔۔۔"حاتم نے حیرانی سے اُسے دیکھتے کرسی کی طرف اشارہ کیا۔۔۔"

پہلے دیکھ تو لینے دو۔۔۔۔جی بھر کر۔۔۔۔۔تیس سال تڑپا ہوں جس چہرے کو دیکھنے کے لیے اب زرا"
اُسے دیکھنے تو دو۔۔۔"ریمبو چند قدم آگے آتے بولا

جی؟؟۔۔۔میں سمجھا نہیں۔۔۔"اسکی بات حاتم کے سر سے گزری"

یہاں یہ سوچ کے آیا تھا کہ حاتم سے ملوں گا مگر یہاں۔۔۔۔یہاں تو سب سے مِل لیا۔۔۔۔حاتم۔۔۔۔ "
شہوار۔۔۔۔حیا۔۔۔"وہ ٹرانس کی صورت میں بولا۔۔۔حاتم ابھی بھی نا سمجھ تھا

بو بہو اپنے باپ جیسے ہو۔۔۔ڈٹو کاپی۔۔۔۔"وہ مسکرا کر بولا۔۔۔اسکے بات سنتے ہی حاتم میں اشتعال ابھرا۔۔۔

"خبر دار اگر مجھے میرے باپ سے ملانے کی کوشش کی۔۔۔نہیں ہوں میں اُن جیسا۔۔۔"وہ انگلی دِکھاتے غصے سے بولا۔۔۔جبکہ ریمبو مسکرایا

"واہ۔۔۔۔ہمت بھی شہزادے گلفام جیسی۔۔۔۔"وہ مخصوص انداز میں اپنا ہاتھ ہلاتے بولا

"کہانا نہیں ہوں میں اپنے باپ جیسا۔۔۔نہیں ہوں میں گھٹیا۔۔۔سمجھے۔۔۔"وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولا

"جبکہ ریمبو اسکی بات پر ششدر رہ گیا۔۔۔"گھٹیا؟؟۔۔

"ہاں۔۔۔گھٹیا ہی تو تھا وہ جو ایک طوائف کے ساتھ ساتھ مجھے بھی اپنے نفس کی تسکین کی بھینٹ چڑھا گیا۔۔۔"وہ غصے سے ڈھاڑا۔۔۔۔بجبکہ ریمبو کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔۔۔

"جو شخص تجھے اپنے ہاتھوں میں کِھلانے کی خواہش لیے مر گیا وہ گھٹیا تھا یا جو عورت تجھے ایک صرف ایک دفعہ دیکھنے کی حسرت لیے مر گئی تو اُسے گھٹیا کہہ رہا ہے۔۔۔"وہ روتے ہوئے بولا تو حاتم نے جھٹکے سے اُسے دیکھا۔۔۔۔

جانے کِن سوچوں کا مسافر بنے وہ ٹھوکر لگنے پر گِرا مگر شفیق ہاتھوں نے اُسے تھام لیا۔۔۔

آرام سے بیٹا۔۔۔"غلام دین نے اُسے اٹھاتے ہوئے کہا"

ریمبو کے سب حقیقت بتانے کے بعد وہ مسلسل ہوش کھوئے ہوئے جانے کیسے گھر پہنچا تھا۔۔۔سر اٹھا کر غلام دین کو دیکھا تو آنکھیں پانیوں سے بھر گئیں۔۔۔انہیں اسکی حالت ٹھیک نا لگی تو فوراًلاؤنج میں لا کر بیٹھایا۔۔۔جبکہ روحا کمرے میں نماز پڑھ رہی تھی۔۔۔وہ اُوپر بیٹھنے کی بجائے سر جھکائے زمین پر بیٹھ گیا تو غلام دین بھی اسکے ساتھ بیٹھ گئے۔۔۔

کتنا تڑپی ہوں گی نا انکی روحیں۔۔۔کتنی بد دعائیں دی نا میں نے انہیں۔۔۔کتنا بُرا بھلا کہا۔۔۔لمحہ با" لمحہ ان سے نفرت کرتے آیا۔۔۔انہیں تکلیف پہنچاتا آیا۔۔۔جانے کیسے حشر میں انکا سامنا کروں گا۔۔۔"وہ چھلکتی آنکھوں کے ساتھ بولا

میں تو اِس قابل بھی نہیں رہا کہ انکا نام اپنے نام کے ساتھ جوڑ سکوں۔۔۔"وہ انہیں دیکھتے بولا"

ہر ماں باپ کے لیے انکی اولاد انکا غرور انکا فخر ہوتی ہے مگر میں تو اپنے ماں باپ کو منہ دِکھانے کے قابل" "نہیں رہا۔۔۔غلام دین میں کیسے سامنا کروں گا انکا۔۔۔

بہت محبت تھی انہیں آپ سے۔۔۔بہت زیادہ۔۔۔ہر ماں باپ کی طرح۔۔۔بس اظہار کا موقع نا مِلا" انہیں۔۔دیکھنا وہ آپ سے بالکل بھی ناراض نہیں ہوں گے۔۔"وہ اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے بولے

میں نے بہت بُرا کیا غلام دین۔۔۔۔بہت بُرا۔۔۔میں نے انہیں بہت تکلیف دی بہت زیادہ۔۔۔۔وہ کیسے سہے ہوں گے۔۔۔۔"وہ انکی گود میں سر رکھ کر رو دیا۔۔۔آج غلام دین کے دل سے بھاری پتھر ہٹ چکا تھا۔۔۔آج وہ پُر سکون ہو گئے تھے۔۔۔۔تیس سالوں کے سفر کو منزل مِل گئی تھی۔۔۔

مجھے اُن کے پاس لے چلیں۔۔۔مجھے اُن کے پاس جانا ہے۔۔۔۔مجھے اپنے ماما بابا سے ملنا ہے۔۔۔۔مجھے لے چلیں۔۔۔"وہ چھوٹے بچوں کی طرح گِڑگڑا رہا تھا

جب سے قبرستان سے آیا تھا مسلسل خود کو آئینے میں دیکھ رہا تھا۔۔۔اسکو دیکھ کر روحا کا دِل دُکھ رہا تھا۔۔۔اسکے ساتھ کھڑے ہو کر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔

سب کہتے ہیں۔۔۔۔میں بابا جیسا ہوں۔۔۔۔میں انہیں نہیں دیکھ سکا اسی لیے خود کو دیکھ کر انہیں ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سب کہتے ہیں میری آنکھیں ماما جیسی ہیں۔۔۔۔میں انہیں تو نہیں دیکھ سکا۔۔۔مگر اپنی آنکھوں میں انکی آنکھیں تلاشنے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔۔۔"وہ ہنوز آئینے میں خود کو دیکھ کر بولا

غلام دین نے بتایا۔۔۔۔بابا نے مجھے یہاں چوما تھا۔۔۔۔جانے کیوں آج انکا لمس ہر پل محسوس ہو رہا ہے۔۔۔"وہ اپنے ماتھے پر ہاتھ پھیرتے بولا۔۔۔۔

آپ کے پاس تو کم از کم ماں کا نام ہے روحا۔۔۔میرے پاس تو وہ بھی نہیں۔۔۔"وہ اسکے کندھے پر سر رکھ کر رو دیا۔۔۔اسکی بات پر روحا بھی رو دی۔۔۔۔

جتنا رونا ہے نا آج رو لیں۔۔۔۔آئندہ مجھے آپ کی آنکھوں میں آنسو نہیں چاہئیں۔۔۔۔"وہ اُسے بیڈ پر بٹھا کر ٹشو باکس لیے اسکے پاس بیٹھ گئی۔۔۔

ایک تو خود روئے جا رہے ہیں ساتھ میں مجھے بھی رُلا رہے ہیں۔۔۔۔پہلے ہی کل اتنا روئی ہوں کہ آج رونے کا موڈ نہیں۔۔۔"وہ ٹشو سے اپنا ناک صاف کرتے بولی مقصد صرف حاتم کو سنبھالنا تھا۔۔۔اسکی بات پر وہ نا چاہتے ہوئے بھی مسکرا دیا۔۔۔۔

تھینک یو۔۔۔میری زندگی میں آنے کے لیے۔۔۔"

تھینک یو۔۔۔مجھے اپنا بنانے کے لیے۔۔۔

تھینک یو۔۔۔میرا ساتھ نبھانے کے لیے۔۔۔

تھینک یو۔۔۔مجھے نا چھوڑ کر جانے کے لیے۔۔۔

تھینک یو۔۔۔مجھے خوشیوں سے آشنا کروانے کے لیے۔۔۔"وہ اسے دیکھتے بولا

اسکی بات پر روحا نے مسکرا کر اسکے گال پر لڑھکتا آنسو صاف کیا۔۔۔

میرا آنا تو ازل سے طے تھا حاتم۔۔۔مجھے تو بنایا ہی آپ کے لیے گیا ہے۔۔۔تو کیسے نا آتی۔۔۔یہ تھینک یو مجھے نہیں اُسے کہیں جس نے مجھے آپ کے لیے بنایا اور آپ کو میرے لیے۔۔۔"اسکے مسکرانے پر وہ بھی مسکرایا۔۔۔

ایک بات تو بتائیں۔۔۔"پیکنگ کرتے اس نے سامنے بیڈ پر بیٹھ کر کپڑے طے لگاتے حاتم کو دیکھا۔۔۔ذہن میں نا جانے کون سا منظر ابھرا تھا۔۔۔کل انہیں عمرے کی ادائیگی کے لیے روانہ ہونا تھا۔۔۔اُنکے ولیمے کو دو دن گزر چکے تھے۔۔۔

ہوں۔۔۔"وہ مصروف سے انداز میں بہت پیار سے اسکی چادر طے لگاتے بولا"

آپ کو۔۔۔مجھ سے۔۔۔محبت کب ہوئی۔۔۔"وہ جھجھکتے ہوئے پوچھنے لگی۔۔۔اسکی بات پر حاتم نے حیرت سے سر اٹھا کر اُسے دیکھا۔۔۔پہلے آنکھیں پٹپٹا کر اسے دیکھا۔۔۔اٹھ کر اسکے پاس آکر کندھوں سے تھامے بولا

جب آپ کو پہلے بار دیکھا تھا۔۔۔"آنکھوں میں اسکی آنکھیں تھیں۔۔۔"

اچھا۔۔۔جب گھر آئے تھے۔۔۔"وہ سوچتے ہوئے بولی"

اوں ہوں۔۔۔۔جب آپ میری گاڑی کے سامنے کودی تھیں۔۔۔"حاتم ہنستے ہوئے بولا۔۔۔جبکی" اسکی بات پر روحا کو حیرت کا جھٹکا لگا۔۔۔چند لمحے بے یقینی سے اسکی بات پر غور کرتے وہ منظر یاد کیا پھر بے یقینی سے چیخی۔۔۔

"یعنی ہو بھی آپ تھے۔۔۔۔"

وہ بھی مطلب؟؟۔۔۔۔"حاتم نے الجھتے ہوئے پوچھا۔۔"

یعنی میٹرک میں ہمارے سکول والوں نے پرائیز ڈسٹریبیوشن کے کیے بڑے بڑے گیسٹ بُلائے" تھے۔۔۔سارے بہت اچھے لگے مجھے سوائے ایک سڑے ہوئے انسان کے جس نے مسکرانا بھی گنوارا نا کیا۔۔۔اور اُسی سڑے ہوئے انسان نے مجھے پرائز دیا۔۔۔میرا تو دل ہی جل گیا تھا۔۔۔"وہ نان سٹاپ روداد سنانے لگی

اور پتا ہے وہ سڑا ہوا انسان آپ تھے مسٹر حاتم زیروز علی خان۔۔۔"وہ ہنستے ہوئے بولی۔۔۔جب کہ" اسکی بات پر حاتم حیران رہ گیا۔۔۔اُسے وہ ایونٹ تو یاد تھا مگر روحا نہیں۔۔۔۔

ویسے تب آپ پورے چھیلے ہوئے آلو ہوا کرتے تھے۔۔۔"وہ ہنستے ہوئے اسکی کلین شیو پر چوٹ کر" گئی۔۔۔جبکی حاتم ابھی تک قسمت کے کھیل پر ششدر تھا۔۔۔پھر اسکی بات پر ہنسا۔۔۔اسے ہنستے ہوئے تھام کر نظروں کے حصار میں لیا۔۔۔

تیرے لمحس کی خوشبو سے معطر ہے زندگی
مہکے میری ہر سانس تجھے دیکھنے کے بعد

سنیں۔۔۔۔۔"وہ پیار سے بولا"

سنائیں۔۔۔"شرارت سے گویا ہوئی"

سانسیں بھلے ہی اس رب کی عطا کردہ لیکن۔۔۔۔"وہ رُکا"

"لیکن۔۔۔؟؟۔۔۔"

میری سانس سانس کا جواز تم۔۔۔۔"اس کے کان میں سرگوشی کی تو وہ سر جھکا گئی۔۔۔"

آپ کو مجھ سے محبت کب ہوئی۔۔؟؟۔۔۔"اسکے چہرے پر بکھرے حیا کے رنگ دیکھتے بولا۔۔۔"

اور کِس نے کہا مجھے آپ سے محبت ہے۔۔۔"وہ فوراً بولی"

نہیں ہے؟؟۔۔۔۔"حاتم نے منہ بنائے پوچھا"

اوں ہوں۔۔۔۔"وہ کپڑے رکھتے بولی۔۔۔حاتم پہلے تو اُسے دیکھتا رہا کہ کیسے اُگلوائے۔۔۔پھر کچھ"
سوچ کر سنجیدگی سے بولا

ہر مرد کی طرح میری بھی خواہش ہے کہ میری بیوی مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔۔ آپ تو کرتی نہیں تو" سوچ رہا ہوں کسی پرپوزل پر غور کر لوں۔۔۔"روحا نے سر اُٹھا کر اُسے دیکھا تو وہ بے حد سنجیدگی سے اسکے کپڑے طے کر رہا تھا۔۔۔

ہاں تو۔۔۔ہے نہیں تو کیا ہوا کوشش کریں کیا پتا ہو ہی جائے مجھے آپ سے محبت۔۔۔"وہ جھکے سر کے" ساتھ دل میں سو وسوسے لیے بولی۔۔۔اسکی بات پر حاتم نے چہرے پر در آنے والی مسکراہٹ کا گلا گھونٹا۔

"اور جب میں کوشش کرتا ہوں تب آپ کی سانسیں اُکھڑنے لگتی ہیں۔۔۔"

حاتم۔۔۔۔"اسکی بات پر روحا نے چیختے ہوئے کپڑے اسے مارے تو وہ ہنسنے لگا۔۔۔پھر ہنستے ہوئے" ایک کاغذ اسکے آگے کیے۔۔۔

"سائن کر دیں۔۔۔۔"

یہ۔۔۔۔کیا ہے؟؟۔۔۔"روحا ڈر گئی۔۔۔حاتم مسکرایا۔۔۔ابھی بھی کہتی ہے کہ اُسے اُس سے محبت" نہیں۔۔۔

ماما بابا کے نام پر ایک سکول بنا رہا ہوں۔۔۔۔۔"حیا شہوار فائونڈیشن"۔۔۔یتیم بچوں کے لیے۔۔۔" آپ کے نام کرنا چاہتا ہوں۔۔۔"اسکی بات پر روحا بے یقینی سے مسکرائی

میں نہیں چاہتا کہ رشتوں کی آزمائش سے لڑتے لڑتے کوئی اور حاتم بھٹک جائے۔۔۔کسی اور حاتم کے صبر کا پیمانہ پھر جائے۔۔چاہتا ہوں سب روحا جیسے بنیں۔۔۔صابر۔۔۔"وہ اسے دیکھتے بولا تو روحا نے صدقِ دل سے رب کا شکر ادا کیا۔۔۔

دونوں آزمائے گئے تھے روحا بھی حاتم بھی۔۔۔بس فرق انکے صبر کا تھا۔۔روحا صابر رہی جبکہ حاتم کے ہاتھ سے صبر کا دامن چھوٹ گیا۔۔مگر قسمت نے اُسے پھر سے موقع دیا تھا سنبھلنے کا اور وہ سنبھل گیا۔۔قسمت یونہی بار بار موقعے دیتی ہے۔۔۔پلٹنے کے سنبھلنے کے۔۔۔بار بار اِن موقعوں کو ضائع نہیں کرنا چاہیے ورنہ زندگی ضائع ہو جاتی ہے۔۔

۔

سات سال بعد۔۔۔

۔

رونے کی آواز پر روحا نے حاتم کے بازو سے سر اٹھا کر دیکھا پھر مسکرا کر حاتم کو جھنجھوڑا۔۔۔

"حاااااممممم۔۔۔"

ہوں..."وہ فوراً اٹھا"

الارم بج گیا۔۔۔"وہ ہنسی"

حاتم فوراً اٹھ کر بے بی کاٹ کی طرف آیا۔۔۔۔

بابا کی جان۔۔۔۔"پیار سے آیت کو اُٹھاتے بولا جبکہ آیت کے رونے کی آواز پر روحان بھی جاگ اٹھا" اور رونے میں اسکا ساتھ دینے لگا۔۔۔دونوں چار ماہ کے ٹونز تھے۔۔۔حاتم اُن دونوں کو دونوں کندھوں سے لگائے چپ کروا رہا تھا جبکہ روحا ہنستے ہوئے پیار سے اُسے دیکھ رہی تھی۔۔۔پھر آکر آیت کو اُس سے لے لیا۔۔۔۔

فجر کی آذان پر روحا نے آیت کا واپس کاٹ میں ڈالنے کے بعد روحان کو حاتم سے لیا۔

"جائیں بچوں کو اٹھائیں۔۔۔"

ہائے یار۔۔۔۔پہلے یہ دونوں ہمیں اٹھاتے ہیں پھر اُن دونوں کو ہم اٹھاتے ہیں۔۔۔"وہ منہ بناتے بولا"

اب پتا چلا۔۔۔۔تب تو آپ کو پہلے حجاب نام بہت پسند تھا پھر آیت۔۔۔۔"وہ سر جھٹکتے بولی"

سنیں آج کل نا مجھے۔۔۔۔نور نام بہت اچھا لگ رہا تھا۔۔۔"وہ شرارت سے گویا ہوا۔۔۔۔جبکہ روحا" نے کشن اٹھا کر اُسے دے مارا۔۔۔

خبر دار اگر آپ نے ابھی کچھ ایسا سوچا بھی تو۔۔۔پہلے ہی گھر جامعہ پھر سکول اور آپ کے ساتھ ساتھ " آپ کے یہ چار عدد جانشین مجھے سانس لینے نہیں دیتے۔۔اوپر سے پی ایچ ڈی کی ریسرچ نے میرا خون چوسا ہوا ہے۔۔۔"وہ روہانسی ہوئی۔۔۔۔

وہ ہنستے ہوئے باہر نکل گیا۔۔۔کچھ ہی دیر میں حجاب اور عدی دوڑتے ہوئے کمرے میں آئے اور جھٹ سے اُسے سلام کیا تو روحا نے مسکرا کر جواب دیا۔۔وہ دونوں بھی ٹونز تھے، پانچ سال کے مگر اپنی عمر سے زیادہ سمجھ دار۔۔۔۔

چلیں پاٹنر نماز کے لیے۔۔۔۔"وہ عدی کو اٹھاتے بولا"

"یس پاٹنر۔۔۔۔"

انہیں دیکھ کر حجاب فوراً بولی

"چلیں بیوٹی۔۔۔وضو کرنے۔۔۔۔"

یس بیوٹی۔۔۔"روحا ہنستے ہوئے بولی۔۔۔۔یہ ڈائیلاگز انکی روٹین بن چکے تھے۔۔۔۔"

نماز کے بعد جونہی روحا قرآن پاک لائی حجاب اپنا حجاب درست کرتے اسکی جھولی میں آ بیٹھی۔۔۔۔

معمول کی طرح روحا تلاوت کرتی اور وہ اپنی ننھی سی سمجھ کے مطابق سوال کرتی۔۔۔روحا مسکرا کر اسکی آنکھوں کو دیکھتی جو بو بہو حاتم کی آنکھوں جیسی تھیں۔۔۔بھوری سچی آنکھیں۔۔۔

پاٹنر۔۔۔میرے جتنا تو کوئی ہوتا ہی نہیں مسجد میں۔۔۔ایک وہ موچھوں والے انکل ہوتے "
ہیں۔۔۔ایک وہ بڑے پیٹ والے۔۔۔ایک وہ بوڑھے سے بابا جی۔۔۔ایک وہ ٹوپی والے بھائی۔۔۔اور
ایک وہ۔۔۔۔۔"وہ نان سٹاپ شروع ہو گیا۔۔۔۔
بس بس۔۔۔"حاتم ہنستے ہوئے بولا اور اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔بالکل روحا کی آنکھوں جیسی "
آنکھیں تھیں اسکی۔۔۔۔ایمان کے نور سے روشن سیاہ آنکھیں۔۔۔وہ اسکی انگلی پکڑے قبرستان کے
رستے پر چل دیا۔۔۔اپنوں سے ملنے۔۔۔۔

۔

وہ جان گیا تھا کہ رشتے آزمائش ہوتے ہیں۔۔۔وہ بھی رشتوں سے آزمایا گیا تھا جیسے ریحام آزمائی گئی، جیسے
شہوار آزمایا گیا، جیسے حیا آزمائی گئی، جیسے روحا آزمائی گئی۔۔۔۔وہ جان گیا تھا کہ رشتوں کی کمی معنی نہیں
رکھتی، جو رشتے موجود ہوں انکی قدر معنی رکھتی ہے۔۔۔۔ہر انسان کے پاس کسی نا سکی رشتے کی کمی ہوتی
ہے۔۔۔کسی کے پاس بھائی کی تو کسی کے پاس بہن کی۔۔۔کوئی ماں کھو چکا تو کوئی باپ تو کسی کے پاس دکھ
سکھ کا ساتھ کوئی دوست نہیں۔۔۔۔یہ معنی نہیں رکھتا کہ کیا کھویا یا کیا نہیں ہے معنی یہ رکھتا ہے کہ کیا
ابھی بھی باقی ہے۔۔۔۔رشتے تو ایک نا ایک دن چھوڑ ہی جائیں گے۔۔۔انکی قدر کرنا سیکھیں کیونکہ رشتے

بار بار نہیں ملتے۔۔۔جو رشتے نہیں نا سہی۔۔۔جو ہیں اُنہیں اپنائیں، محبت بانٹیں۔۔۔انکی قدر کریں کیونکہ رشتے ہر کسی کو نہیں ملتے۔۔۔

ختم شد۔

Urdu Novels Ghar